آصف اللغات

جامع الفاظ مفرده و مرکبه اصطلاحی و استعمال فارسی و امثال و مقولهای عجم ملتزم باسناد

متقدمین و متاخرین و معاصرین عجم و برای هر یک لفظ ترجمه با محاوره

زبان اردو مع اسناد و کلام زباندانان هند

جلد سیزدهم

مؤلفه خان بهادر شمس العلما مولوی احمد عبد العزیز نائطی (نواب عزیز جنگ بهادر) وظیفه یاب خدمت

سرکار آصفیه

سنه ۱۳۴۳ هجری مطابق سنه ۱۳۳۳ ف

عزیز المطابع حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

للہ الحمد کہ نوبت بسیزدہمین جلد این کتاب رسید۔ خداوند کریم فرمانروائے سلطنت آصفیہ را سلامت دارد کہ حسن انتظامش نایابی کاغذ الی الآن مانع طبع این کتاب نشد و الا ممکن نبود کہ ما در اشاعت این کامیاب شویم حالا ذخیرۂ کاغذ تا ختم چہاردہمی جلد بدست ماست۔

عزیز جنگ مؤلف

اعزاز و شکرانہ اعزاز

اعزاز | (۱) مین اپنی اس تالیف کی اعلی کامیابی پر خداوند کریم کا شکرگزار ہون اور یہہ بات اپنے لیے باعث افتخار ہے کہ اس کا نام نامی میرے آقاے ولی نعمت حضور پر نور بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کے مبارک تخلص کو اپنے سر پر لئے ہوے ہے اور اس کا آغاز آپ ہی کی مبارک جوبلی جلسہ سالگرہ کی تقریب مین ہوا۔

(۲) مین ہز اکسلنسی لارڈ منٹو بالقابہم گورنر جنرل ہند کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپ نے براہ عنایت مجھکو اجازت عطا فرمائی کہ مین اس کتاب کا ڈڈی کیشن آپ کے نام نامی سے کرون۔ صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد بذریعہ مراسلہ نشان (۴۳۵۸) مورخہ ۲۴ جون ۱۹۰۶ء مجھکو اطلاع دیتے ہین کہ ہز اکسلنسی آپ کا شکریہ ادا کرتے ہین کہ آپ نے انکو ایسی عالمانہ تالیف مین اُن کی یادگار قائم ہونے کا موقع دیا۔

اعانت | (۳) مین ہز اکسلنسی ویسراے موصوف کا دل سے شکرگزار ہون کہ آپ نے باجلاس کونسل

یہ حکم فرمایا کہ مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جاوے پانسو روپیہ کا انعام بصلۂ تالیف عطا کیا جائے

(۴) میں اپنے آقائے ولی نعمت اعلیحضرت والی سلطنت دکن حضور پرنور سرکار نظام ادام اللہ اقبالہ کا شکریہ بجان و دل ادا کرتا ہوں کہ سرکار ممدوح نے حکم فرمایا کہ سلطنت آصفیہ کے شاہی خزانہ سے بھی مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جاوے سات سو اسی روپیہ کی امداد عطا کی جاسکے

(۵) حیدرآباد کے امرائے عظام سے جناب نواب فخر الملک بہادر معین المہام صیغۂ تعلیمات و عدالت و کوتوالی و امور عامہ کی علم دوستی کا بھی شکر گزار ہوں کہ آپ نے اپنے خانگی خزانہ سے اس تالیف کی ہر ایک جلد پر سو روپیہ کا انعام مقرر فرمایا

شکریہ عملی (۶) اگرچہ اس کتاب کی ہر ایک جلد کے پانسو نسخوں کی طبع کا حقیقی صرفہ بقدر الثلثات سکہ عثمانیہ ہے اور معاونین بالعموم کی امداد کا مجموعہ بھی اسی کے قریب قریب ہے لیکن محض اس خیال سے کہ پبلک کو نفع پہنچے میں نے جملہ نسخہ ہائے مطبوعہ کو بلا لحاظ اپنے نفع کے مع حق تالیف کتاب بلا کسی معاوضہ کے پبلک لائبریریوں مدارس اور بعض شائقین و معاونین زبان فارسی کے لئے وقف کر دیا ہے۔ معزز ناظرین کتاب پر روشن ہے کہ یہ ۲۸ جلد کی کتاب ہے اور مؤلف کی ضعیفی کی وجہ سے کمال اہتمام کے ساتھ سال بھر میں ایک اور کبھی دو جلدیں شائع ہوتی ہیں اور بظاہر مجھکو صرف خداوند کریم سے توقع ہے کہ میں اس کتاب کی تکمیل اپنی باقی ماندہ عمر میں کر سکوں۔ وھو علیٰ کل شیٔ قدیر۔

پبلک کا فدائی

احمد عبد العزیز نائطی

(خان بہادر شمس العلما نواب عزیز جنگ بہادر)

برہان ذکر معنی اول ہم کردہ خان آرزو در سراج
بحوالہ محققین بالانقل ہر سہ معنی متقدم الذکر کند
مؤلف عرض کند کہ وجہ تسمیہ این بہ تحقیق نپیوست
ودرین شک نیست کہ مرکب است از بہرام و ہای
نسبت وتعلق داشتہ باشد با معانی بہرام یکی از قلندران
معاصر عجم گوید کہ گویند جامۂ سبز لباس بہرام گور
بود۔ باشد کہ ہمین وجہ آن را بہرامہ گفتہ باشند و
بخیال ما جادارد کہ این معنی اول مبدل بہرامن
معنی دوم باشد یعنی بہ تبدیل نون بہ ہای ہوز۔
(چنانکہ گران وگراہ) مخصوص کردند برای جامۂ
سبز وہمچنین برای معنی دوم ہم از تبدیل کاف گرفتہ باشند
با حقیقت ابریشم بہ (ابریشم) بیان کردہ ایم وحقیقت
معنی سوم بہ معنی ششم بہ آن مذکور شد کہ در روئی زبان
بہرام مشہور است وآن معرب ہمین بہرامہ باشد
ومعنی چہارم را باعتبار صاحب سروری کہ از محققین ایرانیان نیست
تسلیم کنیم وجا دارد کہ از معنی سوم بہرام کہ مریخ
است موی سرخ را بہ ترکیب ہای نسبت بہرامہ
نام کردہ باشند واللہ اعلم (اردو) (۱) ہرا
کپڑا۔ مذکر۔ (۲) دیکھو ابریشم (۳) دیکھو بان کے چھتے
سستے (۴) لال بال۔ مذکر۔

بہرامی بقول ہفت ومؤید بفتح اول وکسر
سیم بمعنی دلاوری وخونریزی **مؤلف** عرض کند
کہ اگرچہ دیگر محققین فارسی زبان ما سروری وناصری
وجامع وبرہان ازین ساکت اند لیکن بہ یای
مصدری موافق قیاس است متعلق بہ معنی سوم و
چہارم لفظ بہرام کہ یای مصدری بر وی زیادہ کردہ
بدین معنی استعمال کردہ اند (اردو) دلاوری۔
خون ریزی۔ مؤنث۔ صاحب آصفیہ نے دلاوری
پر فرمایا ہے۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ شجاعت
بہادری۔ جوانمردی۔ جرأت۔ دلیری۔

بہران بقول ملحقات برہان بضم اول باد سموم را گویند **مؤلف** عرض کند کہ مشتاق سند استعمال
باشیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند ودیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت (اردو) سموم

بقول آصفیہ عربی مؤنث۔ زہریلی ہوا۔ لو۔ گرم ہوا۔

بہرای بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالکسر و سکون ہا لغت فارسی است بمعنی (۱) عاقل و نیک رای صاحب شمس بمعنی (۲) دلاوری و خونریزی نوشتہ مؤلف عرض کند کہ مرکب است از بہ و رای کہ معنی حقیقی این رای بہ دارندہ اسم فاعل ترکیبی است و کنایہ از عاقل بمعنی اول و بمعنی دوم بہا بہرامی است کہ گذشت صاحب شمس بہ بی تحقیقی تصحیف کردہ میم را حذف کرد یا کاتبش دست تصرف دراز کرد (اردو) (۱) عاقل نیک عقلمند صفت (۲) دیکھو بہرامی۔

بہر بودن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و سندی کہ پیش کردہ متعلق بہ بہر باشیدن است مؤلف گوید کہ بہر مخفف بہرہ و (بہر باشیدن) بمعنی حقیقی حصہ و نصیب بودن است (قاسمی گنابادی رہ) کس را نباشد ز انصاف بہرہ کہ شہد نام ہند نام زہر را۔ (اردو) بہرہ ہونا۔ حصہ ہونا۔ فائدہ ہونا۔ حصہ ملنا۔ آصفیہ نے بہرہ پر فرمایا ہے۔ نصیب۔ حصہ۔ بہرہ قسمت۔ فائدہ۔

بہر پنجگام اصطلاح۔ بہار و انند گویند کہ بہر گام و بہر دو گام و بہر پنجگام کنایہ از مسافت قلیل (شامی رہ) بہر پنجگامی و زدان غزل است بہار شدہ چشمہ خوشگوار۔ مؤلف عرض کند کہ موقوف قیاس است کنایہ باشد از قریب و متصل (اردو) ہر قدم پہ۔ دو قدم پہ۔ ہر پانچ قدم پہ یعنی قریب قریب۔

بہر دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ حصہ دادن است بمعنی حقیقی کہ بہر مخفف بہرہ گذشت (جامی رہ) گوش گیران ترا دادہ بہر چو از زر دریوزہ گدایان شہر پر (اردو) حصہ دینا۔

بہر دوانیدن چیزی مصدر اصطلاحی بقول خان آرزو در چراغ ہدایت کنایہ از کمال نمایانی (سلیم رہ) چوب گل بہر دواندہ ہمہ گلزار نمایان

؎ بلبلان راچہ بلائی شدہ دیوانہ ما ؛ صاحبان بحر و بہار واستد ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است گویند کہ فلان چیز بہر دو اہم گیر نمی آید یعنی اینقدر کمیاب است وظاہر است کہ از برای دو ابقدار قلیل در کار می شود واین خلاف مطلوب است (اردو) دکن مین کہتے ہین

؎؎ اب وہ ایسی کمیاب ہے کہ دوا کو بھی نہین ملتی

؎؎ اس کا لفظی ترجمہ کمیاب ہونا۔

بہر دو دست چسپیدن

مصدر اصطلاحی صاحب بحر و وارستہ ذکر این کردہ گویند کہ مراد (بدست و دندان نگاہداشتن) است یعنی بجد تمام پاس و محافظت کردن (خان خالص ؎) نی با زندوری بوقت رعشہ ترسیدن ؛ بہر دو دست می باید بجام و بادہ چسپیدن ؛ بہار ذکر این نیاورد (بیچیری) در آخرش کردہ (صائب ؎) بیچیر لبتر از لف یار باین قرب ؛ بہر دو دست بسبب ذقن نمی چسپد ؛ صاحب انند نقل نگارش **مؤلف**

عرض کند کہ بااتفاق بنداریم بامعنی بیان کردہ وارستہ و بحر بہار صراحتی خوش کردہ یعنی بالحاح و سماجت خواستن چیزی و بجد تمام پے وا ختن کاری (اردو) دونون ہاتھ سے لپٹ جانا دکن مین مستعمل ہے یعنے کسی کام مین زیادہ کوشش کرنا اور کسی چیز کے حاصل کرنے مین اصرار اور ابرام کرنا۔

الف: بہر دو دست سر خود گرفتن

مصدر اصطلاحی۔ اقبال ؛ کہ ایسا شخص [illegible] کنایہ از تحیر بودن وفرو ماندن درکاری **مؤلف** عرض کند کہ عادت است کہ چون کسی بکاری فرو ماند بہر دو دست سر خود را گرفتہ می نشیند و از این عادت مصدر اصطلاحی را [illegible] - - - - - - - -

ب: بہر دو دست سر خود گرفتہ نشستن

مصدر اصطلاحی است کہ کنایہ باشد از فرو ماندن در [illegible] تعلق باشد [illegible] باشد کہ بحالت تحیر بود [illegible] نمی گیرد [illegible]

بجہم بااتفاق دارند وبمقابلہ (الف) (ب) را
پسند می کنند (اردو) (الف وب) دونون
ہاتھ سے سر پکڑ کر بیٹھ جانا یعنے کسی کام مین مایوس
ہو جانا۔ اور تھک جانا (بہر دکن کا محاورہ ہے)

بہر دو دست و دہان نگاہداشتن اصطلاحی۔ بہار و آنند ہر دو ذکر این کردہ اند
بمعنی ساکت (یحیی کاشی ؎) گر دلش از کمال
تخواری بہ بہر دو دست و دہان نگہداری ؛
مؤلف عرض کند کہ از سند یحیی مصدر (بہر دو
دست و دہان نگہداری کردن) پیداست بہر
تحقیقین بالا بر موضوع خود غور نکردہ اند ومعنی
این بمعنی بلیغ نگہبانی کردن است (اردو)
ہر طرح سے حفاظت کرنا۔

بہر دو گام اصطلاح۔ بہار کہ صراحتش
بر بہر پنج گام گذشت (اردو) دیکھو بہر پنج گام

بہرام اصطلاح۔ صاحب سفرنگ بشرح
پنجاہ وششمی فقرہ (دساتیر آسمانی بفرزاباد وخشوران
وخشور) گوید کہ بفتح بای ابجد وسکون ہای ہوز و رای
مہملہ و زای معجمہ با الف ومیم از قبیل بہرزام
است کہ ملائکہ موکل را گویند یعنی رب النوع لعل را
بہرزام نام است و رب النوع یاقوت را بہرام
مؤلف عرض کند کہ فارسی قدیم است و فرق
نازک لعل و یاقوت بجایش می آید (اردو) وہ فرشتہ
جو کان لعل کا موکل ہے۔ مذکر۔

بہر زمین کہ رسیدیم آسمان پیداست مثل
۔ صاحب احسن ذکر این کردہ بمعنی مثل استعمال
ساکت **مؤلف** عرض کند کہ (۱) فارسیان این
مثل را بحق بلائی و مصیبتی می زنند کہ انسان را
گذارد و ہر جا کہ رود با او باشد (۲) ہر زمینی را
آسمانی بمعنی حقیقی یعنی ہر جا کہ زمین است آسمانی
ہم بالای سر است (اردو) دکن مین کہتے
ہین (۱) جہان جاؤ آسمان سر پہ ہے یعنی مصیبت
جدہر جاتے ہین وہان اپنے ساتھہ ساتھہ ہے (۲)
ہر جگہہ آسمان ہے۔

بهر سه نوع اصطلاح ـ بقول لطائف برهان
بحر و هفت یعنی کانی و نباتی و حیوانی مؤلف عرض
میکند که موافق قیاس است که کنایه باشد (اردو)
کانی ـ نباتی اور حیوانی بیای نسبت یعنی منسوب بکان
اور منسوب به نبات اور منسوب به حیوان ـ

بهر فلان را استعمال ـ بقول بهار و انند
بمعنی برای فلان ـ فرماید که فراهانی علیه الرحمه در
شرح این بیت انوری (ع) زبان سوسن
آزاد و چشم نرگس مست ٭ خواص نطق و نظر داد
بهر الهی را ٭ گوید که درین ترکیب ناچار است
از حکم بزیادتی یکی از کلمه بهر و کلمه را مگر آنکه رای
کلمه بهر را ساکن خوانیم نه مکسور تا مفاد آن شود
که نفس نباتی نطق و نظر سوسن و نرگس را نصیب داد انتهی بلا
یعنی از برای الهی و مع ذلک) حکم بزیادتی را اولی
است چه رای زائد در کلام هیچ یک از قدما
نیست که نیست و در عصر ایشان در محاورات
جمع بیان را ٭ بهر متعارف بوده و در اکثر
مواضع از کلام ایشان که توجیه ممکن نیست
ما را بزیادتی را قائل می باید شد و همین قصیده
رای ردیف قافیه (حتی را) از انجمله است و این بیت
خسرو دهلوی نیز ازین مقوله (ع) بجرم اگرچه بتحقیق
خون بود گناه ٭ تو خون من بنه برای ثواب را ٭ مؤلف
عرض کند که همین مضمون بر (بهر فلان را) گذشت و خیال خود
را همه را اینجا ظاهر کرده ایم (اردو) دیکهو (برای فلان را)

بهرک بقول برهان بر وزن نترک (۱) پوست دست و پا و اعضا که بسبب کار کردن سخت شده
و پینه بسته باشد و (۲) بمعنی چرک و ریم هم ـ صاحب سروری ذکر معنی اول بحوالهٔ فرهنگ کرد و نسبت
معنی دوم بحوالهٔ تحفة السعاده گوید که چرکیکه بر بدن باشد صاحبان جهانگیری و رشیدی و جامع و هفت
ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج گوید که اغلب که معنی اول مجاز است و معنی دوم حقیقی مؤلف
عرض کند که این مرکب است از بهر مخفف بهره که می آید و کاف تحقیر و کنایه از معنی اول و دوم

میخانہ وبدین ہر دو معنی اسم جامد فارسی زبان باشد صاحب شمس این را بہای مختفی در آخر نوشتہ کہ موافق قیاس نیست (اردو) (۱) جسم کا گٹھا جو کسی عضو پر کثرت کار کی وجہ سے پڑ جاتا ہے اور اُس کا پوست سخت ہو جاتا ہے۔ مذکر (۲) چرک بقول آصفیہ۔ فارسی۔ مذکر۔ پیپ۔ ریم۔

ہر کاریکہ ہمت بستہ گردد
اگر خاری بود گلدستہ گردد

مقولہ صاحب خزینۃ الامثال وامثال فارسی ذکرش کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مال سعدی شیرازی است وفارسیان در محل سعی بکاری استعمال این می کنند مقصود آنست کہ در ہر کار ہمت شرط است کہ نتیجۂ خوشی پیدا می شود از ہمت (اردو) دکن میں کہتے ہیں ہمت کرے یار تو اور اس فارسی مقولہ کا بھی استعمال ہے۔

(الف) **ہرکہ خواہ** استعمال۔ بہار ذکر الف (ب) **ہرکہ خواہی** کردہ از معنی ساکت وصاحب انند ذکر ب کردہ ہیچ شعر نقیش نکردہ وسند ہر دو از ملا وحشی است (ع) ہرکہ خواہ نشین گرچہ ابنای نشیوہ ٔ تست کہ از تو در دل من راہ بدگمانی

مؤلف عرض کند کہ (ہرکہ) بمعنی حقیقی (با ہرکہ) باشد کہ موحدہ افادہ معنی معیت می کند ہمین اشارہ بر (با ہرکہ خواہی) کردہ ایم کہ گذشت ولیکن چیزی کہ لائق بیان است ہمین کہ ملا وحشی (ہرکہ خواہ) را بمعنی (ہرکہ خواہی) استعمال کردہ است واین تصرف محاورہ باشد (اردو) جس کے ساتھ چاہے۔

بہرکیف استعمال بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح کاف وسکون تحتانی وفای زدہ بمعنی بہرحال وبہرصورت **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است ومعاصرین عجم بہ زبان دارند (اردو) بہرکیف بقول آصفیہ۔ فارسی۔ تابع فعل۔ بہرحال۔ جس طرح ہو سکے جس طرح بنے۔ بہرطور۔ بہرصورت

بہرگام اصطلاح۔ بقول بہار مرادف بہر گام کہ ذکرش گذشت وما حقیقت این را ہمانجا ذکر کردہ ایم

(اردو) دیکھو بہرہ بہنگام۔ ہر قدم پر۔ قریب قریب

بہرہ گرفتن | صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ...ت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی بہرہ ور شدن ... درین مصدر مخفف بہرہ باشد کہ می آید (نظامی ے) شدند انجمن کاردانان شہر ٭ ز فرہنگ خسرو گرفتند بہر ٭ (اردو) بہرہ مند ہونا۔ بہرہ ور ہونا۔ فائدہ حاصل کرنا۔

بہرگی | بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح و ... بہر کاف بمعنی (۱) مال و دولت و (۲) دولتمند و مالدار۔ **مؤلف** عرض کند کہ در ہر دو معنی ما را اختلاف است۔ ترکیب خلاف معنی بجز این نیست کہ یای مصدری با بہرہ مرکب کردہ اند و بقاعدۂ فارسی ہای ہوز را بدل کردند با کاف فارسی ہمچون سادگی و خیرگی معنی لفظی این قسمت مندی و جادار و کہ بمعنی مالداری و دولتمندی گیریم و برای ہر دو معنی بالا طالب سند استعمال می باشیم و بدون آن تسلیم نہ کنیم (اردو) (۱) مال۔ مذکر۔ دولت۔ مؤنث (۲) دولتمند مالدار۔ صفت اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے مالداری۔ دولتمندی۔ مؤنث۔

بہرم | بقول ملحقات برہان بر وزن ادہم (۱) مخفف بہرام و بقول صاحب انند (۲) گل عصفر است کہ کاجیرہ باشد و خنا صاحب محیط ذکر این کردہ بحوالۂ عصفر سید و عصفر ہرچہ نوشت ما ذکرش بہ احریض کردہ ایم کہ گذشت (اردو) دیکھو احریض۔

بہرمان | ہمان بہرامن کہ ذکرش گذشت صاحبان برہان و سروری و جہانگیر و ہفت و رشیدی و جامع ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ ما تحقیقت این ہمہ را انجا بیان کردہ ایم (شمس فخری ے) تا بود خورشید و مہ بر آسمان ٭ تا بود در کان تحقیق و بہرمان ٭ بہ پیش تیغ خسرو گیتی بود ٭ کوہ خارا بہ مثال بہرمان ٭ (امیر خسرو ے) اندر ان خاشی بود بیہوش ٭ بہرمان نقش کردہ بدوش ٭ (امامی ہروی ے) آن نگر کز تاب لعل و آب یاقوتش شدی

۱) آب گردون آتش و نیلوفر او بهرمان ۲) (اردو) دیکھو بہرامن ۔

بهرمن بقول برہان بروزن اہرمن (۱) بتخانہ را گویند و (۲) بمعنی یاقوت سرخ هم صاحب جہانگیری سند استعمال این نوشته (ف) ناخناکسا جوشنی در بر بہرام شب ۔ از افق بہرمان در شفق بہرمن ۔ صاحبان جامع واشند و هفت هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که مخفف بہرامن بحذف الف بمعنی دوم و معنی اول مجاز آن که در بتخانہ هم بتان استعمال یاقوت می کنند و جا دارد که بمعنی اول مرکب باشد از بہرام به نون نسبت و حذف الف (اردو) (۱) بتخانہ ۔ بتکده (۲) یاقوت دیکھو بہرامن کے پہلے معنے ۔

بهرمه بقول برہان بفتح اول و ثالث و رابع افزاریست که درودگران بدان چوب و تخته سوراخ کنند و بعربی مثقب خوانند صاحبان سروری و ناصری و جامع واشند و هفت ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که ما حقیقت (برمه) که بهمین معنی آمده به (برماه) بیان کرده ایم و درینجا این قدر اضافه کنیم که اگر برمه و برماه را مفرس [illegible] از برہ مای سنسکرت بگیریم مخفف همین باشد بحذف های دوم و این را اسم جامد فارسی [illegible] گوئیم و این بهتر از انست که مزید علیه (برمه) دانیم به زیادت های دوم (اردو) دیکھو برما ۔

بہر نامش که خوانی سر برآرد مثل

صاحب خزینة الامثال ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند که این بمعنی حقیقی صفت خداوند کریم است ولیکن فارسیان این را بحق صاحب کمال گویند (اردو) دکن میں کہتے ہیں کہ جس نام سے پکارو جی ۔ یہ اس شخص کے حق میں مستعمل ہے جو جامع الکمال ہو اور ہر علم اور فن سے واقف ۔

(الف) **بہروج** بقول برہان الف با واو مجہول و جیم بروزن بہروز نوعی از بلور کبود است

(ب) **بهروجه** در نهایت لطافت و صافی و خوش رنگ و کم بها (۲) کندر هندی را تیز گویند
(ج) **بهروزه** و ب و ج و د را مرادف الف می دانند صاحبان جهانگیری و رشیدی و ناصری
(د) **بهروره** و جامع و سراج هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که مرکب است از
به بمعنی خوش و روز بمعنی روشن و کنایه از معنی اول پس متحقق شد که (ج) اصل است و (د)
مزید علیه آن چنانکه خونخوار و خونخواره و (الف) و (ب) مبدل (ج) و (د) چنانکه سوز و سوج
(مولوی معنوی ع) چنان مستم چنان مستم من امروز ۞ که پیروزه نمیدانم ز بهروزه ۞ (وله ع)
شاهیم نه شهروزه تعلیم نه بهروزه ۞ عشقیم نه سردستی مستیم نه از سیکی ۞ صاحب محیط بر بهروزه
می فرماید که اسم بارزد است و گویند در خواص نزدیک بکندر لیکن در بهروزه قوت تخفیف
زیاده بود و چون زن از آن شافه بردارد فرج را از رطوبت و ریم پاک سازد و بچه را از سقط
محفوظ دارد و بقول بعض بهندی بیرجا است و آنچه بر بارزد نوشته تا حقیقتش را بر بیرزه و بارزد
عرض کرده ایم و هم او بر کندر هر چه نوشته تا ذکرش بر بیستج کرده ایم و حقیقت آنست که اینها
متعلق به معنی اول نیست و هر چه بر بیستج گذشت متعلق است با معنی دوم و آنچه صاحب محیط بر بهروزه
نوشت آن چیزی دیگر است و متعلق نباشد با معنی اول و خیال ما این است که از هر چهار لغت
بمعنی اول فیروزه مراد است که مبدل پیروزه می آید و این مبدل بهروزه به تبدیل موحده با
بای فارسی و به تبدیل های هوز به تحتانی چنانکه اسب و اسپ و شاهگان و شایگان و صاحب محیط
بر فیروزه گوید که پیروزه اسم فارسی این است به بای فارسی و معرب این فیروزج و به یونانی
سافروس و بهندی برگ تمن و آن سنگی است مائل به زرقت سرد در اول و خشک در سوم و

مفرح یاقوت تریاقیه وگویند سرد وخشک ومنافع بسیار دارد والله اعلم بحقیقة الحال تعریف پیروزه وپیروزه که بجای خودش می آید اطمینان کامل نمی بخشد که مرادف این است بمعنی اول محقق مساوکرد معنی دیگر هم دارد که ذکرش بر (بهروزی) می آید (اردو) (الف) و (ب) و (ج) و (د) (۱) فیروزه بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ پیروزه ایک مشہور جواہر کا نام جو رنگ میں سبز زنگاری یا نیلگون یا آسمانی ہوتا ہے کہتے ہیں کہ اگر آدمی صبح کو اسے دیکھ لیا کرے تو آنکھوں میں فرق نہ آئے (۲) دیکھو بسیج۔

(۴۰۹) **بهروزی** اصطلاح۔ مرکب است از بهروز با یای مصدری۔ بهروز بمعنی حقیقی خودش رونیه از قبیل خوش وقت است و بهروزی کنایه باشد از خوش اقبالی (انوری ؎) ای رفته به فرخی وفیروزی ٭ باز آمده در زمان بهروزی (ولهٗ ؎) ایکه او دست دولت راسبب بهروزی ٭ کرده و درگهت را در پیروزی وبهروزی کرده (اردو) خوش اقبالی۔ خوش بختی۔ طالع مندی۔

بهرون بقول برہان بکسر اول بروزن دہقان نام سکندر ذوالقرنین است۔ صاحبان رشیدی وجهانگیری وجامع وهفت وسراج هم ذکر اینرا کرده اند مؤلف عرض کند که وجه تسمیه چنین نباشد که نظر بر بهرہ مندی و بهره وری سکندر را بدین اسم موسوم کرده باشند یعنی واو ونون نسبت بر بهر زیاده کردند که مخفف بهره است وجا دارد که ابدال واو نسبت نون زائد باشد والله اعلم بحقیقة الحال اختلاف اعراب چیزی نیست که تغییر اعراب ولهجه مقامی است۔ (اردو) سکندر ذوالقرنین کا نام بهرون بھی ہے۔ مذکر۔

بهره بقول برہان وجهانگیری وسروری ورشیدی وناصری وجامع وفدائی بفتح اول بروزن دہر (۱) بمعنی حصه ونصیب وحظ وقسمت صاحب

سفرنگ بشرح چہل وچارمی فقرۂ (دساتیر آسمانی بفرزآباد وخشوران وخشور) ذکر این کرده بہاسپذیر این گوید که بالفظ برداشتن وبردن وداشتن بصلۂ از مستعمل **مؤلف** عرض کند که استعمال این بترکیب فارسی در ملحقات می آید و متحقق است که این اسم جامد فارسی زبان است بدین معنی و بہر گذشت مخفف این (نظامی سے) عراق از ربع مسکون ہست بہری ٭ وزان بہره مدائن ہست شہری ٭ (اردو) دیکھو بہر کے دوسرے معنے

(۲) بہره ـ بقول برہان وجہانگیری وسروری وجامع بضمّ اوّل نام طائفہ ایست که مولد ومسکن ومقام ایشان در گجرات است ـ **مؤلف** عرض کند که باعتبار سروری وجامع این را لغت فارسی دانیم وعجبی نیست که این طائفہ متعلق باشد از ولایت بہر که ذکرش بمعنی اوّلش گذشت فارسیان بزیادت ہای نسبت در آخر بہر اسم جامد قرار داده باشند برای این طائفہ (اردو) بہره ـ ایک قوم کا نام ہے جس کا مسکن اسوقت گجرات مین واقع ہے اور یہ عجمیون سے ہین ـ مؤنث

(۳) بہره ـ بقول برہان وجہانگیری وسروری وجامع بالکسر نام قصبہ ایست که از لاہور تا آنجا شصت کروه است **مؤلف** عرض کند که باعتبار جامع که از محققین اہل زبانست این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) بہره ایک قصبہ کا نام ہے جو لاہور سے سات کوس اُس طرف واقع ہے ـ مذکر ـ

(۴) بہره ـ بقول ناصری مرادف بہر بمعنی برای صاحب فدائی که از علمای معاصر عجم بود بذکر بہر وبہره این معنی را مخصوص کند با بہر **مؤلف** عرض کند که تسامح صاحب ناصری می دانیم که بہره بدین معنی نشنیدیم معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند وصاحبان سروری وجامع ہم ازین ساکت اگر سند استعمال بدست آید یا نظر باعتبار صاحب ناصری این را اسم جامد فارسی زبان

تسلیم کنیم فرید علیه بهر بمعنی دوش دانیم یا آن را
مخفف این (اردو) دیکھو بہر کے دوسرے معنے
(۵) بهره - بقول سفرنگ در شتاد دم فقرهٔ (دساتیر
آسمانی بفرزاباد وخشوران وخشور) بالفتح وفتح
رای مهمله وهای هوز در آخر بمعنی ثواب چنانکه "
چه آنها بار رفته وگذشته خونریز وکشنده بوده اند
وبیگناهان را می کشتند - سزادهنده اینها را بهره
باشد" مؤلف عرض کند که مجاز معنی اوّل
واسم جامد فارسی قدیم می دانیم (اردو)
ثواب بقول آصفیه عربی - اسم مذکر - مزد - بدله
عذاب کا نقیض - نیکی کا بدلہ جو عاقبت میں ملیگا

بهره بر | اصطلاح - بقول برهان وبحر وناصری
وجامع وهفت وانند بفتح بای ابجد بروزن
رخنه گر - شریک وانباز **مؤلف** عرض کند
که موافق قیاس باشد اسم فاعل ترکیبی است
(اردو) شریک بقول آصفیه عربی حصه دار
پتّی دار - ساجهی -

بهره برداشتن | مصدر اصطلاحی - صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند که فیض حاصل کردن مجاز معنی اوّل بهره باشد
(اردو) بہرہ یاب ہونا - فیض حاصل کرنا -

بهره بردن | مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که
مرادف بهره برداشتن است (واله هروی ص)
از فیض وجود بهره [illegible] بهره دلبران سایه از خود
[illegible] (صائب ص) زخواب امن کسی بهره می برد صائب
که پشت پای به دنیای بی وفا زده است (اردو)
دیکھو بہره برداشتن -

بهرهٔ بود | اصطلاح - بقول ناصری وانند بمعنی
علت وسبب چیزی که واسطهٔ بودن او باشد
صاحب سفرنگ بشرح بست وهفتمی فقرهٔ (دساتیر
آسمانی بفرزاباد وخشوران وخشور) ذکر این کرده
مؤلف عرض کند که بهره درینجا متعلق بمعنی
اوّل است ومرکب اضافی است وبفکّ اضافت

مستعمل (اردو) کسی چیز کے وجود کا سبب. مذکر

بهره بودن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بهره در اینجا بمعنی اول است که معنی حقیقی است یعنی حظ حاصل بودن (جامی) ز جان تا بود بهره تا دهرش را ٭ ز شیر خویش شستی شکرش را ٭ (اردو) حظ ہونا۔

بهره جستن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی تلاش حصه و فائده کردن متعلق بمعنی اول بهره. (عرفی) زین باغ مجو بهره که هر میوه که چیند ٭ بی آبی ایام مکید است و قناعی است ٭ (اردو) فائده ڈھونڈنا. حصه چاہنا۔

(الف) **بهره دار** استعمال. صاحب انند
(ب) **بهره داشتن** بحواله فرهنگ فرنگ. بذکر (الف) گوید که بمعنی حصه دار است و صاحب آصفی بذکر (ب) از معنی ساکت **مؤلف** عرض

کند که الف اسم فاعل ترکیبی است از (ب) و (ب) (۱) بمعنی حصه داشتن و سهیم بودن و (۲) بمجاز بمعنی واقف بودن (صائب) هر نهالی دارد از دریای رحمت بهره‌ای نیست غیر از اشک خود آبی دگر در پای شمع ٭ (وله) صائب از اشک ندامت چون نداری بهره‌ای ٭ شست وشوی نامه را بر ابر احسانش گذار ٭ (اردو) (الف) حصه دار. واقف (ب) (۱) حصه رکھنا. حصه دار ہونا (۲) واقف ہونا۔

(۳۵۹۹)

بهره دیدن مصدر اصطلاحی. بهره حاصل کردن و فیضی و حصه یافتن (انوری) هر تن که از کرامت تو بهره ندید ٭ گل چهره نقشهای بلا کرد در روزگار ٭ (اردو) بهره یاب ہونا. فیض حاصل کرنا۔

بهره رسیدن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که نصیبی و فیضی حاصل شدن است (رفیع

قزوینی سه) مگر بیچاره خس از آفتاب بهره رسدکی
وگرنه بر رخ گل بهره کی توان دیدن * (اردو)
فیض حاصل ہونا فیض پہنچنا۔

بہرہ طلبیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که معنی
حصه و نصیبی و فائده خواستن (ملا جامی سه)
چون طلبید ندار ان گنج پاک * بهره خود خانه عمر باد ان
خاک * (اردو) حصہ طلب کرنا چاہنا فیض چاہنا

بہرہ کردن مصدر اصطلاحی۔ بهره حاصل
کردن (ظہوری سه) ندارد گفت ترا بهره
کرد * خوش تا زندی که علمش بی عمل نیست *
(اردو) بہرہ یاب ہونا۔

بہرہ کشیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و سندی
پیش کرده (ابوالمعانی رازی سه) از کمالش
شگفت بهره بگیرم چو کشد * زر وفائی خمیده
قدی و ناله نزار * **مؤلف** عرض کند که
این معنی بهره یاب و بهره مند شدن است و بهره
معاصرین عجم مستعمل ولیکن سندی پیش کرده اشباهی بهره
گرفتن) راست که می آید در معنی شعر سکندر سعی خود
گرفتن کشند را متعلق به بهره کرد (اردو) دیکھو بہرہ گرفتن

بہرہ گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که فراو
بهره کشیدن است (انوری سه) هرکه را با تو
کار در گیرد * بهره از روزگار در گیرد * محقق
سیالکوٹی که از سند انوری (بهره در گرفتن) پیدا است
علیحده ندارد که (در گرفتن) مترادف علیحده (گرفتن)
در بهره یکی است (اردو) بہرہ یاب ہونا بہرہ مند ہونا

(الف) **بہرہ شد** اصطلاح۔ بقول بہار فرا
بہرہ ور۔ **مؤلف** عرض کند که معنی بہرہ یاب
است از قبیل دانشمند (ابوطالب کلیم سه)
چون عصا هر کسی که باشد بهره مند از راستی *
زیر دست خلق شد محکوم نابینا فتاد * (ظہوری
سه) زکوه گوشها باید برون کرد * زبان در

دانستانش بهره مند است ٭ وازهمین است —

(۴۰۴) **(ب) بهره مند افتادن** مصدر اصطلاحی۔ بمعنی بهره مند و بهره یاب شدن (ظهوری ؎) بهم دنبال حرف این و آن بیهوده چند افتد ٭ نشد روزی که روزی از خموشی بهره مند افتد ٭ ۔ (اردو) (الف) بهره مند۔ صاحب نصیب۔ فائدہ اٹھانے والا۔ دیکھو بہرہ ور کا نمبر (۱) (ب) بہرہ یاب ہونا۔ بہرہ حاصل کرنا۔

بهره ور اصطلاح۔ بقول بهار مرادف بهره مند که گذشت **مؤلف** عرض کند که از قبیل دانشور و سخنور که کلمهٔ ور با لفظ بهره مرکب شده افادهٔ معنی صاحب کند (سعدی ؎) ازان بهره ورتر در آفاق کیست ٭ که در ملک رانی بانصاف زیست ٭ (ظهوری ؎) از وصال شمع کی پروانه گردد بهره ور ٭ تا ز داغ شعله خیز یا نخواهد سوختن ٭ (اردو) دیکھو بہرہ یاب۔

(۴۰۵) **بهره ور گشتن** استعمال۔ مرادف بهره مند افتادن است (ظهوری ؎) ای فنا توان ظهوری بهره ور گشت از لقا ٭ کو چنان مرگی که منت ها نهد بر جان ما ٭ (اردو) دیکھو بہرہ مند افتادن۔

بهره یاب اصطلاح۔ بقول بحر بمعنی کامیاب و محظوظ **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است مرادف بهره مند و بهره ور۔ معاصرین عجم بر زبان دارند (قاسمی گنابادی ؎) رنگگون سپهر کشان بهره یاب ٭ جبرو قبه چون شفق آفتاب ٭ (اردو) دیکھو بہرہ ور اور بہرہ مند۔

بهره یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که فیضیاب شدن و فائده حاصل کردن مرادف بهره ور گشتن که گذشت و بهره یاب که گذشت از همین مصدر است (ظهوری ؎) بهره یابم از بر و دوشت که شبنم آب

اگر در آغوشت بہ (اردو) دیکھو بہرہ در گشتن

بہر یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
کہ مرادف و مخفف (بہرہ یافتن) است کہ گذشت
و بہر دریجا مخفف بہرہ باشد کہ بجایش مذکور
شد (خسرو دہلوی ؎) چون زچنین فتح
جہان یافت بہر۔ دست بہ جی برد سپہدار
دہر۔ (اردو) دیکھو بہرہ یافتن۔

بہر یک گل زحمت صد خار می باید کشید
مثل۔ صاحبان تحریر الامثال و امثال فارسی ذکر این
کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند
کہ فارسیان این مثل را بجائی می زنند کہ برای حصول
نعمتی زحمت کشیدن مقصود باشد (اردو) ذکر یہ
کہتے ہیں "شہد لینا ہو تو مکھیوں کا شکار ہو" یہ
قریب اسی فارسی مثل کا ہم معنی ہے مقصد یہ ہے
کہ مصیبت جھیلو تو فائدہ حاصل ہو۔

بہزاد بقول ناصری بر وزن بہرام (۱) نام یکی از پسران جمشید۔ حکیم و فرزانہ بودی (۲) بمعنی نیک نژاد
و خوش فطرت و (۳) نام اسپ (حکیم اسدی ؎) برانگیخت شبرنگ بہزاد را۔ بکردار کشتی روند
تگ باد را۔ خان آرزو در سراج گوید کہ نام اسپ سیاوش و (۴) نام نقاشی کہ در عہد شاہ اسمٰعیل
صفوی بود در نقاشی ید طولی داشت۔ صاحب غیاث بر معنی چہارم قانع۔ صاحب انند ہم ذکر
ہر چہار معنی بالا کردہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی بمعنی کسی کہ پیدایش او خوش است
و کنایہ از ہر چہار معنی بالا صاحب غیاث این را بالکسر نوشتہ و باعتبار ماخذ ہمین صحیح است آنچہ
صاحب ناصری بالفتح گوید تصرف لب و لہجہ باشد (اردو) (۱) جمشید کے بیٹوں سے ایک کا نام
جو حکیم اور عقلمند تھا۔ مذکر (۲) خوش فطرت شخص (۳) سیاوش کے گھوڑے کا نام۔ مذکر (۴) ایک مشہور نقاش کا نام۔ مذکر

بہست و بود معاملہ کردن مصدر اصطلاحی۔ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت و

و صاحب انند گوید که اکتفا بچیز موجود کردن شفیع اثر (سه) آنکس که هست و بود نه بیند زیان چه سود گو با نابود معامله او هست و بود به مؤلف عرض کند که از سند شفیع اثر تحقیق هست و بود پیدا است	که بمعنی موجودات دنیوی است اگرچه این مصدر موافق قیاس است ولیکن سند بالا متعلق باو نیست (اردو) موجودات دنیوی کے ساتھ معاملہ کرنا۔

بهش | بقول برهان بفتح اول و سکون ثانی و شین قرشت (۱) نام میوهٔ درختیست که صمغ آن را مقل گویند و وقتیکه تر و تازه باشد و چون خشک شود و مقل خوانند و بسیار لذیذ است صاحبان ناصری و هفت و انند هم ذکر این کرده اند. صاحب سفرنگ بشرح شصت و پنجمی فقرهٔ دساتیر آسمانی به فرزاباد و خشوران وخشور گوید که (۲) بکسر بای ابجد و کسر های هوز و شین معجمه بمعنی بهی و نیکی. صاحب محیط نسبت (۱) گوید که اسم شاه بلوط است و مقل تازه را نیز گویند و در شاه بلوط می فرماید که اسم فارسی است و آن را بعربی بلوط الملک و نزد بعضی قسطل و معنی آن ملک الارض و آن بلوط ماده است و این را بیونانی فاسطامانی و به رومی قسطل و به سریانی بلوطا نامند و آن ثمر درخت غیر بلوط است و گفته اند که آن اگرچه از قسم بلوط است لیکن آن مخالف اوست در شیرینی گرم در اول و خشک در دوم بقول گیلانی گوید که شیرین آن مائل به گرمی لطیف است و خشک در اوائل اول و در آن حلاوت و نفع است اگر برگ تازهٔ آن خورند منع شیب غیر طبیعی کرداند و شرب آن تحسین لون کند و منافع بسیار دارد. مؤلف عرض کند که در معنی دوم شین معجمه در آخر لفظ به زیاده کرده اند بقاعدهٔ حاصل بالمصدر یعنی اول اسم جامد فارسی زبان باشد و معنی دوم موافق قیاس است (اردو) (۱) شاه بلوط ایک پھل کا نام ہے۔ مذکر

صاحب آصفیہ نے شاہ آلو بالو پر فرمایا ہے۔ فارسی۔ مذکر۔ سیتا سپاری۔ ایک قسم کا آلو بالو جو نہایت شیریں ہوتا ہے۔ (۲) بہتری۔ نیکی۔ مؤنث۔

بہشت بقول ملحقات برہان (۱) دار الجزا نیکوکاران کہ بعربی جنت خوانند و (۲) ماضی گذاشتن هم۔ صاحب سروری گوید کہ بکسر ثانی معروف و بمعنی گذاشت نیز (سعدی ره) قیامت کسی باشد اندر بہشت * کہ معنی طلب کرد و دعوی بہشت * صاحب فدائی نسبت معنی اوّل می‌فرماید۔ نام باغ پر کاخی است در جہان دیگر کہ جای نکوکاران است و مردم را نوید داده شده کہ آن جای پاداش درست آئینی پس از مردن بایشان داده خواہد شد و آن جای خوشی و آسایش و آزادی است (ره) بہشت آنجاست کآزاری نباشد * کسی را با کسی کاری نباشد * **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اوّل اسم جامد فارسی زبان و بمعنی دوم ماضی مطلق مصدر ہشتن باشد (اردو) (۱) بہشت۔ فارسی۔ مؤنث۔ باغ جنت فردوس بیکنٹھ (دیکھو ادیب خانہ) (۲) مصدر ہشتن کا ماضی مطلق۔ (چھوڑا دیکھو ہشتن)

بہشت آنجا کہ آزاری نباشد مقولہ صاحب خزینة الامثال ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این مقولہ را بہ تبدیل خفیف کہ بہ بہشت گذشت استعمال می‌کنند مثلاً اگر قیام کسی بمقامی واقع شود کہ من حیث المجموع ذرائع آسایش در آنجا حاصل باشد گویند کہ اینجا مقام تو بہشت است (اردو) این مثل را هم ننوشته (اردو) کسی جگہ کسی کا مقام ایسی جگہ ہوتا ہے جہاں ہر قسم کا آرام نصیب ہوتا ہے تو کہتے ہیں آپ کا مقام کیا بہشت ہے آپ کا گھر کیا ہے بہشت ہے۔

بہشت برین استعمال۔ صاحب فدائی

گوید که (۱) چون بهشت را بهشت میدانند بهشت
برین آنست که از همه بهتر است مؤلف عرض
کند که تعریف خوشی نکرد مرکب توصیفی است و بهشت
که بمعنی بالائین گذشت صفت بهشت است
(۲) فارسیان چون مقام و خانهٔ کسی را بسیار بلند
و من حیث المجموع آرام بخش بینند گویند که آن خانه
تو بهشت برین است یعنی بسیار بلند و آرام بخش
(صائب ره) زخانهٔ پدری کی شوند فارغ فرزندان
ز مادر یغ ندارد خدا بهشت برین را (اردو)
(۱) بهشت برین اردو میں بھی آٹھویں بہشت کو کہتے
ہیں۔ مؤنث (۲) جس شخص کا مکان بہت اونچا
ہو اسکو اہل دکن استعارۃً بہشت برین کہتے ہیں

بهشت خوردن مصدر اصطلاحی بقول
بحر و بهار و انند منتفع شدن از متعلقات بهشت
(سعدی ره) بهشت تن آسانی انگه خوری
که بر دوزخ نیستی بگذری مؤلف عرض کند
که بهشت تحقیق بالا د معترف این سکندری خود

شاعر در کلام خود تن آسانی را بهشت گفته بجز
اسانی و بمقابله آن نیستی را دوزخ قرار داده
بمقصودش در بین شعر از (بهشت خوردن)
داخل بهشت شدن است و بس و بمعنی منتفع
شدن از متعلقات بهشت اصلا در بین نیست
مقصود آنست که چون نیست شوی تن آسانی
بتو حاصل شود دیگر هیچ (اردو) بهشت
پانا بهشت میں داخل ہونا۔

بهشت در پای مادر مثل صاحبان
تحفة الامثال و امثال فارسی ذکر این کرده اند
و از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض
کند که فارسیان باظهار بلندی مرتبگی مادر این
مثل را زنند مقصود آنست که درجهٔ مادر
بلندتر از بهشت است یعنی بهشت برابر
پای اوست صاحب امثال فارسی بعوض
مادر، مادران نوشته عیبی ندارد و معاصرین عجم
استعمال این بالفظ مادران می کنند یکی از علما

معاصرین عجم (خدایش بخشد) باما گفت کہ این
مثل قرار یافت از بسکہ جنین در زہدان مادر
آنچنان است چنانکہ انسان بدوزخ و چون تولد
شود از حبس دوزخ زہدان نجات می یابد گویند
کہ از بند بہشت و طفل وقت میلاد در پاسے
مادران می باشد زنان عجم از ہمین مصدر شتن
می گویند کہ بہشت در پای مادران است و کنایہ
اظہار علوی مرتبت مادران ہم (تم کلامہ) بخیال
ما ماخذ این مثل ہمین باشد کہ قیاس آن را تسلیم
کنند (اردو) دکن میں کہتے ہیں "جنت
ماؤں کے قدموں سے لگی ہوئی ہے" مؤلف
عرض کرتا ہے کہ وجہ مثل سے ہندیان ناواقف
تھے اسلئے انھوں نے بہشت کی عوض جنت
کا استعمال کیا ورنہ کبھی ایسا نکرتے ۔

بہشت دنیا اصطلاح ۔ بقول ملحقات
برہان و بحر کنایہ از سغد سمرقند ۔ صاحب مؤید
می فرماید کہ نام ولایتی است قریب سمرقند کہ
آن را سغد ہم گویند (کذا فی القنیہ) مؤلف عرض
کند کہ معریف سغد بسین مہملہ و غین معجمہ بحالیش
می آید و این کنایہ باشد نظر بخوبیہای شہر سغد ۔
(اردو) سمرقند کے قریب ایک شہر ہے جسکو
سغد کہتے ہیں ۔ نہایت خوش آب و ہوا فارسیون
نے اسکو (بہشت دنیا) نام رکھا ہے ۔ مذکر ۔

بہشت رو اصطلاح ۔ بقول بہار و انند
کنایہ باشد از خوبان سادہ روی (ظہوری ۔ ع)
دل زیادہ بہشت رو دارد "گہ تماشا بہشت رو
دارد" مؤلف عرض کند کہ این کنایہ از
جمال روی یار است کہ ہر کہ رویش بیند باغ
باغ شود (اردو) یار ۔ مذکر ۔

بہشت زار اصطلاح ۔ بہار و انند بمعنی
این از معنی ساکت ۔ مؤلف عرض کند کہ از
قبیل گلزار یعنی جائیکہ در انجا بسیار بہشت ہا
باشد (عرفی ۔ ع) بہشت زار تماشای عاقبت
است چو دیدہ شاد [illegible]

(اردو) وہ مقام جہاں بہت سے بہشت
ہوں۔ صرف مبالغہ ہے۔

(۱) بہشت سرشت | اصطلاح بقول آنند
(۲) بہشت سواد | مرادف بہشت زار
(عرفی ۵) بعد مضائقہ نازی قبول می کردم
ز شاہدان بہشتی سرشت حور نژاد ۞ (نظامی
۵) عجب ماند شہ زان بہشتی سواد ۞ کہ چون آورد
خندہ ای مراد ۞ **مؤلف** عرض کند کہ محقق ہندی نژاد
سکندری خورد کہ این را مرادف بہشت زار
نوشت و اسنادی کہ پیش کرد برای (بہشتی سرشت
و بہشتی سواد) است کہ می آید و تعریفش ہمانجا
کنیم (اردو) دیکھو بہشتی سرشت اور بہشتی سواد۔

بہشت سیما | اصطلاح۔ بہار و آنند ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ
مرادف بہشت رو کہ گذشت (میرزا صائب ۵)
نظر بزلف و خط آن بہشت سیما کن ۞ شکستہ قلم
صنع را تماشا کن ۞ (اردو) بہشت سیما یا کہو۔

کہہ سکتے ہیں۔ دیکھو بہشت رو۔

بہشت صبوحی | اصطلاح۔ بقول بحر عجم
شراب بامداد است صاحب شمس ہم ذکر این
کردہ **مؤلف** عرض کند کہ صبوح در عربی بمعنی
شراب صبح را گویند پس معنی لفظی این لقب اشتہا
شراب بامداد بہشت باشد یا بترکیب تشبیہی
شراب بامداد کہ مثل بہشت باشد کہ بہشت
صبوحی صبوحی است اگرچہ موافق قیاس است
ولیکن مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو)
صبوحی۔ دیکھو بادہ شبگیر۔

بہشت گنگ | اصطلاح۔ بقول برہان
بفتح کاف فارسی و سکون نون و کاف دیگر (۱)
دار الملک افراسیاب و (۲) نام قلعہ کہ ضحاک
در شہر بابل ساختہ بود صاحب سروری ہم
ذکر معنی اول کردہ (حکیم سوزنی ۵) ما ز بہشت
تست بکار و بکار نیست ۞ سر بریدن ز ضحاک
بہار و بہشت گنگ ۞ صاحب جہانگیری می فرماید

کر بمعنی گنگ بهشت است (سراج الدین سگزی)
سالها گر طالب بهشت خدائی چرا نهی چو دل بر
نگارخانهٔ چین و بهشت گنگ چو صاحب رشیدی
بحوالهٔ نزهة القلوب گوید که موضعی است در
حدود مشرق که شب و روز دران یکسان
است و بعضی او را قبة الارض گویند و فرماید
که بحث این در گنگ بهشت می آید صاحب ناصری
بذکر معنی اول با برهان متفق (فردوسی ع)
از ان جایگه رفت به بهشت گنگ چو جستار
پر از مردم جای جنگ چو و نسبت معنی دوم
بذکر قول برهان می نویسد که بها نا منظور او
از گنگ دژ هوخت باشد که بیت المقدس
است صاحب جامع که محقق اهل زبانست بهم
معنی با برهان متفق صاحب بحر هم ذکر هر دو معنی
کرده خان آرزو در سراج می فرماید که حقیقت
این است که در ترکستان شهری گنگ نام سیاوش ساخته
افراسیاب است که دار الملک او بود و وقت

خون سیاوش و رفتن رستم به ترکستان و گریختن
افراسیاب خراب شد و باز وقت مراجعت
افراسیاب آن را معمور ساخت و (گنگ دژ)
قلعهٔ آن شهر است و غالبا مراد ازین جزیره بمان
خواهد بود و لیکن در کتب علم هیئت مرقوم است
که بهشت گنگ و دژ هوخت گنگ جائی است
که شب و روز در انجا برابر است که بعربی قبة الارض
خوانند مؤلف عرض کند که گنگ بهشت [illegible]
برهان نام شهری و قلعه است که بجایش مذکور شود
و گنگ بقولش نام شهری در شرقی خطا که
شب و روز آن یکسان می باشد و هوایش در
نهایت اعتدال و بیچی بهار و گنگ دژ همان
است و گنگ بمعنی نیکو و خوب و زیبا هم مستعمل
الخ پس این مرکب توصیفی است بمعنی بهشتی که
نیکو و خوب است یا بقلب اضافت گنگ بهشت
بمعنی شهر بهشت و کنایه از معنی اول و معنی دوم
مجاز آن با تجلیا این را با عقبا صاحب جامع

بہر دو معنی بالا تسلیم کنیم (اردو) بہشت گنگ
(۱) ایک شہر کا نام ہے جو افراسیاب کا پایۂ تخت
تھا۔ مذکر۔ (۲) ایک قلعہ کا نام جو ضحاک نے شہر
بابل مین بنایا تھا۔ مذکر۔

بہشت نشین اصطلاح۔ بقول اننـد
بحوالۂ فرہنگ فرنگ از عالم سحر انشین و سنگ نشین
مؤلف عرض کند کہ فارسیان استعمال این بحق
مرحوم کنند بطور تعظیم چنانکہ بہشت نشین سعدی
می فرماید ؎ حالا پدر با بہشت نشین است ؎
(اردو) بہشت نصیب۔ دکن مین مرحوم کے
لئے مستعمل جیسے ؎ بہشت نصیب سعدی کا
کلام عجیب حکمت آمیز ہے ؎

(۳۰۲) **بہشت نعیم** اصطلاح۔ مرکب اضافی
برای ممدوح مستعمل (عرفی ؎) بیا بیا کہ ز اقبال است
ای بہشت نعیم ؎ زمانہ بر تر از امید کامران آمد ؎
اگر ہوای چمن داشت نوبہار رسید ؎ و گر امید
ثمر داشت بوستان آمد ؎ (اردو) ممدوح کو
فارسیون نے بہشت نعیم کہا ہے اردو مین
بھی اسی کا استعمال ہو سکتا ہے۔

(۳۰۳) **بہشت وجود** اصطلاح۔ کنایہ از معشوق
مرکب اضافی است یعنی بہشتی کہ در عالم وجود
است یار باشد (صائب ؎) لیکن ملاحظہ از
آہم ای بہشت وجود ؎ کہ عود مجمر آزادگان
نذار دود ؎ (اردو) بہشت وجود فارسیون
نے معشوق کو کہا ہے اردو مین بھی کہہ سکتے ہین۔

بہشتہ بقول ملحقات برہان ترجمۂ فارسی
موضوع است مؤلف عرض کند کہ موافق
قیاس است یعنی اسم مفعول مصدر ہشتن ہشتہ
سو حذف ہ یعنی فرو گذاشتہ و رہا کردہ شدہ کنایہ
از وضع کردہ شدہ (اردو) موضوع بقول
آصفیہ۔ اسم مذکر۔ وضع کیا گیا۔ رکھا گیا علمی
اصطلاح مین وہ شی جس کا بیان اس علم مین ہو
مدعا مضمون۔

بہشتی بقول برہان (۱) کنایہ از خوش صورت

وخوبروی - صاحب ناصری بذکر معنی اول گوید
که (۲) منسوب به بهشت و (۳) بمعنی بگذاشتی
و (۴) مردمان مومن خداجوی (حکیم دقیقی ؎)
در افگند ای صنم ابر بهشتی * چمن را خلعت اردی
بهشتی * مؤلف عرض کند که معنی دوم حقیقی
است بزیادت یای نسبت بر لفظ بهشت و
معنی اول و چهارم مجاز آن و معنی سوم صیغهٔ
واحد حاضر ماضی مطلق هشتن بزیادت موحّده
در اولش صاحب جامع بمعنی اول قانع
(اردو) (۱) خوبصورت. خوبرو (۲) بهشتی
بهشت سے نسبت رکھنے والا جیسے بهشتی حور
بهشتی نهر. بهشتی مرد - صاحب آصفیہ نے انہیں
معنوں میں بهشتی کا ذکر فرمایا ہے - (۳) تو نے
چھوڑا. چھوڑنا کے ماضی مطلق کا واحد حاضر
(۴) مومن. اللہ والا -

بهشتی چهره اصطلاح - مرادف بهشتی رو
که می آید کنایه از خوبصورت و مراد از معشوق
(انوری ؎) با حدیث آن بهشتی چهره کز دود وجود
* همچو خاتونان در این فیروزه مرقد می رود *
(اردو) خوبصورت. معشوق. مذکر -

بهشتی رو اصطلاح - صاحب برهان ذکر
بهشتی روی کرده گوید که کنایه از خوش صورت
وخوبروی باشد صاحبان جامع و انند و هفت
و بحر با انش صاحب بحر ذکر بهشتی رو بدون تحتانی
زائدهٔ آخر کرده گوید که ساده رو بی ریش و
امرد و خوبصورت (صائب ؎) بهر محفل
بهشتی روی من منزل کجا گیرد * که از رضوان بهشت
جاودان را رونما گیرد * بهار این را مرادف
(بهشت سیما) گوید و ذکر بهشت رو هم کرده (شیخ
شیراز ؎) تو آنچنان بتصور نظم ای بهشتی رو *
که یاد خویشتنم در ضمیر می آید * (صاحب جهانگیری
در ملحقات) و صاحبان رشیدی و هفت و انجمن
آرزو در سراج) ذکر این بمعنی خوبرو کرده اند
مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است

بمعنی روی بہشتی دارندہ وکنایہ از خوبرو ومعشوق وہیچ
خصوصیت باسادہ روو بی ریش وامرد ندارد (صائب ۵)
بہر محفل بہشتی روی من منزل کجا گیرد؟ کہ از رضوان بہشت
جاودان را رونما گیرد؟ (ولہ ۵) ای بہشتی رو ز عاشق رو
پوشیدن چرا؟ گل نمی گردد بچیدن کم ز بستان بہشت را۔
(اردو) دیکھو بہشت سیما۔ خوبصورت معشوق۔ مذکر۔

بہشتی سرشت اصطلاح۔ بہار گوید معروف حسب
بہشتی سواد مانند بہشت سرشت و بہشت سوا
کنایہ از محبوب نوشتہ و سرو واسنا دپیش کردہ اش کہ در اینجا
مذکور شد متعلق ہمین است وما اشارۂ این ہمہ را اینجا کردیم
سرو واسم فاعل ترکیبی است وکنایہ از یار (اردو)
فارسیون نے معشوق کو بہشتی سرشت اور بہشتی سواد کہا
ہے۔ اردو مین بھی استعمال کر سکتے ہین۔

(الف) **بہفت آب شستن** مصدر
اصطلاحی۔ بقول لطائف برہان وبحر بہ نہایت احتیاط
شستن۔ بہار صراحت مزید کند کہ کنایہ از شستن
بمبالغہ وچون مقرر است کہ اکثر وبر زیادت لفظ

زیادت معنی می باشد استعمال این شد (کمال اسمعیل
۵) دہان وشست بہفت آب خاک وتوبہ کند؟
بدست تو کہ نگوید چنین سخنہا باز؟ ودر لطائف افادہ
گوید کہ فارسیان چون خواہند از عدد قلیلی کنایہ
کنند یکی از اعداد احادی آرند و منتہای آن دہ
است و چون عشرات ومآت والوف ذکر کنند مراد
ازان عدد کثیر بود وگاہی از عدد مرکب بلکہ از عدد
یکی از احاد نیز عدد کثیر مراد می باشد وفرماید کہ بہر تقدیر
عدد احاد اعم ازانکہ مفرد بود یا مرکب یعنی ہر دو جز
احاد داشتہ باشد یا زیادہ ازان اطلاق آن بر
عدد قلیل حقیقت است وبر عدد کثیر مجاز وہمچنین
اطلاق عشرات ومآت والوف بر مطلق عدد کثیر
نیز مجاز است (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ
بیچارہ قوت بیان ندارد حق آنست کہ استعمال
احاد مبالغہ است چنانکہ ہمین مصدر اصطلاحی
(بہفت آب شستن) وغایتش آنچہ باشد تا
دہ چنانکہ بہار گفتہ واستعمال عشرات مبالغہ ایک

ازان چنانکه ---------

(ب) **بهفتاد آب شستن** و استعمال آن
مبالغه زائد تر ازان چنانکه (بهفتصد آب شستن)
وعلی هذا بیشتر ازان (بهفت هزار آب شستن)
وقس علی هذا زائد ترین ازان. فارسیان استعمال
(ج) **بهفتاد وهفت هزار آب شستن** هم
کرده اند (خواجه نظامی (ب ـه) شویانیم
گر بهفتاد آب بو زآتش و د شعله احتساب بر (بابا
فغانی ب ـه) از داغهای لاله برافروخت صد
علم بر پیشینه ام که عشق بهفتاد آب شست ام (ظ‌ازنانگی
ج ـه) چو بهجوان خضری بین طرف جوی بر بهفتاد
هفت آب لب را بشوی بر نخی مباد کرد ملحقات
برهان و بحر (بهفتاد وهفت آب لب را بشوی) بطور
مقوله قائم کرده شعر نقش کرده اند. معنی صلاحیت

طهارت وپاکی بهمرسان وکمال احتیاط بر خود لازم
دار. **مؤلف** عرض کند که ضرورت نداشت که این را
بطور مقوله جا دهند حقیقة متعلق است به مصدر (ج) که
بالا گذشت (اردو) دکن مین کہتے ہین ستر پانیون
سے دہونے پر پاک نہین ہوتا یعنے دہوتے ہین اس
قدر مبالغہ کرنے پر بھی پاک نہین ہوتا ... کی
سے (ستر پانی سے دہونا) کا مصدر بطریق مبالغہ ظاہر
ہے اور مصادر بالا کا ترجمہ (الف) سات پانی
سے دہونا (ب) ستر پانی سے دہونا (ج) ستہتر
پانی سے دہونا۔

بهفت گنگ اصطلاح. بقول شمس مراد
بهشت گنگ که گذشت دیگر کسی از محققین فارسی
زبان ذکر این نکرد. **مؤلف** عرض کند که غیر از تصحیف کاتب
صاحب شمس نباشد (اردو) ناقابل ترجمہ۔

بهک بقول برهان بفتح اول وثانی بروزن ملک نام مرضی وعلتی است که پوست بدن آدمی
سفید می شود و معرب آن بهق است صاحبان سروری وجهانگیری ورشیدی وناصری وجامع
ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج گوید که دو قسم است (۱) بهک سفید و (۲) بهک سیاه

وچون مطلق مذکور شود مراد ازان اوّل است **مؤلّف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است

وبس (نکال غیاث ہے) صد لعنت خدای بمردان دبر یزید باد کو داشت علّت برص و نجست

پہک ہا (اردو) بہق ایک مرض ہے مثل برص کے جس کے عارض ہونے سے انسان کے

جسم پر سفید یا کالے دہبّے پڑ جاتے ہیں ۔ مذکّر ۔ صاحب غیاث نے اس کا ہندی نام چھیپ کہا ہے

پہکش بقول شمس و مؤید بدیل لغات فرس بالفتح زن جوان و تازہ ۔ صاحب انند بحوالہ الاشتہی

بہکن گوید کہ بفتح اوّل و ثالث لغت عرب است یعنی جوان پر گوشت و نازک اندام و پہکنہ

مؤنّث بہاکن جمع آن **مؤلّف** عرض کند کہ فارسیان استعمال لغت عرب کردہ اند نسخ محققین

اوّل الذکر است کہ این را لغت فارسی خیال کردند (اردو) جوان عورت جو نازک اندام و پُر گوشت ہو

پہکیا بقول مؤید مطبوعہ مطبع نولکشور بدیل لغات فرس بالفتح و کسر پہکیا باشد کہ باندام پنجۂ دست دوزند و

پنجہ کاران بپا بر دست کشند و باز دست شاہین و چرغ را بایست گیرند **مؤلّف** عرض کند کہ در دیگر کتب قلمی ہمین معنی بہ پہلہ نوشتہ کہ بجایش می آید و

ضرورتی نیست کہ تصرّف کاتبان مطبع لاہور را تسلیم کنیم۔ بجہت ہر کہ بسے کاف کردہ (اردو)

دیکھو پہلہ ۔۔

پہکت بانا اصطلاح ۔ بقول انند و غیاث بفتح بای عربی مخلوط التلفظ بہا و فتح کاف فارسی

و سکون تای فوقانی و بای موحّدہ بالف کشیدہ و زای معجمہ و بہ آخر مرکب است از جزو اوّل ہندی و

جزو ثانی فارسی فرقہ ایست در ہندوستان کہ امردان را می رقصانند **مؤلّف** عرض کند کہ استعمال

این لغت ہم درین محل ثبوت نیست فارسیان ہند این را مرکب فارسی زبان و اسم فاعل ترکیبی و مانند

بسیاری از الفاظ خود را بہمین قاعدہ فارسی استعمال کنند چنانکہ ہم ازین امثال آن (اردو) بھگت باز

بقول آصفیہ۔ مذکر۔ ہندوؤں کا وہ فرقہ جو لڑکوں کو نچاتا اور سوانگ وغیرہ بھر کر تماشا دکھاتا ہے

بگزیده اصطلاح۔ وارستہ گوید کہ موقوف ز اخریان۔ صاحب جہانگیری ہم ذکر این کرده۔ بکاف عجمی (۱) رنگی است سرخ مائل بہ بنفشہ (استاد فرخی ره) بر طالعی بلیچ در آمد کہ آسمان مانا بہ لکہ داری کہ آن را بناخن زده یا بزنان۔ و از چندگاه باز چنین کرده گزین۔ صاحب بحر گوید گزیده باشد (حاجی سابق ره) تریاق صبر کہ بمعنی انتخاب یافتہ باشد۔ خان آرزو در سراج گوید چاره ور دم نمی کند۔ و آن رنگ بگزیده کہ اغلب کہ بدین معنی مجاز باشد۔ **مؤلف** عرض کند دلم را گزیده است۔ و بہار ہم ذکر این کرده کہ اسم مفعول ترکیبی است دیگر ہیچ (اردو) منتخب وصاحب بحر ہم آورده **مؤلف** عرض کند کہ برگزیده۔ چنا ہوا۔ انتخب کیا ہوا۔ دیکھو انتخاب آلود بدین معنی بہ فتح کاف فارسی است و (۲) بمعنی حقیقی (۲) **بہ گزین**۔ بقول بہار شخصی را گویند کہ یعنی منتخب ومرکب از بہ وگزیده (اردو) چیزہا را انتخاب کند وسیم را سره سازد و او را (۱) ایک رنگ جو مائل بنفشہ ہو۔ مذکر (۲) منتخب کیا ہوا بعربی نقاد و ناقد خوانند صاحبان سروری و ناصری

بہ گزین بقول برہان و ناصری وجامع بکسر و جامع ہم ذکر این کرده اند۔ بقول صاحب بحر انتخاب اول و فتح کاف فارسی (۱) انتخاب بر انتخاب کننده۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی نقاد وگزیده شده را گویند یعنی چیزہای سره و نیکو کہ از ہم نوشتہ اند **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی چیزہای سره بگزینند۔ صاحب سروری گوید کہ بمعنی است بمعنی حقیقی یعنی چیز خوشی را انتخاب کننده دکان مختار و گزیده (خلاق المعانی ره) چون سینہ ای از نقاد و صراف کہ انتخاب اصل از نقل کند (اردو) مرا تو علیای بہ گزین و چو بہ گزین چہ آید ز دست آخر پرکھنے والا۔ صراف۔ مذکر۔

(۳۳) بہ گزین - بقول برہان و جامع بمعنی برگزیدن و انتخاب کردن ہم آمده - صاحب سروری ہم ذکر این کرده (ابن یمین ؎) شاہا سپہر اگرچہ کہ فرقی نمی نہد ۔ بہ اندر میان اہل ہنرگاه بہ گزین اگر (وله ؎) نبود گر اختیار بود دین و ملک را بگو در بہ گزین ابغیر تو مختار ملک و دین ۔ مؤلف عرض کند که حاصل بالمصدر (بہ گزیدن) است نہ مصدر (اردو) انتخاب منتخب کرنا کا حاصل بالمصدر ۔ برگزیدگی ۔

(۳۴) بہ گزین - بقول برہان و جامع امر گزیدن و انتخاب کردن مؤلف عرض کند که محققین بالا از موضوع خود بی خبر اند ۔ این امر حاضر (بہ گزیدن) است نہ گزیدن و انتخاب کردن لفظ را گذاشته اند بمعنی کار می گیرند و این طریقه تحقیق نیست (اردو) منتخب کر ۔ منتخب کرنا کا امر حاضر ۔

بہل - بقول برہان بکسر اول بروزن خجل امر بگذاشتن است یعنی بگذار - صاحبان سروری و جہانگیری و رشیدی و جامع و ہفت ہم ذکر این کرده اند (سعدی ؎) بہل تا بدندان برد پشت دست ۔ تنوری چنین گرم نانی نبست ۔ صاحب ناصری گوید که عرب نیز بدین معنی استعمال کرده اند تا بتحقیقین بلکه مقلوب بہل است و فرماید که بدین قیاس بہشت و بنہشت و نہی بہلد و امثال آن خیال ارزو در سراج گوید که بکسرتین و یا از اصل کلمه نیست و این مشتق است از ہلیدن بمعنی گذاشتن لیس آوردن این کلمه درین باب خطاست مگر آنکه بسبب کثرت استعمال بیاورده اند مؤلف عرض کند که ہلیدن بکسرتین بمعنی ہشتن مصدر لیست سالم التصریف که بجائش می آید و بر محل بحثش این ہم کرده ایم و درینجا ہمین قدر کافی است که معنی امر حاضر دلالت کند بدین که این مفرس بہل عربی نیست که بقول صاحب منتخب بالفتح بمعنی نفرین کردن و چیزی اندک بگذاشتن است بلکه مزید علیه ہل است بزیادت موحده در اولش و درین صورت بکسرتین صحیح

باشد چنانکه محققین نوشته اند و آنچه بهشت نهشت
را برهمین قیاس گوید سکندری می خورد که بهشت
ماضی مطلق هشتن به یاءت موتقده و نهشت منفی
آن (اردو) چھوڑا ہلیدن کا امر حاضر ۔

بهلستان اصطلاح ۔ بقول انند و غیاث
نام ملکی که به بهلسه مشهور است مؤلف عرض
می کند که دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت
و بهلسه هم نام ملکی نیست اگرچه بهلستان بقاعده گلستان
و بوستان مرکب است لیکن در وجه تسمیه این ملک
بهل را چه تعلق است هیچ بوضوح نپیوست باقی حال با این
سند استعمال تسلیم کنیم (اردو) بہلستان ایک ملک
کا نام ہے جسکو بہلسہ بھی کہتے ہیں ۔ مذکر ۔

بهله بقول برهان با لام بروزن قهوه (۱) پوستی باشد که باندام پنجه دست دوزند و میرشکاران
بردست کنند و چرغ و باز و شاهین را بدست گیرند صاحب سروری هم ذکر این کرده (مولانا کاتبی
ـه) زمره ابریشم دیباز چنگ تا دوزد سهیل * باز داران ترا بهله بلغار گل * صاحب جامع
این را دستکش پوستی مرد شکاری گوید صاحبان ناصری و هفت و انند هم ذکر این کرده اند بهار
گوید که همین را دستکش جانوران شکاری نیز گویند ـ خان آرزو در سراج گوید که مشهور بکسر است مولف
عرض کند که اسم جامد فارسی زبان باشد و وجه تسمیه این چیز غیبست که بر لغت بهل یاءی نسبت
زیاده کرده اند معنی لفظی این منسوب به ترک یعنی پرندگان شکاری را برای شکار ـ ها گذاشتن چون
بهله که سلسله کمر پای پرنده با این ملحق می باشد باهمین دستکش پوستین و وضع این چیز برای حفاظت دست
نباشد از ناخن پرند شکاری بلکه او را هم بواسطه این آرامی بهم رسد بوجه کلفتی چرم ـ ما مشاهده کرده ایم
که چون پرند شکاری را بر دست غیر بهله نشانند بوجه نرمی گوشت دست بی قرار ود انما منقار بر گوشت زند
دست می زند (صائب ـه) نیست در بست و کشاد خویش بار اختیار * بهله دست قضا شهبازیم

تدبیر باست ٭ (ولہ ؎) دستم ز کار و کار من از دست رفته است ٭ تا بہلہ دست و کمر یار کرده است ٭ (ولہ ؎) کوتاه بود دستم تا داشت اختیاری ٭ قالب چو کرد خالی شد بہلہ میانش ٭ مخفی مباد که بعض از معاصرین عجم گویند که بہلہ (۲) بمعنی حقیقی رشته کمر و کمربند جانوران شکاری را نام است و بمجاز برای دستکش چرمین هم مستعمل شد و تصدیق قولش از کلام صائب هم می شود و مأخذی که ذکرش بالا گذشت تائید این می کند و (بہلہ دار) که می آید از ان هم تائید این پیدا است واللہ اعلم (اردو) (۱) بہلہ - بقول آصفیہ - فارسی - وہ چمڑے کا دستانہ جو میر شکار اپنے ہاتھ میں پہن کر اس پہ باز و شاہین وغیرہ کو بٹھاتے ہیں (۲) وہ ڈوری جو شکاری پرند کی کمر میں بندھی رہتی ہے اور شکار کے وقت کھول دیتے ہیں - مؤنث -

بہلہ دار اصطلاح - بقول بہار و آنند (۱) در صفات کمر مستعمل (میرزا معز فطرت ؎) دست طمع برید ز نخل حیات خویش ٭ هر کس که دور از آن کمر بہلہ دار ماند ٭ (صائب ؎) مگذر ز حسن ترک که در گوشمال دل ٭ دستی دگر بود کمر بہلہ دار را ٭ (ولہ ؎) اگرچه دست مرا تاراج دل هر خوش کمر دارد ٭ میان بہلہ دار و ترک با دستی دگر دارد ٭ **مؤلف** عرض کند که فارسیان (۲) بہلہ دار پرند شکاری را گویند که بہلہ (بمعنی دومش) در کمرش می باشد همین است تعریف (بہلہ دار) که سر و محققین بالا آن را بر عالم بالا گذاشتند (اردو) (۱) شکاری پرند کی کمر - مؤنث (۲) شکاری پرند جس کی کمر میں بہلہ ہو - مذکر -

بہم بقول برہان و جامع و ہفت و مواد و کبہر اوّل بر وزن شکم (۱) ترجمه نعم و بلی باشد - صاحب شمس گوید که (۲) بفتحتین بمعنی زیر و زبر و (۳) غم و غصه و بالضم (۴) سواران و لشکرها و بفتحتین (۵) ستورهای خورد چون بره و بزغاله صاحب انند صراحت کند که بمعنی اوّل لغت فارسی است

و بمعنی چہارم و پنجم لغت عرب است صاحب (موید مطبوعه) بذیل لغات فارسی بذکر معنی دوم اینقدر صراحت مزید می فرماید که زیر و زبر شدن از غم و غصه باشد و (۶) ہمان باہم و در دیگر نسخ قلمی موید بمعنی اوّل و ششم قناعت شده **مؤلف** عرض کند که شک نیست که معنی اوّل و دوم و سوم و ششم لغت فارسی زبان است و معنی ششم مخفف باہم که موحده و معنی با آمده و حقیقت این بر باہم مذکور شد حالا فارسیان معاصر استعمال بمعنی اوّل نمی کنند و استعمال این بدیگر معانی در ملحقات می آید (اردو) (۱) ٹھیک ۔ بجا ۔ درست ۔ (۲) زیر و زبر ۔ بقول آصفیه فارسی ۔ تہ و بالا ۔ اوپر نیچے ۔ درہم برہم ۔ اُلٹ پلٹ ۔ تتر بتر (۳) غم ۔ دیکھو بند کے آٹھوین معنے ۔ غصه دیکھو آرد کے پہلے معنے ۔ غم و غصه بھی بترکیب فارسی لکھ سکتے ہین (۴) سواران اور لشکر ۔ مذکر (۵) چھوٹے چارپائے جیسے بکرے (۶) باہم بقول آصفیه ۔ فارسی ۔ تابع فعل ۔ ساتھ ۔ بایکدیگر ۔ آپس مین ۔ دیکھو باہم ۔

بہم آمدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار (۱) فراہم آمدن و بہم پیوستن و جیرہ یادو ازان صاحب اند نقل نگارش صاحب بحر گوید که (۲) ملاقات کردن (شوکت ؎ وصل تو بہمہ خون جگر داده بہم دست بگو یا لب زخم است بہم آمدن ما کو ۔) **مؤلف** عرض کند که (۳) بمعنی بدست آمدن و دستیاب شدن دگیر آمدن ہم بزبان معاصرین عجم است و (۴) بمعنی باہم آمدن ہم یعنی بایکدیگر (اردو) (۱) فراہم آنا ۔ باہم مل جانا (۲) ملاقات کرنا (۳) دستیاب ہونا ۔ ملنا (۴) باہم آنا ۔ ایک دوسرے کے ساتھ ملکر آنا ۔

بہم آمدن آب مصدر اصطلاحی ۔ از دو جانب آب روان شدن و داخل یکدیگر شدن ۔ سند این از صائب بر (بہم آمدن زخم) می آید (اردو) دونوں جانب سے روان پانی ملجانا ۔

بہم آمدن چشم مصدر اصطلاحی ۔ بخواب آلود

شدن چشم است کہ سر دو غلاف چشم در خواب بہم
می آید و برای مجرد بند شدن چشم ہم استعمال می توان
کرد اگر قرینۂ خواب نباشد (صائب ع) چشم
آئینہ گر از خواب بہم می آید ٭ دیدۂ عاشق بی تاب
بہم می آید ٭ (اردو) آنکھ بند ہونا (نیند سے
یا کسی اور وجہ سے)

بہم آمدن دیدہ مصدر اصطلاحی۔ مرادف
(بہم آمدن چشم) کہ گذشت و سند این از صائب
ہمدر آنجا مذکور (اردو) دیکھو بہم آمدن چشم

بہم آمدن زخم مصدر اصطلاحی۔ بقول مجمع
النفایس جراحت **مؤلف** عرض کند کہ مقصود معنی
حقیقی این بند شدن لب ہای زخم است بر قیاس
(بہم آمدن چشم) کہ گذشت و کنایہ باشد از التیام
(صائب ع) در دل صاف نماند اثر تیغ زبان ٭ کی
زخم این آینہ چون آب بہم می آید ٭ (اردو) زخم
بھرنا۔ بھر جانا۔ بقول آصفیہ زخم کا اندمال پذیر ہونا
برابر ہو جانا۔ (غالب ع) دوست غمخواری میں
میری سعی فرمائینگے کیا ٭ زخم کے بھرنے تلک ناخن
نہ بڑھ جائینگے کیا ٭ دکن میں زخم ملجانا کہتے ہیں
یعنے دونوں جانب سے لب ہای زخم بذریعۂ التیام مل جانا

(الف) بہم آور اصطلاح۔ الف
(ب) بہم آوردن بقول بہار داشتہ
(۱) تالیف کردہ شدہ **مؤلف** عرض کند
کہ اسم مفعول ترکیبی است از (ب ۱) و اسم فاعل
ترکیبی ہم یعنی (۲) بہم آورندۂ دو چیز و (ب)
بقول بہار (۱) بہم آوردن دو چیز یا زیادہ
از آن (مرزا بیدل ع) حاصل جمعیت است
جز عبرت نبود ٭ سخت است بیدل کہ فرصتی بہم آورد
٭ (ظہوری ع) برگل و سنبل شکست طرفہ خواہد فتاد
٭ عارض خوش شکری از خط بہم آوردہ است
٭ **مؤلف** عرض کند کہ (۲) بمعنی بہم بست کردن
ہم کہ موافق قیاس و ہمین است محاورہ و برای
معنی اول بیان کردۂ بہار سن وجہ سر دو اسناد
با لا انکاری خوردہ و معاصرین عجم بمعنی دوم را

جز زبان دارند (اردو) (الف) (۱) تالیف
مؤنث (۲) دو چیزون کا جمع کرنے والا (ب)
(۱) دو یا دو سے زیادہ چیزون کا جمع کرنا (۲) حاصل کرنا

بہم آیے استعمال۔ بقول سفرنگ بشرح
سی اہی فقرہ ۷ دساتیر آسمانی بفرزآباد و خشور ساسان
و خشور) بسکون تحتانی ملتیم والتیام پذیرندہ۔
مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
از مصدر (بہم آمدن) کہ بمعنی عام است و بمعنی
مخصوص کند برای التیام پذیرفتن زخم بہم و بحری
(بہم آیے) بمعنی واصل است (اردو)
چنگا ہونے والا۔ باہم ملنے والا۔

بہم افتادن مصدر اصطلاحی بقول
بہار و آنند (۱) کنایہ از مردن و (۲) پریشان
شدن (انوری ؎) وسیلۂ چہ پیری و جوانی بہم
افتاد ۷ اسباب فراغت بہم افتاد جہان را ۷
مؤلف عرض کند کہ ہر دو محققین سکندری
خوردہ اند از معنی شعر (۳) جمع شدن پیش مردن
و پریشان شدن بدون وجود سند دیگر ہر دو معنی بالا
را تسلیم نکنیم (اردو) (۱) مرنا (۲) پریشان
ہونا (۳) جمع ہونا۔

بہمان بقول جہان بر وزن مہمان مرادف و تابع فلان است کہ چیزی مجہول و غیر معلوم باشد
صاحبان جہانگیری و سروری و جامع و ہفت ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج گوید کہ بالفتح
آنچہ رشیدی کنایہ از شخص مبہم گیرد چون فلان این خطا ست بلکہ بہمان لفظی است مترادف
فلان و اعم از شخص و چیز و صاحب رشیدی ہم بالفتح آوردہ (حکیم سنائی ؎) تو برآوردہ دست
بہمان ۷ کہ چرا دست می برارد آن ۷ (انوری ؎) کہ از عشق بہمت سر این ندارم ۷ کہ گوید فلان
کس فلانست بہمان ۷ **مؤلف** عرض کند کہ ذکر این بہ (باہمان) گذشت کہ مزید علیہ ہمین است
(اردو) فلان دیکھو (باہمان)

(الف) بهمان و فلان | اصطلاح بهار رنگ

(ب) بهمانی و فلانی | هر دو گوید که مرادف

یکدیگر است و بالعکس کنایه از دو چیز یا دو شخص
غیر معیّن که آن را (باستار و بیستار) به بای فارسی
هم گویند و (ب) ظاهراً ماله اوّلست نه لغتی علیحده
و فرماید که لفظ بهمان را صاحب رشیدی بفتح اوّل
آورده اما مشهور بکسر است و اغلب که همین صحیح
باشد (انوری سه) در نسبت شاهی تو همچون
شه شطرنج ؎ نام است دگر هیچ به بهمان و فلان
را ؎ (عرفی سه) و عای تو به هم حجت اندیشان
نی گوییم ؎ که یارب تا فلان باشد تو (بهمان و فلان
بینی ؎ (سراج الدین راجی سه) جایی که بود چنین سخن
؎ آنجا چه بود فلان و بهمان ؎ (سنجر کاشی سه) به
تخلص نتوان همسری من کردن ؎ چه اگر نام فلانی شده
یا بهمانی ؎ و فرماید که بهمان که بزیادت تحتانی بعد
های هوّز نیز آید تتبّع آن صاحب بحر هم ذکر الف
و ب کرده و صاحب انند نقل بهار برداشته
و (باستار و بیستار) به همین معنی در همین باب گذشت
مؤلف عرض کند که (الف) جامع دو لفظ مرادف
یکدیگر است بر سبیل عطف بمعنی (فلان و فلان) که
استعمال هر یکی جدا جدا هم درست باشد چنانکه
بهمان و با همان گذشت و (ب) بزیادت یای
نسبت و محل استعمال هر دو از اسناد بالا پیداست
چنانکه فارسیان گویند (الف) این مال فلان و
فلانست ؎ و (ب) این مال فلانی و فلانی است
پس در الف (مال فلان) مرکب اضافی است
و در (ب) (مال فلانی) مرکب توصیفی و حق آنست
که اصل این (بهمان و فلان) است و موحده در
بهمان زائد ولیکن در استعمال جزو کلمه می نماید و
فی التحقیق نیست (**اردو**) الف فلان اور فلان
(ب) فلان فلان کا یعنی فلان فلان سے منسوب ہے

بهم برآمدن | مصدر اصطلاحی بقول برهان

کنایه از در غضب شدن صاحب جهانگیری در ملحقات
ذکر این کرده و صاحبان فدائی و بحر و بهار و هفت

و اسند و سراج هم ذکر این کرده اند **مؤلف**
عرض کند که (۱) بمعنی حقیقی با یکدیگر بیرون آمدن
است و (۲) کنایه از خشمناک شدن صاحبان
رشیدی و غیاث و شمس و مؤید ذکر ماضی مطلق
این بمعنی دوم کرده اند و (۳) بمعنی اشتداد و
شدت کردن و (۴) بمعنی تنگ آمدن و دق شدن
و پریشان شدن هم و (۵) موافق شدن و یکدیگر را اختیار
کردن (ظهوری) بهم تا کی برایم هر زمان از
طعنهٔ مردم ۶ ندارم آن گوارائی دریغا شربتی
نابی ۶ (وله) بهم بر آمده دردا می طبیب
وقت آنست ۶ که صاف و درد به پیمانه دوا بهم
(وله) از بس بهم بر آمده ام شاید ار کند
زلف تو طرح تفرقهٔ روزگار من ۶ (وله)
همچو شانه در آشفتگی کنی خود را ۶ بهم بر آمدن طرهٔ
دوتا می گوی ۶ (نوری) دل گم نشود در
شکن زلف ۶ گرفته جهان بهم بر آمده ۶ (وله)
زان نازت و جبیناید هم کار ۶ گر کار جهان
بهم بر آید ۶ **(اردو)** (۱) باہم یکدیگر نکلنا باہم
باہر آنا (۲) خفے ہونا، خشمگین شدن (۳) شدید ہونا
شدت اختیار کرنا۔ (۴) تنگ آنا۔ دق ہونا۔ پریشان
ہونا (۵) موافق ہونا۔

(۲۰۶) (الف) **بهم بر آمدن از طفلی** مصدر اصطلاحی

(ب) بهم بر آمده اند

(الف) کنایه باشد از باهم پرورش یافتن دو کس از طفلی۔
(مخلص کاشی) جدا از هم چه تشنیع میکنند چون دندان
که جا غنچی که از طفلی بهم بر آمده اند ۶ بهار نسبت (ب)
گوید که بعضی از خورد سالی یکجا بزرگ شده اند و فرماید
که این از اهل زبان بتحقیق پیوسته **مؤلف** عرض
کند که ماضی قریب الف باشد بحذف (از طفلی)
اگر سند استعمال این بدون (از طفلی) بدست
آید گوییم که مخفف آنست معاصرین عجم از بین ساکت
ولیکن ذوق زبان این را تسلیم کند حیف است
که از تحقیق مزید قاصر مانده ایم **(اردو)** (الف)
دو شخص کا بچپن سے ایک جگہ پرورش پانا۔

(ب) بچپن سے ایک جگہ پرورش پائے ہیں۔

بہم بربستہ اصطلاح۔ بقول بحر مرادف (بہم بستہ) (۱) بمعنی بہتان و افترا صاحب ملحقات برہان ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ (۲) بمعنی حقیقی اسم مفعول (بہم بربستن) است یعنی دو چیز با ہم بستہ (اردو) (۱) بہتان۔ دیکھو بہتان (۲) باہم باندھی ہوئی دو چیزیں۔ مؤنث۔

بہم برخوردن مصدر اصطلاحی۔ در ہم برہم شدن و این کنایہ باشد (ظہوری ؔ) گو شہر بہم برخورد و گور و تر سیہ باش ٭ آشفتگی کاکل و مندیل ہمانست ٭ (اردو) درہم برہم ہونا۔

بہم بر زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ (۱) شتاب کردن در کار و (۲) تند مزاج بودن **مؤلف** عرض کند کہ (۳) بمعنی مستحکم بستن و وابستہ چیزی کردن (ظہوری ؔ) حال خود را چو سر زلف بہم بر زدہ ایم ٭ برگ سبز زنوک قرہ نشتر زدہ ایم ٭ و (۴) پریشان شدن و کردن (ولہؔ) کس بہم بر زدہ تفرقۂ عقل مباد ٭ جمع گردیدہ دلم زلف پریشان نازم ٭ (انوری ؔ) ہر گرا عشقت بہم بر می زند ٭ عاقبت چون حلقہ بر در می زند ٭ مخفی مباد کہ معنی اول خلاف قیاس است و نسبت معنی دوم خیال ما این است کہ ہر دو محققین بالا تعریف خوشی نکردہ اند و ہمان معنی چہارم است کہ آن را برنگ معنی دوم نوشتہ اند پس معنی سوم حقیقی است و معنی چہارم مجاز آن و اول و دوم ہیچ (اردو) (۱) کام میں جلدی کرنا (۲) تند مزاج ہونا (۳) مستحکم اور مضبوط باندھنا۔ وابستہ کرنا۔ (۴) پریشان ہونا۔ پریشان کرنا۔

بہم برکردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و انند زیر و زبر کردن و خراب و پریشان کردن (سعدی ؔ) بہم برمکن تا توانی دلی ٭ کہ آہی جہانی بہم برکند ٭ (اردو) پریشان کرنا۔ تہ و بالا کرنا۔

(الف) **بہم بستن** مصدر اصطلاحی۔ بہار

(۱۰۹۰)

(ب) **باہم بستہ** بمعنی (الف) گوید که (۱) دو چیز یا زیاده از آن را باهم بستن و تهمت او نسبت (ب) گوید که بهتان و افترا **مؤلف** عرض کند که (الف) بمعنی (۳) افترا کردن هم و (ب) بمعنی (۲) دو چیز باهم بسته هم که اسم مفعول الف بمعنی اوّل اوست صاحب بحر ذکر معنی اوّل (ب) کرده و (۳) ماضی مطلق الف بزیادت هائی هوّز در آخرش (لا اوری الف سله) یار زلف دوتا باهم بسته به صد کمند بلا باهم بسته به جعد مشکین او بهر حلقه به صد دل مبتلا باهم بسته به (اردو) الف (۱) دو چیزوں کو باہم یکدیگر باندھنا (۲) تہمت کرنا (ب) (۱) بہتان دیکھو بہتان (۲) باہم باندھی ہوئی چیزیں (۳) الف کا ماضی مطلق۔ باہم باندھا۔

باہم پیچیدن مصدر اصطلاحی بمعنی (۱) باهم پیچیدن دو چیز و (۲) پریشان شدن و کردن (ظهوری سله) راه پنهانیت باهم پیچیده و در لیهم قصه های تقریری به (صائب سله) خط سبزی که گرد رخ او گردیده است به دفتر دعوی خورشید باهم پیچیده است به (اردو) (۱) باهم دو چیز کو ملا دینا۔ باہم دو چیز کا لپٹ جانا (۲) پریشان ہونا۔ پریشان کرنا۔

باہم پیوستن مصدر اصطلاحی (۱) باهم پیوسته کردن و بستن دو چیز (صائب سله) زلف گرد عارض او بسته کلکه است به گرد رخ و لب غنچه و گل را باهم پیوسته است و (۲) لازم معنی اوّل (وله سله) تار و پود موج این دریا باهم پیوسته است به بیند بر هم جهان را هر که یکدل بشکند (وله سله) تار و پود عالم امکان باهم پیوسته است به عالمی را شاد کرد آنکس که یکدل شاد کرد به (اردو) (۱) دو چیزوں کو باہم باندھنا پیوستہ کرنا (۲) باہم دو چیزوں کا ملنا پیوستہ ہونا۔ وابستہ یکدیگر ہونا۔

باہمستان بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ بفتح اوّل و ثالث سوسن سفید و سرخ و صراحت کند که لغت فارسی زبان است صاحب محیط بر سوسن می فرماید که اندر یاحین معروف است و گویند آن

زنبق و این مشہور است بالجملہ لغت عربی و گویند نبطی و گویند معرب از شوسینای سریانی و گویند اند
لغت عجم است و بترکی بیان آن بستانی و صحرائی و سفید را سوسن آزاد نام است و سرخ آن را خطائی گویند
و ازرق را سوسن آسمانجونی نام است و زرد آن را بیونانی ایاروقس نامند۔ بقول شیخ سوسن سفید
بستانی معروف بسوسن آزاد گرم و خشک در دوم و صحرائی آن در گرمی و خشکی شدید تر از بستانی و در آن
حراقت و حدت است خصوصاً بیخ آن و تخفیف باعتدال و گاہ میل بگرمی و تری کند و گویند در سرخ
قوت جاذبہ لطیفہ و محللہ محققہ است و منافع بی شمار دارد **مؤلف** عرض کند کہ متحقق نمی شود کہ این
لغت کدام زبان است معاصرین عجم ہم زبان ندارند و طبیب عجم بر مستقر باشقر و اندرین صورت
تحقیق لغوی این خیلی دشوار پس باعتبار ہر دو محققین بالا این را لغت فارسی تسلیم کنیم **(اردو)**
سوسن۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ ایک قسم کے آسمانی رنگ کے پھول کا نام جسکی چھ
قسمیں ہیں۔ اس کی شاخ بلند۔ پتّے پتلے۔ پھول میں پانچ پنکھڑیاں ہوتی ہیں جو کھل کر خمیدہ ہو جاتی ہیں۔

بہم خوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار
مرادف برہم خوردن کہ گذشت صاحب روزنامہ
بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ (بہم خورد)
بمعنی برخاست و (بہم خوردہ) بمعنی بیکدیگر ضرب
رسیدہ و (بہم می خورد) بمعنی بیمار می شد **مؤلف**
عرض کند کہ باعتبار معنی مشتقات کہ بالا مذکور شد (۱)
بمعنی برخاستن و (۲) بمعنی بیکدیگر ضرب رسیدن
و (۳) بمعنی بیمار شدن محاورۂ معاصرین عجم است
و ہرچہ بر (برہم خوردن) گذشت نسبت آن عرض
می شود کہ تا آنکہ سند استعمال این بمعنی (برہم خوردن)
بدست نیاید مجرد قول بہار را تسلیم نکنیم کہ او در اینجا
بہم از معنی ساکت و معانی بیان کردہ دیگر محققین را
کہ مصدر اینجا گذشت برای (برہم خوردن) مخصوص
می دانیم و استعمال این کہ در ملحقات می آید کاشف

معانی این است (اردو) (۱) اٹھنا۔ (۲) ایک دوسرے سے ٹکرانا چوٹ کھانا (۳) بیمار ہونا۔

(۳۴۱۵) **بہم خوردن دریا** مصدر اصطلاحی۔ موج زدن و متواج شدن و تلاطم دریا باشد (صائب ؎) بکلام دوست دلیل است خواب غفلت من ٭ بہم نخوردن دریا ز لنگر ہم پیداست (اردو) دریا کا جوش مارنا۔ موج زن ہونا۔ سمندر کا متلاطم ہونا۔

(۳۴۱۶) **بہم خوردن دوچیز** مصدر اصطلاحی۔ باہم جمع شدن و یکجا شدن و وصل شدن دوچیز است و سند این از شفیع اثر بہ (بہم ریختن اشکال) می آید (اردو) باہم ملنا۔

(۳۴۱۷) **بہم خوردن عالم** مصدر اصطلاحی۔ زیر و زبر و برہم شدن انتظام عالم و حشر برپا شدن (صائب ؎) چون زند کف بیکدگر عاشق ٭ ہمچو عالم بہم خورد یکبارہ ٭ (اردو) عالم کا زیر و زبر ہونا۔ برہم ہونا۔ تہ و بالا ہونا۔ قیامت آنا۔

بہم خوردن مینا مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و آنند کنایہ از حرکت یافتن مینا است تا آنچہ در آنست بسبب آن حرکت برہم بخورد (شفیع اثر ؎) بسکہ خون غم یا می گلرنگ می آید بجوش ٭ چو مینا برہم مزاجم گر خورد مینا بہم ٭ مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد از سرنگون شدن مینا و ریختن می بجام کہ نتیجۂ لازم آنست (اردو) شیشہ کا اٹھانا اور شراب جام میں گرنا۔

بہم خوردن وضع مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار دگرگون شدن وضع (محسن تاثیر ؎) دارد ہمہ جا خندہ چو ترکیب مفرح ٭ تاثیر بہم خوردہ ز لب وضع زمانہ ٭ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) وضع بدلنا۔

بہم خوردہ اصطلاح۔ بقول صاحب روزنامچہ بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بایکدیگر ضرب رسیدہ مؤلف عرض کند کہ اسم مفعول (بہم خوردن) است و ما اشارۂ این ہمہ اینجا کردہ ایم

(اردو) ٹکرایا ہوا۔

بہم در شدن باکسی مصدر اصطلاحی۔ (۳۴۱۵)
باہم چسپیدن (انوری ے) بودیم بہم درشدہ باقامت
موزون ٭ وان قامت موزون ز قیامت بتر آمد ٭
(اردو) باہم چسپیدہ ہونا لپٹ جانا۔

بہم در شکستن دو چیز مصدر اصطلاحی۔
بقول آنند کنایہ از امتزاج دادن وبہم پیوستن
(نظامی ے) آتش وآبی کہ بہم درشکست ٭ پیہ درش
گردہ یاقوت بست ٭ صاحب شمس ذکر ماضی
مطلق این (بہم درشکست) کردہ گوید کہ یعنی
بہم آمیخت۔ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس
است (اردو) باہم ملجانا۔ باہم لپٹ جانا۔

بہم ساییدن مصدر اصطلاحی۔ بقول آنند
بحوالۂ فرہنگ فرنگ بدست آوردن وحاصل
نمودن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس ومعاصرین
بہم برزبان دارند (اردو) حاصل کرنا۔

بہم رسیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار
مانند مرادف بہم آمدن **مؤلف** عرض کند کہ
موافق قیاس است از کلام ظہوری بمعنی پیوستن
پیداست (ے) فغان دریدہ دہان است
لب چسان بندم ٭ بہم نمی رسدم چشم گریہ لبریز
است ٭ واز کلام انوری بمعنی باہم جمع شدن
ویکجا شدن (ے) دی گل سرخ وسہی سرو رسیدند
بہم ٭ در میان آمد شان گفت وشنید بسیار ٭
واز کلام صائب ہم تائید این معنی می شود (ے)
صحبت غنیمت است بہم چون رسیدہ ایم ٭ تا یکدیگر
دگر بہم رسد این تختہ پارہ ہا ٭ (اردو) دیکھو
بہم آمدن۔ پیدا ہونا۔ جمع ہونا۔ یکجا ہونا۔

(الف) **بہم ریختن خون** مصدر اصطلاحی (ب)
(ب) **بہم ریختن لشکر** بقول بہار انبوہ وہجوم
آوردن لشکر (شفیع اثر ے) بی سر شکم کے خورد
مژگان وچشم تر بہم ٭ خون بجوش آید چو ریزند انہ
دو صف لشکر بہم ٭ صاحب آنند نقل نگارش
مؤلف عرض کند کہ ازین سند مصدر بہم ریختن

خون پیداست تسامح محققین است که این شعر را
بسند این مصدر آورده‌ند و موافق قیاس ہم نیست
و معاصرین عجم ہم بزبان ندارند ازینجاست که
ما (الف) را قائم کرده‌ایم که بمعنی باہم خونریزی
کردن است (اردو) (الف) باہم خونریزی
کرنا (ب) لشکر کا لوٹ پٹ یا چڑھائی کرنا۔

بہم زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار (۱)
بمعنی برہم زدن۔ صاحب انند نقل نگارش مؤلف
عرض کند که موافق قیاس است۔ صاحب رہنمای حجاز
سفرنامۂ ناصر الدین شاه قاچار ذکر ماضی مطلق
این کرده گوید که (۲) بمعنی جنگیدن است۔
(طالب آملی ع) حل رموز عشق در اوراق نخست
است بیہوده چند دفتر راحت بہم زدیم ما
(طاہر وحید ع) چنان کز سنگ و آہن آتش سوزان
شود پیدا ز فی گرم رده عالم را بہم جانان شود پیدا
(صائب ع) ز چشم شوخ تو شد ملک صبر زیر و زبر
بیک نگاه کسی کشوری بہم زده است (اردو)
(۱) دیکھو برہم زدن (۲) لڑنا۔

بہم زدن دل مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ
بر سر غثیان و بتہوع آمدن طبیعت (نعمت خان
عالی ع) ہر دخل که بیجا است بہم زد دل ما را
ہمچون مگس افتاده در آتش سخن ما بہار گوید که ہمان
برہم زدن دل۔ صاحبان بحر و انند ہم ذکر این کرده اند
مؤلف عرض کند که از سند پیش کرده محقق مستند
نزاد معنی متعدی پیدا می‌شود اگرچه حاصل آن معنی
لازم ہم (اردو) دل پریشان ہونا۔ دل پریشان کرنا

بہم زدن کتاب مصدر اصطلاحی۔ بند کردن
کتاب بزور یا دست بر کتاب زدن (صائب
ع) اگر سخن ز کسادی نشد سجاک برابر چو حرف ابہم
چونی گرد از کتاب برآید (اردو) کتاب
کو زور سے بند کرنا یا ہاتھ کتاب پر مارنا۔

بہم زدن نفس مصدر اصطلاحی۔ بقول
انند مرادف بہم زدن دل که گذشت مؤلف
عرض کند که موافق قیاس است ولیکن مشتاق

سند استعمال می باشیم (اردو) دیکھو بہمزدن فِعل

بہمزدہ اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
بمعنی (۱) واژگون و سرنگون شدہ و غلبہ کردہ شدہ
و (۲) غمگین و دلتنگ **مؤلف** عرض کند کہ بہمزدن
بجایش گذشت و این ہمہ معانیش اسم مفعول آنست
(و رائی آن) بدون سند استعمال بر مجرد قول انند و فرہنگ
فرنگ تسلیم نکنیم (اردو) دیکھو بہمزدن ۔ یہ اُس کا
اسم مفعول اور مصدر کے تمام معانی مفعولی پر شامل

بہمزگ اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
بفتح اول و ثالث و فتح زا و سکون کاف فارسی خارپشت
را گویند صاحب شمس ہم ذکر این کردہ صاحب محیط
ذکر این نکردہ و بر خارپشت گوید کہ بفارسی خیرہ زہ و
لشن و شیخول و بعربی قنفذ و قندا و مادہ آن را نقذہ و
وجمع آن قنافذ و نیز بعربی خیرہ دارم و بیونانی
قو ردس و بسریانی قنفذ و برومی شیراخندون
و بشیرازی تولہ و در تنکابن دارموک و بمازندرانی
دارچی و بترکی کرپی و بہندی سیہی و ساہی و سارشل
و سیغرلی نامند و آن حیوانی است معروف و بر بدن
و پشت آن مانند خار و چون بخشم آید سر خود را
فرو می کشد و مجتمع گردد و مثل دستۂ خار خود را
حرکت دہد و از میان آنہا خارہا کم اند یک شبر مانند
تیر بر آید اگر ببدن کسی برسد اندک زخم نماید و بہترین
آن کہنہ بزرگ آنست گرم و خشک در اولی و گویند
در اول دوم ۔ گوشت صحرائی آن مجفف و محلل و مانع
انصباب مواد باحشا (الخ) **مؤلف** عرض
کند کہ خبر نیست کہ این را اسم جامد گوئیم ولیکن
سکوت محققین اہل زبان اجازت این ہم نمی دہد ۔
معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند (اردو) ساہی
بقول آصفیہ ۔ ہندی ۔ مؤنث ۔ سیہہ ۔ خارپشت
بزرگ قنفذ ۔ چیکاسہ ۔ ژوژہ ۔ ایک خاردار
جانور کا نام جس کا منہ سور سے مشابہ ہوتا ہے ۔

بہم سودن کف استعمال ۔ ہر دو دست
با ہم مالیدن بمعنی حقیقی است (صائب ؎) گنہگار
ترا از نہنگ دوزخ ہم نمی سوزد ۔ نگرار کف

(۳۰۹)

بہم سودن کند ایجاد آتش ما ۔ (اردو) دونوں ہاتھ باہم ملنا ۔

(۲۴۱۸) **بہم شکستن** مصدر اصطلاحی بمعنی (۱) شکست دادن (صائب سے) سپاہ عقل گرانسنگ را بہم شکستند ۔ نہد ز جام چو پا در رکاب شیشہ ما ۔ یعنی سپاہ کہ این معنی پیدا شد باضافت این لفظ سوی سپاہ یعنی بہم شکستن سپاہ بمعنی شکست دادن لشکر و (۲) شکستن چیزی چنانکہ ریزہ ریزہ شود چنانکہ بہم شکستن سفال و امثال آن (صائب سے) تن سفالی خود را بہم شکن صائب ۔ کہ در عوض بتو جام جہان نما بخشند ۔ (اردو) (۱) شکست دینا (۲) ریزہ ریزہ کرنا ۔ توڑنا ۔

(۲۴۱۹) **بہم صلح دادن چیزی** مصدر اصطلاحی ۔ درست کردن آن و دفع انتشار کردن و مصلح چیزی شدن (ظہوری سے) دلم کہ داد بہم صلح طرۂ کاکل ۔ شدش چو تفرقہ ہا جمع در دخویش گرفت ۔ (اردو) درست کرنا ۔ انتشار دفع کرنا ۔ مصلح بننا ۔ موافقت کرانا ۔

(۲۴۲۰) **بہم گرفتن** مصدر اصطلاحی ۔ باہم گرفتن و گرفتار کردن دو کس (انوری سے) عدل تو باعدل عشقبازی ۔ پس تیہو و شاہین بہم گرفتہ ۔ (اردو) باہم ایک ساتھ گرفتار کرنا ۔

بہمن بقول بہار و ناصری و سروری و جہانگیری و ہفت و اشد بر وزن مخزن (۱) مخفف برہمن است کہ بمعنی راست گفتار و راست کردار آمدہ صاحب جہانگیری بذکر این فرماید کہ این لفظ بدین معنی مترادف حکیم است و رشیدی گوید کہ بمعنی کثیرہ برہمن را گویند (باقر کاشی سے) شرمشان باد از سر زلف ۔ کہ گرہ بندند بہمنان زنار ۔ صاحب سفرنگ در صد و شصت و ہشتمی فقرہ (دساتیر آسمانی بفرزاباد و خشوران وخشور) ذکر معنی راست گفتار و کردار کردہ ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ برہمن بمعنی عالم و دانا لفظی است ہندی کہ فارسیان دران متصرف کردہ اند ۔ اندرین صورت

یعنی راست کردار و راست گفتار مجاز باشد
بحقیقت مؤلّف عرض کند کہ چون در فارسی
قدیم یعنی ژند و پاژند بہمن بمعنی راست گفتار آمدہ
چنانکہ صاحب سفرنگ ذکر این کردہ ہیچ ضرورت
ندارد کہ این را مخفف بر بہمن گوئیم بلکہ این بصفت
فارسی قدیم است و اسم جامد برای این معنی و جا دارد
کہ بمعنی بہمن یعنی نام فرشتہ اصل دانیم و این را مجاز
آن بصفت راست گفتاری (اردو) راست
گفتار۔ راست کردار۔ وہ شخص جس کا قول و
فعل سچا ہو۔ صاحب آصفیہ نے صرف راست
پر قناعت کی ہے۔

(۲) **بہمن**۔ بقول برہان و جہانگیری و ناصری
و جامع و ہفت و انند بمعنی کوچک بسیار دان صاحب
سروری کوچک سال بسیار دان گفتہ **مؤلّف**
عرض کند کہ مجاز بمعنی بہمن است از آنکہ در فارسی
قدیم بہمن نام ستارہ ایست و ستارہ بوجہ بُعد کوچک نماید
فارسیان کوچک بسیار دان را بر سبیل مجاز بدین
اسم موسوم کردند (اردو) وہ بہت تر قد
آدمی یا کم عمر آدمی جسکی مہارت بہت بڑی ہو

(۳) **بہمن**۔ بقول برہان و جہانگیری و
ناصری و سروری و جامع و ہفت و انند بمعنی
دراز دست **مؤلّف** عرض کند کہ بدین معنی
ہم مجاز بمعنی بہمن است و جا دارد کہ این را مجاز
بمعنی ہفتم گیریم کہ پادشاہ بہمن بن اسفندیار
ہم در ملک گیری دراز دست بود فارسیان
ہر دراز دست را بہمن گفتند یا از آنکہ دستہا
بہمن بن اسفندیار دراز بود و مجاز آمد برای ہم
دراز دست اسم جامد قرار یافت (اردو)
ہر وہ شخص جس کے ہاتھ لانبے ہوں۔ دراز دست
بھی اردو میں بقاعدۂ فارسی لکھ سکتے ہیں۔

(۴) **بہمن**۔ بقول برہان و ناصری و جامع
و ہفت و انند بمعنی ابر بارندہ۔ خان آرزو
در سراج گوید کہ بدین معنی بی تکلف مجاز است
چرا کہ در ماہ بہمن بارش بسیار می شود

عرض کند کہ مقصود خان آرزو جزین نباشد کہ معنی
ہشتم را اصل گیریم واین را مجاز آن وبخیال ما معنی
ہشتم ہم مجاز معنی پنجم است پس این مجاز مجاز باشد
(اردو) برسنے والا ابر۔ مذکر۔

(۵) بہمن۔ بقول برہان وجہانگیری وناصری
وسروری ورشیدی وجامع وہفت واند نام فرشتہ
ایست کہ تسکین خشم وقہر دہد وآتش غضب را فرو
نشاند واو موکل است بر گاوان وگوسپندان و
واکثر چہارپایان وتدبیر امور ومصالحی کہ در ماہ
بہمن واقع می شود باو تعلق دارد (فردوسی ع)
کہ از ہر دو بادت برین رزمگاہ * چو بہمن نگہبان
تخت وکلاہ * صاحب سفرنگ در ترکیبد وشصت
وششمی فقرہ (دساتیر آسمانی بفرزاباد وخشوران
وخشور) ذکر این کردہ خان آرزو در سراج گوید
کہ این معنی ماخوذ است از معنی اول بر بہمن ولغت
ہندی نیست مؤلف عرض کند کہ بہمن بدین معنی
ہم جامد فارسی قدیم است چنانکہ صاحب سفرنگ
ذکرش کردہ واین را ہیچ تعلق با بر بہمن نیست
(اردو) بہمن فارسی مین ایک فرشتہ کا نام ہے
جس سے وہ تمام امور ومصالح متعلق ہین جو ماہ بہمن
مین واقع ہون۔ مذکر۔

(۶) بہمن۔ بقول برہان عقل اول را گویند
صاحب جہانگیری گوید کہ قاضی میر حسین میبذی آوردہ
کہ حکمای فرس این را بہمن گفتہ اند صاحب ناصری
گوید کہ این را صادر اول ہم گویند صاحبان سروری
ورشیدی وجامع وہفت واند ذکر این کردہ اند
خان آرزو در سراج گوید کہ بدین معنی ماخوذ است
از بر بہمن ہندی کہ ذکرش بر معنی اول گذشت مؤلف
عرض کند کہ مجاز معنی پنجم ولغت فارسی قدیم است
وہیچ تعلق با بر بہمن ہندی ندارد (اردو) عقل
اول کو فارسیون نے بہمن کہا ہے اور عقل اول
کا بیان ہم نے اتم الکتاب مین کیا ہے۔ مؤنث۔

(۷) بہمن۔ بقول برہان نام اردشیر پسر اسفندیار
صاحب جہانگیری گوید کہ نام اینا اردشیر است و

مورخان در تسمیه او باین اسم وجوه گفته اند گروهی گویند
که بسبب راست گفتاری و درستی کرداری او را
بهمن گفتند و جمعی گفته اند که چون در خورد سالی بغایت
زیرک و عاقل بود باین اسم موسوم گشت و فرقهٔ آورده
که دست او بمثابه دراز بود که چون بایستادی بزانویش
رسیدی (منوچهری ے) شنیدم من که بر پا ایستاده
بزانو رسیدی تا بزانو دست بهمن ؎ و فرماید که چون بالکل
بلاد عالم دست یافت او را باین نام خواندند چه یک
معنی بهمن دراز دست است و بعضی خوانند که از بزرگی
و دستداری بسبب تیمّن هم نامی فرشته او را باین نام
نامیدند صاحب ناصری ذکر این گوید که صد و دوازده
سال باستقلال تمام پادشاهی کرده و ساسان پسرش
تارک الدنیا و خورد بوده ناچار دختر خود همای را که شایستهٔ
شهریاری بود پادشاهی ایران داده گذشت و فرماید
که اردشیر لقب او بود و صاحبان سروری و رشیدی
و جامع و هفت واند ذکر این کرده اند خان آرزو
در سراج گوید که بدین معنی ماخوذ است از بهمن بهمنی

که بمعنی اول گذشت و فرماید که نام یا لقب شخصی
هم بود که سلاطین بهمنیه از اولاد او بوده اند و احوال
او و فرزندان او در تواریخ سلاطین دکن مشروحاً
مکتوب **مؤلف** عرض کند که هیچ تعلق با بهمن سابقی
ندارد و مؤلف بهمن نژاد سکندری خورده است
بهمن بمعنی پهلوان اسم جامد فارسی قدیم است و بتبدیل
مجازاً تجنیساً انسان را هم بدین اسم موسوم کردند
خصوصاً لقب این اسفندیار نظر به بزرگی و عظمت
او باشد و گیاهیچ (اردو) بهمن ایک پادشاہ
کا نام ہے جو اسفندیار کا بیٹا تھا۔ مذکر۔

(۸) **بهمن** - بقول برهان نام ماه یازدهم از
هر سال شمسی و بودن آفتاب در برج دلو که یکی از
جشن های بزرگ فارسیان هم در بهمن این ماه است
صاحب ناصری گوید که این ماه دوم است از
فصل زمستان و صاحبان جهانگیری و سروری و رشیدی
و جامع و هفت واند هم این را آورده اند و صاحب
سروری مدت ماندن آفتاب در برج دلو را بهم

بہمن گفتہ۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین
شاہ قاچار ذکر این کردہ خان آرزو در سراج
این را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ این مجاز
معنی پنجم است کہ این ماہ را بنام فرشتہ موسوم کردند
کہ انتظام امور این ماہ متعلق بدوست (اردو)
بہمن ماہ ہای شمسی کے گیارہویں مہینے کا نام ہے
اور دکن میں سال فصلی کے تیسرے مہینے کا نام۔ تذکیر

(۹) **بہمن**۔ بقول برہان و ناصری و رشیدی
ہفت واند رستنئی کہ در ماہ بہمن گل کند بیخ
آن را در دواہا بکار برند و آن دو گونہ است سرخ
و سفید کہ آن را بہمنین گویند صاحب جہانگیری ہم
ذکر این کردہ (حکیم خاقانی ؎) چون زال لبستہ تقسیم
نوحہ زان کنم کہ تا رحمتی بخاطر بہمن در آورم ہوائی
کہ باغست مر الش لاجرم ہم مریم صفت بہار زایم
در آورم ہم شگفت اگر چو آہوی چین مشک بر دہم
چون سر بخور د سنبل و بہمن در آورم ہم **مؤلف**
عرض کند کہ بقول بعضی نام گل است کہ بیخ آن
را دوائی گفتہ اند صاحب محیط بہمن گوید کہ اسم عربی
است و نزد بعضی فارسی و ہندی اسگند و ایچی نامند
و بعضی گویند کہ نوعی صحرائی است و آن بیخی خشک
با اندک کجی و خشونت و گرانی و ناہمواری و صلب در
شکستن نبت آن کوہستان ارمن و خراسان سفید و
سرخ و سفید آن گرم و خشک در دوم و سرخ آن
در گرمی قوی تر از سفید و گرم تا سوم و در سردی و
رطوبت تعدیل [illegible] آنہا بعضی با تلطیف و
تفتیح است و قوت آن سرد و قریب بقوت تو دری
است و سرد و مقوی اعصاب و منافع بسیار دارد
(الخ) **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان
است باعتقاد محققین اہل زبان را (اردو) اسگند
بقول امیر ایک سفید رنگ کی جڑ جو تین چار انگل
لمبی ہوتی ہے کسی قدر کڑوی اور اس میں گھوڑے
کے پسینہ کی سی بو ہوتی ہے۔ دمے اور رفع بلغم
و سودا اور بعض اور امراض کے لئے مفید ہے۔
بعضے شقاقل مصری سے مشابہ لکھتے ہیں اس کا درخت

سوا گز کا اونچا ہوتا ہے۔ عمدہ قسم کی ناگوری ہوتی
ہے۔ مؤنث۔
(۱۰) **بہمن**۔ بقول سروری و ہفت و انند
گلی است کہ در زمستان ہم می باشد صاحب جامع گوید
کہ گیاہ و رستنی باشد کہ در ماہ بہمن از زمستان گل کند
و بیخ آن دوائی است صاحب برہان ہم ذکر این کردہ
و معنی گل ہم آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ آنچہ بہ
معنی نہم گذشت ہمان درست است و بقول
صاحب محیط کہ محقق مفردات طب است حقیقت
این بیان کردہ ایم رستنی است معروف و فارسیان
گل آن را ہم باسم رستنی موسوم کردہ باشند نظر
باعتبار سروری و جامع کہ ہر دو محققین اہل زبانند
این را تسلیم کنیم (اردو) فارسیوں نے اس گند
کے پھول کو (جس کا بیان نمبر ۹ پر گزرا) بہمن کہا ہے
(۱۱) **بہمن**۔ بقول برہان و سروری و فرہنگ
و ہفت و انند دارو ئیست کہ بدن را فربہ کند و باہ
را دفع سازد و قوت باہ دہد۔ صاحب جامع ہم

گفتہ بہ معنی و ہم مذکور شد۔ خان آرزو در
سراج ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ہمان
است کہ بہ معنی نہم ذکرش گذشت دیگر ہیچ
(اردو) دیکھو بہمن کے نویں معنے جس پر کافی
صراحت ہوئی ہے۔
(۱۲) **بہمن**۔ بقول برہان نام روز دوم است
از ہر ماہ شمسی و بنا بر قاعدۂ کلیۂ فارسیان کہ چون
نام روز با نام ماہ موافق آید آن روز عید کنند و
جشن سازند و انواع غلہ ہا و گوشت ہا پزند و گل
بہمن سرخ و سفید بر طعامہا پاشند و بیخ بہمن
را سپیدہ کردہ با نبات و قند بخورند و بہمن سفید
را سائیدہ با شیر بخورند و آن را مقوی حافظہ دانند
و گویند کہ این روز را خاصیت تمام است در
کندن گیاہ ہا و بیخہای دوائی از کوہ ہا و صحراہا و
گرفتن روغن ہا و بخورہا و نیک است درین روز
جامۂ نو بریدن و پوشیدن و ناخن چیدن و موی سر ستردن
و عمارت کردن و این روز را بہمنجنہ خواند صاحب

جہانگیری ہم ذکر این کردہ (منوچہری ص) رسم
بہمن گیر و زسر تازہ کن بہمنجنہ ہای درخت
ملک بارنت غرو بیداری سنہ ہا او رمزد و بہمن
و بہمنجنہ فرخ بود ہا فرخت باد او رمزد و بہمن و
بہمنجنہ ہا صاحب سروری از مسعود سعد سند
این آوردہ (ص) بہمن روز ای صنم دلستان
بہ نشین با عاشق در بوستان ہا صاحبان رشیدی
و جامع و ہفت و انند ذکر این کردہ اند و خان
آرزو در سراج ہم این را آوردہ **مؤلف**
عرض کند کہ بمعنی ہشتم نام ماہ گذشت و این لغات
فارسیان نام روز دوم این ماہ است و بس
(اردو) ماہ بہمن کی دوسری تاریخ کو بھی
فارسیون نے بہمن کہا ہے۔ مؤنث

(۱۳) **بہمن**۔ بقول برہان و جہانگیری و
ناصری و سروری و رشیدی و جامع و ہفت و
آنند نام پردہ ایست از موسیقی (منوچہری ص)
بہ مرد زرہ دو چشمت سوی معشوق ہا ہمہ وقتہ
دو گوشت سوی بہمن ہا (و لہ ص) بگوش اندرون
دیگ بہمنجنہ ہا بگوش اندرون بہمن و قیصران ہا
خان آرزو در سراج ذکر این کردہ **مؤلف** عرض
کند کہ اسم جامد فارسی زبان باشد بسبیل مجاز و
وجہ تسمیۂ این چنین تواند شد کہ شاہ بہمن بن اسفندیار
را مرغوب باشد یا ایجادش یا تعلقی داشتہ باشد
یا ماہ بہمن یا متعلق بفرشتہ بہمن یا ایجاد بہمن نام
شخصی حقیقت فرید و وجہ تسمیہ متحقق نشد در مجاز این
شبہی نیست (اردو) فارسی مین ایک راگنی کا نام
بہمن ہے (مؤنث)

(۱۴) **بہمن**۔ بقول برہان نام قلعہ ایست در
نواحی اردبیل و در زمان قدیم در ان قلعہ ساحران
و جادوگران بسیار بودہ اند و گویند کیخسرو در اول
سلطنت خویش طلسمات آن را شکستہ آن قلعہ را
فتح کرد و فرمایید کہ نام قلعہ ہم ہست در ہندوستان
صاحب جہانگیری ہم ذکر این کردہ (فردوسی
ص) بہر زی کجا آن دژ بہمن است ہا ہمہ سال

پیرخاش اہرمن است با صاحبان ناصری وسروری ورشیدی وجامع وہفت وانند ہم ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج این را آورده می فرماید که آنچه نام قلعهٔ ہند گفته اند بالفعل وجودش در ہند نیست شاید در ایام سابقه باشد یا ہمان قلعهٔ اردبیل را قلعهٔ ہندوستان فہمیده اند **مؤلف** عرض کند که شک نیست که مجاز است ومنسوب به بانی این قلعه یا منسوب بمقام یا منسوب بماه یا فرشته یا منسوب بکوه که بمعنی پانزدہم می آید صراحت کامل وجه تسمیهٔ این بوضوح نپیوست وقلعهٔ ہند را ازین ہیچ تعلق نیست (اردو) بہمن ایک قلعہ کا نام ہے جو نواحی اردبیل میں واقع کہا جاتا ہے (مذکر)

(۱۵) **بہمن** بقول برہان وجہانگیری وسروری ورشیدی وجامع وہفت وانند نام کوہی است بسیار بلند (ابوالفرج رونی ـه) دربرازوی ہمت اعلاش که واژگون سنگ آمده زیر بہمن خان آرزو در سراج ذکر این کرده گوید که درین تامل است چرا که معنی پشته که مکان قلعهٔ بہمن است می تواند شد **مؤلف** عرض کند که عجبی نیست که فارسیان کوه ہا قلعه را بدین نام بر سبیل مجاز موسوم کرده باشند مجاز معنی بہمن باشد وبس (اردو) ایک پہاڑ کو فارسیوں نے بہمن کہا ہے افسوس ہے کہ اس پہاڑ کی کیفیت اور مقام معلوم نہ ہوسکا (مذکر)

(۱۶) **بہمن** بقول برہان وجہانگیری وناصری وجامع وہفت وانند برکند یا تختہ ہای برف را گویند که از کوه بسبب حرارت آفتاب جدا شود وبقول صاحب رہنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاجار ذکر این کرده گوید که مطلق برف را گویند ونام ماہی که دران برف بکثرت می ریزد خان آرزو در سراج ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که با اتفاق داریم با صاحب رہنما که در فارسی ماه برف ریزی ہمان ماه بہمن باشد چنانکه خیال اوست فارسیان مجازاً برف را ہم بدین اسم موسوم کرده باشند (اردو) برف۔ دیکھو

برف۔ مذکر دیکھو بہمن کے آٹھوین معنے
(۷۱) بہمن۔ بقول برہان و جامع و ہفت
واند نام چشمہ ایست در جرجان کہ چون آب از آنجا
بردارند و بر کرمیکہ در توابع آنجاست پای نہند
تمام آن آبیکہ برداشتہ اند شور و تلخ شود اگرچہ
یک کس پا نہادہ و صد کس آب برداشتہ باشند
مؤلف عرض کند کہ چشمہ را بہمن موسوم کردن
بمعنی ہیچم باشد دیگر ہیچ (اردو) بہمن ایک
چشمہ کا نام ہے جو جرجان مین واقع ہے۔ مذکر۔

بہمنا بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ (۱)
نام دوائی۔ (۲) نام دیوی **مؤلف** عرض کند
کہ صاحب محیط ذکر این نکردہ و ہر چہ بر بہمن نوشت
ذکرش بمعنی یازدہمش گذشت ہمہ محققین اہل زبان
ازین ساکت و معاصرین عجم ازین بی خبر۔ ترک اینست
بہ ہیچ پایان مجمل تعویق داشت (اردو) (۱)
ایک دوا کا نام بہمنا (بہمن کے گیارہوین معنے)
(۲) ایک دیو کا نام بہمنا ہے۔

بہمنان بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ نام
گلی است مشابہ بہ زعفران **مؤلف** عرض کند کہ
صاحب محیط کہ محقق مفردات طب است ازین ساکت
و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند بخیال ما جمع
ہمان بہمن باشد کہ ذکرش بمعنی یازدہم بہمن
گذشت یا فرید حلیہ آن بزیادت الف و نون
زائدتان۔ دیگر ہمہ محققین لغات فارسی ازین لغت
کنارہ کردہ اند (اردو) دیکھو بہمن کے گیارہوین معنے

بہمنجنہ اصطلاح۔ بقول برہان با جیم و نون
بر وزن و رنجرہ (۱) نام روز دوم است از
ماہ بہمن و عجمان درین روز عید کنند و جشن سازند
بنا بر قاعدہ کلیہ کہ نزد ایشان ثابت است و فرہنگ
کہ بفتح جیم فارسی و حذف نون بہمنجہ نیز گویند و فرہنگ
کہ در بعضی از بلاد درین روز مہمانی کنند بطعامی
کہ دران جمیع حبوبات باشد و بعضی گویند کہ نام
روز دوم است از ہر ماہ شمسی صاحب سروری
از استاد منوچہری سند آوردہ (ہ) بہمن

گیرو از سر تازه کن بهمنجنه، ای درخت ملک بارت
تعز و بیداری سته، صاحب ناصری فرماید که نام
جشنی که فارسیان در روز دوم بهمن ماه بجا می آوردند
و فرماید که اصل این لغت بهمنچنه بجیم فارسی بوده و
چنه مخفف چنیه (عثمان مختاری ؎) بهمنجنه است
چیزی می آرای چراغ ری را تا بر چنیم گو سر شادی ز جام
هی، صاحب جامع هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض
کند که مرکب است از بهمن بمعنی گل که بر معنی دهم بهمن
گذشت و چنه که امر حاضر چیدن است و های هوز
نسبت در آخر یعنی لفظی این چیزی که منسوب است به
چیدن گلهای بهمن و کنایه از روزی که دران عید
کنند و گلهای بهمن چینند و ازین گلها در عید کار گیرند چنانکه صاحب
ناصری صراحت کرده که دران روز (بهمن گل) سرخ و سفید چینند که
و بر روی طعامها ریختندی و با نبات و شکر خوردندی و در دیگ
آتش ریختندی (منوچهری ؎) بجوش اندران دیگ بهمنجنه
بگوش اندران بهمن قیصران، بس اند (بهمنجینه)
جیم فارسی بدل شده بجیم عربی چنانکه کاچ و کاج و
تحتانی حذف شده بهمنجنه باقی ماند (اردو)
دیکهو بهمن کے بارهوین معنے ۔

(الف)	**بهمنجنه**	اصطلاح ۔ صاحبان رشیدی
(ب)	**بهمنچنه**	و جهانگیری و سراج ذکر (الف)

کرده اند و صاحب هفت (ب) را آورده ۔
(انوری ؎) بعد ما کز سر عشرت همه روز نکشند
، سخن رفتن و نارفتن من در افواه ها اندر آمد
از در حجره من صبحدمی ها، روز بهمنجنه یعنی دوم از
بهمن ماه، خان آرزو در سراج صراحت فرماید
که جشن روز دوم است نه نام روز دوم
بهمن و فرماید که صاحب جهانگیری روز دوم
نگاشته بوده اول اصح و فرماید که عجب آنکه قوسی
نیز نام دوم ماه بهمن گفته **مؤلف** عرض کند
که تعجب تو زیاده تر شود که انوری نیز این را دوم
از بهمن گفته غور نمی فرمائی که چون دران روز عید
است و از برای همین عید روز دوم بهمن مقرر
است چه عیب است که روز دوم بهمن را هم

بہمنچنہ گوئیم بر سبیل مجاز و حق آنست کہ مجاز ہم نیست
بلکہ حقیقت است و ما صراحت ماخذ این بر لغت
گذشتہ کردہ ایم و (ب) مخفف (الف) است
ونیز (اردو) دیکھو بہمنچنہ۔

بہمن زاد اصطلاح۔ بقول سفرنگ شرح
سفد می فقرہ (دساتیر آسمانی بفرزاباد وخشوران
وخشور) کنایہ از عقل ششم **مؤلف** عرض کند
کہ فارسی قدیم یعنی لغت زند و پاژند است
(اردو) عقل ششم۔ مؤنث جس کا بیان
اس لاسس پر گزرا ہے۔

(الف) **بہمن سرخ** اصطلاح۔ بقول آنند
(ب) **بہمن سفید** ہمان رستنی و داروئی
کہ سرخ و سفید می باشد **مؤلف** عرض کند کہ
این بمعنی پنجم بہمن گذشت (اردو) دیکھو
بہمن کے نویں معنے۔

بہمنہ بقول آنند و ہفت و مؤید ہمان بادافراہ
وقیل بایای فارسی **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی
دوم بادافراہ گذشت و وجہ تسمیہ این متحقق نشد کہ
چرا این را منسوب بہ بہمن کردند و عجب نیست کہ فارسیان
نسبت این بسوی گل بہمن کردہ باشند یا در روز
عید بہمنجگان بازی این کنند واللہ اعلم (اردو)
دیکھو بادافراہ کے دوسرے معنے۔

بہمنیار بقول برہان و جہانگیری و جامع و ہفت
بایای حطی بر وزن ارزن زار نام یکی از شاگردان
شیخ بو علی سینا خان آرزو در سراج گوید کہ او
صاحب کتاب تحصیل است و نسبت مجوسی داشت
ولادتش در آذربائیجان شدہ اکثر مباحث شیخ بو علی
از مباحث او بودہ پیش از خواص مشکلات و
معضلات کردی و کتاب در موسیقی نیز از تصنیفات
اوست و شیخ او را بابتدا تعبیر کردی و وفات او
در شہور سنہ ثلاثین و اربع مائۃ بودہ بعد از وفات
بو علی بہ دو سال **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل
ترکیبی است منسوب بہ کسی کہ بہمن نام دارد و این
لقب می نماید نظر بہ کمال علم و دانش و رکہ نام باشد

تیمناً منسوب بملک مذکور (اردو) بہمن یار بوعلی
سینا کے ایک شاگرد کا نام تھا۔ مذکر۔

بہمنین ہمان کہ ذکر این بمعنی ششم بہمن کردہ ایم
(اردو) دیکھو بہمن کے چھٹے معنے۔

بہمون بقول آنند و ناصری بروزن ہمیون
مرادف فلان است چنانکہ گویند فلان و بہمون۔
مؤلف عرض کند کہ اصل این ہمون است کہ
مبدل ہمان باشد و موحدہ در اول این زائد است
(اردو) وہی۔ فلان۔

بہمہ بقول مؤید مطبوعہ (۱) بالضم سوار دلیر
لشکر و بالفتح (۲) بزہ گوسپند و بحوالہ صراح گوید
کہ ستور ریزہ چون بزہ و بزغالہ و بز مادہ **مؤلف**
عرض کند کہ در نسخ قلمی نیست لغت عرب است
تصرف مطبع نولکشور باشد کہ این لغت را بذیل لغات
فارسی جا داد (اردو) (۱) لشکر مذکر (۲) دیکھو بزہ

بہمینہ بقول شمس با اول مکسور (۱) بمعنی بہمن
و (۲) ہفتہ و (۳) حلاج و نداف و (۴) مادر
سہراب **مؤلف** عرض کند کہ ہمہ محققین فارسی
زبان و خصوصاً محققین اہل زبان ازین ساکت
و ہیچ ماخذ ہم درست نمی شود بدون سند استعمال
مجرد قول صاحب شمس را معتبر ندانیم معاصرین
عجم ہم بر زبان ندارند عجبی نیست کہ در کتابت
بہینہ کہ بہ بہمین سہ معانی می آید تصحیف کتاب
باشد (اردو) (۱) زیادہ بہتر (۲) ہفتہ
مذکر (۳) نداف۔ دیکھو الیاد (۴) سہراب کی
ماں کا نام۔ مؤنث۔

بہمن بکسرتین بقول شمس توانگری و یافت و نیکوترین چیزی **مؤلف** عرض کند کہ مجرد قول
صاحب شمس اعتبار را نشاید ہمہ محققین زباندان و اہل زبان و معاصرین عجم ازین ساکت۔
(اردو) تونگری اور بہت زیادہ اچھی چیز۔ مؤنث۔

بہنام اصطلاح۔ بقول ناصری بکسر اول و ثانی (۱) نام نیک و خوب و (۲) نام عقل اول کہ بہمن

هم گویند و (۳) هر یک از پادشاهان پارس بخز نام
لقبی داشته اند چنانکه تهمورس را دیباوند و منوچهر
را فیروز و نوذر را آزاده و گشتاسب را هیربد
واسفندیار را روئین از قبیل جهنام و کهنام
که بجایش می آید صاحب انند نقلش بر داشته صاحب
سفرنگ بشرح یازدهمی فقره (دساتیر آسمانی به
فرزاباد و خشوران و خشور) ذکر این بفتح با ابجد و
سکون های هوز و نون با الف و میم کرده مؤلف
عرض کند که معنی اول حقیقی است و بدیگر معانی کنا
باشد (اردو) (۱) نیک نام۔ مذکر (۲) عقل اول
۔ دکھو ام الکتاب (۳) پادشاہان فارس کا لقب
جیسے تہمورس کا لقب دیباوند اور منوچہر کا لقب
فیروز۔ مذکر۔

بهنانه بقول بہار بفتح اول بر وزن افسانه
(۱) بمعنی میمون که بوزینه باشد و (۲) بکسر اول
بر وزن بهدانه کلیچه سفید و نان قرص را گویند
صاحب سروری ذکر این کرده و ناصری بذکر
این گویند که بمعنی اول اصح با بای فارسی است که می آید
نظر بر پهنای روی بوزینه و فرماید که همین پهنا مخفف
معنی دوم هم باشد (شمس فخری اوشك) هست بر
خوان سائلان درش ٭ قلیه خوب و آش بهنانه ٭۔
دشمنش گرچه آدمی شکل است ٭ هست کمتر بسی
ز بهنانه ٭ خان آرزو در سراج بذکر معنی اول گوید
که بمعنی دوم مرکب بود یعنی نان بهین مؤلف عرض
کند که بمعنی اول مبدل پهنانه است به بای فارسی
که بدل شد بموحده چنانکه اسپ و اسب و معنی لفظی
آن منسوب به پهنا و کنایه از بوزینه که روی پهن دارد
و بمعنی دوم مرکب از به بمعنی خوش و نان بمعنی خوردنی
و های آخره زائد۔ و معنی لفظی این نان به و کنایه از
نانی مخصوص که کلیچه گویندش مخفی مباد که آنچه بهنامه به
همین معنی بقول شمس گذشت تصحیف همین باشد یا قلب
بعض که صاحب شمس بی تحقیق آن را در (موحده
بانون) قائم کرد (اردو) (۱) دکھو بوزینه (۲)
کلیچه، دکھو بہنامہ۔

بہند رفتن حنا مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ
سیاہی زدن حنای بستہ (رضی دانش ؎) راہ
دور ہند پابست وطن دارد مرا ٭ چون (حنا شب
درمیان رفتن بہندستان) خوش است ٭ بہار نقل نگار
وارستہ و صاحبان بحر و اند و غیاث ہم ذکر این کردہ اند
مؤلف عرض کند کہ حنا کہ بدست و پای مالند رنگ
آن در فارس گلابی است و سرخ ترمی شود و دیرپا
برخلاف ہند کہ از اثر آب و ہوای ہند رنگ
بسیار سرخ می شود و (شب درمیان) یعنی روز
دوم گلگونی آن تیرگی پیدا می کند و رنگ سرخش
می پرد شاعر گوید کہ بوجہ دوری راہ ہند ارادۂ
ہند نمی کنم و پابند وطن بودہ ام و فرماید کہ سفر
یک شبہ خوش است چنانکہ رنگ سرخ حنا در ہند
در یک شب می پرد و متغیر می شود۔ مخفی مباد کہ
(آمدن حنا بہند) را صاحبان تحقیق مرادف این قرار
دادہ اند تسامح شان است صراحت معنی آن بجایش
کردہ ایم و آن بمعنی خود است و اصلا مرادف این
نباشد حاصل این است کہ از کلام رضی دانش
مصدر (شب درمیان رفتن حنا بہندستان)
بمعنی متغیر شدن رنگ حنا بہند در یک شب
پیدا می شود و محققین بالا سر لفظ و معنی غور نکردہ اند
و مصدر مرکب غلط قائم کردہ اند فتامل (اردو)
ہندستان مین مہندی کا رنگ ایک رات مین
متغیر ہو جانا یعنی سیاہ ہو جانا۔

(۱۱۶۶) **بہنگامہ افتادن** مصدر اصطلاحی گرفتار
ہنگامہ و فتنہ و فساد شدن (صائب ؎)
ہوشمندی کہ بہ ہنگامہ مستان افتد ٭ مصلحت نیست
کہ ہشیار نماید خود را ٭ (اردو) ہنگامہ اور
فتنہ و فساد مین مبتلا ہونا۔

بہنہ بقول ملحقات برہان چوبی باشد مجوف و طولی
کہ اطفال ریسمان در ان پیچند و بر زمین اندازند
بعنوانی کہ بچرخ در آید **مؤلف** عرض کند کہ
مخفف ہمان بہمنہ بحذف میم کہ گذشت (اردو)
دیکھو بادافراہ۔

بَهو بقول برہان بفتح اوّل وسکون ثانی و
واو (۱) حَقّه و ایوان و (۲) کوشک و بالاخانه
و (۳) بر وزن سعو نام یکی از رایان ہند است
صاحب جہانگیری نسبت معنی سوم بفتح اوّل وضم ثانی
گوید که مرادف بہیم است که می آید و بمعنی دوم
و سوم قانع و نسبت معنی سوم صراحت فرید کند
کراحوالش در گرشب نامهٔ حکیم اسدی به تفصیل
مذکور (وله ؎) بیکبار بر قلب لشکر زدند کو
ربودند شان بر بهو بر زدند ، صاحب ناصری
ہمزبانش و صاحب جامع ہمزبان برہان خان
آرزو در سراج گوید که بمعنی دوم بضم اوّل
صحیح می نماید و اغلب که مخفف بھوج باشد که
بہ تشم بای مخلوط التلفظ بها و واو مجہول است
مؤلف عرض کند که بمعنی اوّل و دوم مفرس
است از لغت عرب که صاحب منتخب این را بالفتح
ذکر کرده و نسبت معنی سوم عرض می شود که ما اعتراض
برہان و جامع را صحیح دانیم و بحقیقت بیان
کرده خان آرزو بالضم نخوانیم از ینکه تبدیل اعراب
نتیجهٔ لب ولہجهٔ مقامی است اگرچه خلاف اصل
باشد خصوصاً در اسما و اعلام (اردو) (۱)
دیکھو ایوان (۲) دیکھو بالاخانه (۳) بہو راجایان
ہند سے ایک راے کا نام جس کی تفصیلی کیفیت
حکیم اسدی نے گرشب نامہ میں لکھی ہے۔ مذکر۔

بَهو انداختن مصدر اصطلاحی بقول
رہنما بحوالہ سفرنامهٔ ناصر الدین شاہ قاچار (۱)
برجہانیدن (چنانکه بہو انداختن دستار در عالم
طرب) مؤلف عرض کند که کنایه باشد موافق
قیاس و (۲) بقول صاحب روزنامه بحوالہ سفرنامه
مذکور رم کردن (اردو) (۱) اوپر اچھالنا
جیسے پگڑی اچھالنا (۲) رم کرنا بقول آصفیہ
بھاگنا۔ وحشت کرنا۔ فرار کرنا۔

بَهو اپرت کردن مصدر اصطلاحی بقول
رہنما بحوالہ سفرنامهٔ ناصر الدین شاہ قاچار مرادف
(بہو انداختن) مؤلف عرض کند که پرت کردن

بجای خودش می آید کہ بمعنی بر جہانیدن است و این موافق
قیاس است (اردو) دیکھو بہوا انداختن۔

بہوا رفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب
رہنما بذیل (از بالای باغ بہوا رفتن) بحوالۂ
سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی بالا پریدن
مؤلف عرض کند کہ ہم او بر (بہوا رفتہ است)
ذکر این کردہ موافق قیاس است (اردو) اچھلنا

بہوای دست تفنگ انداختن مصدر
اصطلاحی۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین
شاہ قاچار ذکر واحد متکلم این (بہوای دست تفنگ
انداختم) کردہ می فرماید کہ دست رو بندوق سر
کردم پس این بمعنی سر کردن تفنگ بہ حرکت دست
باشد چنانکہ نشانہ بازان تفنگچہ را بر نشانہ می زنند
بحرکت دست یعنی دست از بالا بزیر می آورند
و در ہمین حرکت نشانہ نگاہ می دارند و بہدف
می زنند (اردو) ہاتھ کی حرکت سے نشانہ
پر بندوق یا تمنچہ داغنا پستول یا ننھا پستول چلانا

بہوای ساز رقاصی کردن
مصدر اصطلاحی۔ صاحب رہنما بحوالۂ ناصرالدین
شاہ قاچار ذکر کردہ بمعنی استمراری این کردہ
گوید کہ بطور ساز رقص کردن است و صاحب
روزنامہ ذکر مجرد (بہوای ساز) فرمودہ می
فرماید کہ بر آواز صندوق ساز باشد **مؤلف** عرض
کند کہ ما از معاصرین عجم تحقیق رسانیدہ ایم کہ ہیچ مخصوص
صندوق ساز باشد و معنی این مصدر مرکب رقص کردن بہ
آواز ساز است و بس اعم از اینکہ ساز صندوقی
یعنی ارگن باشد یا ساز دیگر (اردو)
باجے کی آواز پر ناچنا۔

بہور بقول برہان بضم اول و ثانی مجہول بر وزن قصور (۱) بمعنی چشم باشد کہ بعربی عین گویند
و (۲) بمعنی نگاہ نیز آمدہ کہ بعربی نظر خوانند و فرماید کہ این بمعنی بجای حرف اول نون ہم آمدہ
صاحب ناصری بحوالۂ برہان ذکر این کردہ گوید کہ در فرہنگہا نیافتیم ہمانا نظر بودہ کہ تصحیف

کردہ اند صاحب جامع ہمزبان برہان و صاحبان انند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج بحوالۂ برہان این را آوردہ و خیال خود ہیچ ظاہر نکردہ **مؤلف** عرض کند کہ بہو زیر بقول اول اصل است کہ بجایش می آید چنانکہ معاصرین عجم گویند و این مبدل آن بہرہ و معنی چنانکہ نرسک و نبرسک بجز این نیست کہ اسم جامد فارسی زبان باشد و بس و قول صاحب جامع کہ محقق این زبان است معتبر تر از ناصری است (اردو) (۱) آنکھ۔ دیکھو الوہین (۲) نظر نگاہ۔ مؤنث۔

بہوش آمدن	استعمال۔ از غفلت بیدار شدن (ظہوری ؎) کسی کی کند در ہجران علاج	خود بیہوشی ہا اجل گردید عاجز از علاجش چون بہوش آمد ہا (اردو) ہوش میں آنا۔ دیکھو بخود آمدن۔ (۲۲۴)

بہوکل بقول شمس لغت فارسی است بدون صراحت اعراب گوید کہ زن تازہ و جوان را گوید **مؤلف** عرض کند کہ ہمہ محققین فارسی زبان ازین ساکت معاصرین عجم ہم زبان ندارند بدون سند استعمال اعتبار را نشاید (اردو) جوان عورت۔ مؤنث۔

بہی بقول برہان و سروری (۱) بکسر اول و ثانی بہ تحتانی رسیدہ نام میوہ ایست مشہور و (۲) بمعنی نیکوئی و خوبی (مولانا نظام ؎) کنند صنعت استاد صنع شیرین کار ہا بگوید عسلی در بہی محل ہا (خواجہ جمال الدین سلمی ؎) شاخ خلافت ہمیشہ بار دہد بارکو باغ وفاقت ہم بہی ثمر آرد ہا (شاعر ؎) در بلا تا کی توان بودن باتمید بہی ہا گر کسی را صبر ایوب است عمر نوح نیست ہا صاحبان ناصری و جامع و ہفت و بہار ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ ماخذ این بہ است بمعنی نیکو و یای نسبت در آخرش زیادہ کردہ اند حقیقت این بمعنی دوم بر لغت بہ گذشت (اردو) (۱) و (۲) دیکھو بہ۔

بہیج بنداست / **بہیج دربنداست** مقولہ۔ بقول بحر لے بامر سہل موقوف است **مؤلف** عرض کند کہ حالا معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین اہل زبان ہم ازین ساکت (**اردو**) ادنیٰ توجہ پر موقوف ہے۔

بہید بر وزن سفید بقول ملحقات برہان غلہ ایست کہ آن را سنگ اشکن گویند صاحبان ہفت و مؤید ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب آنند بحوالہ منتہی الارب این را لغت فارسی گوید و صراحت کند کہ در ہند نامش کلتھی است **مؤلف** عرض کند کہ این ہمانست کہ بحثش بر کہیان گذشت اشارہ این در انجا نیست و صاحب محیط ہم ذکر بہید نکرد و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند تسامح صاحب آنند است کہ بحوالہ منتہی الارب ذکر این کردہ فارسی گوید و صاحب منتہی الارب ہم ازین ساکت جزین نباشد کہ فارسی قدیم است و حالا متروک (**اردو**) کلتھی۔ دیکھو کہیان۔

بہی دانہ استعمال۔ بقول آنند دانۂ بہی کہ تخم میوۂ ولایتی است صاحب محیط بر بہدانہ گوید کہ بعربی حب السفرجل نامند و در انگریزی کوئنس گویند سرد و تر در دوم با اندک قوت قابضہ و لعاب آن قابض و مزلق و چون آن را در دہن گیرند ازالۂ خشکی و تسکین حرارت و حرقت زبان و ثبور آن نماید و منافع بسیار دارد (الخ) (**اردو**) بہدانہ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر بہی دانہ بہی کا بیج مزاجاً سرد و خشک

بہیم بقول برہان بر وزن فہیم (۱) نام یکی از رایان و بزرگان ہند است و (۲) صفحۂ بالا خانہ ہم صاحبان سروری و جہانگیری بر معنی اول قانع و گویند کہ ہمان بہیو است کہ گذشت (فرخی ع) چو نہروالہ کہ اندر دیار ہند بہیم ؛ بنہروالہ ہمی کرد بر شہان مفخر ؛ صاحبان ناصری و جہانگیری ہم ذکر ہر دو معنی کردہ اند۔ خان آرزو در سراج ذکر معنی اول نکرد و نسبت بمعنی دوم گوید کہ انشا

غلط فارسیان است بلکہ بورن بہیم است غالبًا اینجا مروج التلفظ با ہا کہ بلہجۂ غیر ہندی درست نباشد

مؤلف عرض کند کہ خان آرزو درست گوید کہ ہندیان این را بجیم بسکون ہا و یا ومیم و بہیمو بسکون ہا و یا وضم میم خوانند فارسیان بہ تصرف و تخفیف بعض حروف بہیو و بہیم گفتند مخفی مبادا کہ بمعنی دوم این را مرکب با ہی و میم تخصیص دانیم بمعنی جائیکہ مخصوص است بہ نیکوئی کنایہ از صفہ یا بالاخانہ (اردو) دیکھو بہو ۔

بہیمان مزید علیہ بہمان کہ گذشت تحتانی درین زائد باشد بہار بذیل (بہمان و فلان) گوید کہ این مشبع آن است (والہ ہروی ؒ) تا بہ براہین ذو العقول و بحجت بجای فرو یقین دہندگان را بہ زیر نگین تو باد ملک سراسر کہ زان بکنم عرض بہمان و فلان را بہ (اردو) دیکھو بہمان ۔

مؤلف عرض کند کہ ما این را مرادف بہ دانیم نہ بہترین از آنکہ یا و نون نسبت بر بہ زیادہ شدہ است بخلاف بہترین کہ حقیقتش بہ در انجا مذکور است (اردو) انتخاب منتخب برگزیدہ ۔

بہین بقول برہان و سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع بکسر اول بر وزن نگین (۱) بمعنی بہترین و انتخاب کردہ شدہ و گزیدۂ ہر چیز (امیر خسرو ؒ) بہین راہی بہ پیک سر فرزانہ بہ رہ جان بخشی است و دلنوازی

(۲) بہین بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع بمعنی ہفتہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) ہفتہ

بقول آصفیہ فارسی اسم مذکر منسوب بہ ہفت سات سے نسبت رکھنے والا سات دن ۔

(۳) بہین بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع بمعنی ملاج و مذاف **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) مذاف دیکھو سر البال

(۴) بہین بقول برہان بمعنی توانگری یافتن **مؤلّف** عرض کند کہ مصدری نیست کہ بمعنی مصدری گیریم و باعتبار برہان می توانیم کہ بمعنی توانگری خوانیم حیف است کہ دیگر ہمہ محققین با اہل زبان ازین معنی ساکت (اردو) توانگری ہونا۔

بہینہ بقول برہان وجہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج (۱) ہفتہ (شاکر بخاری ع) صنا حسابہ صد بہینہ و مہ و سال ہا بگذرد کہ زہی نیا رہی یاد ہا **مؤلّف** عرض کند کہ مزید علیہ بہین است بزیادت ہای ہوز تا این را اصل دانیم و آن را مخفف این۔ یکی از معاصرین عجم گوید کہ فارسیان روز شنبہ را بہینہ می گفتند و بہین کہ گذشت مجموعۂ ہفت روزہ باشد و این قرین قیاس است (اردو) دیکھو بہین کے دوسرے معنے۔ ہفتہ۔ مذکر۔ یوم شنبہ۔

(۲) بہینہ۔ بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج بمعنی ندّاف (خواجہ عبد اللہ انصاری از احوال ابراہیم ادہم بہیری در طبقات خویش آوردہ "نیز از اجۂ پلاس فروش شدہ بہینہ باز نخوانند و توانگر اگرچہ پیراہن کہنہ در پوشد درویش نشود و درویش اگرچہ صد جامۂ نفیس نیکو عاریتی در پوشد توانگر نشود" **مؤلّف** عرض کند کہ مزید علیہ بہین است کہ بمعنی سوّمش گذشت (اردو) دیکھو بہین کے تیسرے معنے۔

(۳) بہینہ۔ بقول برہان و جہانگیری و سروری و ناصری و جامع و سراج بمعنی بہترین **مؤلّف** عرض کند کہ مزید علیہ بہین است بمعنی اوّلش (اردو) دیکھو بہین کے پہلے معنے۔

موحّدہ بایائے تحتانی

بے بقول انند بحوالۂ غوامض سخن (۱) بر چیز یای منفی آید چنانچہ تا بیون چون بی آشنا

و بی یار آنکہ آشنا و یار ندارد و نیز بمعنی بی عدیل و بی نظیر و آنکہ از کسی معاونت و مدد نخواہد (کلیم ع)

منم آن بیکس و بی آشنای کنج تنہائی ؎ کہ غیر از پرتو مہر از در م کس در نمی آید ؎ و فرماید کہ این حرف

نفی ہمیشہ با اظہار تحتانی آمدہ و گاہی با اخفای آن نیز (فردوسی ع) بی ارام سیمین دختر از دو رداو ؎

گرستی چو دیدی رخ زرد او ؎ بہار ہم ذکر این کردہ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ کلمہ ایست

مقابل تا و (۲) کلمہ ایست بیای معروف از القاب تعظیم امرای ترکستان و توران چنانکہ (زند ربا)

و فرماید کہ بمعنی دوم ترکی است۔ صاحب بول چال نسبت (۲) گوید کہ مرادف بک و بیگ است

بمعنی سردار۔ خانزادہ۔ سردار زادہ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی دوم مخفف بیگ می نماید و

ذکر معنی دوم از موضوع ما خارج بود مگر کردیم از ینکہ معاصرین عجم آن را فارسی قدیم دانند نہ ترکی

ولیکن محققین اہل زبان از ین ساکت (اردو) (۱) بے۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ حرف نفی

بغیر۔ سوای۔ بدون۔ بلا۔ بنا۔ بن (۲) بے ترکی میں ایک عزت کا کلمہ بمعنی سردار۔ سردار زادہ

بیگ کا مخفف۔

بی آب اصطلاح۔ بقول برہان با ہمزۂ ممدودہ بر وزن بی تاب (۱) کنایہ از بی رونق و (۲) بی طراوت و لطافت و (۳) عدم جاہ و شوکت و (۴) بمعنی خجل و شرمندہ ہم صاحب بحر نقل بر داشتہ صاحب ناصری بذکر معنی اول و دوم و چہارم گوید کہ (۵) بمعنی بی بہا ہم صاحب مؤید بمعنی اول و چہارم قانع (ظہوری ع) در تاب قدت صنوبر دیرین چہ بحث ؎ بی آب عارضت گل تر دیرین چہ بحث ؎ (حافظ ع) کز ان نقش خلق بی تاب شدہ ؎ نماندہ کنون باغ بی آب شدہ ؎ **مؤلف** عرض کند کہ آنچہ موافق قیاس است بہ نفی آب و شامل باشد بر ہمہ معانی آب کہ بجایش گذشت

ومعانی بالا استعمال ومحاورۂ فارسیان است و
نسبت معنی پنجم عرض می شود کہ مراد صاحب ناصری
از بی قدر و کم قیمت باشد و باعتبارش کہ صاحب
زبانست تسلیمش کنیم (اردو) (۱) بے رونق
و (۲) بے طراوت و بے لطافت بقاعدۂ فارسی
کہہ سکتے ہیں (۳) بے قدر۔ بے عزت (۴)
خجل۔ شرمندہ (۵) کم قیمت ۔

بی آبرو | استعمال۔ بقول صاحب غدائی بمعنی
رسوا و بی عزت صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
بی عزت و بی حرمت گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ
موافق قیاس است (اردو) بے عزت بقول
آصفیہ بے آبرو۔ ذلیل ۔

بی آبروئی | استعمال۔ بقول غدائی بمعنی بے
عزتی و رسوائی (صائب ؎) می کند بی آبروئی
زندگی را ناگوار * خون خود را می خورد تیغی کہ
آبی نیستش * (اردو) بے آبروئی بے عزتی۔ رسوائی

بی آب کردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر (۱) بمعنی خجل کردن و (۲) بی رونق نمودن
صاحبان ہفت و مؤید ذکر ماضی مطلق این کردہ اند
مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو)
(۱) شرمندہ کرنا۔ نادم کرنا۔ خجل کرنا (۲) بے رونق کرنا

بی آب و رنگ | اصطلاح۔ بقول ہفت و
انند و مؤید یعنی ہیچ خوبی ندارد **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی بی رونق است و آب و رنگ بجایش
گذشت (اردو) بے رونق ۔

بی آبی | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ بی رونقی و بی طراوتی صاحبان ہفت و
مؤید (بی آبی است عالم را) بطور مقولہ بہمین
معنی قائم کردہ اند۔ **مؤلف** عرض کند کہ معنی
حقیقی حالتی است کہ آب میسر نشود و بمعنی اصطلاحی
ہمان بی رونقی کہ بالا گذشت یای مصدری
بر (بی آب) زیادہ کردہ اند دیگر ہیچ ضرورت
ندارد کہ ہمچون مؤید و ہفت بطور مقولہ قائم کنند
(اردو) بے رونقی۔ بے آبی بھی کہہ سکتے ہیں ۔

(۳۲۲۲) **بی آرامی** استعمال۔ حالتی کہ آرام نباشد
بزیادت یای مصدری بر بی آرام (صائبؔ)
چہ لازم دور کردن از حریم خود سپندی را؟
کہ بی آرامی دل می برد از بزم بیرونش (اردو)
بے آرامی۔ بے چینی۔ بے کلی۔ صاحب آصفیہ
نے اس کا ذکر کیا ہے۔ مؤنث۔

(۳۲۲۳) **بی آرزو** استعمال۔ خالی از آرزو (صائب
ؔ) قناعت کن بنان خشک تا بی آرزو گردی؟
کہ خواہشہاى الوانست نعمتہاى الوان را؟
(ولہؔ) در دل بی آرزو را غم و تشویش نیست
ہر کہ در جہان بی نیازی ہیچکس درویش نیست ۔
(اردو) آرزو سے خالی۔ بی آرزو کہہ سکتے ہیں

بی آزار استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ
فرہنگ بمعنی بی ضرر و بی گزند **مؤلف** عرض کند
کہ موافق قیاس است مراد از کسی و چیزی کہ ضرر
رسان نیست (اردو) بے ضرر۔ بے آزار
کہہ سکتے ہیں۔ یعنے وہ شخص یا وہ چیز جو ضرر رسان نہ ہو

بی آزرم استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ
فرہنگ بفتح زای معجمہ بی حیا و بی شرم صاحب فدائی
گوید کہ کسی را گویند کہ چہرہ سرخ و چشم سفید باشد و شرم
و حیا ندارد **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است
(اردو) بے حیا۔ بے شرم۔

بی آزرمی استعمال۔ بقول فدائی بمعنی بی شرمی
و بی حیائی **مؤلف** عرض کند کہ یای مصدری
زیادہ کردہ اند بر ہمان بی آزرم کہ گذشت
(اردو) بے شرمی۔ بے حیائی۔ مؤنث۔

بی آشنا اصطلاح۔ بقول بحر (۱) آنکہ یار و
آشنا ندارد و (۲) بی نظیر و بیعدیل و (۳) آنکہ
از کسی اعانت و مدد نخواہد بہار ہم ذکر ہر سہ
معانی بالا کردہ (ابوطالب کلیمؔ) منم آن
بیکس و بی آشنای کنج تنہائی؟ کہ غیر از پرتو مہر از
در من کس در نمی آید؟ **مؤلف** عرض کند کہ
آشنا بمعنی نظیر و عدیل و مدد و اعانت نیامدہ
پس بدون سند استعمال معنی دوم و سوم بیان

کرده بهره و محققین هند شرا و را تسلیم نکنیم و آنچه بهار بر نسبت معنی دوم و سوم گوید که سند آن بر لفظ یار جی آید غلط است و با معانی لفظ یار آشنا را هیچ تعلق نباشد (اردو) (۱) وه شخص جس کا یار و آشنا نهو (۲) بے بدل ـ بے نظیر (۳) وه شخص جو کسی سے مدد نہ چاہے ـ

بی آغاز اصطلاح ـ چیزی که او را آغاز نباشد یعنی آغازش متحقق نشود فارسیان بی آغاز را به صفت عشق استعمال کرده اند (ظهوری ـ ه) از لطف خط مشکبو پیرایه تر از آرزو ؛ هم حسن بی انجام او هم عشق بی آغاز ما ؛ (اردو) وه چیز جس کی ابتدا متحقق نہو ـ

بی آهنگ اصطلاح ـ بقول آنند بحواله فرهنگ فرنگ بمعنی (۱) ناموافق و ناساز و ناهموار ـ مؤلف عرض کند که بصفت ساز و نوا استعمال توان کرد و نتوان گفت که «این ساز بی آهنگ است» و بمعنی (۲) بی قصد و اراده هم چنانکه «بی آهنگ این کار از دستم سر زد» و گ (اردو) (۱) بے سُر (۲) بے قصد ـ

بیا بقول برهان و سروری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج بفتح اوّل بر وزن حیا (۱) بمعنی پیه باشد که نقیض خالی است مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است (اردو) پُر ـ بقول آصفیه ـ فارسی ـ آگنده ـ معمور ـ بهرا هوا ـ لبریز ـ

(۲) بیا ـ بقول برهان و ناصری و جامع در خانه و سرا را گویند مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است ـ قیاس می خواهد که از امر حاضر بیامدن این را وضع کرده باشند بمعنی جای دخول خانه یعنی در خانه و فتح موحده تصرف زبان باشد (اردو) دروازه ـ دیکھو در کے انیسویں معنے

(۳) بیا ـ بقول برهان و ناصری و جامع بکسر اوّل امر از آمدن (سعدی ـ ه) بیا که فصل بهار است تا من و تو بهم ؛ بدیگران بگذاریم باغ و صحرا را ؛ مؤلف عرض کند که اصل این آ باشد

که در آغاز لغت گذشت فارسیان چون خواستند که موحده و راولش زیاده کنند بقاعده خود الف را بتحتانی بدل کردند و همین قانون است برای کلماتی که در اوّلش الف باشد برای سهولت تلفظ (اردو) دیکھو آ ۔

بیاب بقول ناصری بر وزن شتاب (۱) مرادف خراب است که آباد نباشد (ابوالمعالی رازی ســه) منازلی که بدی جایگاه راحت من باشد ز دوری تو سر بسر بیاب و خراب و فرماید که بعضی بتقدیم یا بیاب خوانده اند چنانکه توبه را تیبه و این خطاست **مؤلف** عرض کند که جا دارد که اصل این بی آب باشد و کنایه از خراب و ویران که آب هم در انجا میسّر نشود و (۲) امر حاضر یافتن بزیادت موحده مکسور مخفی مبادکه از سند بالا مصدر (بیاب شدن) بمعنی خراب شدن پیداست (اردو) (۱) خراب ۔ بقول آصفیه ۔ عربی ۔ ویران ۔ تباه ۔ برباد ۔ اجڑا ہوا ۔ (۲) پا ۔ پانا کا امر حاضر ۔

بیابان بقول بهار معروف و فرماید که با لفظ بریدن مستعمل ۔ صاحب فدائی که از علمای معاصرین عجم بود می فرماید که پهنهٔ در میان دو کوه بی کشتکار افتاده است یعنی بادیه ۔ صاحبان هفت و مؤید و ناصری هم ذکر این کرده اند (صائب ســه) دران سری که بود خار خار شوق کند چو گرد باد بیکپای طی بیابان را ۔ صاحب غیاث گوید که صاحب کشف این را بفتح اوّل آورده و لیکن بعضی محققین نوشته اند که بکسر اوّل اصح باشد زیرا که در اصل (بی آبان) بود بمعنی بی آب شونده چون بالف ممدوده آب که در حقیقت دو الف است لفظ دیگر مرکب شود الف اوّل ساقط شود چنانکه سیاب و گلاب و فرماید که الف و نون در آخر برای فاعلیت است **مؤلف**

عرض کند کہ ہمین ماخذ بیابان گذشت وبخیال ما الف ونون آخر زائد تا ن باشد یعنی این فرید علیہ بیابان کہ گذشت وتخصیص استعمال با بریدن نباشد بلکہ با مصادر دیگر ہم کہ در ملحقات می آید۔

(اردو) بیابان بقول آصفیہ۔ فارسی۔ مذکر۔ ریگستان صحرا جنگل۔ دشت۔ ویرانہ۔

(۲۴۳۲) **بیابان برگرفتن** مصدر اصطلاحی یعنی اختیار کردن بیابان وکنایہ از دشت نوردی و بیابان گردی (ظہوری سے) با ظہوری در طلب تماشا رہنمائی کند ؎ ہر کہ در راہش بجای پا بیابان برگرفت ؎ (اردو) صحرا گردی کرنا۔ دشت نوردی کرنا (دکن مین) جنگلے جنگل پھرنا۔ بھٹکنا۔

بیابان بریدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ صحرا نورد شدن و در دشت و ہامون سفر کردن است (صائب سے) این بیابان را بتنہائی بریدن مشکل است ؎ چون جرس گلبانگ عشرت در سفر باشد مرا ؎ (ظہوری سے) بہ تماشای حرم دیدہ کسی دادہ جلا ؎ کہ بہر گام بریداست بیابانی چند ؎ (اردو) بیابان طے کرنا۔ جنگل مین سفر کرنا۔ دیکھو بیابان برگرفتن۔

بیابان در بیابان استعمال تکرار بیابان برای مبالغہ است وبس (ظہوری سے) سیل در سیل اشک محرومی ز مژگان می کشم ؎ گرد غم بر رخ بیابان در بیابان می ہم ؎ (اردو) بہت زیادہ۔

بیابان ساختن مصدر اصطلاحی۔ قرار دادن بیابان وقائم کردن بیابان (صائب سے) از دل سنگین لیلی کعبہ تیان ساختند ؎ وز غبار خاطر مجنون بیابان ساختند ؎ (اردو) جنگل بنانا۔ جنگل قرار دینا۔

بیابانک اصطلاح۔ بقول رشیدی و سراج وشمس نام موضعی است از انجاست شیخ علاء الدولہ سمنانی۔ مؤلف عرض کند کہ

تحقیق نشد کہ در کدام نواح واقع است و در وجہ تسمیہ این بیابان باکاف تصغیر یا تحقیر داخل است و بس (اردو) بیابانک فارس کے ایک موضع کا نام ہے جس کا تمام معلوم نہو سکا۔

بیابان گرد اصطلاح۔ کسی کہ صحرا نوردی یعنی در بیابان سفر کند اسم فاعل ترکیبی است از (بیابان گردیدن و گشتن) (صائب ؎) درد تنہائی غبارم را بیابان گرد کرد ٭ بہر تسکین دل مست اہل دردی بر تنہا ست ٭ (اردو) جنگل میں پھرنے والا صحرا نورد۔

بیابان گرفتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ اختیار کردن صحرا نوردی و رفتن بہ بیابان (سعدی ؎) بسیچ سفر کردم اندر قفس ٭ بیابان گرفتم چو مرغ قفس ٭ (اردو) جنگل کا رخ کرنا۔ جنگل کا ارادہ کرنا۔ دکن میں کہتے ہیں جنگل کا رستہ لینا۔

بیابان مرگ اصطلاح۔ بقول بہار و بحر آنکہ در بیابان بمیرد و احوالش کسی را معلوم نشود (ملا فوقی یزدی ؎) در جہان یا رب بیابان مرگ باد ٭ ہر کہ ما را رہنمون کس کند ٭ (صائب ؎) تو سعی کن نشوی در حرم بیابان مرگ ٭ وگرنہ ہر کہ برہ شاہ راہ من است ٭ (واعظ قزوینی ؎) ندارد جا میان خلق گرانی اہل آزاری ٭ بیابان مرگ دائم شیر از درندگی باشد ٭ صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید کہ ما را گویند کہ در بیابان بمیرد و مجازاً بر غیر انسان ہم (وحید قزوینی ؎) بہمواری توان خاموش کردن ہرزہ گویان را ٭ کہ صدا گردد بیابان مرگ از ہمواری صحرا ٭ **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی عام و ہیچ خصوصیت با انسان ندارد (اردو) بیابان مرگ اس کو کہتے ہیں جو جنگل میں مر جائے جیسے جوان مرگ یا جوانہ مرگ۔

بیابان نشین اصطلاح ـ بقول بهار و انند مرادف بیابان نورد و بیابانی **مؤلف** عرض کند که بیابان نشین آنکه مقام خود در بیابان کند و بیابان نورد آنکه صحراگردی کند و بیابانی عام است برای هر دو بیای نسبت و همه اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بیابان نشین اُس شخص کو کہتے ہیں جو جنگل کو اپنا قیام گاہ بنا لے اور آبادی سے سروکار نہ رکھے

بیابان نورد اصطلاح ـ بقول بهار مرادف بیابان نشین **مؤلف** عرض کند که بمعنی صحراگرد مرادف بیابان گرد که گذشت (طغرا ع) بیابان نوردی که از باد سم [illegible] پریشان کند جادهٔ راه چو دم [illegible] (اردو) دیکھو بیابان گرد ـ

بیابانی استعمال ـ بقول بهار و انند مرادف بیابان نورد **مؤلف** عرض کند که یای نسبت بر لفظ بیابان زیاده کرده اند یعنی آنکه منسوب باشد به بیابان که بیابان نورد و بیابان نشین هر دو داخل تعمیم این است یعنی جنگلی و دائم در بیابان بسر کننده (اردو) جنگلی ـ بقول آصفیه، وحشی، جنگلی صحرائی، جنگل میں رہنے والا۔

بیابانی شدن مصدر اصطلاحی بقول بهار کنایه از پریشان شدن **مؤلف** عرض کند که اگرچه موافق قیاس می نماید ولیکن معاصرین عجم بر زبان ندارند و قول محقق هندنژاد را سند استعمال درکار است و معنی لفظی این از اهل بیابان قرار یافتن (اردو) پریشان ہونا

بیات (الف) بقول سروری (۱)

بیاتی (ب) نام یکی از بیست و چهار شعبهٔ موسیقی و (۲) نام طائفه از ترکان و هم او در ب گوید که همان الف (شاعر ع) مقام کوچک اردانی توانی [illegible] که در رکب و بیاتی شعر خوانی [illegible] صاحب انند الف را بمعنی اول لغت فارسی گوید و بمعنی دوم لغت ترکی **مؤلف** عرض کند که اگرچه صاحب لغات ترکی ازین ساکت است ولیکن با صاحب انند اتفاق داریم

حیف است که از تعریف مزید فاصر هم (الف) ۲۲ بـا
باشد و (ب) مزید علیه آن بزیادت تحتانی در آخر
(اردو) (الف و ب) (۱) موسیقی کی چوبیس
راگنیوں سے ایک راگ کا نام۔ مذکر۔ (۲) ترکوں
کی ایک قوم کا نام (مؤنث) بیات اور بیاتی
بی احتساب استعمال۔ بقول وارستہ بہار
بمعنی تعزیر و بیحد شرعی (حسن بیگ رفیع ؎) از
عشق بی شفقت لذت نمی توان یافت بہ می را
نگوید انحم بی احتساب خوردن به مؤلف عرض
کند کہ از سند پیش کردہ اش بمعد ......
بی احتساب خوردن می بمعنی بی‌محابا
و بیخوف خوردن باده یعنی خوف محتسب نداشتن
و میخواری مقصود شاعر آنست در تکلیف
احتساب مبتلا بوده می خوردن لذت دارد
(اردو) الف بغیر احتساب کے (ب) محتسب
سے بے خوف شراب پینا۔
بی اختیار افتادن مصدر اصطلاحی

بمعنی با اختیار و بی‌محابا باشد (صائب ؎) در نمود
نقش‌ها بی اختیار افتاده ام چو مہرہ سوم بدست
روزگار افتاده ام به (اردو) بے اختیار ہونا
بی اخلاصی اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ
فرہنگ فرنگ بمعنی عدم محبت و نامہربانی مؤلف
عرض کند کہ موافق قیاس است و معاصرین عجم
ہم بزبان دارند (اردو) نامہربانی۔ مؤنث
بیاد بقول برہان و جامع بکسر اول بروزن
زیاد بمعنی بیداری و ہشیاری کہ نقیض خواب
و مستی است (فردوسی ؎) کہ افراسیابش
بسر بر نہاد بہ نبودی بیدار و بخواب و بیاد بگر۔
(امیر معزی ؎) تا بر اہبند بخواب انگو ترا ہبند
بیاد بہ بخت را ہبند بیاد انگو ترا ہبند بخواب بہ
صاحب ناصری بذکر این گوید کہ مثالی از این بیاد بر ام
خان آرزو در سراج می فرماید کہ قوسی گوید کہ
در ابراہیمیہ بمعنی بیداری وارد است و نقل
کلام فردوسی (کہ بالا گذشت) کردہ می فرماید کہ

این لغت در هیچ رساله نظر نیامده واگر از مصرع دوم کلام فردوسی اختراع فرموده۔ توجیهی می توان نمود) وخیال خان آرزو اینست که اینجا معنی غیر بیداری درست نمی شود غایتش اگر باثبات رسد حقیقت است والا مجاز و علاقه مجاز است که یاد موقوف بر هوشیاری است و بیداری نیز موقوف بر هوشیاری لیکن بمناسبت و مقابله بخواب کلمه یاد از نفس کلمه نبود (الخ) **مؤلف** عرض کند که (بیاد) بمعنی بخیال است چنانکه صاحب سروری گفته محققین بالا غور نکرده اند۔ فارسیان (بخواب و خیال) را (بخواب و یاد) می گویند و ظاهر است که خواب در نوم است و خیال در بیداری (اردو) خیال میں

بیاد آمدن چیزی استعمال۔ بهار و انند بذکر (بیاد آمدن مثل) گویند که درین کلمه لفظ یاد بمعنی خیال است **مؤلف** عرض کند که مصدر مرکب عام قائم کرده ما بمعنی (بخیال آمدن) است (صائب ــه) از قضا چشم سیاه تو بیادم آمد ۔ قدر انداز نگاه تو بیادم آمد ۔ (وله ــه) سر بهم آورده دیدم برگهای غنچه را ۔ اجتماع دوستان یکدلم آمد بیاد ۔ (اردو) یاد آنا۔ بقول آصفیہ خیال آنا۔ خیال گزرنا۔ دل میں گزرنا۔ ذہن میں آنا۔

بیاد آوردن استعمال۔ بقول بحر و انند یاد کردن **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس ست (ظهوری ــه) درست عهد مباد اشکسته دل هرگز ۔ بیاد آر فراموش کرده ما را ۔ (وله ــه) سرخ کف می کشم از گرد حسرت رفته می بینم ۔ چو چید در خاطر ظهوری جلوهٔ دانش بیاد آرم ۔ (اردو) یاد کرنا۔ بقول آصفیہ خیال میں لانا۔ دل میں لانا۔ حفظ کرنا۔ خیال کرنا۔

بی ادب اصطلاح۔ بقول بهار (۱) آنکه حفظ مراتب نکند و فرماید که (بی ادبی کردن) مصدر جعلی آنست (صائب ــه) نگاه بی ادب در چشم قربانی نمی باشد ۔ بجانک ماجرای پرده ای قاتل نمی آئی ۔ (صائب ــه) اگرچه ظلمت شب

پردہ پوشش بی ادبی است ۔ تو بی ادب با ادب
خود نگاہدارد محتسب ۔ (ایضاً شستی ـ ۵)
زبسکہ بی ادبی کرد تیشۂ فرہاد ۔ بچہرہ خجالت او
تا بحشر دریش است ۔ **مؤلف** عرض کند کہ
این بمعنی حقیقی خود اسم فاعل ترکیبی است و مصدر
مرکب کہ بالا مذکور شد اسماء جعلی نیست چنانکہ خیال
بہار است (اردو) بے ادب ۔ بقول
آصفیہ فارسی و عربی ۔ بے ادب کو نگاہ نہ رکھنے والا
گستاخ ۔ غیر مہذب ۔ ناشایستہ ۔ شوخ ۔ شریر

بی ادبانہ استعمال ۔ بقول آنند بحیائی و شوخی ۔ [illegible]
فرہنگ گستاخانہ و شوخانہ **مؤلف** عرض کند کہ
موافق قیاس است بقاعدۂ فارسی (اردو)
بے ادبانہ کہہ سکتے ہیں یعنی مثل بے ادب کے یا
بے ادبی کے ساتھ ۔

بی ادبی کردن استعمال ۔ [illegible]
بے ادبی گذشت (اردو) بے ادبی کرنا
گستاخی کرنا ۔

بیاد چیزی رفتن مصدر اصطلاحی ۔ بقول
بہار و آنند در خیال چیزی رفتن (ملا طغرا ...)
لطیفہ کعبہ ... خاکسار خواہم رفت ۔ [illegible]
[illegible] بیاد خواہم رفت ۔ [illegible]
[illegible] بیاد ... [illegible]
مؤلف عرض کند کہ [illegible]
کسی کی یاد میں ... [illegible]

بیاد دادن مصدر اصطلاحی ۔ [illegible]
[illegible]
[illegible] (اردو)
[illegible]

بیاد داشتن مصدر اصطلاحی ۔ بقول [illegible]
[illegible] **مؤلف** [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

یک کر پہ چاہو جاؤ لائے بڑا یاد رکھنا ہو

بیاد درآمدن مصدر اصطلاحی. مرادف
همان بیاد آمدن چیزی است که گذشت (ظهوری
ـه) جان را جانی عیق در آید ہو یاد دست چه بیاد
بمعنی درآید ہو (اردو) دیکھو بیاد آمدن چیزی

بیاد رسیدن استعمال. بقول بهار بمعنی آمدن
بیاد مؤلف عرض کند که مرادف بیاد آمدن
(زلالی) بیاد درآمدن (نوید طهرانی ـه) آن تشنگی
یاد دلم هرگه بیادش میرسد ہو دست نوازش بسر
پیشان می گذشته ہو (اردو) دیکھو بیاد آمدن چیزی

(الف) **بیاد کسی جام خوردن** مصادر
(ب) **بیاد کسی جام کشیدن** اصطلاحی
(ج) **بیاد کسی جام نوشیدن** بهار بگیر
(د) **بیاد کسی شراب خوردن** (ب) وارسته

که هر سه مرادف یکدیگر بمعنی باده خوردن
بیاد کسی و غیره که اگر بیاد غائبی می نوشی کنند می گویند
که بیاد فلانی و اگر آن شخص حاضر باشد گویند بروی

فلان صاحب انند نقل نگارش مؤلف عرض
کند که بدون موحّده اوّل هم استعمال است
یعنی ر یاد کسی جام و ساغر و امثال آن خوردن
و کشیدن و نوشیدن که بجایش می آید الف هم داخل
این است که قائم کرده ایم و ساغر بعوض جام
یا شراب یا باده و امثال آن و خوردن و کشیدن
و نوشیدن و امثال آن که داخل محاوره باشد
مستعمل (میر معزّی الف ـه) یکی جام زرین
پر از باده کرد ہو بیاد رخ آن پریزاد خورد ہو
شخصی سیاد که درین روزها هم در بلاد ولایت
عادت است که جام پر از شراب را بدست گیرند و گویند
(بیاد فلان) یا (السلامتی فلان) و می خورند (امیر
خسرو ـه) جام می آن را که لب بار خورد ہو بستد و
چون جرعه زمین بوس کرد ہو کرد سوی تخت نظر
نگاه ہو خورد بیاد رخ همون شاه ہو و اجنج یا
که منصر ایشان بر چشم ضیافت جام را پر از شراب
کنند. و یکی از آنها که کدخدا نام دارد به تعظیم

و جام بدست گرفته نام شاه یا ممدوح برند یا
آورده گوید که می خوریم بسلامتی فلان و این را
تحریک همه دعوتیان پا می شوند و نام ممدوح
گرفته پیروی اش می کنند و این را جام سلامتی هم گویند
و آنکه شراب نمی خورند عوض شراب چیزی دیگر
از مشروبات و مائعات از قبیل شراب در جام
می اندازند و می خورند (اردو) کسی کی سلامتی
یا یاد میں شراب پینا جس کو جام سلامتی نوش کرنا
اور پینا کہتے ہیں -

بیاد گذشتن | مصدر اصطلاحی - بقول بہار بمعنی بیاد آمدن چیزی باشد (بافتح شی سے) [illegible]
و در تاریخ [illegible]
[illegible] مؤلف عرض کند که [illegible]
[illegible] است (اردو) دیکھو بیاد آمدن چیزی

بیارنو | اصطلاح - بقول رہنما بحوالہ
سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار بمعنی پیش بیار
[illegible] بیاد [illegible] است
و جلو بمعنی پیش [illegible] مخفی [illegible] که جیم عربی
در [illegible] است (اردو) آگے
لاؤ پیش کرو -

بیارش | بقول برہان بفتح اول و را بی نقطه بر وزن فواحش بمعنی تدبیر و علاج و چاره
صاحب ناصری بحوالہ برہان گوید که بمعنی زن پیر و علاج و چاره صاحبان جامع و سراج برہان
برہان و صاحب سفرنگ بشرح (ہجدہمی فقرۂ نامۂ شت ساسان نخست) ہم ذکر معنی تدبیر و
علاج کرده **مؤلف** عرض کند که تسامح ناصری است که بمعنی پیرزن بحوالہ برہان قائم کرد
و برہان این را بر وزن فواحش گفته نه بمعنی زن پیر و بمعنی بیان کرده ہمہ محققین لغت فارسی
قدیم است (اردو) تدبیر - بقول آصفیہ عربی - اسم مذکر - کسی کام کی ابتدا و انتہا سوچنا
علاج - چاره - درمان - خیال - منصوبہ - فکر و اندیشہ - غور و تامل - سوچ بچار - کوشش - تجویز

مؤلف عرض کرتا ہے کہ استاد جلیل نے اپنی تالیف (تذکیر و تانیث) مین اسکو مؤنث فرمایا ہے معلوم ایسا ہوتا ہے کہ یا تو صاحب آصفیہ سے تسامح ہوا ہے یا طبع کی غلطی جو مذکر لکھا گیا (سالک ؎) دوست کے نامہ مین دشمن کی بدی تحریر کی ٭ جان سے بیزار تھا مزنگی مین تدبیر کی

بیارہ بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و سروری و ناصری و جامع و سراج و بہار بروزن شرارہ ہر درختی را گویند کہ ساق آن افراشتہ نبود ہمچو درخت خربوزہ و ہندوانہ و خیار و کدو و مانند آن **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و فارسیان پارہ طوق را گویند چنانکہ بجایش می آید عجبی نیست کہ فارسیان بزیادت موحدہ کہ بمعنی معیت باشد این اسم قرار دادہ اند معنی لفظی این با طوق و کنایہ از درخت ساق نہ افراشتہ کہ ہمچو طوق بر تنہ ہای درختان می پیچد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) بیل بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مؤنث۔ بیارہ۔ وہ درخت جس کی ساقین زمین پر پھیلتی یا کسی سہارے سے اوپر چڑھتی ہین جیسے کدو و انگور وغیرہ کی بیل۔

بیاستو بقول برہان بکسر اول و سکون سین بی نقطہ و فوقانی بواو رسیدہ بمعنی (۱) خمیارہ و (۲) گند دہان کہ بعربی بخر خوانند و (۳) بوی دہان صاحب جہانگیری بر معنی دوم قانع و گوید کہ این را اسگنج نیز گویند (شمس فخری ؎) نسبت تراکوشش و بخشش با بر و شیر ٭ گفتم کہ گفتم ولیک نمی آیدم نکو ٭ زیرا کہ آن چو دودی باشد سیاہ سخ ٭ وین نیز گربہ الیست بپشت بیاستو ٭ صاحب سروری ذکر ہر دو معنی اوّل کردہ (استاد معروف ؎) بیاستو نبود خلق را اگر بہ ہان ٭ ترا کنون بود ای کون بسان دروازہ ٭ صاحب رشیدی بذکر ہر دو معنی اوّل الذکر و نقل ہر دو سند بالا گوید کہ در شعر استاد معروف بمعنی گندہ دہن ہم توان گفت۔ صاحبان ناصری و جامع ہم ذکر بہ سہ معنی کردہ اند۔

ثمان آرزو و در سراج بذکر معنی اوّل و دوم درست گوید که آنچه رشیدی در کلام استاد معروف بیاستو را بمعنی دوم هم قیاس میکند غلط است که معنی دوم گنده دهان است نه گنده دهانی و معنی گنده دهانی در شعر درست نمی شود **مؤلف** عرض کند که مصرع ثانی هم دلالت برین کند که بیاستو در مصرع اوّل بمعنی خمیازه باشد و بهر سه معنی اسم جامد فارسی زبان دانیم (**اردو**) (۱) جماہی ۔ مؤنث دیکھو افراکے تیسرے معنے (۲) دیکھو اسکنج کے دوسرے معنے (۳) دیکھو اسکنج کے پہلے معنے ۔

بی اشتباه استعمال ۔ بقول انند بحر الاثر فرہنگ بمعنی بی شک و بی شبہہ **مؤلف** عرض کند که از قبیل تفرس است و معاصرین عجم بر زبان دارند مشتاق سند استعمال می باشیم (**اردو**) بے شک و شبہہ ۔

بی اصل استعمال ۔ بہار بذکر این مبعوثه قانع و صاحب انند نقل بر داشته (صائب ے) بسخن دعوی بی اصل ببر هن نشود بهرف پیچ راست بزور رگ گردن نشود **مؤلف** عرض کند که چیزی که راستی نداشته باشد (**اردو**) بے اصل ۔ بقول آصفیہ بے بنیاد ۔ بے ٹھکانا خلاف واقع غلط ۔

بی اصولی استعمال ۔ بقول بہار بمعنی بی اندامی (انتخاب عالی ے) جمله بنای بوالفضولی او بود همه رقاص بی اصولی او و صاحبان انند و بحر هم بانش **مؤلف** عرض کند که حاصل بالمصدر اصول نداشتن و خلاف اصول بودن است که یای مصدری بر (بی اصول) زیاد کرده اند (**اردو**) بے اصولی کہہ سکتے ہیں مؤنث بمعنی بے قاعدگی خلاف اصول ہونا کا حاصل بالمصدر ۔

بیاض بقول بہار بمعنی (۱) سپیدی و فرماید که با لفظ زدن مستعمل و (۲) مجازاً بمعنی صاف کرده شده **مؤلف** عرض کند که بقول منتخب لغت عرب است بمعنی اوّل و بمعنی دوم مؤنث باشد و هیچ خصوصیت با مصدر زدن ندارد و استعمال فارسیان در لغات می آید مخفی مبادکه

معاصرین عجم (۲) کتاب کوچکی را ہم بیاض گویند کہ شیرازۂ آن در عرض کتاب باشد و دران اشعار
لطیف و منتخب نقل کنند و بکار یادداشت ہم می خورد (اردو) (۱) بیاض ۔ عربی ۔ مؤنث ۔ سپیدی
و سپید اپن ۔ (۲) بیضہ ۔ صاف کیا ہوا کاغذ (مذکر) (۳) بیاض بقول آصفیہ پاکٹ بک جس میں یادداشت
و حساب وغیرہ لکھتے ہیں اور کتاب اشعار ۔

بیاض تیغ اصطلاح ۔ بقول بہار کنایہ از
لمعان و جلای تیغ (سلمان ؎) بیاض تیغ تو
آئینۂ جمال ظفر ؎ زبان کلک تو دندانۂ کلید رجاست
؎ صاحبان اند و بحر ہمزبانش مؤلف عرض
کند کہ مجاز معنی اول بیاض است ۔ مرکب اضافی
(اردو) تلوار کی چمک ۔ جلا ۔ مؤنث ۔

بیاض خور اصطلاح ۔ بقول بحر بمعنی (۱)
پرتو آفتاب و (۲) روز ۔ صاحب (برہان در
ملحقات) و صاحبان انند و مؤید ہم ذکر این
کردہ اند صاحب ہفت بمعنی اول قانع مؤلف
عرض کند کہ موافق قیاس است (انوری ؎)
تختۂ کارگاہ صنعت اوست ؎ گر سوادے از
بیاض خور است ؎ (اردو) (۱) آفتاب کا
پرتو ۔ مذکر ۔ (۲) دن ۔ مذکر ۔

بیاض خوش قلم استعمال ۔ بمعنی تحریر
خوش قلم و ببینہ خوش رقم است متعلق بمعنی
دوم بیاض (صائب ؎) بہ دو دستم زبیاض
گردن جانان زکار ؎ دست را ساز و بیاض
خوش قلم بی اختیار ؎ (اردو) خوش قلم بعینہ تحریر

بیاض رو استعمال ۔ صاحب مؤید ذکر
(بیاض روی مرا) کردہ گوید کہ ای روشنائی
روی مرا (منہ ؎) از سواد چین زلفش چون
بیاض رو مرا ؎ می نماید صبحم شب تیرہ
شام ؎ مؤلف عرض کند کہ اصطلاح قائم
کردۂ مؤید برای تائید شعر ما است و استعمالی
کہ قابل بیان است ہمان کہ قائم کردہ ایم بمعنی کتب

اضافی است و متعلق بمعنی اول بیاض (اردو)
سرخروئی اور رونق - مؤنث -

بیاض زدن مصدر اصطلاحی - سپیدی
ظاہر کردن است بہار ذکر این بذیل بیاض
کردہ از معنی ساکت (مخلص کاشی ؎) بہ
سواد عمر چو این زد موی کافوری بیاض بیک
قلم باید حساب آرزوہا برکشید ہ (اردو)
سپیدی ظاہر کرنا -

بیاض نمدین اصطلاح - بقول بحر
(۱) چیز بی اصل و کار بی حقیقت و (۲) کنایہ
از فرج مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی
است و دیگر ہمہ محققین فارسی زبان ازین
ساکت معاصرین عجم ہم زبان ندارند حیف
است کہ سند استعمال پیش نشد مشتاق سندیم با
اگر بدست آید کنایہ دانیم (اردو) (۱) بی اصل
بے حقیقت کام - مذکر - بے حقیقت چیز
مؤنث - (۲) فرج - مؤنث - عورت کا اندام
نہانی - بل - تبر -

بیاضی اصطلاح - بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
کنایہ از اشعار لطیف و آبدار مؤلف عرض کند
کہ موافق قیاس است متعلق بمعنی سوم بیاض
معاصرین عجم ہم زبان دارند یای نسبت بر لفظ بیاض
زیادہ کردہ اند معنی لفظی این منسوب بہ بیاض و کنایہ
از اشعار لطیف کہ فارسیان انتخابش در بیاضی
کنند و این عادت شان است عموما (اردو)
اشعار منتخب اور لطیف جن کا انتخاب ایک خاص
بیاض میں ہو - مذکر -

(۱) **بی اعتبار** استعمال - (الف) بقول
(۲) **بی اعتباری** انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بمعنی خوار و ذلیل مؤلف عرض کند کہ موافق
قیاس است (صائب ؎) از بیاض گردن
او در نظر ہا شد عزیز ہ بود اگر حکم بیاضی پیش ازین
بی اعتبار ہ و (۲) بزیادت یای مصدری بمعنی
ذلت و خواری (ظہوری ؎) زہی بی اعتباری

در محبت با گر افتد صبر و طاقت اعتباری کو ۔
(اردو) (۱) بے اعتبار ۔ وہ شخص جس کا اعتبار اور اطمینان نہو ۔ ذلیل اور خوار (۲) بے اعتباری بمعنی ذلت اور خواری ۔ مؤنث ۔

بی اعتدالی اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی ظلم و ناانصافی **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) ناانصافی ۔ مؤنث ظلم ۔ مذکر ۔

بیاغاریدن بقول جہانگیری و برہان بر وزن بیاشامیدن (۱) بمعنی نم کردن و خیسانیدن و (۲) سرشتن و (۳) آمیختن با آب یا چون حنا ۔ صاحب برہان ذکر ماضی مطلق این ہم کردہ گوید کہ ہمان آغاریدن کہ گذشت صاحب بحر باتفاق برہان می فرماید کہ کامل التصریف و مضارع این بیاغارد صاحبان رشیدی و ناصری گویند کہ ہمان آغاریدن کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ ظاہر از یادت موحدہ در اوّل آغاریدن می نماید ولیکن بمقابلہ معانی ہر دو فرقی کہ پیداست نتیجہ زیادتی موحدہ باشد و این تصرف محاورہ بلش نیست ازینجاست کہ محققین فارسی زبان این را باوجود ذکر آغاریدن قائم کردہ اند ماخذ و اسم مصدر ہر دو ہمان آغار بمعنی اوّل اوست کہ گذشت (اردو) (۱) دیکھو آغاردن کے آٹھوین معنے (۲) دیکھو آغاردن کے دوسرے معنے (۳) دیکھو آغاردن کے پہلے ۔

بیاغاشتن بقول بحر مرادف بیاغاریدن کامل التصریف و مضارع این بیاغارد و صاحبان برہان و سروری ذکر ماضی مطلق این کردہ اند (مظفر ہروی ؎) شہنشہی کہ چو برداشت روز کین خنجر ۔ چو خون خصم بیاغاشت خاک را کیسر ۔ **مؤلف** عرض کند کہ مبدل بیاغاریدن است کہ رای مہملہ بدل شد بشین معجمہ چنانکہ انگاردن و انگاشتن و آنچہ بدون موحدہ (آغاشتن) گذشت ظاہر اصل این می نماید و این مزید علیہ آن ولیکن اختلاف معنی متقاضی آنست کہ اثر زیادت

موحده و انیم و آنچه صاحب بحر این را کامل التصریف
گفته درست نیست بلکه سالم التصریف است
که غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید و آنچه
بیاغارد را مضارع این گفته آنهم درست
نیست که مضارع این نیامده و بیاغارد مضارع
بیاغاریدن است (اردو) دیکھو بیاغاریدن۔

بیاغالیدن بقول برهان و جامع بروزن
طلامالیدن بمعنی تحریک نمودن و تحریص کردن
صاحب جهانگیری این معنی را مخصوص کند بجنگ
(منوچهری ؎) با چنین کم دشمنی خواجه بیاغالد
بجنگ * از دو بار اجنگ نیک آید که با حرب کند
صاحب رشیدی این را مرادف آغالیدن گفته
که در ممدوده گذشت صاحب بحر معنی مشتق
با برهان و فرماید که کامل التصریف و مضارعش
را این بیاغالد مؤلف عرض کند که این مرادف
آغالیدن بهمه معانیش نیست بلکه صرف بمعنی اول آنست
و این اختلاف را تخصیص زیادت موحده برین دایم
که تصرف محاوره باشد و اسم مصدر این همان آغال
بمعنی اولش که در ممدوده مذکور شد (اردو)
دیکھو آغالیدن کے پہلے معنے۔

بیاغشتن بقول بحر بکسر اول و رابع
سالم التصریف که غیر ماضی و استقبال و اسم
مفعول نیاید و معنی مرادف بیاغاریدن صاحب
برهان ذکر ماضی مطلق این کرده مؤلف
عرض کند که بظاهر مزید علیه آغشتن می نماید
ولیکن تصرف محاوره باشد که بمعنی اول و سوم
و ششمش مستعمل است و مرادف بیاغاریدن۔
(اردو) دیکھو آغشتن کے پہلے اور تیسرے اور چھٹے معنے

بیالق بقول مؤید مطبوعه نولکشور بضم یکم و چارم چیز خورد گرد یعنی فندق مؤلف عرض
کند که همه محققین فارسی زبان از این لغت ساکت و در دیگر نسخ قلمی یافته نمی شود اضافه مطبع باشد
اعتبار را نشاید (اردو) ناقابل ترجمه۔

بیان بقول (برہان در ملحقات) (۱) جانوریست دشمن شیر گویند بہ ببر شباہتی دارد و ببر بیان که جامۂ رستم باشد از پوست او بوده صاحبان ہفت و مؤید بحوالۂ قنیه گویند که بفتح اول و ثانی مثناة تحتانی بالف کشیده و نون زده درنده ایست دشمن شیر صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند که باشارۂ این بمعنی دوم (ببر بیان) کرده ایم و صاحب محیط ازین ساکت جزین نیست که اسم جامد فارسی زبان باشد و (۲) لغت عرب است بقول منتخب بمعنی سخن روشن و واضح و آشکارا۔ فارسیان استعمال این بترکیب فارسی کنند که در ملحقات می آید (**اردو**) (۱) دیکھو ببر بیان کے دوسرے معنے (۲) بیان بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ سخن واضح۔ تقریر۔ گفتگو۔ مذکر۔

بیانان بقول ہفت و (برہان در ملحقات) بروزن نمایان طائفہ باشد در نہایت بی اعتباری **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم را در فارسی بودن این لغت کلام است حیف است که از تعریف فرہنگ قاصریم (**اردو**) بے اعتبار گروہ۔ مذکر۔ بے اعتبار جماعت۔ مؤنث۔

بی انجام استعمال۔ بقول بہار و انند آنکه نہایت ندارد **مؤلف** عرض کند که مقابل بی آغاز که گذشت (ظہوری ؎) در آغاز سلوک افتادہ راه من بران وادی ٭ که در ہر گام صد صحرای بی انجام می روید ٭ (انوری ؎) ہر چه تقدیر کنی بی مہلت ٭ و انچه آغاز کنی بی انجام ٭ (**اردو**) بے انجام اس چیز کو کہہ سکتے ہیں جسکی انتہا نہ ہو۔ مؤنث

بی اندازه استعمال۔ بقول انند بحوالۂ بعضی اعم از سخن۔ معروف و فرماید که استعمال این با خفای یای تحتانی نیز آمده (فردوسی ؎) چو نزدیکی بزم با پایان رسید ٭ بگه گرد و مردم بے اندازه دید ٭ (صائب ؎) ز بالیدن ترا ہر دم لباس تازه می گردد ٭ نگنجد در قبا حسنی که بی اندازه می گردد ٭ (**اردو**) بے اندازه بقول آصفیہ

از حد۔ بلا تخمینہ۔ بلا حساب۔ بہت زیادہ۔ حد اعتدال سے متجاوز۔

(۱) بی اندام اصطلاح۔ (۱) بمعنی بی ادب و (۲) بقول بحر و آنند و

(۲) بی اندامی غیاث یعنی بی ادبی **مؤلف** عرض کند که اندام خود را بجای خود داشتن و دست درازی و امثال آن نکردن علامت ادب است کسی که برخلاف این عمل کند آن را فارسیان بی اندام گویند و نیز یا رت یای مصدری بمعنی مصدری پیدا می شود (حافظ) هر چه هست از قامت ناساز بی اندام ماست ۹ ورنه تشریف تو بر بالای کس کوتاه نیست ۹ (اردو) (۱) بے ادب وہ شخص جسکو ادب اور لحاظ نہ ہو دیکھو بے ادب (۲) بے ادبی۔ بے تہذیبی۔ گستاخی۔ ناشائستگی۔ شوخی۔ شرارت۔ مؤنث

بی اندیشه استعمال۔ (۱) کسی که کار بدون غور و تامل کند صاحب سفرنگ بشرح چاری فقرهٔ نامهٔ ساسان نخست گوید که (۲) بی ترتیب نظر ولی اندیشیدن (ظهوری ؟) رسوایان کند تحویل ولی اندیشه بشنیدن ۹ کسی که بیم رسوا گشتن را نهان وارد ۹ مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) (۱) اندیشہ بے فکر (۲) بے محابا بقول آصفیہ بے ترس بے دھڑک۔ بے خوف۔ بلا لحاظ۔ بلا تامل۔

بیانک بقول برہان بکسر اول و سکون کاف بر وزن صیانت گیاہی باشد که از آن بوریا بافند۔ صاحبان سروری و ناصری و جامع و آنند و سراج ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است و بس (اردو) وہ گھاس جس سے بوریا بنتے ہیں مؤنث

بیان کردن استعمال۔ صراحت و اظہار سخن کردن و مجازاً سخن کردن هم (ظهوری ؒ) گذشت کار از آنکه کنم راز خود بیان ۹ پیدا بی آشکار و نهان را فرو گرفت ۹ (ولہ) در وصف زهر او چو ظهوری کنم بیان ۹ مقصودم اینکه چاشنی از شکر خشم ۹ (ولہ) بر بستر زبان سخن افتد

بچاک مرگ ہو گر نبض گیری تب ہجران بیان کنم ہم
(اردو) بیان کرنا۔ بقول آصفیہ ذکر کرنا۔ کہنا۔ بیان
کرنا۔ کہنا حال یا کیفیت یا سرگزشت دہرانا۔
مؤلف عرض کرتا ہے کہ کسی بات کی صراحت
کرنا کے معنوں میں بھی مستعمل ہے۔

بیان نمودن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف
بیان کردن است کہ گذشت (ملا ہر کاشانی سہ)
گہی گشودہ زبان خلقۂ سن ملین گہی نمودہ بیان
خلقتی سن نار سہ (اردو) دیکھو بیان کردن۔

بیانہ | بقول برہان و ناصری بفتح اول بر وزن
زمانہ نام شہریست در ہندوستان کہ نیل از انجا
خیزد و آن چیزی باشد کہ بدان چیزہا رنگ کنند
صاحب جہانگیری در ملحقات گوید کہ شہری کہ در قبالۂ
آگرہ کہ بالفعل دار الملک ہندوستان است
دہی بود از دیہات آن (امیرخسرو سہ) اھرز
دولت است سواد بیانہ را ہو کا ینجا نزد دل شد
شہ چرخ آستانہ را ہو مؤلف عرض کند کہ
حیف است کہ وجہ تسمیۂ این معلوم نشد
(اردو) بیانہ۔ ایک شہر کا نام کہا گیا ہے جو
ہند میں واقع تھا اور ابتدا میں دار السلطنۂ آگرہ
اس کا ایک موضع تھا۔ مذکر۔

بیانی | بفتحتین بقول شمس در فارسی زبان
نام پردۂ سرود است مؤلف عرض کند کہ
دیگر ہمہ محققین فارسی زبان ازین ساکت [illegible]
ہم این را تسلیم کنند حیف است کہ از تعریف [illegible]
فاصیرم ظاہر اعرکب از بیان و یای نسبت معلوم می شود
عجبی نیست کہ سرود واضح و بلند باشد (اردو) بیانی
فارسی میں ایک راگنی کا نام ہے جس کا ترجمہ خاص
زبان اردو میں معلوم نہیں ہو سکا۔ مؤنث۔

بیاوار | بقول برہان و جامع بفتح اول بر وزن سزاوار یعنی متوقل [illegible] باشد۔ صاحب رشیدی
گوید کہ فیاوار ہم بہمین معنی می آید صاحب سروری [illegible] (امیرخسرو سہ) [illegible]

تو جامہ ہمی باف* این است مرا باتو ہمہ شغل و بیاوار* مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است دیکھیے (اردو) شغل. کام. عمل. مذکر۔

بیاور اصطلاح. بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ یعنی نفع و سود. **مؤلف** عرض کند کہ ظاہر امر حاضر بیاوردن می نماید و کنایہ از معنی بالا و جا دارد کہ این را مزید علیہ یاور گیریم بزیادت موحدہ در اوّلش کہ نفع و سود ہم یاری می دہد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال معاصرین عجم ازین ساکت. فارسی قدیم باشد (اردو) نفع. مذکر. دیکھو بازار کے دوسرے تختے۔

بیاہ بقول برہان بکسر اوّل بروزن سیاہ نام رودخانہ ایست. نواحی لاہور. صاحب جہانگیری گوید کہ رودیست بس عظیم کہ آب آن بغایت گوار است و ہم او در ملحقات خود ذکر این کردہ (استاد فرخی ؎) با توانائی و قوّت بہر اسپی ہمی بگذرد از آن شیر گذشتی طلب رود بیاہ* صاحبان ناصری و جامع ہم ذکر این کردہ اند. خان آرزو در سراج گوید کہ رودخانہ ایست از جملہ پنج دریای پنجاب ہندوستان کہ از زیر شہر سلطان پور گذرد و منبعش کوہ سوالک است و فرماید کہ این اگرچہ لغت ہندیست لیکن در اشعار استادان واقع شدہ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم مثل پنجاب این را لغت فارسی دانند ولیکن ہندیست کہ وجہ تسمیہ معلوم نشد (اردو) بیاہ. پنجاب سے ایک ندی کا نام ہے. مؤنث۔

نی باد درخت نمی جنبد مثل. بہار عجم یعنی ہر چیز با سبب است و صورت نگار ریختہ گوید کہ یعنی ہیچ چیزی بی سبب نمی شود. **مؤلف** عرض کند کہ تا سبب نباشد چیزی را جنبش نیست. چون خبری از زبان زد عام و خاص می شنید این مثل را زنند مقصود از استعمال این چنین کہ خبر مشہور چیزی حقیقت داشتہ باشد کہ بی سبب نباشد (اردو)

دکن میں کہتے ہیں ”بارہ بغیر پتی نہیں ہلتی“ یہ کہاوت قریب قریب اسی فارسی مثل کا ترجمہ ہے اس کا استعمال اس مقام پر ہوتا ہے جہاں کسی مشہور خبر کی اصلیت کی رای ہو مثلاً جب کسی کی تعریف یا ظلم کی شہرت ہوتی ہے تو اس کہاوت کا استعمال ہوتا ہے یعنے کچھ تو صحیح ہوگا جب ہی تو مشہور ہے۔

بی باق بقول صاحب جامع اللغات اوا سے کامل **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم بہ زبان دارند و مخفف بی باقی است۔ بعض محققین اردو آنرا لغت اردو دانستہ اند ولیکن در مرکب فارسی بودن این شک نیست محققین سلف ذکر این نکردہ اند۔

(اردو) بے باق۔ صاحب آصفیہ نے بے باق کرنا کو بمعنی ادا کرنا۔ چکانا۔ حساب پاک کرنا۔ بھگتانا لکھا ہے۔

بی باک اصطلاح۔ بقول برہان و ناصری (۱) بمعنی بی ترس و بیم و (۲) کنایہ از شجاع و دلاور و صاحب تہور۔ صاحب جہانگیری بتحقیقات خود ذکر این بمعنی دوم کردہ و صاحبان جامع و بحر ہم بمعنی دوم قانع صاحب فدائی بذکر معنی اوّل گوید کہ (۳) گستاخ و جسور باشد بہار بذکر معنی دوم می فرماید کہ اطلاق آن بہ شعلہ و خنجر مجاز است **مؤلف** عرض کند بحر الہی گوید کہ فارسیان استعمال این بصفت شعلہ و خنجر ہم کردہ اند (صائب ؎) سرو را ہر چند سرکش تر کند آب روان ٭ نقد جان در پای آن بی باک می باید فشاند ٭ (ظہوری ؎) بعہد بی باکی اوّل بخون خود کند بازی ٭ چو فرد اکشتۂ آن غمزۂ بی باک برخیزد ٭ (صائب ؎) بر شعلۂ بی باک بود سیلی صرصر ٭ دستی کہ مرا بر دل دیوانہ گذارند ٭ (ملا قاسم مشہدی ؎) ز دست دلبرم تا خنجر بی باک می رقصد ٭ ز جیب عشقبازان ابن سینہ ہای چاک می رقصد ٭ **مؤلف** عرض کند کہ معنی اوّل حقیقی است و معنی دوم و سوم مجاز آن و (۴) برای یار ہم استعمال این می کنند

(ظہوری سے) ہیچت ز مہرہای اغیار باک نیست
کو بی باکی من ملاحظہ از زبان من (اردو)
(۱) بیباک. بقول آصفیہ. نڈر. بےخوف (۲) بیجا
بقول دلیر جری. بہادر. (۳) گستاخ. دیکھو
گستاخ (۴) یار. مذکر. ہماری رائے میں بیباک
گستاخ اور یار دونوں کے لئے اردو میں کہہ
سکتے ہیں اس لئے کہ فارسی میں ان معنوں میں مستعمل ہے

بی باکی اصطلاح. (۱) بی خوفی (۲) دلاوری (۳) گستاخی. **مؤلف** عرض کند کہ یای مصدری
بر بی باک زیادہ کردہ اند دیگر ہیچ وسند این از
ظہوری بر بی باک گذشت (اردو) بیباکی
بمعنی اول و دوم و سوم کہہ سکتے ہیں. مؤنث.

بی بال و پر شدہ مثل. صاحب خزینۃ الامثال
و امثال فارسی ذکر این کردہ اند **مؤلف**
عرض کند کہ چون کسی بی ساز و برگ شود فارسیان
استعمال این بجای آن کنند (اردو) بےسہارا
ہوگیا ہے.

بی بال و پری اصطلاح. کنایہ باشد از
بی ساز و برگی (صائب سے) ز بی بال و پری گرد
از نہاد من برون آمد، چو چشم شمع را پروانہ برگرد
سر گردد (اردو) بے بال و پری. بےسر
و سامانی. مفلسی. عاجزی. صاحب آصفیہ نے
صرف بے بال و پر کا ذکر کیا ہے.

بی بدل اصطلاح. بقول آنند بحوالہ فرہنگ
[illegible] یعنی بی ہمتا و بی مثل (انوری سے) اے
بی بدل چو جان بدل نیست [illegible] بی بدل
[illegible] کسی بدل [illegible] **مؤلف** عرض کند کہ
اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی کہ بدل خود ندارد
(اردو) بے بدل بقول آصفیہ. لاثانی.
بےنظیر. یکتا.

بی برگ اصطلاح. بقول بحر و بہار بمعنی
بی سر و سامان (صائب سے) با تہی دستی نہال
سر چشمہ وصول کو ہر دل بی برگ را گذری تمنای [illegible]
است کو (دولت سے) از برگ ریزہ مردم بی برگ [illegible]

رنگ شکسته را خطری از شکست نیست ٭ مؤلف عرض کند که موافق قیاس است اسم فاعل ترکیبی (اردو) بے سر و سامان۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ بی اسباب و بی آلات۔ مفلس۔ کنگال۔

بی برگ و بر اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) عقیم و (۲) بی ثمر و (۳) کنایہ از مفلس مؤلف عرض کند که معنی دوم حقیقی است و معنی اوّل و سوم کنایہ باشد اسم فاعل ترکیبی (اردو) (۱) عقیم بقول آصفیہ۔ عربی جس کے بچہ نہ ہوتا ہو۔ جس کا نطفہ قرار نہ پاسکے یا جس میں نطفہ قبول کرنے کی صلاحیت نہ ہو۔ بانجھ۔ (۲) بے ثمر۔ بے بر۔ وہ درخت جو نہ پھلے (۳) مفلس۔

(۳۳۴۴) **بی برگ و نوا** اصطلاح۔ اسم فاعل ترکیبی است مرادف بی برگ که گذشت مخفی مبادکه نوا بمعنی ساز و سامان بجائش می آید (انوری ؎) ای دو قرن از کرمت برده جهان برگ و نوا ٭ تو چه دانی که جهان بی تو چه بی برگ و نواست ٭ (صائب ؎) مشو از صحبت بی برگ و نوایان غافل ٭ که شب قدر نهان در رمضان می باشد ٭ (وله ؎) ز مرگ تلخ پروا نیست بی برگ و نوایان را ٭ چراغ تنگدستان خامشی را از هوا گیرد ٭ (اردو) دیکھو بے برگ۔

(۳۳۴۵) **بی برگی** اصطلاح۔ بمعنی بی سر و سامانی است یای مصدری بر بہان بی برگ زیاده کرده اند که گذشت (ظهوری ؎) شوکت در روش قدرت از فغان چون منی ٭ بلبل از بی برگی خود در نوا تقصیر کرد ٭ (وله ؎) کدام کار که بی برگی است سامانش ٭ چه شعله هاست که از خویش رستگان دارند ٭ (صائب ؎) بی نوائی لازم بی برگی افتاده است سرو ٭ با وجود آنکه بی برگست دائم بانواست ٭ (اردو) بے سر و سامانی۔ مفلسی۔ مؤنث۔

بی البصر استعمال۔ بقول بہار و انند۔ نابینا (خواجه شیراز ؎) چو مستند نظر نیستی وصال مجوی ٭ که جام جم نکند سود وقت بی البصری ٭

(۳۷۹)

مولف گوید که اسم فاعل ترکیبی است (اردو)
بے بصر کہہ سکتے ہین یعنے اندھا۔

بی بصیرت استعمال۔ (۱) بمعنی بی بصر و
(۲) بمعنی بی عقل اسم فاعل ترکیبی است (صائب
لہ) مقام بوسہ لب زان عارض سیراب می جوئید
٭ فغان کین بی بصیرت در حرم محراب می جوید ٭
(ولہ ـه) از عصای خود خطر دارند کوران وقت
جنگ ٭ بی بصیرت از دلیل خویش ملزم می شود ٭
(اردو) (۱) اندھا۔ بے بصر کہہ سکتے ہین۔
(۲) بے عقل۔ بے وقوف۔

(الف) **بی بغل** اصطلاح (الف)
(ب) **بی بغل بودن** بقول بہار عجم
وانند کنایه از مفلس و تہیدست مرادف کم بغل
خان آرزو در سراج می فرماید که مرادف بی برگ
باشد مولف عرض کند که کسی که سامانی در بغل
ندارد مراد از مفلس است اسم فاعل ترکیبی۔
صاحبان رشیدی و شمس ذکر (ب) کرده می فرمایند
که بمعنی بی برگ بودن است (اردو) (الف)
دیکھو بے برگ (ب) بے برگ و نوا ہونا مفلس ہونا

بی بقا استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بمعنی ناپایدار مولف عرض کند که موافق قیاس
است (اردو) ناپائدار اور بے بقا بھی کہہ سکتے ہین

بی بن استعمال۔ درختی که بنیاد ندارد اسم
فاعل ترکیبی است (انوری ـه) بیخ جور از بہار
تو چون بیخ مرجان بی بن است ٭ شاخ دین بعدل
تو چون شاخ آہوی بی بر است ٭ (اردو) بے
بنیاد کہہ سکتے ہین۔

بی بہا اصطلاح۔ بقول وارستہ و بہار (۱) ارزان
بے قیمت یعنی کالائی که بیش قیمت باشد صاحب
بحر بذکر معنی اول گوید که (۲) متاع بی قدر نیز
(انوری ـه) بشہر خویش درون بی خطر بود مرد
٭ بکان خویش درون بی بہا بود گوہر ٭ (تاثیر ـه)
گرچہ بی قدریم تاثیر المنیم از حادثات ٭ چون متاع
بی بہا بر جا زبیجا مانده ایم ٭ (اردو) (۱) بے

بقول آصفیه بیش قیمت۔ انمول (۳) وہ متاع جس
کی قدر نہو۔

(الف) بی بهرگی
(ب) بی بهره
اصطلاح۔ صاحب برهان نسبت (ب) گوید که (۱)
بمعنی بی نصیب و قسمت است چه بهره بمعنی قسمت و
نصیب آمده و (۲) کنایه از درویش و گدا و (۳)
پریشان و (۴) بی چیز۔ صاحبان جهانگیری و رشیدی
بر معنی دوم و سوم قانع (مولوی معنوی ؒ) گوهر
کنی خرمهره را از بهره بدتری تو بهره را چو سلطان
کنی بی بهره را شاباش ای سلطان ما چو بهار بی مفلس
و تهیدست قانع که متعلق بمعنی دوم یا چهارم است
صاحب بحر بذکر معنی دوم و سوم بمعنی (۵) بی خبر هم
نوشته صاحب جامع ذکر معنی اوّل و دوم فرموده
خان آرزو در سراج ذکر معنی اوّل و چهارم کرده
(ظهوری ؒ) فتاده است چه بی بهره گوشم از راحت
بگو ز هر که هر چه شنیدم نصیحت آمیز است ؎ مؤلف
عرض کند که معنی اوّل حقیقی است و دیگر معانی مجاز آن
اسم فاعل ترکیبی است و (الف) بزیادت یای
مصدری و تبدیل های هوز به کاف فارسی معنی
مصدری دارد بمعنی (۱) بی نصیبی و (۲) درویشی
و گدائی و (۳) پریشانی و (۴) ناچیزی و (۵) بی
خبری (ظهوری ؒ) بی نصیبان بهره دارند
از بی بهرگی چو آرزو را حسرت بوس و کنار نمی
می رسد مخفی مبادا که فارسیان (ب) را بمعنی مصدری
فارسی بترکیب هم استعمال کنند که در ملحقات
می آید (اردو) (الف) (۱) بی بهرگی۔ بی
نصیبی۔ مؤنث (۲) فقیری۔ مفلسی۔ مؤنث (۳)
پریشانی۔ مؤنث (۴) ناچیزی۔ مؤنث (۵) بی خبری
مؤنث۔ (ب) (۱) بے بہرہ بقول آصفیہ وہ شخص
جو کسی سے فائدہ نہ اٹھائے۔ بدنصیب۔ بدبخت
(۲) فقیر۔ مفلس (۳) پریشان۔ پریشان حال
(۴) ناچیز (۵) بے خبر۔

بی بهره کردن استعمال۔ بمعنی بی نصیب
کردن و جا دارد که به همه معانی (بی بهره) هم

استعمال این کنیم که معاصرین عجم بر زبان دارند (صائب ره) مکن بی بهره یارب از قبول دل بیانم را • بر چشم خوبان آب ده تیغ زبانم را (اردو) بے بہرہ کرنا۔

بی بهره گذاشتن مصدر اصطلاحی فرس است به معنی بے بهره کردن که گذشت یعنی بی بهره داشتن است (عرفی ره) آن روز که ایثار شجاعت گذارد • بی بهره ز تیغت مگر آهوی حرم را • هر قطره که از مغز تکان تو گشاید • ریزد به گریبان تقاضون عدم را (اردو) بے بہرہ رکھنا۔

بی بی بقول برهان و جامع بکسر هردو و یا و سکون هردو یا (۱) زن نیکو و (۲) خاتون خانه صاحب سروری و بهار به معنی اول قانع (هاتفی ره) یا زنش گفت خواجه که بی بی دلبر منه که از وطن کیبی • صاحب ناصری بهردو معنی همزبان برهان (انوری ره) شیوهٔ اهل زمانه پیشه کن بگزین غلام • در حضر خاتون و بی بی در سفر اسفندیار • صاحبان هفت و انند هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که بمعنی دوم لغت ترکی است چنانکه صاحب کنز آورده و فارسیان استعمال این کرده اند صاحب انند این را لغت فارسی گفته و بعضی از معاصرین عجم هم و طرز بیان صاحب ناصری هم همان اگر لغت ترکی می بود صراحت می کرد چنانکه عادت اوست ما بینیم که صاحب کنز هم که محقق ترکی زبان است صراحت لغات فارسی می کند و برین لغت صراحت نکرد و معاصرین ترک لغت زبان خود می دانند و معنی اول مجاز معنی دوم است (اردو) (۱) اچھی عورت۔ مؤنث (۲) بی بی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ مؤنث۔ دیکھو لیڈی۔

بی با اصطلاح۔ بقول صاحب فدائی (۱) کسی که از راستی و بی پایداری فروغی نداشته باشد و دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده۔ **مؤلف** گوید که صاحب فدائی از علمای

معاصرین عجم بود قولش اعتبار را شاید اسم فاعل ترکیبی
است و معنی لفظی این (۲) آنکہ پای یا پارای رفتار ندارد
پس معنی دوم حقیقی است و معنی اول مجازش (اردو)
(۱) ناراست۔ وہ شخص جو راستی سے نیک نام نہو
(۲) وہ معذور جس کے پاؤن نہون یا لنجا ہو رفتار
سے عاجز ہو۔

بی پایاب اصطلاح۔ بقول بحر و بہار
و انند دریای عمیق (شیخ شیراز سے) وقتی در
آبی تا میان دستی و پائی می زدم ٭ اکنون ہمان
پنداشتم دریای بی پایاب را ٭ **مؤلف**
عرض کند کہ موافق قیاس (اردو) عمیق
دریا۔ مذکر۔

بی پایان اصطلاح۔ بقول بہار و انند
آنکہ نہایت ندارد **مؤلف** عرض کند کہ موافق
قیاس است (صائب سے) مرا جسن روز افزون
او عشق است بی پایان ٭ کہ در ہر دیدنی می گیرم
از سر عشق بازی را ٭ (ظہوری سے) رفتہ در
طوفان غم بر باد اسباب نفس ٭ آری آری
ظاہر است اثر آہ بی پایان ما ٭ (انوری سے)
محنت دشمن تو بی پایان ٭ مدت دولت تو
بی انجام ٭ (حافظ سے) درین دریای بی
پایان درین طوفان موج افزا ٭ دل افگندیم
بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا ٭ (اردو) بے حد
بقول آصفیہ۔ بے انتہا۔ بے شمار (بے پایان
بھی کہہ سکتے ہین)۔

بی پدر استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ
فرنگ یتیم **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل
ترکیبی بمعنی کسی کہ پدر او مردہ باشد (اردو)
یتیم بقول آصفیہ۔ عربی۔ بے پدر۔ پدر مردہ
اناتھہ۔ جس کا باپ مرگیا ہو۔

(۱) **بی پردہ** استعمال۔ چیزی و کسی کہ پردہ
ندارد۔ بی نقاب و بی حجاب۔ و استعمال این
با مصادر فارسی می شود چنانکہ (بی پردہ آمدن)
بمعنی بی نقاب و بی حجاب آمدن (صائب سے)

نگاه بی ادب در چشم قربانی نمی باشد ٭ بچشم ما چراغ صبح

ای قاتل نمی آئی ٭ و (بی پرده شدن) بمعنی بی نقاب

و بی حجاب شدن) و بی پرده دور کردن (وله)

نقاب اگر برخ دلبران حجاب شود ٭ رخ لطیف

تو بی پرده از نقاب شود ٭ و - - - -

(۳) **بی پرده گفتن** مصدر اصطلاحی است

همین است کنایه از صریح و آشکار گفتن -

صاحبان بحر و بهار ذکر این کرده اند **مؤلف**

عرض کند که این معنی مجازانه است دیگر هیچ

(خواجه شیراز رحمه) سخن بی پرده می گویم نخود

چون غنچه بیرون آی ٭ که بیش از چند روزی نیست

حکم میر نوروزی ٭ تحقیق همان که از سند پیش کرده شد

بهار (بی پرده سخن گفتن) هم آورده است و لیکن

زائد که (بی پرده گفتن) هم بزبان معاصرین

مستعمل است (اردو) ۱: بے پردہ کہنا

بے حجاب ... صاحب آصفیہ نے بے پردہ

کو ترک کیا ہے بمعنی بے حجابی (۲) صاف صاف کہنا -

بی پرکار اصطلاح - بقول وارسته و بحر

و بهار بی قاعده و بی اسلوب (صائب ره)

می روم چون لغزش مستان بپای بیخودی ٭ تا کجا

سر کنم نزدیک سیر بی پرکار خویش ٭ صاحب تحقیق الالفاظ

بمعنی بی انتظام گفته (وله) فریب خال گندم

گون او خوردم ندانستم ٭ که خواهد ساختن این

نقطه بی پرکار عاشق را ٭ **مؤلف** عرض کند که

دائره بی پرکار شبیه بی اسلوب و دور خوش اندام

قائم نمی شود - از همین معنی این اصطلاح بسبیل

مجاز بمعنی بی اسلوب قائم شد و برای غیر دائره هم

مستعمل (اردو) بے قاعدہ - بقول آصفیہ

خلاف قاعدہ - بے ضابطہ - معمول اور رسم

کے خلاف - بے ترتیب -

بی پربالی اصطلاح - بقول بهار و بحر

بمعنی بی افسردگی و بی اندوهی و بی غمی و بیباکی -

مؤلف عرض کند که پربالی یا فربالی لغتی نیست

و ترکیب این باکلمه بی ... عجمی نیست که لغت

باشد کہ متروک است و دیگر تحقیق ہم ازین ساکت
شتاق سند استعمال می باشیم و تکمیل بحث بر (بی پژمانی)
کنیم کہ بہ زای فارسی می آید (اردو) بے غمی
بے خوفی ۔ مؤنث ۔

بی پروا استعمال ۔ بقول بہار و انند بمعنی بی نیاز
و بیفراغ (ظہوری ؎) خامۂ بی مہر دلی پروا
زبان زد شد کنون ؏ بار دیگر بی مروت بیوفا
خواہم نوشت ؏ (ولہ ؎) نصیحت ہای عاشق
گوش کردن از تو بی پروا ؏ چنان خوش می نمای
کہ ظہوری پند نشنیدن ؏ (صائب ؎) مرا
سرگشتہ دار چشم بی پروانگاہ او ؏ نگردد ہیچکس پابست
ہر فتنہ بی پروائی را ؏ (ولہ ؎) می بجرئت در
قدح دریای تہمت مینا کند ؏ دخل دریا ابر را
در طرح بی پروا کند ؏ (اردو) بے پروا
بقول آصفیہ مستغنی ۔ بے غرض ۔ بے فکر ۔ بے حاجت

بی پروانگاہ اصطلاح ۔ بہار ۔ انند کہ این از
معنی ساکت و صاحب انند بنقل نگارش مؤلف
عرض کند کہ (بی پروا) ہمان است کہ گذشت
و این اسم فاعل ترکیبی است کنایہ از کسی کہ نگاہ
بہ بی پروائی کند و (بی پروانگاہی) بزیادت
یای مصدری بی پروائی باشد در نگاہ کردن
(صائب ؎) ز بی پروانگاہی آب در چشمش
نمی گردد ؏ سر خورشید اگر آن سنگدل را در کنار
افتد ؏ (اردو) وہ شخص جو نگاہ مین بے پروا
ہو (نگاہ مین بے پروائی) مؤنث ۔

بی پروبالی اصطلاح ۔ بی سر و سامانی ۔
(صائب ؎) ما را رساند بی پروبالی بکوی دوست
پروانہ را بشمع اگر بال و پر رساند ؏ (اردو)
بے سر و سامانی ۔ مؤنث ۔

بی پرہیز اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ
فرنگ (۱) شہوت پرست و زانی مؤلف
عرض کند کہ معنی لفظی این (۲) آنکہ پرہیز و احتراز
نکند ۔ اسم فاعل ترکیبی است و معنی بیان کردۂ
انند را اگر سند استعمال پیش شود کنایہ دانیم ۔

معاصرین عجم بمعنی مجازی بر زبان ندارند (اردو)
(۱) شهوت پرست ۔ عیاش (۲) دیکهو بد پرهیز ۔

بی پژمانی اصطلاح ۔ بقول بحر بی افسردگی
و بیغمی و بی ترسی **مؤلف** عرض کند که آنچه
صاحب برهان در ملحقات به رای مهمله به همین
معنی آورده عجبی نیست که اصل آن همین باشد
که زای فارسی به رای مهمله بدل شود چنانکه
پژکم و برکم و پژمان به زای فارسی بکسر اول
بمعنی افسرده می آید پس (بی) [illegible] با این
زیاده کرده مرکب کرده اند [illegible] مؤلف
قیاس است (اردو) دیکهو بے پژمانی ۔

بی پشت اصطلاح ۔ بمعنی بی مدد و یار

همین است (بادهٔ بی پشت) که بجایش گذشت
و سند این هم همدر آنجا مذکور (اردو)
بے مدد ۔ بے اعانت ۔ بے سہارا کہہ سکتے ہیں

بی پیر اصطلاح ۔ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ
فرنگ بکسر بای فارسی (۱) آنکه مرشد و هادی
ندارد و (۲) فاجر و بدکار **مؤلف** عرض کند که
بعض محققین معاصرین این را لغت غلط و محاورهٔ
هند دانند خطا می کنند معاصرین عجم بر زبان دارند
معنی اول حقیقی است و معنی دوم مجاز آن که کسی که
تقیید با شیخ ندارد همان فاسق و فاجر و بدکار است
(اردو) بے پیر بقول آصفیه فارسی (۱) نگرا ۔ بے استاد
(۲) بے اعتقاد ۔ بے ایمان ۔ بے درد ۔ سنگدل ۔ بے رحم

بیتا بقول برهان و ناصری و هفت و مؤید با اول و ثانی رسیده و فوقانی با الف کشیده بلغت
زند و پازند بمعنی خانه است که بعربی بیت خوانند صاحب جهانگیری در ملحقات این را آورده
مؤلف عرض کند که ما این را مفرس دانیم از بیت عربی بزیادت الف زائد در آخرش
متصرف در اعراب چیزی نیست که نتیجهٔ لب و لهجهٔ مقامی است (اردو) گهر ۔ مذکر ۔

بی تاب اصطلاح ۔ بهار و انند ذکر این کرده اند معنی ننگاشته **مؤلف** عرض کند که

بمعنی بی سکون و بیقرار اسم فاعل ترکیبی (میرزا بیدل ے)
دهم بر شوخی مژگان بی تاب تو می لرزد ٭ که روز روشب
زیر سایهٔ تیغند زان ابرو ٭ صاحب فدائی که از علمای
معاصرین عجم بود صراحت فرمایند که کسی که آرام از و
بریده شده باشد و قرار و سکون او از دستش رفته
و پیش از ان شکیب نداشته باشد (ظهوری ے)
زهی همت که بی تابان لقاصد ٭ جواب نامه و پیغام
بخشند ٭ (وله ے) در بر هر ذرّه بی تاب خورشیدی
نگر ٭ در دل هر قطرهٔ بی آب عمّانی ببین ٭ (اردو)
بیتاب بقول آصفیه - فارسی - بے طاقت - بےچین -
مضطرب - بےقرار - وه شخص جسے برداشت نهو

بیتاب انداختن مصدر اصطلاحی -
بمعنی بیتاب کردن است (ظهوری ے) بیتابی
خوشم کز تاب غم بیتابم انداز د ٭ که ترسم خویش را
آسودگی در خوابم انداز د ٭ (اردو) بیتاب کرنا

بیتاب عشق هر چه کند حق بدست اوست مثل صاحبان خزینه و محیط (الامثال؟) ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که فارسیان
این مثل را بحق عاشق استعمال کنند مقصود شان
همین است که عاشق بیتاب مرفوع القلم است
(اردو) دکن میں کہتے ہیں "عاشق کی گردن
پر خون نہیں چڑھتا" اس کا مطلب یہ ہے کہ
عاشق کو عقل نہیں جس سے خون کا مؤاخذه ہوسکے

بی تابی استعمال بمعنی بیقراری - یای مصدری
بالفظ (بی تاب) مرکب است (ظهوری ے)
بیتابی ما اینکه بر خسار تو محویم ٭ گویائی ما اینکه
بحرف تو خموشیم ٭ (صائب ے) همان چو
موج زنم دست و پا ز بی تابی ٭ ز بحر اگر چه امید
کنار نیست مرا ٭ (اردو) بیتابی بقول آصفیه
مؤنث - بےچینی - اضطرابی - گھبراہٹ -

بی تابی تیغ اصطلاح - بیقراری تیغ و کنایه
از تحریکش که دمی بیجا قرار نگیرد (ظهوری ے)
بیتابی تیغ او بماند ٭ تا از تن ما رسر نفتاد ٭
(اردو) تلوار کی حرکت - تلوار کا چلنا - تلوار کی چال

(۳۷۴)

بیتابی دویدن بر کسی — مصدر اصطلاحی
بیتاب شدنش و مبتلای بیتابی شدن کسی (ظهوری
ے) بر ظهوری دویده بیتابی ؎ بسکون اضطراب
بیمایم ؎ (اردو) بے تابی مین مبتلا ہونا بیتاب ہونا

بیت احزان — اصطلاح - بقول بہار
مرادف کلبهٔ احزان (۱) کنایه از خانهٔ حضرت یعقوب
بمفارقت حضرت یوسف علیهما السلام (انوری ے)
یوسف احسان چو در چاه جفا محبوس شد ؎ بنده
چون یعقوب سوی بیت احزان آمده است ؎ **مؤلف**
عرض کند که (۲) بمعنی حقیقیش ہر غمخانه را توان
گفت (اردو) بیت الحزن بقول آصفیه
(۱) اس کمرہ کا نام جس مین حضرت یعقوب علیه السلام
تنہا بیٹھکر حضرت یوسف کی جدائی مین رویا
کرتے تھے (۲) مجازاً ہر عاشق مہجور کا گھر
غمکده - رنج کا گھر -

بیتار — باوّل مکسور و یای مجہول بقول شمس
لفظی باشد فلان و بہمان و ہمچنین فلان را و بہمان
را ہم نویسند **مؤلف** عرض کند که دیگری
از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و معاصرین
عجم ہم بر زبان ندارند مجرد قول صاحب شمس
بدون استعمال اعتبار را نشاید (اردو)
دیکھو بہمان -

بیتاره — بقول سروری بحوالهٔ نسخهٔ حسین وفائی بتای قرشت و یای حطی و رای مهمله بوزن
بیچاره بلا باشد و چیزی که مردم آن را دشمن دارند (استاد کسائی ے) برگشت چرخ از
من بیچاره چون کنم ؎ و آہنگ جنگ دارد بیتاره چون کنم ؎ و فرماید که در فرہنگ بباے
فارسی آورده - صاحب مؤید ہم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که ما این را اسم جامد
فارسی زبان دانیم (اردو) کھوٹ بقول آصفیه - ہندی اسم مذکر - بیریت خبیث
شیطان - (دیکھو بلا)

بیت اقصی اصطلاح بقول بحر و غیاث بیت المقدس **مؤلف** عرض کند که از دو لغت عربی فارسیان بحذف الف و لام بترکیب خود استعمال کرده اند (اردو) بیت المقدس دیکھو ایلیا کا نمبر ۳

بتاقه بقول جهانگیری در ملحقات بایای مجهول بیگانه را گویند **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان دانیم بر اعتماد صاحب جهانگیری و عجب است از بینکه معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین اهل زبان و زبان دان این را ترک کرده اند اگر سند استعمال بدست آید توانیم قیاس کرد که مبدل (بی طاقه) باشد که طای حطی بدل شد به فوقانی چنانکه (تغطاق) و (تغتاق) و معنی لفظی این کسی که طاق ابرو یعنی شناسائی ندارد بیگانه باشد (اردو) بیگانه بقول آصفیه فارسی غیر، اجنبی، یگانه کا خلاف۔

بیت الاموال اصطلاح بقول بهار مرادف بیت المال خانه که اموال متفرقی بعد از ضبط در آن نگاه دارند (میرزا عبد الغنی قبول سه) از از شاعران مانند بعالم پادشاهان را چه نمی باشد خزینه تر از مدائح بیت اموالی ؎ **مؤلف** عرض کند که سند پیش کرده بهار تقاضای آن می کند که بقاعده فارسی این را بیت اموال (تا تمم گفته) که معنی حقیقی است دیگری از محققین ذکر این نکرد و بحث بیت المال بجایش می آید (اردو) بیت اموال اوس مکان سرکاری کو کہتے ہیں جس میں مال لاوارث محفوظ کیا جائے۔ مذکر۔

بیت الحرام اصطلاح بقول بهار و آرزو بیت الله و کنایه از (۱) گنبد مستطیل (سعدی سه) بدو گفت سالار بیت الحرام ؎ که ای حامل وحی برتر خرام ؎ (قدسی سه) از بسکه شیشه‌ها راست از هر طرف سجودی ؎ میخانه را طاعت بیت الحرام کردند ؎ صاحب بحر گوید که (۲) خانه کعبه را نام است **مؤلف** عرض کند که صاحب غیاث صراحت کرده که حرام مسجد راست بمعنی منع و در اینجا مسند بمعنی

اسم مفعول است یعنی خانه که منع کرده شده اند
قتال درو لیس یعنی دوم درست است و
اسنادی که گذشت برای معنی دوم می نماید و
می توان بسبیل مجاز معنی اول استعمالش کنیم که
خانه کعبه در مکه معظمه واقع است و همین لغت
بزبان عرب مستعمل و بترکیب فارسی بیت حرام
توانیم استعمال کرد (اردو) بیت الحرام
بقول آصفیه۔ مذکر۔ (۱) مکہ معظمہ وہ شہر جس میں
خانہ کعبہ واقع ہے۔ (۲) وہ گھر جس میں قتل اور
بعض مباحات کو منع کیا گیا ہے۔ خانہ کعبہ۔

بیت الحزن اصطلاح۔ بقول بہار و انند
بضم حا و سکون زا و بالتحریک همان بیت الحزن
که گذشت (خواجه شیراز ره) بدین شکسته
بیت الحزن که می آرد نشان یوسف دل
ازچه بر نخورد انش کو (صائب ره) با دلیلی
همچو بوی پیرهن یعقوب ما با منتکف در گوشه
بیت الحزن باشد چرا۔ **مؤلف** عرض کند که
تحقیق این بیت را اینجا عرض کرده ایم این ترکیب
بر وزن لغت عرب است که فارسیان استعمالش
کرده اند (اردو) دیکھو بیت احزان۔

بیت الحیات اصطلاح۔ بقول بحر برجی
که در وقت ولادت طالع مولود بود۔ صاحب
شمس بر نام برجی قانع۔ صاحب انند این را هم
مستعمل عربی زبان (بیت الحیوة) نوشته معنی
با صاحب بحر متفق۔ **مؤلف** عرض کند که فارسیان
بقاعده خود تصرفی در املای این کرده اند که
هیچ (اردو) بیت الحیات اس برج کا نام
ہے جو مولود کی ولادت کے وقت ہو طالع
مولود۔ مذکر۔

بیت الخلا اصطلاح۔ بقول بہار و بحر و
انند کنایه از متوضا و طهارتخانه (میرزا عبد الغنی
قبول ره) بود شعر هر کس که خالی ز لطف ابهام
نام او را که بیت الخلا است۔ **مؤلف** عرض
کند مرکب عربی است و اصطلاح فارسیان۔

(اردو) بیت الخلا بقول آصفیہ۔ مذکر۔ پاخانہ۔ جائے ضرور۔

بیت الدّعا اصطلاح۔ بقول بہار مرادف بیت الحرام (سلمان ساوجی سہ) پادشاہا ہر دعا کست بنی شعر من ٭ لاجرم چون کعبہ ہر بیتی ازان بیت الدّعاست ٭ **مؤلّف** عرض کند کہ موافق قیاس و مرکّب عربی است مستعملۂ فارسی زبان۔

(اردو) دیکھو بیت الحرام۔

بیت الدّوا اصطلاح۔ بقول بہار دواخانہ یا دار الشّفا و فرماید کہ این مجاز است (جمال الدین عبد الرّزاق سہ) ترتیب کردہ است ز بیت الدّوا فلک ٭ از خوشہ جو ز صبح مسا و ز حمل لسان ٭ صاحبان بحر و انند ہم ذکر این کردہ اند **مؤلّف** عرض کند کہ محاورۂ فارسیان است بترکیب لغات عرب (اردو) دار الشّفا دیکھو اجزاخانہ۔

بیت الشّرف اصطلاح۔ بقول بہار و بحر و انند باصطلاح اہل تنجیم برجی کہ شرف یکی از کواکب ہفتگانہ دران شود چنانچہ شرف آفتاب در حمل۔ صاحب مؤیّد بذیل لغات فرس این را با برج حمل مخصوص کردہ کہ شرف گاہ آفتاب است **مؤلّف** عرض کند کہ اصطلاح فارسیان است بترکیب دو لغت عربی زبان و ما اتفاق داریم بتعمیم اوّل الذّکر (اردو) بیت الشّرف بقول آصفیہ۔ مذکر۔ بلندی اور بزرگی کا گھر۔ نجومیوں کی اصطلاح میں وہ برج جس میں سات سیاروں میں سے کسی کو شرف اور سعادت حاصل ہو جیسے آفتاب کا شرف حمل میں۔ چاند کا ثور میں۔ مشتری کا سرطان میں۔ زہرہ کا حوت میں۔ عطارد کا سنبلہ میں۔ مرّیخ کا جدی میں۔ زحل کا میزان میں۔

بیت الصّنم اصطلاح۔ بقول بہار و بحر و انند بتخانہ (صائب سہ) صائب روا دار کہ بیت الحرام دل ٭ از فکرہای بیہدہ بیت الصّنم شود ٭ **مؤلّف** عرض کند کہ موافق قیاس

و اصطلاح فارسیان بترکیب لغات عرب ۔
(اردو) بت خانہ ۔ صنم خانہ ۔ مذکر ۔

بیت العتیق اصطلاح ۔ بقول بہار و مخزن مرادف بیت الحرام (سعدی ؒ) فطوبی لباب کعبۃ العتیق ؎ حوالیہ من کل فج عمیق ؎ صاحب انند می فرماید کہ معنی لفظی این خانۂ قدیم است چراکہ کعبہ اول برای عبادت آدم علیہ السلام مقرر بود بعد طوفان نوح ابراہیم علیہ السلام تجدید آن کرد و عتیق بمعنی کریم ہم آمدہ یا آنکہ آزاد کردہ شدہ است از غرق طوفان یا از دست تعرض کردن ظالمان مؤلف عرض کند کہ اصطلاح مرکب از دو لغت عرب است کہ فارسیان بترکیب خود استعمالش کردہ اند معنی لفظی این خانۂ گرامی و برگزیدہ و کنایہ از کعبۃ اللہ دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بیت الحرام ۔

بیت العروس اصطلاح ۔ بقول بہار و مخزن و انند (۱) خانہ کہ برای عروس مہیا سازند و تکلف در آن کنند و (۲) کنایہ از مکۂ معظمہ (نظامی ؒ) زسودای ہند و زصفرای روس ؎ فروشست عالم چو بیت العروس ؎ مؤلف عرض کند کہ معنی اول حقیقی است و معنی دوم مجاز آن بصفت آراستگی (اردو) (۱) عروس کا کمرہ ۔ مذکر (۲) مکۂ معظمہ ۔ مذکر

بیت الغزل اصطلاح ۔ بقول بہار و مخزن و انند کنایہ از بیت منتخب و گزیدہ (حافظ شیراز ؒ) شعر حافظ ہمہ بیت الغزل معرفت ؎ آفرین بر نفس دلکش و لطف سخنش ؎ (محسن تاثیر ؒ) در خانۂ کہ جلوہ کند مصرع قدت ؎ منظور انتخاب بود بیت الغزل شود ؎ (ابو طالب کلیم ؒ) خالش بمیان ابرو بمعنی بجا فتادہ ؎ بیت الغزل نشانی و از انتخاب دارد ؎ مؤلف عرض کند کہ اصطلاح فارسیان است بترکیب دو لفظ عربی (اردو) بیت الغزل بقول آصفیہ ۔ مذکر ۔ عمدہ اور بہتر شعر ۔ اعلیٰ مضمون کی بیت ۔

بیت الفراغ اصطلاح ۔ بقول انند و

وشمس مرادف بیت الخلا مؤلف عرض کند کہ اصطلاح فارسیان بترکیب دو لغت عرب است (اردو) دیکھو بیت الخلا۔

بیت اللطف اصطلاح بقول وارستہ و بحر و انند و غیاث لولی خانہ بہار این را بہ نون عوض لام (بیت النطف) نوشتہ و نطف جمع نطفہ آمدہ (شفائی سہ) آنانکہ زن خویش نمایند مبتذل از جمعند بہ بیت اللطف انجمن تو چو (اتا سمی شاپور) دیروز آنکہ مرید شیخ دین بود بگاہ امروز گاہ دشمنیا بیت اللطف است و صاحب تحقیق الاصطلاحات می فرماید کہ لطف بالضم و بفتحتین بیک معنی آمدہ چنانچہ از قاموس مستفاد می شود مؤلف عرض کند کہ ما (بیت النطف) را اگر بنون عوض لام می آید اصل دانیم واین را تحریف و تصحیفش (اردو) چکلا بقول آصفیہ۔ سنا ہی۔ بزرگ کسبی خانہ ارباب نشاط کے رہنے کا مقام۔ رنڈیوں کا محلہ۔

بیت الماء اصطلاح بقول بول چال مرادف بیت الخلا مؤلف عرض کند کہ اصطلاح ساختہ عجم است بترکیب دو لغت عربی بر سبیل کنایہ غیر لطیف (اردو) دیکھو بیت الخلا۔

بیت المال اصطلاح بقول بہار و مرآت بیت الاموال کہ گذشت صاحب بحر بحوالہ کشف می فرماید کہ (۱) آن مال کہ ہمہ مسلمانان را دران حقی بود و بحوالہ غیاث گوید کہ (۲) جائیکہ اموال متوفی بعد ضبط نگاہ دارند مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این مقامی کہ دران جا اموال محفوظ کنند و در اصطلاح مقامی را نام کردند کہ اموال لاوارث را دران مقام محفوظ کنند و معنی اوّل بر سبیل مجاز یعنی مال لاوارث را ہم بیت المال گفتند۔ (اردو) بیت المال بقول آصفیہ۔ اسم مذکر (۱) لاوارث اسباب۔ وہ مال جس میں تمام مسلمانوں کا حق ہو (۲) خزانہ شاہی۔ خزانۂ عامرہ (مال کا مقام)

بیت المایجی بقول بحر و انند و غیاث

کسی کہ از طرف سلطان بر بیت المال متصرف
باشد **مؤلف** عرض کند کہ محققین تعریف خوشی
نکردہ اند فارسیان (بیت المالچی) منتظم
بیت المال را گفتہ اند کہ آن را نگاہدارد و
بحکم سلطان بجایش صرف کند (اردو)
بیت المال کا منتظم یا مہتمم - مذکر -

بیت المعمور | اصطلاح - بقول بحر خانۂ است
در آسمان برابر کعبہ و آن مسجد ملائکہ است
و فارسیان بدون الف و لام استعمال کنند
(صائب ؎) خراب است کہ خوشتر ز بیت معمور
است ۔ ہمتی کہ از تپش دل خراب می سازند ۔
(مسیح کاشی ؎) ہمین ماییم و یکدل اندران
دل ز خم ناسوری ۔ نباشد چون دل ویرانۂ
ما بیت معموری ۔ **مؤلف** عرض کند کہ ما
نظر بموضوع خود این را بجایش قائم کردہ ایم
(اردو) دیکھو بیت معمور - مذکر -

بیت المقدس | اصطلاح - بقول برہان
در ملحقات (۱) بلدہ ایست مشہور از شہرہای
فلسطین صاحب بحر گوید کہ بتشدید دال و (۲)
قبلۂ یہود و نصاری و بفتح میم و تخفیف غیر آن ہم
بہار بہ نقل عبارت بالا از عرفی سند آوردہ (؎)
سینہ ریشی از عدم آوردہ و آسودہ رفت ۔
عصمتم آمد ببیت المقدس و آلودہ رفت ۔
(خاقانی ؎) بگردانم ز بیت اللہ قبلہ ۔ ببیت المقدس
و محراب اقصی ۔ صاحب غیاث گوید کہ مسجد بیت
در ملک شام کہ حضرت داؤد علیہ السلام آن را
باتمام رسانید و قبلۂ اکثر انبیا ہمان بود **مؤلف**
عرض کند کہ ما اشارۂ این برایلیا کردہ ایم
معنی دوم حقیقی است و معنی اول مجاز آن فارسیان
بمعنی دوم بتخفیف قاف و بمعنی اول بتشدید
خوانند (اردو) (۱) بیت المقدس ایک
شہر کا نام جو ملک شام میں واقع ہے جس میں
مسجد اقصی واقع ہے (۲) مسجد اقصی مؤنث
جس کا اشارہ ایلیا کے تیسرے معنوں کے ترجمہ میں گزرا ہے

(۱) بیت النّطاف | **(۲) بیت النّطف** اصطلاح. بقول بہار (۱) بکسر نون و (۲) بضم نون و فتح طا مرادف (بیت اللّطف) که گذشت و فرماید که از بعضی بمعنی نجاست خانه مسموع است و اگر این باثبات رسد مجاز خواهد بود (حکیم شرف الدّین شفائی ره) بابی تو جاروب کش بیت نطف شد ٭ اجداد تو گشتند بتدریج بزرگان ٭ **مؤلّف** عرض کند که ما اشاره این بر (بیت اللّطف) کرده ایم مخفی مباد که نطاف و نطف هر دو جمع نطفه باشد در عربی و این مرکب اضافی است بقاعدۂ عربی فارسیان بدون الف و لام بقاعدۂ خود استعمال این کنند (اردو) دیکھو بیت اللّطف۔

بی تأمّل استعمال. بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بی اندیشه و بی فکر (صائب ره) ایکه در لقمۂ بی سنگ نہفت است فلک ٭ بی تأمّل مگذار ہم بگیر دندان را ٭ (ولہ ره) ہیچکاری

بی تأمّل گرچه صائب خوب نیست ٭ بی تأمّل آستین افشاندن از دنیا خوش است ٭ (اردو) بلا تردّد. بلا توقّف. بقول آصفیہ بے تأمّل دیکھو بلا تأخیر۔

بیتانه بقول برہان بافوقانی بروزن و معنی بیگانه که نقیض آشنا باشد و صراحت کند که لغت زند و پازند است صاحبان ہفت و مؤیّد و سوارد و انند ہم ذکر این کرده اند **مؤلّف** عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است بمعنی لفظی این منسوب به بیتان یعنی محض پود و از نده یعنی پارچۂ بی تار است و کنایه از ناقص و بیگانه که تان بمعنی تار نقیض پود آمده (اردو) بیگانه دیکھو بے تاقہ۔

بی تب و تاب اصطلاح. کسی که تب و تاب یعنی بیقراری ندارد (صائب ره) بی تب و تاب بمحور شرابی نرسد ٭ تا باتش نرود کوزه بآبی نرسد ٭ (اردو) وہ شخص جسکو بیتابی نہ ہو

بی تجربگی استعمال۔ یعنی ناتجربہ کاری۔ معاصرین عجم بہ زبان دارند و صاحب یوسف سراج ہم استعمال این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان بقاعدہ خود یای مصدری بہ (بی تجربہ) زیادہ کردہ اند بہ تبدیل ہای ہوز با کاف فارسی (**اردو**) ناتجربہ کاری۔ مؤنث

بی تحاشی اصطلاح۔ بقول بحر (۱) بمعنی بیگی و (۲) بی باک۔ صاحب ملحقات بہ بیان بیگی اول معنی دوم را بی باکی گفتہ۔ صاحبان موید و انند و ہفت شفق با ملحقات بہ بیان **مؤلف** عرض کند کہ باہم اتفاق داریم با او (انوری علیہ الرحمۃ) چون بہ انگیخت مرا رخت و چراغی افروخت بی تحاشی چو رفیقی کہ بود از اشباہ ؎ (والہ ھ) پیروزی و شاہی ترا مسلّم ؎ بر جملہ آفاق بی تحاشی ؎ (**اردو**) (۱) یکسوئی۔ مؤنث (۲) بی باکی بے خوفی۔ مؤنث۔

بیت حرام اصطلاح۔ ہمان بیت الحرام کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان بدون الف و لام ترکیب خود استعمال کردہ اند (انوری ھ) شخنش را مزاج سحر حلال ؎ درگہش را خواص بیت حرام ؎ (**اردو**) دیکھو بیت الحرام

بی تدبیر استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بی اندیشہ و بی پروا **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است مراد از کسی کہ بی فکر و اندیشہ کار کند (**اردو**) بے تدبیر اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو بدون فکر و اندیشہ کام کرے۔

بی ترازو دادن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی بی دریغ دادن (نظامی ھ) چو زہرہ درم در ترازو نہم ؎ دہا چون درم بے ترازو دہم ؎ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (**اردو**) بے دریغ دینا۔ کثرت سے دینا۔

بی ترتیب استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بی قاعدہ و بی انتظام **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (**اردو**) بے قاعدہ

دیکھو بے پرکار۔

بیت غزل پرکن اصطلاح۔ بقول بحر بیتی از فکر و تلاش عاری بود۔ صاحب انند بحوالہ غیاث گوید کہ یک یا دو بیت ضعیف المضمون کہ شاعر در چند اشعار برجستہ و پرمضمون خود داخل نمودہ با تمام رساند مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس و ہمچو محاورہ را بدون سند استعمال برحجت قول محققین ہند نژاد تسلیم نکنیم معاصرین عجم بر زبان نذارند و محققین اہل زبان ازین کنارہ کردہ اند (اردو) وہ بیت جو معمولی اور آسان مضمون پر شامل ہو۔

بیت فراغ اصطلاح۔ بقول برہان کنایہ از متوضاست کہ او سجانہ باشد۔ بہار گوید کہ ہمان بیت الخلا کہ گذشت (کمال اسمعیل ؎) من چو در حمام نشستہ بسر ریش ؎ او چو محدث فراز بیت فراغ ؎ صاحبان جہانگیری و ناصری در ملحقات ذکر این کردہ و صاحبان جامع و بحر و رشیدی و سراج ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است فارسیان بترکیب خود از دو لغت عربی مرکب کردہ اند (اردو) دیکھو بیت الخلا

بیت فرد اصطلاح۔ بقول بہار اضافت عام الی الخاص (میرزا بیدل ؎) فلک پیوستہ دور از دوستان میدارد مر بیدل ؎ ز بیرونی صفحہ آفاق بیت فرد را مانم ؎ مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است بمعنی شعر منتخب ولاثانی (اردو) منتخب شعر۔ لاثانی شعر جو اپنی خوبیوں میں فرد ہو اور عدیم المثال۔ مذکر

بی تقریب اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرہنگ بمعنی بی موجب و بی سبب مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎)
خوش بساط تازہ در بازار عجزم چیدہ بود ؎ بانہ خواہد چید بی تقریب برچیدن نداشت ؎ و لہ ؎ خوش تماشایی کہ بی تقریب ہر ساعت فرو گوید ؎ کنم با دیدۂ نمناک ماتمہا بیاد آرم ؎

(اردو) بے وجہ - بے سبب -

بتیل بقول بہار بوزن خطیل مخفف بیت المال و مقیس علیہ آن زبتیل کہ مخفف زین العابدین است چنانچہ از بعضی کتب تواریخ معلوم میشود (باقر کاشی در تعریف اشعار معاصرین ے) تبدل معنی پوشیدہ و ماندہ دہر یکو مال خود ساختہ بایکدوسہ بیت بتیل ہا **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم ازین بخبر و محققین زباندان و اہل زبان ازین ساکت از معنی شعر پیداست کہ بتیل درینجا بمعنی لاوارث است و عجبی نیست کہ مخفف بیت المال قرار دادہ باشند چنانکہ بہار گوید (اردو) لاوارث بقول آصفیہ جس کا کوئی وارث نہو - وہ چیز جس کا کوئی حقدار نہو -

بیت معمور اصطلاح - ہمان بیت المعمور کہ بجایش گذشت بترکیب دو لغت عربی بقاعدۂ فارسی (انوری ے) یارب این بارگاہ دستور است کہ یا نمودار بیت معمور است ہا (ولہ ے) کا کعبۂ دل بیت معمور فلک راطعنہ زدہا تاخیالت اندران ویرانہ مہمان آمد است ہا (اردو) دیکھو بیت المعمور -

بیت نظف اصطلاح - ہمان بیت النظف کہ گذشت بدون الف و لام بترکیب فارسی (اردو) دیکھو بیت النظف -

بی توشہ اصطلاح - بقول بحر (۱) فاسق و (۲) بی ذخیرہ - صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید کہ مفلس و محتاج و بی برگ و نوا **مؤلف** عرض کند کہ معنی دوم حقیقی است و معنی اول مجاز آن کہ فاسقان را توشۂ آخرت از اعمال صالح نباشد مشتاق سند استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم ہم زبان ندارند و محققین اہل زبان ازین ساکت (اردو) (۱) فاسق (دیکھو بلادہ) (۲) مفلس محتاج بے برگ و نوا -

بی تہہ (الف) اصطلاح - بقول خان آرزو

در چراغ ہدایت بیای مجہول و فتح فوقانی و ہای ملفوظ (۱)
بی حوصلہ (شفائی ؎) کرشمہ می زند انگشت برلب
کلاہم ؛ چگونہ رنجش بی تہ زبان نگہدارد ؛ و فرماید کہ
برین قیاس است ------

(ب) **بی تہی** بمعنی بی حوصلگی (سلیم ؎) پا بدامن
کش چو کوہ و رستم تمکین پیش گیر ؛ ہمچو دریا چند بتوان
جوش زد از بی تہی ؛ صاحب بحر ذکر ہر دو کردہ بہار
ذکر معنی اوّل (الف) گوید کہ (۲) بمعنی بی اصل -
(ملا فوقی یزدی ؎) فوقی از گردون مبر پشت
خندہ زد از رہ مرو ؛ عشرت او ہمچو قول کون دہان
بی تہ بود ؛ و ہم او (بی تہ است) را قائم کردہ
گوید کہ بمعنی (۳) شئی نامربوط و ہرزہ چانہ است
و فرماید کہ از اہل زبان بتحقیق پیوستہ (علی خراسانی
؎) ہر دو چشم من نشین دلنگ خوبی فلک ؛ دیدۂ خون
گشتہ ام چون آب دریای بی تہ است ؛ **مؤلف** عرض
کند کہ (الف) (۲) بمعنی حقیقی است یعنی چیزی کہ تہ ندارد
چنانکہ آب بی تہ و دریای بی تہ و کلام علی خراسانی
سند اوست و دیگر معانیش مجاز آن یعنی بی بنیاد
و بی اصل و غلط و ہمین معنی را کلام شفائی و ملا فوقی
یزدی سند است محققین بالا معنی (۱) و (۳)
بہ تغیری قائم کردہ اند کہ ہیچ است و برای ہر دو
لغت الف و ب دو معنی حقیقی و مجازی است
کہ ذکرش کردہ ایم و (ب) نیز بزیادت یای مصدری
(۱) بمعنی حقیقی و (۲) مجازاً بمعنی بی بنیادی و بی اصلیت
و غلطی دیگر ہیچ (اردو) الف (۱) وہ چیز جس کی
تھاہ نہو جیسے بے تھاہ دریا (۲) بے اصل بے
بنیاد اور غلط (ب) (۱) بے تھاہی جیسے دریا کی
بے تھاہی (۲) بے اصلیت غلطی - مؤنث -

بی جا استعمال بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ بمعنی بی محل و بی موقع **مؤلف** عرض
کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) بیجا
التفات تو با غیر و بدنماست ؛ بر خیرگی مشو بہ
و ز طعن بیجا بترس ؛ (اردو) بیجا - بقول
آصفیہ - فارسی - بے موقع - بے محل -

بیجاد اصطلاح بقول برہان با ثانی مجہول
بروزن ایجاد مخفف بی جادہ کہ (۱) کاہ ربا
و (۲) بقول بعضی سنگریزہ ایست سرخ
یاقوت تابسیار کم بہا و گویند کہ او نیز کاہ می ربا[ید]
و (۳) بعضی گویند کہ چیزی است کہ پر مرغ
را جذب کند صاحب سروری بمعنی دوم [illegible]
بدین صراحت کہ نوعی از یاقوت است [illegible]
ربا بید دشمن [illegible] اشعال [illegible] معدلت او [illegible]
[illegible] کہ از [illegible] کاہ است پر مرغ بیجاد گو
(استاد [illegible]) [illegible] و دران
لولو ولی جادہ [illegible] چشم [illegible] شنید [illegible]
دران لولو و بیجادہ [illegible] صاحبان جہانگیری و ناصری
سراج ذکر بمعنی کردہ صاحب رشیدی گوید
[illegible] ایست سرخ کہ کاہ ربا بید و پر مرغ
[illegible] کند **مؤلف** عرض کند کہ حق آنست
کہ بیجاد [illegible] اسم جامد فارسی زبان است
بمعنی سنگریزہ از قسم یاقوت کہ کہربا[ئی]

باشد کہ کہربائی کند و جاذب پر مرغ ہم (اردو)
یاقوت کم رنگ کی ایک قسم ہے جو گھانس اور
پر مرغ کو جذب کرتا ہے یعنی اپنی طرف کھینچتا ہے
جیسے کہربا۔ مذکر۔

بیجادہ بقول برہان و سروری و رشیدی
و جامع و جہانگیری و سراج اصل ہمان بیجاد کہ
[illegible] داشت (عرفی ؒ) تا ز کشش خواہش آویزش
مقصود [illegible] طبع کہ و بیجادہ بود آز و کرم ر[ا] [illegible]
[illegible] (ؒ) دین فیروزہ طشت از خون چشم [illegible]
آفاق شد بیجادہ معدلت (حکیم فرخی ؒ)
[illegible] بر داشت ز ان اعیان سرو ز روے
[illegible] بیجادہ [illegible] نگین [illegible] کاہ (انوری ؒ) [illegible]
عدل تو از جذب خاصیت بے جادہ از [illegible]
[illegible] است (شیخ آذری ؒ) می کند [illegible]
[illegible] پای مرغ بیجادہ
مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان
است (اردو) دیکھو بیجاد۔

بجاده آب اصطلاح - بقول بحر و ملحقات برهان (۱) هر چیز که زرد رنگ و سرخ باشد و (۲) شراب صاحب اسند بر شراب گلرنگ قانع - صاحبان هفت و مؤید گویند که شراب سرخ و کهربا رنگ و بمعنی سرخ فام **مؤلف** عرض کند که جاده لغت عرب است بتشدید دال مهمله بمعنی راه و در فارسی بتخفیف مستعمل پس معنی لفظی این (قلب اضافت) آب بی راه و مراد از آب رنگین و کنایه از شراب سرخ و زرد و تعمیم معنی اول تا بجائی است مخفی مباد که بجاده که بمعنی حقیقیش گذشت تعلقی دارد در ماخذ این در معنی سرخ و زرد (اردو) (۱) هر چیز جو سرخ و زرد رنگ هو (۲) شراب سرخ رنگ و زرد رنگ - مؤنث -

بجاده شدن اصطلاحی - بقول ملحقات برهان و بحر (۱) کنایه از زرد شدن و (۲) بیراه شدن صاحبان هفت و مؤید ذکر معنی مطلق این کرده بمعنی دوم قانع صاحب انند ذکر هر دو معنی کرده **مؤلف** عرض کند که معنی دوم حقیقی است و معنی اول مجاز آن مخفی مباد که (بر بجاده آب) معنی زرد و سرخ که مذکور شد بلحاظ ماخذ آن در معنی اول این هم قیاس متقاضی آن بود که سرخ را داخل کنند تا بجای حال برای معنی اول مشتاق سند استعمال می باشیم که محققین اهل زبان و معاصرین عجم از این ساکت اند (اردو) (۱) زرد هونا (۲) بے راه هونا -

بجاده گون تیغ اصطلاحی - بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ شمشیر خون آلود و خونریز صاحبان هفت و مؤید و شمس به تیغ خون آلوده قانع **مؤلف** عرض کند که ماخذ (بجاده آب) ... این وجه تعلق دارد با این برای معنی سرخی تیغ سرخ کنایه باشد از تیغ خون آلود و مخفی مباد که (بجاده گون) بمعنی رنگ بی راه است و چون اضافت آن بسوی تیغ کنند ضمیمش تیغی که رنگ یا را

و غیر معمولی وارد۔ مخفی نیست که رنگ معمولی تیغ
سپید است و رنگ غیر معمولیش همان سرخ که بحالت خونریزی
می باشد و همین دو رنگ است برای تیغ و بیجاده
که از بیجاده که گذشت این را متعلق گیریم و بیجاده
را در اینجا بر سبیل مجاز بمعنی سرخ پس معنی این تیغ
سرخ رنگ و این بهتر از ماخذ اول است
(اردو) خون میں بھری ہوئی تلوار تیغ خون
آلود کہہ سکتے ہیں۔ مؤنث۔

بیجاده لب اصطلاح۔ بقول انند بحواله
کشف اللغات آنکه لب او سرخ و زرد بود **مؤلف**
عرض کند که بر (بیجاده آب) ماخذی که مذکور شد
من وجه متعلق باین رنگ حقیقی لب عنابی است
و بحالت غیر معمولی زرد و سرخ می شود پس این
کنایست برای معشوق۔ طالب سند استعمال
می باشیم که محققین اهل زبان و معاصرین عجم ازین
ساکت اسم فاعل ترکیبی است (اردو) سرخ
اور زرد رنگ کے لب رکھنے والا۔

بیجاده مذاب اصطلاح۔ بقول لطائف
برهان و بحر و انند و مؤید و شمس (۱) کنایه از خون
و (۲) می سرخ رنگ و شراب زعفرانی **مؤلف**
عرض کند که مذاب بمعنی گداخته شده و ماخذ (بیجاده
آب) بجایش مذکور و این کنایه درست است برای
شراب و معنی دوم اصل و معنی اول مجاز آن (اردو)
(۱) خون۔ مذکر (۲) لال اور زعفرانی شراب مؤنث

بیجا شدن ناف مصدر اصطلاحی۔ بقول
اکسیر اعظم (جلد سوم) ذیل مرض (تحرک سره) مرضی
است که بقول بعض اساتذه حرکت عضله شکم
قریب ناف از جای خود است و علاجش مالش
شکم و رگی که قریب شتالنگ است بروغن گل
و دیگر روغن های ملینه و محلله **مؤلف** عرض کند
که موافق قیاس است و ذکر این بر افتادن ناف از
گذشت (اردو) ناف ٹلنا۔ دیکھو افتادن ناف

بی جرأت استعمال۔ بقول بهار و انند آنکه
در کردن کار جرأت ندارد (صائب ؏) دل

بی جرأت ناگوشہ نشین ادب است ؎ ور نہ لعل لب او بوسہ ربا افتادہ است ؎ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بے ہمت بقول آصفیہ کم حوصلہ پست ارادہ سست کاہل مجہول

بی جرم | استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بیگناہ و معصوم **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بے جرم۔ بے گناہ معصوم کو کہہ سکتے ہیں۔

(۱) **بیجگر** (۲) **بیجگری** | اصطلاح۔ (۱) بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بزدل و بدیل آن گوید کہ (۲) بمعنی بیمیا کی نقیض بہادری صاحب بحر ذکر (۲) کردہ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و در (۲) یای مصدری مرکب با (۱) (انوری ۵) از ان سپس کہ بہ تعریفت بگیرد و یارم رفت ؎ کہ مردمی کن و بخشیدہ بی جگری فرست ؎ (ظہوری ۵) تیغ بکشتن زمن و تیغ کشیدن از تو ؎ از جگر بیجگران را سپری می باشد ؎ (اردو) (۱) بزدل دیکھو اشتردل (۲) دیکھو بزدلی۔ مؤنث۔

بیجمالی | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بی رونقی (فقرۂ گلستان سعدی) بکر عروس فکر من از غایت بی جمالی سر بر نمی دارد **مؤلف** گوید کہ موافق قیاس است (اردو) بے رونقی۔ مؤنث۔

بیجن | بقول برہان بر وزن و معنی بیژن است کہ می آید صاحبان سروری و رشیدی و ناصری و سراج و جامع ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مبدل آن چنانکہ گزک و گجک (اردو) دیکھو بیژن۔

بی جواب | اصطلاح۔ بقول بہار و انند آنکہ قابل جواب نباشد صاحب بحر ہم ذکر این کردہ اسم فاعل ترکیبی است (صائب ۵) خجالت می کشم از نامہ ہای بی جواب خود ؎ کہ بار خاطر

آن رخنۂ دیوار می گردد ہ (ظہوری ۵) از
مشق نمی فتد زبانم ہ ہر چند سوال بیجواب است
ہ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است
(اردو) ناقابل جواب ۔

بی جوہر اصطلاح ۔ بقول برہان کنایہ از
مردم بی ہنر و بی عقل و بیچارہ صاحبان بحر و
جامع (جہانگیری در ملحقات) ذکر این کردہ اند
مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است ۔
(اردو) بے جوہر ۔ بقول آصفیہ وہ شخص جس کے
ہاتھ میں کوئی کام نہ ہو ۔ نکما ۔

(الف) **بیچارگی** استعمال ۔ الف بقول قدیم
(ب) **بیچارہ** کہ از علمای معاصر عجم بود
بمعنی عجز و درماندگی (ظہوری ۵) باین بیچارگی
کہ قطرہ در عرفات می افتم ہ بہ شورش تا کشیم
از بحر بازوی شناگیرم ہ صاحب انند نسبت (ب)
بحوالہ فرہنگ فرنگ گوید بمعنی بیکس و بی بہرہ
و بی بہرہ صاحب فرہنگ گوید کہ بمعنی عاجز و درماندہ
(ظہوری ۵) باعشق خطاست پنجہ گیری ہای بیچارگی
خود شکستہ بازو است ہ **مؤلف** عرض کند
کہ موافق قیاس است (اردو) الف بیچارگی
بمعنی عاجزی ۔ درماندگی ۔ مؤنث (ب) بیچارہ
بقول آصفیہ ۔ لاعلاج ۔ عاجز ۔ درماندہ ۔ بے بس
ناچار ۔ مجبور ۔

بی چراغ اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ
فرہنگ فرنگ بالکسر کنایہ از خراب و ویران
و ناآباد **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی
است کہ در مقام ویران و ناآباد شمع روشن
نمی شود (اردو) بے چراغ ۔ اردو میں اس
مقام کو کہہ سکتے ہیں جو ویران ہو ۔

بی چشم و رو اصطلاح ۔ خان آرزو
چراغ ہدایت می فرماید کہ مرادف (بی رو) است
بمعنی بی حیا (تاثیر ۵) بی چشم و روتری [illegible]
ای باغبان کجاست ہ گل چیدہ و شرم [illegible]
نکردہ ہ بہار و صاحب انند ہم ذکر این کردہ

مؤلف عرض کند که صاحب بحر بذکر معنی اول (۲) بمعنی بیمروت هم گفته هر دو موافق قیاس است و در سند تاثیر معنی دوم چسپان تر است (اردو) (۱) بے حیا جسکو حیا اور شرم نہ ہو (۲) بے مروّت جس کو مروّت اور اخلاق نہ ہو۔

بیچن بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بروزن و معنی بیژن که می آید مؤلف عرض کند که مبدل بیچن که به جیم عربی بجایش گفته چنانکه چوچبه و چوچپه (اردو) دیکھیے بیچن و بیژن۔

بیچند اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان بروزن ریوند۔ درخت را گویند۔ مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی زبان میدانیم و مشتاق سند استعمال که معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین اہل زبان ازین ساکت (اردو) درخت۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ مذکر۔ پیڑ۔ شجر۔ بروا۔

بی چوبہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ نوعی از خیمه که بی چوب باشد مؤلف عرض کند که ستون درمیانی ندارد (اردو) بیچوبہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا خیمہ جس میں چوب نہیں لگائی جاتی مؤلف عرض کرتا ہے کہ جس میں ستون درمیانی نہیں ہوتا۔

بی چون اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالکسر (۱) بی نظیر و بی مانند و (۲) نامی از نامہای حق سبحانه تعالی مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) (۱) بے نظیر (۲) خالق بے چون۔ مذکر۔

بیچہ اصطلاح۔ بقول غیاث و انند (۱) بمعنی معشوقہ و فرماید که مصغر و مخفف بی بی است۔ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار گوید که (۲) زن یہود را نامند مؤلف عرض کند که اسم جامد معاصرین عجم است نسبت معنی اول خیال ما این است که صاحبان انند و غیاث از قیاس کار گرفته اند و جا دارد که اسم جامد فارسی قدیم باشد

کہ معاصرین عجم آن را بتخصیص استعمال کردند محققین
اہل زبان از سہرد و بمعنی ساکت (اردو)
(۱) معشوقہ مؤنث (۲) یہودن یہودی عورت مؤنث

بیحاصل اصطلاح بمعنی بی نتیجہ و عجب
و ناممکن (صائب ؒ) اینکہ سر طالع خفتہ قبائے
خاصی دارند کہ غیبت بی حاصل اگر جلوہ ہرجائی
ست کہ (اردو) عجب و ناممکن۔

(الف) **بی حجاب** استعمال بقول آنند بحوالۂ
فرہنگ فرنگ بالکسر (۱) بمعنی بی حیا و بی شرم
و شوخ و (۲) بی پردہ ۔ **مؤلف** عرض کند
کہ اسم فاعل ترکیبی است (صائب ؒ) چو لبش
گلوی شیشہ موج بادہ گلرنگ او کہ می توان دید
از بیاض گردن او بیحجاب کہ و ----

(ب) **بی حجابی** بمعنی مصدری بزیادت یای
مصدریت (صائب ؒ) عرق نکردن از روی لیش
ز بی حجابی لیست کہ ستارہ محو در این آفتاب
می گردد کہ (اردو) بے حجاب (۱) بقول
آصفیہ۔ بے شرم۔ بے حیا۔ بے لحاظ (۲) بے پردہ
(ب) بے حجابی بمعنی بے پردگی کہہ سکتے ہیں۔

(۱) **بیحد** اصطلاح۔ بقول آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
بالکسر بمعنی بی نہایت و بے پایان و ----

(۲) **بیحد شدن** مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر بمعنی بدر رفتن از حد شرع (صائب ؒ) ہر کہ
بیحد شود۔ از حد نکند پروائی کہ چہ غم از محتسب
شہر یود ستان را کہ **مؤلف** عرض کند کہ ہر دو
موافق قیاس است (اردو) (۱) بے حد
دیکھو بے پایان (۲) حد شرعی سے تجاوز کرنا۔
خلاف شرع کام کرنا۔

(الف) **بی حساب** اصطلاح بقول بہار
و آنند (۱) معروف و (۲) کنایہ از ظلم و بیداد
(صائب ؒ) تا چند بی حساب با اہل نظر کنی کہ
اینک رسید نوبت روز حساب خط کہ (مخلص
کاشی ؒ) شاہی کہ بر رعیت خود بی حساب
کرد کہ سیلاب گشت و خانہ خود را خراب کرد

صاحب تحقیق الاصطلاحات بنسبت معنی دوم گوید
که معنی کار بیجا باشد (اشرف مازندرانی ـه) ایضاً
بجز انام عذابم نبری که هر جا که سری بپیچ و تا هم نبرا
گویا این همه بیحساب کنمن سرزد که مشکل بهشت
بی حسابم نبری که مؤلف عرض کند که مراد از
معنی اول یعنی حقیقی است یعنی بدون حساب
و کتاب و دریافت و تحقیقات و از مصرع دوم
کلام مازندرانی سندش پیداست و صائب هم گفته (ـه)
خواهی که بیحساب بجنت ترا برند که صائب نقش شمرده زن
خود حساب باش که و نسبت معنی دوم عرض می شود که نابجا که بیجا
و ظلم و بیداد حاصل شود از معنی اول معنی کاری بغیر دریافت
و تحقیق کردن بیجا باشد و بیداد بیجا کسی که کار متعلق به دست و ازین
مصرع اول سند مخلص کاشی استعمال این معنی
پیداست و از کلام اول صائب و مخلص کاشی

(ب) بی حساب کردن بمعنی کار بیجا و
ظلم و بیداد کردن بدست می آید (اردو)
الف (۱) بے حساب و کتاب ـ بے دریافت [illegible]

(۲) ظلم و بیداد، بیجا کام (ب) بیجا کام کرنا، ظلم کرنا

(الف) بی حضور
(ب) بی حضور داشتن
(ج) بی حضور شدن
(د) بی حضور کردن
(ه) بی حضوری

اصطلاحات
الف بقول
بحر و آنند
(۱) بمعنی
بیمار

مؤلف عرض کند که معنی حقیقی این (۲) پریشان
است که حضور قلب نباشد و معنی اول مجازاً ان
و (ب) پریشان و بیمار داشتن کسی را و شانی
تخلص ـه) ترا که در لب نوشین هزار گونه شکایت
که چرا همیشه مرا بی حضور باید داشت که (ج)
بقول خان آرزو در چراغ هدایت بمعنی بیمار
شدن و بتحقیق ما پریشان شدن هم (شفائی
ـه) یار عاشق شده است درمان چیست که
یعنی آنجا که بی حضور شود که (ملا آگهی ـه)
در جهان ده چیز دشوار است نزد آگهی که کرده
کردن آن می شود بی حضور که از عاشق [illegible]

فاسق شرم ٭ سگ بذل رذل ٭ عشوهٔ محبوب
بدشکل و نظر بازی کور ٭ لحن صوت بی اصولان
بحث علم جاہلان ٭ میهمانی بی تقلید و گدائی
بزور ٭ صاحبان بحر و انند ہم ذکر این کرده اند
و (د) مرادف (ج) (مخلص کاشی سه)
از بس دلم ز علقه کثرت رمیده شد ٭ گردید
بی حضور ز جمعیت حواس ٭ و (ﮦ) بقول آنند
جمعیت خاطر و فراغ دل نداشتن چه حضور
شگفتگی و خرمی است و حضورستان مقام آن
و امان مؤلف گوید که حاصل بالمصدر است
یعنی پریشانی و بیماری (عارف ایجی سه) چون
خامهٔ سگ مغز از بی حضوری دل ٭ شد پیش ربیع پریشانی
در هر سخیفه بارا ٭ صاحبان بحر و انند و بهار هم ذکر
این کرده اند (اردو) (الف) (۱) بیمار (۲)
پریشان (ب) پریشان اور بیمار رکھنا کرنا (ج)
و (د) پریشان اور بیمار ہونا (ﮦ) پریشانی و بیماری مؤنث

بی حقیقت | استعمال ـ بقول آنند بحوالهٔ
فرهنگ فرنگ بمعنی نا راست و ناخالص و بی اصل
مؤلف عرض کند که موافق قیاس است و
اسم فاعل ترکیبی (اردو) دیکھو بے اصل ۔

بی حمیت | استعمال ـ بقول آنند و بهار مرادف
بی حیا (سعدی سه) ببین آن بی حمیت را که
هرگز ٭ نخواهد دید روی نیک بختی ٭ مؤلف
عرض کند که موافق قیاس است اسم فاعل ترکیبی
(اردو) بے حمیت ـ بقول آصفیه بے شرم
بے غیرت ـ بے حیا ـ

بی حواس | استعمال ـ بقول آنند بحوالهٔ فرهنگ
فرنگ بمعنی بیخود و بی هوش مؤلف عرض کند
که موافق قیاس است اسم فاعل ترکیبی (اردو)
بے حواس ـ بقول آصفیه بے اوسان ـ پریشان
بے خود ـ آپے سے بے خبر ـ

بی حیا | استعمال ـ بقول بهار مرادف بی حمیت
گذشت و صاحب آنند هم بانش مؤلف
عرض کند که آنکه حیا و شرم ندارد موافق قیاس است

اسم فاعل ترکیبی) وازہمین است بیحیائی ثریا ذ
یایی مصدری بقاعدۂ فارسی (صائب)
ازخجالت مشرق پروین شود رخسارہ اش

گر چہرہ گر باو شود از بی حیائی آفتاب
(اردو) بے حیا۔ بقول آصفیہ بیشرم
بے ادب۔

بیخ بقول بہار بیخ مرادف این است بمعنی اصل وبالفظ برکندن بمعنی استیصال وبالفظ زدن
وکردن بمعنی ریشہ دواندن وبالفظ نشاندن ازعالم نہال نشاندن مستعمل (سعدی) تربیت
چو بیخ است وسلطان درخت ای پسر ماند از بیخ سخت۔ صاحبان انند وہفت
و رشیدی ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ بیخہ کہ می آید مزید علیہ این است واستعمال
این بامصادر فارسی در ملحقات می آید (اردو) بیخ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث جڑ اصل

بیخار اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
بمعنی بی خوف وخطر۔ **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ
باشد (اردو) بے خطر۔ بقول آصفیہ۔ بے خوف
(الف) **بی خانمان** اصطلاح بقول
(ب) **بی خان ومان** انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ (الف) (۱) بی خانہ وبی مسکن و (۲) مسافر
مؤلف عرض کند کہ اصل این (ب) باشد کہ
فارسیان بحذف واو عطف ہم استعمال این کردہ اند
(ظہوری) زسیل حادثہ بی خان ومان چہ غم

دارد۔ برای خواجہ در اندیشہ ام چہ اسباب
اسم فاعل ترکیبی است (اردو) الف
(۱) بے خانمان کہہ سکتے ہیں یعنے وہ شخص جو
گھر سے جدا ہو۔ بے مسکن (۲) مسافر (ب) مرادف (الف)
بی خایہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ خواجہ سرا وخایہ کشیدہ وخصی **مؤلف**
عرض کند کہ موافق قیاس است اسم فاعل ترکیبی
(اردو) خواجہ سرا۔ دیکھو اللہی کا نمبر (۲) مذکر
بیخبر استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ

غافل۔ ناآگاہ و بی وقوف **مؤلف** عرض کند
کہ اسم فاعل ترکیبی است موافق قیاس (انوری
ے) در جہان آیتی شد است زخش ؛ یکبار از
حال خویش بیخبر است ؛ (اردو) بے خبر۔
بقول آصفیہ۔ ناواقف۔ غافل۔ بے شعور (سوفیا)
دیکھو بد زمین کے دوسرے معنے۔

بیخ برآوردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ استیصال کردن است (ابوالفرج
رونی ے) برآرد بیخ طمع از خاک آدم ؛ کند
مسئول گرد طبع سائل ؛ (اردو) جڑ اکھیڑنا
بقول آصفیہ۔ بیخ کنی کرنا۔ استیصال کرنا۔ مٹانا۔

بیخ برانداختن مصدر اصطلاحی۔
صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت
مؤلف عرض کند کہ مرادف (بیخ برآوردن)
است (سعدی ے) براندازم بیخ شان از
بہشت ؛ کہ کوہم بگین می نگارند زشت ؛ (اردو)
دیکھو بیخ برآوردن۔

بیخ بردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
کہ قائم کردن بنیاد است (نظامی ے) جناح
از ہوا در زمین بیخ برد ؛ پس آہنگ شد در زمین
چاربیخ ؛ (اردو) بنیاد قائم کرنا۔

(۳۴۳۵)

بیخ برکندن مصدر اصطلاحی۔ مرادف
(بیخ برآوردن) است (انوری ے) برکندہ بد
عشق از بیخم ؛ تا بیخ صلاح و توبہ برکندم ؛ (اردو)
دیکھو بیخ برآوردن۔

بیخ پشم اصطلاح۔ بقول برہان بکسر خای
نقطہ دار کنایہ از گوشت است کہ بتازی لحم
گویند صاحب جہانگیری در ملحقات ذکر این کردہ
(حکیم نزاری ے) از عالم معاش سہ نعمت
گزیدہ اند ؛ رودی بکو و شیرۂ انگور و بیخ پشم (ان)
؛ صاحب سروری ہم در ملحقات آوردہ و صاحبان
جامع و سراج و رشیدی و جہانگیری و بہار ذکر این کردہ اند

وصاحب ناصری این را مخصوص کند با گوشت
گوسپند **مؤلف** عرض کند که تخصیص ناصری
موافق قیاس است و تعمیم دیگر محققین مجاز آن
(اردو) گوشت۔ دیکهو بیمریا۔ اور بلحاظ تخصیص
بکری کا گوشت۔

بیختن بقول موارد از بیرویزن گذراندن
و مضارع این بیزد۔ صاحب نوادر بذکر
معنی بالا صراحت کند که در مضارع و امر این
باب بلکه سائر ابواب مصادر ذات الخا۔ خای
آن به زای تازی بدل شود صاحب فدائی گوید
که جدا کردن نرمهٔ هر چیز سائیده و کوفته از ریزه
آن از رگ بیرویزن۔ صاحب انند بحواله
فرهنگ فرنگ گوید که غربال کردن۔ صاحب بحر
همین مصدر را به همین معنی با بای فارسی آورده
مؤلف عرض کند که ماخذ این بیزهٔ فارسی زبان
که بمعنی خالص با زای فارسی می آید بای هوّز حذف
و زای فارسی بدل شد به زای عربی چنانکه ژند و زند
و بیز باقی ماند که ماخذ و اسم مصدر بیزانیدن
است که می آید و از همین بیز زای هوّز را بدل
کردند به خای معجمه چنانکه فراز و فراخ۔ بیخ شد
و پس از ان علامت مصدر تن بقاعدهٔ فارسی
به وتیرهٔ کرده مصدری ساختند بمعنی غربال
کردن که مراد از خالص کردن است و آنچه بیختن
به بای فارسی به همین معنی می آید مبدل این چنانکه
تب و تپ پس آنچه صاحب نوادر تبدیل
خا با زای هوّز در مضارع و امر این بیان
می کند غلط است بلکه (بیزیدن) مصدری بود
که حالا متروک است و ترک آن بی غوری
صاحبان تحقیق بیش نباشد بتصدیق وجودش
از امر حاضر و مضارعش می شود کامل التصریف
بود بر خلاف این که سالم التصریف است
یعنی از مشتقات این بدون ماضی و اسم مفعول
و مستقبل نباید از ینجاست که فارسیان امر
حاضر و مضارع از مصدر مرحوم (بیزیدن) استعمال

کردند و محققین مصادر آن را متعلق باین کردند
اگر وجود (بیخ بیدن) الخ بود مصدر (بیخ ایندن)
کہ می آید از کسی پیدا شد این است حقیقت این
مصدر (اردو) چھاننا۔ بقول آصفیہ
متعدی چھٹی سے آٹا نکالنا بیختن کا ترجمہ فارسی

بی خرد بقول اننداج بحوالہ فرہنگ
فرہنگ بمعنی بی عقل و بی وقوف **مؤلف**
عرض کند کہ موافق قیاس بمعنی حقیقی است
(اردو) بے وقوف۔ دیکھو بدذہن کا نمبر (۴)

بی خمر و خاوند اصطلاح بقول اننداج
بحوالہ فرہنگ یعنی نہ مالک چیزی و نہ
مملوک کسی۔ **مؤلف** عرض کند کہ دیگر محققین
ازین ساکت و معاصرین عجم برزبان ندارند
مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو)
نہ مالک اور نہ مملوک۔

بیخ زدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ گوید کہ مرادف (بیخ کردن)
است کہ می آید بمعنی ریشہ دواندن (انوری
۔) گرچہ در رہگذری درد و غمت بیخی زدہ
گر شبا روزی چون ذکر تو درنشو نماست **مؤلف**
عرض کند کہ مراد از قائم شدن است و بس
(اردو) قائم ہونا۔

بیخست بقول جامع بروزن زردشت۔ درخت وغیرہ کہ از بیخ آن را کندہ باشند
و فرماید کہ باشین معجمہ عوض سین مہملہ ہم آمدہ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بہ سین مہملہ اصل است
و بہ شین معجمہ مبدل آن۔ (چنانکہ کستی و کشتی) چہ خستن بالضم عبارت از کندن است مجازاً
از کوفتن و اگر بہ فتح خا بود مجاز از مجروح کردن و اصل آن (بیخ خست) یعنی بیخ کندہ و
ضابطہ فارسیان است کہ ہرگاہ دو حرف از یک جنس جمع شوند حذف یکی از انہا جائز **مؤلف**
عرض کند کہ مخفف بیختہ بہ تخفیف ہای ہوز و بیختہ کہ می آید اسم مفعول (بیختن) مصدر است

کہ بعد این مذکور شود (اردو) وہ درخت جو جڑ سے اکھیڑا ہوا ہو۔

(الف) **بخیشتن** بقول برہان بکسر اوّل بر وزن دل بستن بمعنی (۱) درماندن و عاجز شدن۔ صاحبان انند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند و صاحب جامع بذکر معنی بالا (۲) محبوس گردیدن ہم گفتہ۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل گوید که از ہمین است ---------- (ب) **بخیشت** بمعنی درماندہ و عاجز اناقوسی بفتح و ضم خا نوشتہ و ظاہر الف ببای پارسی باشد کہ (پای خوست) آخر آمدہ و ببای تازی خطاست۔ صاحب بحر الف را اسا لم التعریف گوید کہ غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید و صاحب برہان نسبت (ب) گوید کہ بر وزن بستہ بمعنی (۱) درماندہ و عاجز و (۲) محبوس و بندی چنانکہ سروری می فرماید کہ گرفتار و درماندہ و عاجز را استہ خسروی سے) دل خستہ و بخیر و چشم بخیشتہ و گمراہ ہا گریبان بسپیدہ و دم نالان بسحرگاہ ہا و فرماید کہ ببای فارسی هم بنظر رسیدہ و غالباً این اصح باشد **مؤلف** عرض کند کہ الف مصدر لیست مرکب از پی بمعنی حقیقیش و خستن کہ بمعنی برکندن و خستن کردن و آزردہ ساختن می آید و معنی لفظی (پی خستن) برکندہ شدن از بیخ و کنایہ از درماندن و عاجز شدن و بمجاز محبوس گردیدن۔ بای فارسی بدل شد بعربی چنانکہ اسپ و اسب و تپ و تب و (ب) ماضی مطلق بزیادت ہای ہوز در آخر کہ افادہ معنی مفعولی کند (اردو) الف (۱) درماندہ ہونا، عاجز ہونا (۲) قید ہونا (ب) (۱) درماندہ۔ عاجز (۲) محبوس مقید۔ قیدی۔

بیخ سوسن اصطلاح۔ بقول ہفت و نہ بیخ اصل السوس را گویند کہ در ہندی ملہٹی نام است صاحب محیط ذکر این کردہ حوالہ سوسن نوشت و بر اصل السوس گوید کہ بکسر ہمزہ اسم

یونانی است و بفتح همزه اسم عربی و بیونانی غاوجی
و غلوفریا و به لاطینی ابرتش و در زبان افغانی
خوگاولی و در کشمیری شنگیر و بفارسی شیرازی
بیخ مهک و به اصفهانی مترو و به ترکی شیرین بیان
و بفرنگی کلیسریزه و در انگریزی لیکرس و
بهندی ملهٹی گویند. بیخ نبات سوس است
دو قسم می باشد تلخ و شیرین و مستعمل شیرین آن
مرکب القوی مائل بحرارت و معتدل در رطوبت
و یبوست و گویند گرم و تر در اول منضج اخلاط
غلیظه و مرکبه و مسکن تشنگی بسبب رطوبت
و عذوبت خود لهذا نافع التهاب معده خصوصاً
آب زلال نقوع آن و مقوی اعصاب و نافع
درد عصب و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو)
ملهٹی بقول آصفیه. هندی. مؤنث. اصل السوس
یعنی ملهٹی کی جڑ گھونگچی کے درخت کی جڑ بیخ مهک

بیخ شاخ دست | اصطلاح بقول شمس
بمعنی انگشت دست **مؤلف** عرض کند که دیگر

کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده و آنچه
قیاس می خواهد مقام وصل انگشت یا کف دست
را توان گفت و بیخ شاخ دست من وجه انگشت ها
دست را توانیم گفت باقی حال بدون سند استعمال
مجرد قول شمس اعتبار را نشاید (اردو)
ہاتھ کی انگلیاں مؤنث.

بیخشت | بقول برهان بفتح اول و ضم ثالث
بر وزن زردشت هر چیز که آن را از بیخ کنده
باشند مانند درخت و امثال آن و فرماید که بجای
شین نقطه دار سین مهمله هم آمده چه در فارسی
هر دو تبدیل می یابند صاحب سروری هم ذکر
این کرده (شمس فخری ره) چنان بنیاد ظلم
از کشور خویش * بفرمان الهی کرد بیخشت * دگر از
قد باسه) او ز معانی حقیر و بی هنر و عقل * جان نه
تن آن خسیس باد بیخشت * صاحبان جامع و
هفت و انند هم ذکر این کرده اند **مؤلف**
عرض کند که اشاره این بر (بیخست) گذشت

و این مبدل آنست چنانکہ کستی و کشتی (اردو) دیکھو بخست ۔

بیخشت کردن مصدر اصطلاحی ۔ یعنی از بیخ برکندن و استیصال کردن سند این بیخشت از شمس فخری گذشت و ماخذ این مصدر انجا مذکور (اردو) استیصال کرنا ۔ (۳۴۳۴)

بیخش درآبست مثل ۔ صاحبان تحزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این مثل را بحق کسی زنند کہ سرسبز و شاداب و خوشحال باشد مانند درختی کہ بیخ او در آب باشد و حاصل آن سرسبزی است ۔ (اردو) پھلا پھولا ہے ۔ صاحب آصفیہ نے پھلا پھولا پر فرمایا ہے صفت صاحب نصیب ۔ دولت مند ۔ امیر جلیسے ٭ پھلا پھولا گھر سب دیکھتے ہیں ٭ (عو) دکن میں کہتے ہیں ٭ ہرا بھرا ہے ٭ یعنی سرسبز ہے شاداب ہے ۔ دولتمند ہے ۔

(۱) **بی خطر** استعمال ۔ بقول اننڈ بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح ثالث بیخوف و بیم **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و از ہمین است مصدر ۔

(۳۴۳۶) (۲) **بی خطر آمدن** بمعنی بی خوف و خطر و بی مضرت واقع شدن (انوری ؎) عدل تو ہمائیست کہ چون سایہ بگسترد ٭ خاصیت خورشید دران بی خطر آمد ٭ (اردو) (۱) بے خوف ۔ نڈر ۔ (۲) بے خوف و خطر ہونا ۔ بے مضرت واقع ہونا ۔

بیخ کردن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ گوید کہ مرادف بیخ زدن است کہ گذشت و صاحب بحر (بیخ کردن درخت) را قائم کردہ گوید کہ مستحکم شدن آن در زمین **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (سعدی ؎) درخت کرم ہرکجا بیخ کرد ٭ گذشت از فلک شاخ و بالای او ٭ (اردو) دیکھو بیخ زدن ۔

(الف) **بیخ کن** استعمال ۔ صاحب آصفی

(ب) **بیخ کندن** ذکر (ب) کردہ از معنی ساکت

(ج) بیخ کنی مؤلف عرض کند که تقریباً
چیزی کردن و از بیخ و بنیاد برآوردن و نیست و نابود
کردن (کمال اصفهانی سه) آنکه بیخ فراق او کند
چو رستم زال زر توانا بود ٭ و (الف) امر بناضر
(ب) و اسم فاعل ترکیبی (انوری سه) نو بنیاد
ملک بیخ کن کشد است ٭ دشمن تو چو چهره در
ششدر ٭ و (ج) حاصل بالمصدر (ب)
صاحب انند بحواله فرهنگ فرنگ ذکرش کرده
(اردو) الف - بیخ کنی کر - بیخ کنی کرنے والا
(ب) بیخ کنی کرنا - بقول آصفیہ جڑ اکھاڑنا نیست
و نابود کرنا (ج) بیخ کنی حاصل بالمصدر (ب)

بیخ کوهی اصطلاح - بقول برهان بکاف بر
واو رسیده و هاى به تحتانی رسیده بیخ تلخی است
که شکران باشد و آن را بیونانی (تودریون)
گویند و بهترین آن از تغت آورند و تغت از
اعمال یزد است صاحبان جامع و ناصری و هفت
انند هم ذکر این کرده اند - صاحب محیط ذکر این نکرده

و به شنو کر آن هر چه می فرماید ما نقلش به (باریقون)
کرده ایم (اردو) دیکھو باریقون -

بیخ گوشش زرد است مثل - بقول
بهار یعنی قرمساق و شریر و فتنه انگیز است صاحبان
بحر و انند هم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که
خیال همان است که شریر و فتنه انگیز را بن گوش
زرد رنگ می باشد (اردو) بڑا شریر و بدذات
ہے - دکن میں اس موقع پر کہتے ہیں کانگوشیاں
کھایا ہوا ہے

بیخلوش بقول هفت ریم آهن را گویند
دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد
معاصرین عجم هم زبان ندارند مؤلف گوید که
اگر سند استعمال بدست آید توانیم قیاس کرد که
مرکب باشد از بیخ بمعنیش و لوش که بمعنی گل
سیاه و تیره که در بن حوضها و تهٔ جوی ها بهم می رسد
و این همان است که تحقیقش بر استقوردن بیان
کرده ایم (اردو) دیکھو استقوردن -

بیخ مہک اصطلاح - این ہمانست کہ بذیل بیخ سوسن اشارۂ این کردہ ایم و مہک اسم جامد فارسی زبان است برای سوسن پس این مرکب اضافی است مرادف بیخ سوسن **(اردو)** دیکھو بیخ سوسن -

بیخ نرگس اصطلاح - بقول خان آرزو در چراغ ہدایت بمعنی پیاز نرگس (کاہی سہ) چو بیخ نرگس اگر دورم افگند در خاک ؛ نہان درون کفن باشدم ہزار قدح ؛ بہار بذکر بمعنی بالا گوید کہ در نسخۂ شدرام این شعر بال یحیی شیراز است صاحب انند نقل نگار بہار **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است **(اردو)** درخت نرگس کی جڑ -

بیخ نشاندن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی گوید کہ از عالم نہال نشاندن است بہار بذیل بیخ اشارۂ این کردہ (حافظ سہ) شکر ایزد کہ دگر بار رسیدی نہ بہار ؛ بیخ نیکی بنشان و گل توفیق ببوی ؛ (انوری سہ) بیخ کان را نشاندست قضا ؛ شاخ آن جز کرم نیارد بر ؛ **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان بیخ بمعنی درخت و نہال ہم استعمال می کنند چنانکہ گویند یک بیخ درخت نشاندہ ایم یعنی یک درخت در زمین قائم کردہ ایم و این چنان است کہ نفر برای آدم و راس برای گاو و اسپ و زنجیر برای فیل **(اردو)** درخت بونا -

بیخ نوش اصطلاح - بقول مؤید در نسخ قلمی رئیم آہن (کذا فی الطب) و در نسخۂ مطبوعہ نولکشور این را بہ حای حطی عوض خای معجمہ آوردہ گوید کہ شرابیکہ در وی بیخ تریاک انداختہ باشند **مؤلف** عرض کند کہ آن (پیخ نوش) است کہ بجایش می آید و این لغتی است کہ محققین اہل زبان ترکش کردہ اند نی دانیم کہ صاحب مؤید این را از کجا پیدا کرد و بذیل لغات فارسی نوشت - صاحب محیط بر (خبث الحدید) گوید کہ بفارسی نوش و چرک آہن

ورنیم آہن و بشیرازی رتہ و بہندی لوہسکا میل و گیست نامند و آن ہمانست کہ بر (اسقوروں) ذکرش کردہ ایم وجہ تسمیۂ این ہیچ معلوم نشد کہ ترکیب بیخ با نوش چراست و در لغات فارسی نوش ہم بدین معنی نیامدہ چنانکہ صاحب محیط ذکرش کردہ (اردو) دیکھو اسقوروں۔

بی خوابی کشیدن مصدر اصطلاحی۔ مبتلای بیخوابی شدن (صائب ؎) دولت بیدار اگر یکچند بی خوابی کشید یاد کرد ایام بخت ناقضای خوابہا (اردو) بے خوابی کے مرض میں مبتلا ہونا۔

بی خواست اصطلاح۔ بقول بحر و انند و غیاث بمعنی بی تلاش و فکر و ناطلبیدہ مولف عرض کند کہ موافق قیاس است (صائب ؎) آہ از درد گران بی خواست می خیزد ز دل در کمان سخت حفظ تیر کردن مشکل است (اردو) بغیر طلب کے۔ بے خواست بھی لکھ سکتے ہیں۔ بے خواہش۔

بی خوانی اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بیمزگی و بی ذائقگی **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است کہ از خوان در اینجا خوان نعمت مراد است (اردو) بیمزگی بقول آصفیہ۔ مؤنث۔ بے لطفی۔

بی خواہش استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بی طوع و رغبت **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس و مرادف بی خواست است کہ گذشت (اردو) دیکھو بے خواست

بیخ و بار اصطلاح۔ بمعنی بیخ و بن است سند این از استاد فرخی بر معنی بیخ و بار گذشت (اردو) بیخ و بُن کہہ سکتے ہیں جیسے اُس نے اس باغ کو بیخ و بُن سے برباد کیا۔

بیخود اصطلاح۔ بقول بہار مرادف (بی خویش) و (بیخویشتن) کنایہ از مدہوش و متحیر۔ صاحبان بحر و فرہنگ فدائی و ہفت و انند ہم ذکر این کردہ اند (ظہوری ؎)

بیخودم پاس رازمی رسدم ؎ پا کم از نخش گدازمی رسدم ؎ (اردو) بیخود بقول آصفیہ آپ سے بیخبر۔ از خود رفتہ۔ بے ہوش۔ مدہوش۔ بدحواس۔ مخمور جسکو اپنی خبر نہو۔

(۵۰۴) (۱) **بیخود فتادن** استعمال۔ ہر دو مرادف یکدیگر است بمعنی از خود
(۲) **بیخود گردیدن**

بیخبر شدن و مدہوش گردیدن و بی ہوش و بی حواس شدن (ظہوری سلہ) در خمار زار خرقہ ظہوری شگفتہ دل ؎ بیخود بہ نکہت گل ساغر فتادہ ایم ؎ (ولہ سہ) روی بنمای کہ بیخود گردم ؎ چند در دیدن خود در وسازم ؎ (اردو) بے خود ہونا۔

(۵۰۵) (۱) **بی خودی** اصطلاح (۱)
(۲) **بی خودی سر کردن** بمعنی مدہوشی

و از خود رفتگی و بی ہوشی باشد (ظہوری سہ) بیخودی وام می توانم کرد ؎ شہرت خود اداشی دارم (۲) ظاہر شدن و واقع شدن و آغاز شدن بیخودی و مدہوشی (ولہ سہ) بیخودی سر کرد اگر حرف سفر برمگیر ؎ نیست از احوال خود ما را خبر بر مگیر ؎ (اردو) (۱) بے خودی بقول آصفیہ۔ مؤنث۔ بیہوشی۔ بدحواسی۔ وجد۔ عالم بیخبری۔ (۲) بے خودی واقع ہونا۔

بیخور و خواب استعمال۔ بقول اسند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی معروف **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی کسی کہ نہ چیزی خورد و نہ خوابش بیرد کنایہ از بے آرام و بے سکون۔ اسم فاعل ترکیبی است موافق قیاس (اردو) بے خور و خواب بقول آصفیہ وہ شخص جو کھائے نہ سوئے۔ بے چین اور بے آرام۔

(۱) (الف) **بی خویش** اصطلاح۔ الف
(ب) **بی خویشتن** بقول بہار باواو معدولہ بروزن بی ریش بمعنی بی خود و بیہوش و (ب) مرادف آن و مصدر - - - - - - -
(ج) **بی خویش شدن** بمعنی بیخود شدن

هم آمده که سندش از ظهوری بر (بخویش آیان)
گذشت صاحبان جهانگیری و بحر و رشیدی و بهار
و جامع و فدائی هم ذکر الف و ب کرده اند و
جهانگیری در ملحقات هم ذکر ب کرده و صاحب
ناصری بر الف قانع و بذیل آن ذکر ب هم فرموده
و بهار معنی متحیر را همین اضافه کرده ـ خان آرزو
در سراج بذکر این گوید که این معنی مجاز است
و صاحب رشیدی که آن را حقیقت شمرده خطا
مؤلف عرض کند که موافق قیاس و مرادف
بیخود است که گذشت (مولوی معنوی ب ...)
آنخواجه را از نیم شب بیماریی پیدا شده بود تا روز
بر دیوار با بیخویشتن سر می زند او (اردو)
الف اور ب ـ دیکھو بیخود (ج) بیخود ہونا ـ
بیخیه بقول بهار روانه مرادف بیخ (ظهوری
...) چنان بخیه و ریشهای متین که رگ رانده
در بهر کاو زمین او **مؤلف** عرض کند که حقیقت

این جا بر بیج گذشت (اردو) دیکھو بیج ـ
بیج یاب گرفته باد اصطلاح ـ بقول شمس
با بای اوّل و کاف دوم فارسی یعنی جهان خراب
شد و شش جهت از میان برخاست و بمعنی قیامت
و رستخیز **مؤلف** عرض کند که همه محققین فارسی
زبان و معاصرین عجم ساکت و خلاف قیاس است
و لغو اتفاق را نشاید (اردو) قیامت مؤنث
بی خیله اصطلاح ـ بقول برهان با خای نقطه دار
بر وزن بی حیله خرفه را گویند و بعربی بقلة الحمقا
صاحبان جامع و هفت هم ذکر این کرده اند صاحب
رشیدی صراحت مزید کند که مرادف (بوخله) خفا...
جهانگیری گوید که آن را بجمله دیرپین هم خوانند ـ
خان آرزو در سراج می فرماید که ظاهرا او به یا یا
برعکس آن تبدیل یافته و یای دوم از بوخله حذف
کرده اند **مؤلف** عرض کند که صراحت کامل
بیخ بکله) گذشت (اردو) دیکھو بخیله ـ

بید بقول برهان بکسر اوّل و سکون ثانی و دال (ابجد) نام درختی است مشهور و آن را

بعربی صفصاف خوانند۔ صاحبان سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج
ذکر این کردہ اند۔ (ناصری ؒ) حقیرم ای چمن پیرا ببین کز بی ثمر بیدم ⁂ کہ از جان سایہ ام
جوئی چو بر سر تافت خورشیدم ⁂ صاحب غیاث گوید کہ گویند این درخت بار ندارد و ما یار
این را دیدہ ایم کہ قابل خوردن نباشد مگر بید سادہ بجز شگوفہ ثمر ندارد و محققین نوشتہ اند کہ
ہفدہ نوع است صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار این را بید مجنون ہم گفتہ بہار
گوید کہ بدین معنی تیغ و خنجر و شمشیر و طرہ از تشبیہات اوست (خواجہ جمال الدین سلمان ؒ)
بہ تیغ بید و اسپر غم از دل کن غمرا بیرون ⁂ کہ تیغ بید۔ اسپر غم چو دید انداخت غم در رغم ⁂
(انوری ؒ) تا کشیداست قضا خنجر بید ⁂ ہمہ گلزار پر از پیکان است ⁂ (ولہ ؒ) در مصاف
قضا بجون عدو ⁂ تا بشمشیر بید گلستان باد ⁂ (محمد قلی سلیم ؒ) پریشان مادرم چون طرہ بید ⁂
چو مرغ بیضہ ضائع کردہ نومید ⁂ صاحب محیط گوید کہ اسم فارسی است معروف بہ بید سادہ و
بعربی خلاف و صفصاف و بترکی تال و سکور و بلغت افغانی اولہ و در ملک مالوہ تیکرہ مزاج
آن حار باعتدال و بقول صاحب کامل بارد و یابس و گویند ثمر آن معتدل میان رطوبت و یبوست
و دران قبض خفیف و برگ آن سرد و خشک و دران اندک حرارت و قبض و تلخی است و گل
آن سرد و خشک و منافع در اسد (الخ) مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است۔
(اردو) بید۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ مذکر۔ ایک قسم کے درخت کا نام جسے ہندی میں
بیت کہتے ہیں اس کے شاخوں میں بہت خمیدگی اور لچک پائی جاتی ہے۔

(لغہ) بیلہ۔ بقول صاحبان سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج نام

دیوی بودہ در مازندران کہ رستم او را کشت (حکیم فردوسی ؎) بدتید پہلوی دیو سپید بگ
جنگ گاہ اولاد و غندی و بید ٭ (ولہ ؎) نمائی مرا جای دیو سپید ٭ ہمان خان پولاد و غندی
و بید ٭ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان می نماید (**اردو**) بید۔ فارسی میں
ایک مازندرانی دیو کا نام ہے جسکو رستم نے قتل کیا تھا۔ مذکر۔

(۳) **بید**۔ بقول برہان و سروری و جہانگیری و رشیدی و جامع بمعنی باشید و بوید
(حکیم فردوسی ؎) میان بستہ دارید و بیدار بید ٭ ہمہ در پناہ جہاندار بید ٭ صاحب
ناصری گوید کہ مخفف بوید و بوید مخفف باشید **مؤلف** عرض کند کہ ناصری سکندری خوردہ
کہ بوید را مخفف باشید نوشتہ باشید از باشیدن است و بوید از بودن و ہر دو جمع حاضر
امر و بید مخفف بوید بخلاف واو (**اردو**) رہو تم۔

(۴) **بید**۔ بقول برہان و سروری و جہانگیری و ناصری و جامع کرمکی را گویند کہ کاغذ و
جامہ ہای پشمین را ضائع کند صاحب سروری گوید کہ بدین معنی مرادف بتید (منظفر ہروی
؎) ہوا چنان زبر ودت کہ آدمی خواہد ٭ کہ ہمچو بید بموئینہ در شود پنہان ٭ صاحب
رشیدی گوید کہ کرمی است کہ در بیدمی باشد و خوراکش بید است۔ خان آرزو در سراج
بر رشیدی اعتراض کند و با دیگر محققین متفق چنانکہ (بمند بید زدہ) و (قالین بید زدہ)
مؤلف عرض کند کہ ما ہم باتفاق ہمہ محققین زباندان و اہل زبان دان قول رشیدی
را بدون سند معتبر نداریم (**اردو**) وہ کیڑا جو کاغذ اور ریشم کو ضائع کرتا ہے۔ مذکر۔

(۵) **بید**۔ بقول برہان و سروری و جامع و سراج بمعنی بیہودہ و بی فائدہ و ناسودمند

باشد وقتی که مرادف بادشود چنانکه گویند (بادوبید) یعنی بفایده و ناسودمند (حکیم فردوسی ره) که بهرام دادش بایران نوید ٭ سخن گفتن اوشود بادوبید ٭ مؤلف عرض کند که استعمال این مفرد نیامده و بخیال ما بدل جهل باد است که بمعنی بخشش بمعنی هیچ گذشت الف بدل شد به تحتانی چنانکه ارمغان و یرمغان (اردو) بیهوده ـ بے فائده ـ

(۶) بید ـ بقول برهان و سروری و جهانگیری و ناصری و جامع بزبان هندی نام کتابی است مشتمل بر احکام دین هندوان و باعتقاد ایشان کتاب آسمانی است (امیر خسرو ره) زهی هندو زبانت مانده در بید ٭ که در محراب داری روی امید ٭ صاحب رشیدی گوید که نام چهار کتاب هندوستان که باعتقاد شان هر چهار کتاب آسمانیست صاحب غیاث گوید که در حقیقت آن یکی است و مشتمل است بر چهار دفتر ـ خان آرزو در سراج ذکر این کرده گوید که هندی صرف است مؤلف عرض کند که در سنسکرت نام این کتاب وید است به واو و بعض از هنود بید هم خوانند بی تحقیقی فارسیان آن را مفرّس کرده اند به تبدیل واو به موحّده چنانکه آو و آب (اردو) وید ـ بقول آصفیه سنسکرت ـ اسم مذکر ماخوذ از وید کتاب آسمانی ـ

(۷) بید ـ بقول برهان و جامع بمعنی هوش و شعور ـ صاحب غیاث بذکر این گوید که چنانکه بیدار بمعنی مقابل خفته خان آرزو در سراج گوید که (قالین بید زده) را صاحب مؤید الفضلا (هوش زده) دانسته باشد که بمعنی هوش هم آورده و صاحب برهان هوش را هوش خوانده این معنی قائم کرده باشد چنانکه بعد تفتیش و تنقیح معلوم می شود مؤلف عرض کند که بوجود (بیدار)

که اسم فاعل ترکیبی است تفتیش وتنقیح شما هیچ است (اردو) ہوش بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ فہم۔ بدھ۔ سمجھ۔ عقل۔ فراست۔ دانش۔ شعور۔

(۸) بید۔ بقول برہان بحوالۂ مؤید بمعنی ہوش کہ عربان فارہ خوانند۔ خان آرزو در سراج گوید که بدین معنی در هیچ کتاب لغت وکلام شعرا بنظر نیامده و فرماید که بخیال می رسد که صاحب مؤید در شعر استادی (فالی بیدنبوده) یا مثل آن دیده بقیاس معنی آن ہوش فهمیده مؤلف عرض کند که راست می نماید واین باریک بینی صاحب مؤید برای تائید فضلا است که ہوش را ہوش دانست وغیر از صاحب برہان که بحوالۂ او ذکر این کرد دیگری از محققین اہل زبان ذکر این معنی نکرد و دلیل صحت ہوش از لفظ (بیدار) بدست آمد وقیاس تقاضای آن نمی کند که اہل لغت ہوش را ہوش خوانده باشند باری حال این معنی را بدون سند استعمال تسلیم نمی کنیم (اردو) جو ہا۔ دیکھو نمبر کے پانچویں معنے۔

(۹) بید۔ بقول بہار نام گیاہی که بعربی خیزران گویند واز برگ آن پلنگ وامثال آن بافند وفرماید که بدین معنی بیت بقوقانی ہم متعارف (محمد سعید اشرف ؎) پی خواب بہار می فرش کردند ٭ پلنگ بید باف از سایۂ بید ٭ مؤلف عرض کند که صاحب محیط بر خیزران گوید که لغت فارسی است وبہندی بیت وچہ بیت وبعربی جنه که برگ آن شبیہ ببرگ نخل وکوتاه تر از آن واز برگ آن سطح کرسی وپالکی وچارپائی ہا بافند ودر ہند بسیار۔ گرم وخشک در دوم واشامیدن سائیدۂ آن جہت قطع نزف الدم وطلای آن رادع ومحلل اورام وموی چیده گنده وازخواص آنست که چون در جامه گذارند یا بجسد بدان ضرر نمی رساند (الخ) مؤلف عرض کند که چیزی که بہار را در غلط انداخت ہمین فرش کرسی وچارپائی ہاست که درین روزہا از پوست

(بید بمعنی اول) درست می کنند و دیگر ترجمهٔ هندی بیت و حقیقةً خیزران و برای بید فارسی است فارسیان آن را بید نمی گویند صاحب برهان هم بر خیزران ذکر بید نکرده و نوعی از چوب ولی گفته صاحب مخزن الادویه خیزران را لغت عرب گفته می فرماید که در فارسی خیزران به جهت تحتانی است و به هندی بیت صاحب محیط بر بینت هندی که به نون بعد تحتانی آمده ذکر خیزران کرده پس متحقق شد که ترجمهٔ هندی بید بیت است و ترجمهٔ هندی خیزران بینت به نون عجب است که صاحب محیط بر بینت اسم عربی خیزران گفته و اسم فارسی خیزران و این بالعکس (مخزن الادویه) باشد (اردو) بینت - بقول محیط هندی میں بیتم اور سنسکرت میں پتھودہ - بیترو دیالگوج اگرچاوہ - دیرگھہ پترکا - لیک -

بیداد اصطلاح - بقول برهان (۱) ظلم و ستم باشد و (۲) نام شهری از ترکستان و پادشاه آنشهر کافور نام جادوئی بوده آدم خوار که ستم او را گشت صاحب سروری ذکر هر دو معنی کرده (حکیم سنائی ره) قهر انصاف و زیب شیدیکیست || هیچ بیداد و شاخ بیدیکیست || (فردوسی ره) دژی بود بیداد نام و آباد بود || کجا نام آن شهر بیداد بود || صاحب قیدائی بر معنی اول قانع و صاحبان رشیدی و جامع و ناصری و سراج ذکر این کرده اند - بهار گوید که این مرکب است از بید و آد که کلمهٔ نسبت است و چون درخت بید بار ندارد این مرکب را اینجا بمعنی (۳) ظالم و ستمگار استعمال کرده اند - (حکیم ناصر خسرو ره) رها کن ظلم و عدل و داد بگزین || که باشد بیگان بیداد بیدین || و فرماید که بمعنی اول مرکب است از کلمهٔ (بی) و (داد) و بهمین معنی بالفظ کشتن و کردن و کشیدن می آید مؤلف عرض کند که باشند

بمعنی اوّل ہمان است کہ بہار ذکرش کردہ وعجبی
نیست کہ نام شہر بیداد ہم بوجہ مردم خواری
پادشاہ آن قرار یافت و ماخذ معنی سوم بیان
کردہ بہار ہیچ و این اسم فاعل ترکیبی است
بمعنی ظالم یعنی کسی کہ داد و انصاف ندارد
و استعمال این بامصادر فرس در لغات می آید
(اردو) (۱) بیداد بقول آصفیہ ۔ فارسی
اسم مؤنث ظلم و ستم ۔ جور و جفا ۔ جبر و تعدی
(۲) بیداد ترکستان کے ایک شہر کا نام ہے
جس کا پادشاہ مردم خوار تھا ۔ مذکر (۳) ظالم
بیدادگر ۔ دیکھو استنیہ کے چھٹے معنے ۔

بیداد آمدن مصدر اصطلاحی ۔ جناب
آصفی از معنی این ساکت **مؤلف** می گوید کہ
بوقوع آمدن ظلم (فغانی شیرازی ؎) فراموشم
شود چندانکہ نہ بیداد می آید ٭ ولی فریاد ازان
ساعت کہ یکیک یاد می آید ٭ (اردو) بیداد کا
ظاہر ہونا ۔ ظلم واقع ہونا ۔

بیداد پسندیدن استعمال ۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ روا داشتن ظلم و جور است و بیداد
پیشگی را پسند کردن (صائب ؎) باز صائب
عندلیبان را بشور آوردہ ٭ بر ہم آوازان خود
پسند این بیداد را ٭ (اردو) جور و جفا کو
پسند کرنا ۔

بیداد پیشہ اصطلاح ۔ بقول بہار و اند
ظالم و ستمگار باشد (نظامی ؎) دو بیداد
پیشہ بہ پیش اندرون ٭ بہ بیداد خود شاہ را رہنمون
٭ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است
(اردو) بیداد پیشہ ۔ کہہ سکتے ہین ۔ جفا پیشہ
بھی بترکیب فارسی ظالم کو کہہ سکتے ہین ۔

بیداد جستن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب
آصفی این را آوردہ از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ طلب و خواہش جور و جفا کردن و
بیداد جو کہ می آید از ہمین مصدر است (اردو

ظلم دوست۔ ظلم کو چاہنا۔ ظالمی کو پسند کرنا۔ ظلم کی فکر میں رہنا۔

بیداد جلوہ اصطلاح۔ بقول بہار و آنند از اسمای محبوب است **مؤلف** گوید کہ تحقیق سند استعمال این می باشیم اگرچہ اسم فاعل ترکیبی و موافق قیاس است ولیکن استعمال این از نظر ما نگذشت (**اردو**) بیدادگر معشوق کو کہہ سکتے ہیں۔

بیداد جو اصطلاح۔ ہمان کہ ذکرش بر بیداد جستن گذشت (قاسمی گونادی ؎) ز بیدادی چرخ بیداد جوی ٭ ز شاہ جہان بخت بر تافت روی ٭ (**اردو**) بیدادگر۔ بیداد جو کہہ سکتے ہیں۔ یعنی ظالم۔

بیداد داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی مبتلای بیداد شدن (عالی شیرازی ؎) دل ما این ہمہ بیداد ز چشم تو نداشت ٭ نیست اندیشہ خود البتہ بپای کسی است ٭ (**اردو**) بیداد کیا جانا۔ مبتلای جور و جفا ہونا۔

بیداد دیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف (بیداد داشتن) کہ گذشت (ناظم ہروی ؎) دلم بردی و کردی پشت بر من ٭ ندید از برق این بیداد خرمن ٭۔ (**اردو**) دیکھو بیداد داشتن۔

بیداد رسیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ عائد شدن ظلم بر کسی (ملا جامی ؎) از تیغ خسان اگرچہ بیداد رسد ٭ صد زخم ستم بر دل ناشاد رسد ٭ (ظہوری ؎) بیگانگان بر او ظہوری مگر رسند ٭ بیداد اینقدر ز یکدام آشنا رسید ٭ (**اردو**) ظلم عائد ہونا۔ ظلم واقع ہونا۔

بیداد رفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض

کند که مرادف (بیداد رسیدن) است که گذشت (ظهوری ؎) بران صید مسکین چه بیداد رفت ٭ که در دامم از یاد صیاد رفت ٭ (اردو) دیکھو بیداد رسیدن۔

بیداد کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که جور و جفا کردن (صائب ؎) فریاد غم نه چه بیدادها کند ٭ بر خاطری که سایهٔ گل کوه غم شود ٭ (اردو) ظلم کرنا۔ بیداد کرنا۔ جور و جفا کرنا۔

بیداد کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که تحمل جور و جفا کردن و مورد ظلم شدن (ظهیر فاریابی ؎) کینه پایهٔ من شاعریست خود بنگر که که چند گونه کشیدم ز دست او بیداد ٭ (اردو) ظلم سہنا۔ مبتلای ظلم ہونا۔

بیداد گذراندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که برداشت جور کردن (صائب ؎) بیداد فلک را به تغافل گذرانیم ٭ پوشیدن چشم است ز دشمن سپر ما ٭ (اردو) جور و جفا کا برداشت کرنا۔ ظلم سہنا۔

بیدادگر اصطلاح۔ بقول بہار۔ مرادف بیدادمند و بیداد وند بمعنی ظالم و ستمگار و فرمایم که موافق قاعده نا دادگر باید چه (دادگر) گویا صیغهٔ فاعل است و سلب آن بلفظ نا می شود چنانچه سلب وصف جاهل بناجاهل کنند نه بی جاهل مگر آنکه گفته شود که بیداد مرکب بمعنی ستم است یا مخفف بیدادی۔ اگرچه پسین احتمال ضعیف است پس بیدادگر بمعنی ستمگر باشد (خواجه نظامی ؎) تو با وادی او هست بیدادگر ٭ تو میزان زر و او ترازوی زر ٭ (فردوسی ؎) بغزنی مرا گرچه خون شد جگر ٭ ز بیداد آن شاه بیدادگر ٭ صاحب انند نقل نگار بہار۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات ہم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که گر بقول بہار

بمعنی کننده و سازنده همچون کوزه‌گر و امثال
آن و مرادف گار هم همچو آموزگار و آموزگر که ازین
هر دو معنی فاعلیت مفهوم می‌گردد وقتیکه با کلمهٔ
دیگر ترکیب شود پس این مرکب موافق قیاس
است مخفی مباد که (بیداد) بمعنی ظلم گذشت
پس درین مرکب بهمین معنی است (اردو)
بیدادگر۔ ظالم کو کہہ سکتے ہیں (ترکیب فارسی)
ظلم کرنے والا۔

(۱) **بیدادمند** اصطلاح۔ بقول بہار ہفت
(۲) **بیدادوند** مرادف بیدادگر۔ مؤلف
عرض کند که مند و مندش و ند بمعنی صاحب آمده
چنانکه دولتمند و دولتوند۔ صاحب دولت
را گویند (خاقانی ره) در سینه حلقه‌ها شود هم
آه آتشین ٭ از خاکساری دل بیدادمند او
٭ (میر خسرو ره) جفا بین زگردون بیدادمند
٭ چو من خسرو که در چنین تخته بند ٭ ره این شد
از وزد بیدادوند ٭ فضر است به شهزاده روی بانگ
٭ (اردو) دیکھو بیدادگر۔

بیدادی استعمال۔ بقول انند بحوالہ
فرہنگ فرنگ بمعنی ظلم و جفا و ستم مؤلف
عرض کند که با لفظ بیداد که بمعنی جور و جفا
گذشت یای مصدری مرکب کردند۔ صاحب
تحقیق الاصطلاحات بذیل بیداد ذکر این کرده
(قلیچ خان الفتی در نفائس المآثر ره) شب از بیداد
آن طفل مکتب یاد می‌کردم ٭ چو طفلان دست
بر سر می‌زدم فریاد می‌کردم ٭ (اردو)
بیدادی۔ بمعنی ظلم کہہ سکتے ہیں۔

بیداد یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کرده از معنی ساکت۔ مؤلف عرض کند که تبدا بمعنی
جور و جفا شدن (اشرف؟ ره) در فلک تیر بلا بدند
بی شوخی شعر چو یابد از سوزش دل بهر دو عمر صد بیداد
٭ (اردو) مستعمل کیا جور و جفا ہونا۔

بیدار اصطلاح۔ بقول سروری (۱) معروف و (۲) روشن و افروخته۔ بہار نسبت

معنی اول گوید که مقابل خفته مرکب از بید بمعنی شعور و آر که کلمهٔ نسبت است و فرماید که در صفات
آئینه[1] و بخت[2] و جان[3] و خاطر[4] و دل[5] و دولت[6] و شرم[7] و شبنم[8] و عرق[9] و عقل[10] و غنچه[11] و فتنه[12]
و مغز[13] و همت[14] مستعمل (میر خسرو ۳ه) جهان زنده از جان بیدار او ٭ زمین روشن از
روز بازار او ٭ (بدر چاچی ۵ه) زان سواریها که باشد صادقان را نیم شب ٭ صبح را
در خواب مانده خاطر بیدار من ٭ (صائب ۶ه) یکدل بیدار در زیر دهٔ افلاک نیست ٭ پردهٔ خواب
است گویا پردهٔ این سازها ٭ (وله ۷ه) دیدهٔ امید ما بر دولت بیدار نیست ٭ فتح باب
ما بچشم نیم خواب دیگر است ٭ (وله ۸ه) این چه چشم همیشه در خواب است ٭ وین چه
شرم همیشه بیدار است ٭ (وله ۹ه) از گل روی تو غافل که تواند گل چید ٭ که ز شبنم عرق
شرم تو بیدارتر است ٭ (بیدل ۱۰ه) یک غنچهٔ بیدار ندارد چمن دهر ٭ شاخ گل این باغ
بچشم رگ خواب است ٭ (صائب ۱۱ه) بوی سوختگان مغزها شود بیدار ٭ اگرچه همچو شرر
خوابگاه ما سنگ است (میر خسرو ۱۲و۱۳ه) ولی چون همت بیدار داری ٭ بپای آن باشد که
با این کار داری ٭ بلی چون بر کشد تقدیر خنجر ٭ نخست از عقل بیدار افگند سر ٭ و هم او فرماید
که (۱۴ه) بیدار بمعنی بیداری هم آمده (زرتشت بهرام ۱ه) نه در بیدار گفتم نه بهوش اسپ
نگویم خبر پیش تخت گشتاسپ ٭ صاحب انند نقل نگار بهار صاحب غیاث نسبت ماخذ گوید
که مرکب است از لفظ بید و دار یک دال را حذف کردند مؤلف عرض کند که ما همین ماخذ
را بهتر دانیم که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی هوش دارنده (انوری ۱ه) در تمنای یکدمی
بغنودم ٭ همه شب تا بروز بیدارم ٭ و دیگر استعمالات این در ملحقات می آید و تحقیق ما (۴)

بمعنی آگاہ و باخبر ہم آمدہ کہ مجاز معنی اوّل است چنانکہ فارسیان معاصر گویند ع شاہ ما خیلی بیدار است ۱۲ و بیدار دل ہم کہ در ملحقات آید تعلق دارد از ہمین معنی (اردو) (۱) بیدار بقول آصفیہ۔ خوابیدگی کے خلاف۔ جاگنا۔ ہوشیار (۲) روشن (۳) بیداری بقول آصفیہ بمعنی جاگ۔ جگن۔ ہوشیاری (۴) بیدار کہہ سکتے ہیں جیسے بیدار دل۔

بیدار بخت اصطلاح۔ بقول بہار و آنند معروف **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است مراد از کسی کہ بخت او بلند باشد یعنی طالعمند و بخت روشن و خوش دارندہ متعلق بمعنی دوم بیدار کہ گذشت (ظہوری ع) پر تلخ نیست رشک شکر خواب دیگران ۰ بیدار بخت شورشش افسانہ خوردہ ایم ۰ (ولہ ع) می نہد از تہمت بیدار بختان حرص و آز ۰ سر بخواب افسانۂ صبر و توکل می شنود ۰ و از ہمین است بیدار بختی بزیادت یای مصدری بمعنی خوش طالعی (ولہ ع) رسید نوبت بیدار بختیم وقت است ۰ کہ طفل خواب ز شیر فسانہ واگیرم ۰ (اردو) بیدار بخت بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اقبالمند۔ خوش نصیب۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ بیدار بختی بمعنی اقبالمندی خوش نصیبی کہہ سکتے ہیں۔

بیدار بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ (۱) بمعنی در عالم بی خوابی و ہوشیار بودن و (۲) از غفلت بیدار بودن است (شرف قزوینی ع) شب کہ می گفتم بجرم حال خود در صحبتش ۰ چشم بر ہم داشت آن بدخو ولی بیدار بود ۰ (فقرۂ معاصرین عجم ۲) شاہ ما بیدار بود ولی دستورش غافل بود (اردو) بیدار ہونا (۱) یعنی سوتا نہ ہونا۔ (۲) خبردار ہونا۔

بیدار خاطر اصطلاح۔ بقول بہار و

انند مرادف بیدار دل. کنایه از عاقل و هوشیار
(امیرخسرو) بیدار خاطران که جهان آزموده اند
٭ ایمن بخوابگاه جهان کم غنوده اند ٭ مؤلف
عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است و متعلق
بمعنی چهارم بیدار (اردو) بیدار دل
بقول آصفیه - حاضر طبع هوشیار (غافل کا مقابل)

بیدار خوابی اصطلاح - بقول صاحب
تحقیق الاصطلاحات - بیداری و بر وقت
غلبهٔ خواب **مؤلف** عرض کند که تعریف خوشی
نکرده و این بمعنی هوشیاری از خواب است
(صائب ؎) تا کی چو پاسبان ز حواس نه گو
شود ٭ بیدار خوابیم سبب خواب دیگران ٭ -
(اردو) بیداری - مؤنث غیر خواب کی حالت

بیدار داشتن استعمال - صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند که اکسی را از خواب باز داشتن -
(حالتی طهرانی ؎) تا سحر دوشم خیال چشم او ٭
بیدار داشت ٭ بود چشم تا سحر بیدار چون بیدار
داشت ٭ مخفی مباد که استعمال این مصدر (۲)
بمعنی چهارم بیدار هم توان کرد چنانکه معاصرین
عجم گویند "من خود را بیدار داشتم تا بجیله او
سکندری نخورم" (انوری ؎) بوستان
ملک را چه از شبخون خزان ٭ تا چو چشم بخت تو بیدار
دار دهبری ٭ (اردو) (۱) بیدار رکھنا -
یعنی سونے نہ دینا - (۲) بیدار رکھنا بمعنی غافل
نہ ہونے دینا -

بیدار دل اصطلاح - بقول بہار و انند
مرادف بیدار خاطر **مؤلف** عرض کند که ما تحقیق
این بہ ماخذ عرض کرده ایم (صائب ؎) نشمرد
نفس سحر که از جگر صبح ٭ هر روز نه بیدار دلان
روز حساب است ٭ (اردو) بیدار دل -
دیکھو بیدار خاطر -

بیدار دولت اصطلاح - بقول بہار و
انند (۱) دولت بیدار و (۲) بمعنی بیدار بخت

مؤلف عرض کند کہ (۱) قلب اضافت دولت
بیدار است و (۲) اسم فاعل ترکیبی بمعنی شاہی کہ
دولت او بیدار است یعنی بہ بیدار مغزی جہانبانی
کند (کمال اسمعیل ے) دوران عہد خواجہ
بیدار دولت است ٭ خفتہ است غمزۂ تو کہ بیدار
می کند ٭ (اردو) (۱) وہ دولت جو بیدار
ہو (۲) بیدار دولت - اس پادشاہ کو کہتے
ہیں جسکی دولت بیدار ہے یعنے جو بیدار مغزی
کے ساتھ حکمرانی کرتا ہے -

بیدار دیدن استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
کہ کسی را بعالم بیداری یافتن است (علی نقی اسنائی
ے) مرا ہر شب چو در زندان خواب کرد چشم تر گردد
٭ دلم را باغمت بیدار بیند یا نہ بیند ٭ (اردو)
بیدار پانا -

بیدار ساختن استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
کہ از خواب بیدار کردن و از غفلت ہم (طالب
آملی ے) بتن بو یا کند تصویر گلہای نہالی را
٭ بیا بیدار ساز د خفتگان نقش قالی را ٭ -
(اردو) بیدار کرنا - جگانا -

بیدار شدن استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ ہشیار شدن از خواب و از غفلت
(کلیم ہمدانی ے) بعد عمری کہ بخواب من بیدار
آمد ٭ گریہ ای برچشم ریخت کہ بیدار شدم
٭ (صائب ے) بیدار از نسیم قیامت نمی شود
٭ در ہر کہ نیست نالۂ زار سحری ٭ (اردو)
بیدار ہونا - نیند سے یا غفلت سے جاگنا -

بیدارک اصطلاح - بقول شمس دست
برنجن را گویند **مؤلف** عرض کند کہ دیگری
از محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ این
ہمانست کہ با ذکرش بمعنی اول دست برنجن
ذکر این کردہ ایم اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس

کرد کہ اسم جامد فارسی زبان است۔ ظاہرا
کاف تصغیر بر لفظ بیدار زیادہ شدہ است
از اینکہ زنان چون خواہند کہ بیدار باشند
و خواب نگیرد دست خود را کہ دران این
زیور باشد زیر رخسار گیرند و ساخت آن
بشکل دندان موش می باشد رخسار را تکلیف
می دہد و منع خواب کند و این عادت ہند
است عجبی نیست کہ در عجم ہم ہمین رسم باشد
باقی حال وجہ تسمیہ موافق قیاس است (اردو)
دیکھو ابیخن کے پہلے معنے۔

بیدار کردن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
کہ مرادف بیدار ساختن است کہ گذشت
(سعید قمی ؎) دوش خود را سر بدامان تو
بیدیدم بخواب ؏ کاش می مردم چرا بیدار کردم
خویش را ؏ (صائب ؎) سادہ لوحی کز دوا
انگیز شہوت می کند ؏ می کند بیدار دشمن را
بقصد جان خویش ؏ (اردو) دیکھو بیدار ساختن

بیدار کردن سبزۂ خوابیدہ مصدر
اصطلاحی۔ بقول بحر تقویت آن بہ آبیاری کردن
مؤلف عرض کند کہ موافق است کہ بیداری
سبزہ نشو و نمای اوست و نشو و نما می شود از
آبیاری (اردو) سبزہ کو پانی دینا آبرسانی کرنا

بیدار گردانیدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ مرادف بیدار ساختن و بیدار کردن
است (فغانی شیرازی ؎) ساقیا بیدار گردان
چشم خواب آلودہ را ؏ بادہ نوش و نقل کن
لبہای خون پالودہ را ؏ (اردو) دیکھو
بیدار ساختن۔

بیدار گردیدن استعمال۔ صاحب
بیدار گشتن آصفی ذکر ہر دو کردہ
از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف
بیدار شدن است کہ گذشت (صائب ؎)

اگر چہ نقش دیوارم بظاہر در گران خوابی ۔ اگر رنگ از رخ گل می پرد بیدار می گردم (فردوسی ے) ازین بارہ گفتار بسیار گشت ۔ دل مردم خفتہ بیدار گشت ۔ (اردو) دیکھو بیدار شدن ۔

بیدار ماندن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی خواب نکردن یا غافل نبودن است (انوری ے) خواب امن تو چنان عام شد اکنون کہ نماند ۔ در جہان جز خرد و بخت تو یک تن بیدار ۔ (اردو) بیدار رہنا ۔ نہ سونا ۔ غافل نہ رہنا دونوں معنوں میں مستعمل ہے ۔

بیدار مغز اصطلاح ۔ بقول برہان کنایہ از مردم عاقل و ہوشیار و خبردار ۔ صاحبان بحر و بہار و سراج و (جہانگیری در ملحقات) ذکر این کردہ اند (نظامی ے) برانگونہ کز چند بیدار مغز ۔ شنیدم درین شیوہ گفتار نغز ۔ **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بیدار مغز ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ عالی دماغ ۔ ہوشیار ۔ عاقل فہیم روشن دماغ ۔ زود فہم ۔

بیدار ہوش اصطلاح ۔ بقول بہار و انند مرادف بیدار مغز کہ گذشت (فردوسی ے) چہ گفت آن خردمند بیدار ہوش ۔ کہ با اختر بد مبردی مکوش ۔ **مؤلف** گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) دیکھو بیدار مغز

بیداری بہار از معنی ساکت و صاحب انند نقل نگارش صاحبان ہفت و انند ہم ذکر این کردہ اند کہ بمعنی ہوشیاری است انتہی از ینکہ از خواب باشد یا از غفلت ۔ یای مصدری بہ بیدار زیادہ کردہ اند بہار می فرماید کہ بلفظ کشیدن مستعمل و بخیال ما تخصیص کشیدن نیست استعمال این در ملحقات می آید (امیر خسرو ے) ببین تا چند بیداری کشیدم ۔ کزین سان خوابی اند بہ خواب دیدم ۔ (جمال الدین سلمان ے)

شب دراز بتحصیل علم وحکمت عین ٭ بسا کہ نرگس
مسکین کشید بیداری ٭ (صائب) اہل دل
را خواب تلخ مرگ بیداری بود ٭ شب زشتگی خواب
ما را حظ بیزاری بود ٭ (اردو) بیداری
بقول آصفیہ جاگ۔ جگن۔ ہوشیاری۔

بیداری بخشیدن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ عطا کردن بیداری باشد (ظہیر
تفرشی۔ نثر) گلاب افشانی شبنم ملاطفتش شوخ
چشمان نرگس نہار را از گران خواب غنچگی بیداری
شگفتگی بخشیدہ (اردو) بیداری عطا کرنا۔

بیداری پذیرفتن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ بیداری قبول وحاصل کردن است
(اسدی طوسی) یکی نور بینای تابندگی ٭
پذیرای بیداری و زندگی ٭ (اردو) بیداری حاصل کرنا

بیداری دادن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ مرادف بیداری بخشیدن است کہ گذشت
(افضل کاشی) یارب ہمہ خفتہ ایم بیداری
دہ ٭ در مستی و شہوتیم ہشیاری دہ ٭ (اردو)
دیکھو بیداری بخشیدن۔

بیداری داشتن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ بمعنی بیدار بودن است (حباب
اصفہانی) دو چشم روشن من در ہوای روی
تو داشت ٭ چو بخت و دولت شاہ زمانہ بیداری
٭ (اردو) بیداری رکھنا۔ بیدار ہونا۔

بیداری کشیدن مصدر اصطلاحی۔
صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ بمعنی بیدار بودن است (سلمان ساوجی
) شب دراز بتحصیل علم وحکمت عین ٭ بسا
کہ نرگس مسکین کشید بیداری ٭ (اردو) جاگتے
رہنا۔ بیدار رہنا۔ سونے نہ پانا۔

بیداری مفرط اصطلاح ۔ بضم میم بقول
اکسیر اعظم مرضی است کہ آن را در عربی زبان سہر
نام است کہ از یبوست سافج و مادّی و سوداوی
و حرارت و غیرہ عارض می شود کہ ازان در دہان
و بینی خشکی یا تری و در سر سبکی و غیرہ ظاہر می گردد پس
اگر مرض یابس باشد استعمال مرطوبات و اگر مرض رطوبی
است بعد منزج استعمال بیخ بادیان و اصل السوس
وغیرہ حسب رای طبیب مفید و مرض را دفع می کند
مؤلف عرض کند کہ صراحت کامل در جلد
اوّل اکسیر اعظم است و این لفظاً مرکب توصیفی
است (**اردو**) بیداری مفرط ۔ ایک مرض
کا نام ہے جو بے خوابی کا مرض ہے ۔ مذکر ۔

بیداشت استعمال ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ بالکسر بی پروا و غافل و بیداشتی بمعنی غفلت
و تساہل است **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ
موافق قیاس است ولیکن استعمال این از نظر
ما نگذشت و معاصرین عجم بر زبان ندارند تشانی
سند استعمال می باشیم (**اردو**) بے پروا
غافل اور بیداشتی کا ترجمہ بے پروائی غفلت مؤنث

بیداغ اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ بالکسر بمعنی بی عیب **مؤلف** عرض کند
کہ موافق قیاس است (**اردو**) بے داغ
بقول آصفیہ ۔ صاف ۔ بے عیب ۔ بن کلنک

بیدانجیر اصطلاح ۔ بقول بہار درختی است
معروف کہ در ہند ارنڈ خوانند صاحبان
ہفت و انند و غیاث و مؤید ہم ذکر این کردہ اند
صاحب محیط نسبت این ہر چہ نوشت ما نقلش
بر بادانجیر کردہ ایم ضرورت اعادہ اش
نیست (**اردو**) دیکھو بادانجیر ۔

بیدانش استعمال ۔ بقول انند بحوالۂ
فرہنگ فرنگ بمعنی بی عقل صاحب فدائی گوید
کہ نادان را گویند و آن کسی است کہ از خرد و
دانش بی بہرہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ
موافق قیاس و معاصرین عجم بر زبان دانند

(اردو) بے عقل۔ بقول آصفیہ احمق، اُلّو، نادان

بیدانہ اصطلاح۔ بقول انند بالکسر میوہ کہ تخم نداشتہ باشد چون انگور و انار و امثال آن **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است (اردو) بے دانہ۔ بطور صفت اس میوے کے لئے استعمال کر سکتے ہیں جس میں تخم نہ ہو۔ بے تخم کا مرادف۔ اور تخم دار میوے کے لئے بے تخمی صفت ہے جو فلاحتی تدبیروں سے پیدا کی جاتی ہے۔

بیدبا اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ غیاث بالفتح نام حکیم زاہد کہ واعظ و ندیم رای دابشلیم راجۂ ہند بود **مؤلف** عرض کند کہ مفرس است و ظاہر اسبدل (ویدوا) معلوم می شود کہ ماہر وید باشد ذکر وید بر لفظ بید گذشت و وِدوا در سنسکرت بمعنی اوراس معنی این واقف وید و کنایہ از واعظی معروف و تکمیل بحث این بر (بید پای) کنیم کہ می آید (اردو) بیدبا ایک حکیم کا نام جو رای دابشلیم راجۂ ہند کا واعظ اور ناصح تھا۔ مذکر۔

بید برگ اصطلاح۔ بقول برہان بروزن دیگ دین نوعی از پیکان تیر باشد کہ شبیہ بہ برگ بید است صاحبان سروری و رشیدی و جہانگیری و ناصری و جامع و بحر و سراج ہم ذکر این کردہ اند (خواجو ع) ز ترکش کرد بیرون شاہزادہ ٭ چو آتش بید برگی آب دادہ ٭ (فردوسی ع) یکی بید برگ نشانہ بہ تیر ٭ کہ از سہم او تیر چرخ است پیر ٭ (حکیم اسدی ع) بہ تیری کہ پیکانش بد بید برگ ٭ فرو دوخت بر تارک ترک ترک ٭ **مؤلف** عرض کند کہ ہمانست کہ بمعنی اول برگ بید گذشت (اردو) دیکھو برگ بید کے پہلے معنے۔

بید پای اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ ہمان بیدباست کہ بالا گذشت۔ صاحب ملحقات برہان ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ظاہرا وجہ تسمیۂ این جز این نباشد کہ او

مثل بید بود یعنی در رفتار لغزنده هیچی نیست که
در رفتار او لغزشی باشد که بدین لقب ملقبش کردند
و آنچه (بیدبا) به موحده گذشت اندرین صورت
مبدل و مخفف این باشد که بای فارسی بدل
شد به موحده چنانکه تپ و تب و تحتانی آخر درینجا
زائد (اردو) دیکھو بیدبا۔

بیدتبری اصطلاح۔ بقول ناصری بید
معروف است منسوب به تبرستان و گفته اند
که به هفده گانه است و این یکی ازان و فرماید که
بعضی این را بید موله و بید مشک گفته اند
(ظهیر فاریابی سه) همچو بستان صبوحی همه
افتان خیزان ٭ شاخهای سمن تازه و بید
تبری ٭ صاحبان رشیدی و انند هم ذکر این
کرده اند **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس
است و مرکب اضافی (اردو) بید تبری
ایک قسم ہے بید کی جو تبرستان مین پیدا
ہوتی ہے جسکو فارسیون نے بید موله اور
بید مشک بھی کہا ہے۔ مؤنث۔

بیدخ بقول برهان بفتح اول بر وزن برزخ اسپ جلد و تند و تیز خیز و فرماید که بکسر اول
هم آمده صاحب سروری هم ذکر این کرده صاحب ناصری به نقل قول برهان گوید که این
لغت بیای عربی غلط است و تصحیف خوانی کرده اند و هیدخ به های عوض موحده در حرف ها
می آید صاحب جامع که محقق زباندان و فارسی الاصل است با صاحب برهان متفق صاحب
انند نقل نگار ناصری و صاحب هفت متفق با برهان و فغان آرزو در سراج همزبان ناصریست
مؤلف عرض کند که باعتبار صاحب جامع قول برهان را صحیح دانیم و جا دارد که در نواحی
سکونت صاحب ناصری محاوره نباشد باقی حال هر دو درست است و به های هوز با اول هم
بجالش می آید۔ اسم جامد فارسی قدیم است و آنچه به ها می آید مبدل این چنانکه پوش و هوش

اگرچه حالا بزبان معاصرین عجم آسپ مستعمل است ولیکن استعمال این تا بحال بجای اسپ شطرنج بزبان معاصرین عجم است (اردو) دیکھو اسپ۔

بیدخام اسطلاح۔ بقول برهان عود خام را گویند صاحبان ناصری وجامع وبحر وانند وهفت هم ذکر این کرده اند۔ صاحب محیط ذکر این نکرده و بر عود گوید که اسم جنس چوب شاخ درخت هاست که بهندی لکڑی وڈالی نامند واز مطلق آن مراد نزد اطبا عود هندی و بهندی اگر نامند **مؤلف** گوید که ما بر اگر اشارهٔ این کرده ایم فارسیان (عود خام) ما همان اجزای خام عود را گویند که بمرور ایام نپوسد و شکل چوب باقی نماند و خوشبو هم نمی و بدون سوختن بویش ظاهر نمی شود۔ صاحب محیط بر عود اشارهٔ اجزای خام آن کرده ولیکن تصفیهٔ واضح نکرده۔ فارسیان ذکر مستقل عود خام نکرده اند ومجرد عود بقول برهان چوبی است معروف سیاه رنگ که جهت بخور سوزانند گویند که بیخ درختی است حاصل انیست که چوب عود دو قسم باشد پخته را اگر نام است وخام آن را بید خام نام باشد وظاهر مراد اینجا بید استعارهٔ چوب است و مراد و مخصوص از چوب عود و خام صفت آن (اردو) عود کی کچی لکڑی۔ مؤنث۔

بیدخشت بقول برهان بر وزن کمبخت ستارهٔ زهره را گویند که صاحب فلک سوم واقلیم پنجم است صاحب سروری وجهانگیری ورشیدی وجامع وهفت وانند ذکر این کرده اند۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید که در رسالهٔ مصحح قوسیه که بخط مصنف است بفتح اوّل معرب نموده والله اعلم صاحب ناصری می فرماید که ظن مؤلف آنست که این نیز بهای هوز بیدخشت است مرکب از بید که بمعنی خوب و دخت بمعنی دختر پس معنی این دختر خوب وکنایه از زهره

وهم او گوید که ناهید یعنی دختر نارپستان نیز گویند
این قول است پس اصل این لغت (ناهید دخت)
بوده یک دال حذف شده (ناهیدخت) شد مؤلف
عرض کند که قوت بیان ندارد مقصودش ظاهر نشد
که اصل این (ناهید دخت) بحذف نون با الف
و یک دال (هیدخت) شد و ما این را بهتر از
ماخذ اول ندانیم اندرین صورت باید که (هیدخت)
را اصل دانیم و بیدخت را مبدلش که تبدیل ها
با موحده آمده چنانکه کوهه و کوبه بمعنی موجهٔ آب
ولیکن صاحبان تحقیق هیدخت را قائم نکرده اند
و ما بجایش قائم کرده ایم اگرچه محض خیال صاحب
ناصری است ولیکن موافق قیاس است عجبی نیست
که لفظ اصل متروک شد و مبدلش بر زبان ماند
(اردو) زہرہ۔ مؤنث۔ دیکھو ناہید۔

بیدر بقول غیاث (۱) نام شهری در ملک
دکن۔ صاحب شمس گوید که (۲) بالفتح در فارسی
زبان خرمن گاه را گویند۔ صاحب سراج السبیل
گوید که بمعنی دوم لغت سریانی است و معرب
صاحب انند این را بمعنی اول لغت فارسی
گوید و بمعنی دوم لغت عربی صاحب ناصری نسبت
معنی اول می فرماید که در هند نام ولایتی که
دارالملک دکن گفته می شد و احمدشاه بهمنی
بنام خود احمدآباد ساخته دارالملک قرار داد
مؤلف عرض کند که اینقدر متحقق شد که این
اسم فارسی زبان است و وجه تسمیه این تحقیق
نشد عجبی نیست که شهرپناه این در نداشت
و بیدرش نام کردند یکی از معاصرین عجمی
که شهر بیدر در عجم شهری را نامند که بامون
باشد که شب در فصیل شهرپناه را بند نمی کنند
بلکه مبالغه درین است که در آن را از جا
دور کنند شب و روز یکسان با امن و امان
می گذرد عجبی نیست که در وجه تسمیه این
این را هم دخلی باشد۔ والله اعلم بحقیقة الحال
(اردو) (۱) بیدر۔ دکن میں ایک شہر کا

ہے جو فی زمانا دارالسلطنت حیدرآباد دکن
کا ایک ضلع ہے ۔ مذکر (۲) خرمن کا مقام ۔ مذکر

(۱) بیدرد
(۲) بیدردی

اصطلاح ۔ (۱) بقول انند بالکسر و فتح ثالث در فارسی
زبان از اسمای معشوق است **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی حقیقی بیرحم و معنی مجازی بیان کردہ انند کہ
موافق قیاس و (۲) بزیادت یای مصدری بمعنی
ظالمی و بیرحمی (صائب ره) ز بیدردان علاج
درد خود جستن بدان ماند ٭ کہ خار از پا برون
آرد کسی از نیش عقربہا ٭ (ولہ ره) گریہ کردن
پیش بی دردان ندارد حاصلی ٭ تخم قابل در زمین
پاک می باید فشاند ٭ (ولہ ره) صحبت بی درد دست
منع ما کہن سالان ز عشق ٭ عشق در ہنگام پیری
چون لب با آتش است ٭ (ظہوری ره) انتقای
بیدردی و راحت پرستی خوب نیست ٭ حق دہد
فرصت ظہوری را پشیمان می کنم ٭ (اردو) (۱)
بے درد ۔ بقول آصفیہ ۔ بے رحم ۔ سنگدل ۔ کٹھور
کھٹور **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ قرینہ کے ساتھ
معشوق کے لئے کہا جا سکتا ہے جیسے ٭ یا اُس
بے درد نے مجھکو بے خانمان کر دیا (۲) بیدردی
بقولہ ۔ مؤنث ۔ بے رحمی ۔ سنگدلی ۔

(۱) بیدرمان
(۲) بیدرمانی

اصطلاح ۔ (۱) بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بی علاج و لادوا **مؤلف** عرض کند کہ موافق
قیاس است و (۲) بزیادت یای مصدری
بمعنی لاعلاجی باشد (ظہوری ره) نسخہ می گیرد
دوا از درد بی درمان ما ٭ سود را سرمایہ بخشد
زیان عاشقان ٭ (انوری ره) ای دل طمع
زان ہمہ سرگردانی ٭ نومیدی و درد بود و
بی درمانی ٭ (اردو) (۱) لادوا ۔ بقول
آصفیہ لاعلاج جسکی دوا نہ ہو سکے ۔ جو علاج
پذیر نہ ہو ۔ (۲) لاعلاجی ۔ بیدرمانی ۔ مؤنث ۔
بمعنی مصدری ۔

بیدرنگ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ (۱)

بی تاسف و پریشانی و بہ تحقیق **مؤلف** از معاصرین
عجم بمعنی (۲) بی حساب چنانکہ گویند ''حاتم وقت
بخشش بیدریغ می کند'' (اردو) بے دریغ
بقول آصفیہ۔ فارسی (۱) بے افسوس (۲) بے تامل
کثرت سے افراط سے جیسے ''بیدریغ روپیہ اٹھایا''

بید سادہ اصطلاح۔ بقول بہار عرق این
مستعمل است و این خودرو بود بر کنار دریاہا
و در جہان آباد ہم بسیار است صاحب انند نقل
نگارش **مؤلف** عرض کند کہ مقصد از بید است
کہ ذکرش گذشت و از ینکہ بید انجیر و بید مشک وغیرہ
مرکبات این ہم است بید را بید سادہ ہم گفتند
بترکیب توصیفی (اردو) دیکھو بید۔

بیدستان استعمال۔ بقول بہار و انند از
عالم سروستان و نخلستان **مؤلف** عرض کند کہ
کہ جائی کہ در انجا درخت بید بکثرت باشد (محمد قلی
سلیم ؎) چو لالہ باغبان دارد بدل داغ ؎ کہ
بیدستان شد از بی حاصلی باغ ؎ (اردو) بید کا بن
اس مقام کو بقاعدۂ فارسی کہہ سکتے ہیں جس میں
بید کے درخت کثرت سے ہوں جیسے گلستان بوستان

بیدستر اصطلاح۔ بقول برہان بانائی مجہول
و تای قرشت بر وزن بی مسطر نام حیوانی است
بحری کہ ہم در آب و ہم در خشکی زندگانی تواند
نمود و خصیۂ او را آش بچگان گویند و بترکی این
جانور را قندز نام است صاحب سوال التسہیل
معرب این بادستر بضم دال مہملہ نوشتہ صاحب
جہانگیری بذکر این گوید کہ این را سگ آبی نیز خوانند
و خصیۂ آن را (کند بیدستر) نام است و کند
بفارسی زبان خصیہ را گویند و آن را معرب
کردہ (جند بیدستر) نیز گفتہ اند (حکیم خاقانی ؎)
نیا مہم کنون چو بیدستر خصی ؎ آن بد گہر سگ لک
توسن رگ استرک ؎ صاحب رشیدی می فرماید
کہ این را سگ آبی ہم گویند صاحب ناصری
گوید کہ این حیوانیست شبیہ بہ سگ کہ خایہ ہا
آویختہ دارد و بیشتر در آبہا مسکون شود و گاہی

بخشکی هم آید و در آفتاب بخسپد شکاریان که کمین نشینند
چوبی بر و زنند بیفتد و خصیتین وی بریده ببرند
صاحب جامع هم ذکر این کرده و خان آرزو
هم در سراج آورده۔ صاحب محیط ذکر این نکرده
و به سگ آبی گوید که بعربی کلب مائی و قضاعه
گویند و آن حیوانیست آبی بحری و نهری۔ آنرا
صید می کنند و پوست آن را کنده در آن نفط
پر کرده به بلاد می برند گرم و خشک در سوم و
زهره آن سم قاتل و اکتحال آن دافع بیاض
چشم و در بیهه تانه آن جهت نقرس بعید یل و
نهری در بعض نهرهای ملک هند نیز دیده شد
و پشم آن نرم و دراز و آن را قندس و بعضی
خزمیان نامند و گویند که خزمیان حیوانیست
که ازان (جند بیدستر) حاصل می شود (الخ)
و هم او بر (جند بیدستر) می فرماید که بالضم و کسر
با معرب (گند بادستر) بکاف فارسی است و
گند بمعنی خصیه و باد بمعنی ریح و با ماله بید شد و

استر بمعنی حلق پس معنی آن خصیه حلق کننده ریح
یعنی مزیل ریاح و بدین اسم از بهر آن نامیده اند
که آن بغایت نافع در تحلیل ریاح است و گویند
که (بیدستر) اسم حیوانی است و آن را بید استرکیا
نیز خوانند و بیونانی (اکسیانوس) و بفارسی قدیم
(خزنیان) **مؤلف** عرض کند که از قول آخره
وجه تسمیه این ظاهر شد (اردو) سگ آبی
- پانی کا کتا۔ مذکر۔

(۱۵۶۳) **بیدستگاه شدن** مصدر اصطلاحی۔
بمعنی بی سرمایه و بی سامان۔ و بی اعانت شدن۔
(انوری ؎) خون کانها کینه دستت بریخت
پر من چگونه کونشد بی دستگاه ہیچ (اردو) بے
سہارا اور بے سرمایہ ہو جانا۔

(۱۵۶۴) **بیدست گردیدن** مصدر اصطلاحی
مرادف (بیدستگاه شدن) (ظهوری ؎)
ظهوری بخت تر گردیده بی دست و پا گو بیهوده
در دامش طپیدم ہو (اردو) دیکھو بیدستگاه شدن

(الف) بیدست و پا
(ب) بیدست و پا شدن
(ج) بیدست و پا کردن
(د) بیدست و پائی

اصطلاح الف بقول بحر و سراج و از کار رفته صاحبان بهار عجم و انند و هفت و مؤید ذکر این کرده اند (صائب ﴿) گرچه نی زرد و ضعیف و لاغر و بی دست و پاست ﴿ چون عصای موسوی در خوردن غم اژدهاست ﴿ (ظهوری ﴿) خرد در خم کاکلش مبتلا ﴿ دل از ساعد و ساق بی دست و پا ﴿ و (ب) بقول بحر و بهار عجم و برهان و هفت و سراج و (جهانگیری در ملحقات) سراسیمه شدن (مخلص کاشی ﴿) پابست او شدن نه همین لازم حیاست ﴿ آن دست و پا کند که بی دست و پا نشد ﴿ مؤلف گوید که (ج) متعدی (ب) گرچه کسی از اہل لغت ذکر این نکرده ولیکن در کلام فارسیان استعمال این یافته می شود (صائب ﴿) معشوق را کند بی دست و پا چنین که شوخ افتد ﴿ نقشی درست از روی او آئینه بردارد ﴿ (ظهوری ﴿) گرفته راز گردش چشم تو خیره ساخت ﴿ دل را چنین بعربده بیدست و پا که کرد ﴿ و (د) نیز یادت یای مصدری بمعنی سراسیمگی و معذوری است و در کلام فارسیان استعمال این هم یافته می شود (صائب ﴿) می کند بی دست و پا نظارگی را جلوه اش ﴿ چون پایها بی دست و پائی همسفر کردم ترا ﴿ (اردو) (الف) بے دست و پا بقول آصفیہ۔ فارسی۔ بے اختیار۔ بے مددگار۔ عاجز۔ مجبور (ب) بے دست و پا ہونا (ج) بیدست و پا کرنا۔ (د) بے دست و پائی بھی کہہ سکتے ہیں یعنی معذوری۔ بے اختیاری۔ پریشانی۔ مجبوری۔

بیدستگی اصطلاح۔ بقول شمس در فارسی زبان ناہمگی است مؤلف عرض کند که معاصرین عجم بر زبان ندارند و غیر از شمس دیگری کسی از محققین فارسی زبان ذکر

بخشکی ہم آید و در آفتاب بخسپد شکاریان کہ این بیابند
چوبی بروزنند بیفتد و خصیتین در ابریدہ بیرند
صاحب جامع ہم ذکر این کردہ و خان آرزو
ہم در سراج آوردہ۔ صاحب محیط ذکر این نکردہ
و بہ سگ آبی گوید کہ بعربی کلب مائی و قضاعہ
گویند و آن حیوانیست آبی بحری و نہری۔ آنرا
صید می کنند و پوست آن را کندہ در ان نقطہ
پر کردہ بیلاد می برند گرم و خشک در سوم و
زہرۂ آن ہم قاتل و اکتحال آن دافع بیاض
چشم و ریہہ تازۂ آن جہت نقرس بعدیل و
نہری در بعض نہر ہای ملک ہند نیز دیدہ شد
و پشم آن نرم و دراز و آن را قندس و بعضی
خزمیان نامند و گویند کہ خزمیان حیوانیست
کہ ازان (جند بیدستر) حاصل می شود (الخ
و ہم او بر (جند بیدستر) می فرماید کہ بالضم و کسر
با معرب (گند بادستر) بکاف فارسی است و
گند بمعنی خصیہ و باد بمعنی ریہہ و با مالہ بیدشد
و استر بمعنی حلق پس معنی آن خصیہ حلق کنندۂ ریح
یعنی مزیل ریاح و بدین اسم از بہر آن نامیدہ اند
کہ آن لغایت نافع در تحلیل ریاح است و گویند
کہ (بیدستر) اسم حیوانی است و آن را بیدستر ک
نیز خوانند و بیونانی (اکسیانوس) و بفارسی قدیم
(خزمیان) **مؤلف** عرض کند کہ از قول آخرہ
وجہ تسمیۂ این ظاہر شد (اردو) سگ آبی
۔ پانی کا کتا۔ مذکر۔

(۳۰۵۱) **بیدستگاہ شدن** مصدر اصطلاحی۔
بمعنی بی سرمایہ و بی سامان۔ و بی اعانت شدن۔
(انوری ۵) خون کانہا کینۂ دستت بریخت
پس من چگونہ ہم گونشہ بی دستگاہ ہو (اردو) بے
سہارا اور بے سرمایہ ہو جانا۔

(۳۰۵۲) **بیدست گردیدن** مصدر اصطلاحی
مرادف (بیدستگاہ شدن) (ظہوری ۵)
ظہوری بخت ترگردیدہ بی دست پانگو بہو دہ
در دامش طپیدم ہو (اردو) دیکھو بیدستگاہ شدن

(الف) بیدست و پا

(ب) بیدست و پا شدن

(ج) بیدست و پا کردن

(د) بیدست و پائی

اصطلاح الف بقول بحر سراسیمه وازکار
رفته صاحبان بهار عجم و انند و هفت و مؤید ذکر
این کرده اند (صائب) گرچه نے زردو
ضعیف و لاغر و بی دست و پاست ٭ چون عصای
موسوی در خوردن غم اژدها ست ٭ (ظهوری)
خرد در خم کاکلش مبتلا ٭ دل از ساعد و ساق بی
دست و پا ٭ و (ب) بقول بحر و جامع و برهان و هفت
و سراج و (جهانگیری در ملحقات) سراسیمه شدن
(مخلص کاشی) پابست او شدن نه همین لازم
حیاست ٭ آن دست و پا کرد که بی دست و پا
نشد ٭ مؤلف گوید که (ج) متعدی (ب)
کسی از اہل لغت ذکر این نکرده و لیکن در کلام فارسیان
استعمال این یافته می شود (صائب) معشوق
را کند بی دست و پا حسنی که شوخ افتد ٭ نقش
درست از روی او آئینه بر دارد ٭ (ظهوری)
گر فتنه را ز گردش چشم تو خیره ساخت
دل را چنین بعربده بیدست و پا که کرد
و (د) بزیادت یای مصدری بمعنی سراسیمگی
و محذوری است و در کلام فارسیان استعمال
این هم یافته می شود (صائب) می کند
بی دست و پا نظارگی را جلوه ات ٭ چون پای
بی دست و پائی هم سفر کردم ترا ٭ (اردو)
(الف) بے دست و پا بقول آصفیه - فارسی
بے اختیار - بے مددگار - عاجز - مجبور (ب)
بے دست و پا ہونا (ج) بیدست و پا کرنا -
(د) بے دست و پائی بھی کہہ سکتے ہیں بمعنی معذوری
بے اختیاری - بے پریشانی - مجبوری -

بیدسنگ اصطلاح - بقول شمس در
فارسی زبان نام گلی است مؤلف عرض
کند که معاصرین عجم بر زبان ندارند و غیر از
شمس دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر

این نکرده خیال ما این است که (بیدمشک) را که
می آید صاحب شمس بیدبنگ نوشت و عجب
آنست که ذکر بیدمشک هم کرده صورت
حال تقاضای آن می کند که غیر از بیدمشک
نباشد (اردو) دیکھو بیدمشک ۔

بیدپش در نسخهٔ مؤید مطبوعهٔ مطبع نولکشور
با یای فارسی و دال موقوف یکی از هفده بید
یعنی بیدی که او را گربه بید هم گویند و در
دیگر نسخ قلمی همین معنی بر (بیدپوش) نوشته
مؤلف عرض کند که غیر از تصحیف مطبع
نیست (اردو) دیکھو بیدپوش ۔

بیدطبری اصطلاح ۔ بقول برهان نوعی
از بید باشد و بعضی بیدمشک را گویند و بعضی
بید موله را که بید مجنون باشد صاحب سروری
گوید که نام یکی از اقسام هفده گانه بید که آنرا
گربه بید و بیدمشک گویند (کذا فی الشرفنامه)
آقا میرزا ابراهیم معنی بیدموله آورده (ظهیر
ه) همچو بستان صبوحی شده اوقات خیزان کو شاخ
سمن تازه و بیدطبری ۱۲ و فرماید که این بیت
بیشتر مناسبت دارد با معنی بیدموله اما ظاهرا آن
بیدیکه سرخ باشد که آن را طبرخون نیز گویند صاحبان
جامع و هفت هم ذکر این کرده اند صاحب مؤید هم
گربه بید قالع که شگوفهٔ آن چون پنجهٔ گربه است و
خوشبوی دارد ۔ صاحب محیط ذکر مستقل این
نکرده و به بیدمشک گوید که این را مشک بید
و گربه بید نیز گویند و بعربی خلاف بلخی و ریف
در شام شاه بید و در روم بهرامج نامند
و شیخ در بهرامج گفته که آن از جنس ریاحین
است و گیلانی نوشته که اطلاق اسم بهرامج بر
خلاف بلخی می کنند و آن را بلخیه نامند و ایضا گویند [گربه بید]
که آن ضومران است و گاه اطلاق آن بر گل
این شجر کنند و گاهی زعم می کنند که گل آن گل
است که بفارسی مشک بید و گربه بید نامند
و شاید که مراد شیخ از بهرامج این نباشد والله

منافع بید مشک جلیل است بالجملہ درخت بید مشک شبیہ بہ درخت بید سادہ و از ان کوچک تر و برگ آن از ان نازک تر ـ جالینوس سرد و تر گفتہ و گرم و بعضی در اوّل گرم و مائل بخشکی دانستہ و بعضی معتدل گفتہ و قول جالینوس اصح و آن ملطف و مفتح سدہ و خفیف دماغی و مقوی دل و دماغ و منافع بیشمار دارد ـ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است منسوب با طبرستان اشارۂ این بمعنی ششم بان گذشت (اردو) مشک بید مذکر ـ بید کی ایک قسم ـ دیکھو بان کے چھٹے معنے ـ

بی دف و نی می رقصد مثل صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان باظہار بی اصولی کسی این مثل آرند کہ کار بی اصول کند چنانکہ رقص بی دف و نی ـ (اردو) دکن میں بے اصول کام کرنے والے کی نسبت کہتے ہیں ؎ اس کو نہ سر ہے نہ تال ؎

بیدق بقول برہان بروزن احمق ـ پیادۂ شطرنج را گویند و آن مہرۂ باشد از جملہ مہرہای شطرنج و معرب پیادہ صاحبان جامع و ہفت ہم ذکر این کردہ اند ـ صاحب سراج التقیل کہ محقق معربات است (بیدق و بیذق) بدال مہملہ و معجمہ ہر دو را معرب گفتہ ـ خیال ما این است کہ بیدق بدال مہملہ مفرس پیدل ہندیست و ہمین یک مثال اوّل این تبدیل است ـ بای فارسی بدل شد بہ موحدہ چنانکہ اسپ و اسب و آنچہ بیدخ بہ خای معجمہ بمعنی اسپ گذشت مبدل این چنانکہ بیدق و بیدخ بمعنی سوار ـ دیگر از مہرہای شطرنج بیدق نام مہرۂ پیادۂ شطرنج بود و فارسیان بہ تبدیل نام مہرۂ دیگر یعنی اسپ شطرنج نہادند و پس از ان در فارسی زبان بمجاز مطلق اسپ را ہم ہمین اسم مستعمل شد و ما اشارۂ این بر بدق کردہ ایم کہ مخفف این گذشت (اردو) پیدل ـ مذکر ـ دیکھو بدق ـ

بیدق سیم اصطلاح۔ بقول برہان
کنایہ از کوکب و ستارہ باشد صاحبان بحر
و انند و جامع و ہفت و ناصری (در ملحقات)
باسم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ
موافق قیاس و مرکب اضافی است نظر بسپیدگی
و تابندگی کوکب بر سبیل مجاز این را بدین اسم
موسوم کردند (اردو) کوکب بقول آصفیہ
عربی۔ اسم مذکر۔ روشن ستارہ۔ بڑا ستارہ
(اسپیس) بیچ کا داخل اور قارون کے خزانے
میں درہم و دولت ایسا ہے اگر کوکب جری لقا ہے

بیدکش اصطلاح۔ بقول ہفت بکسر اول
و فتح کاف نام سلاحی است (کذا فی زفانگویا)
بقول شمس بی تحقیق نام سلاحی **مؤلف** عرض
کند کہ محقق آخر الذکر سلاح را صلاح نوشت
یا کاتب مطبع تحریف کرد یائی حالی اسم فاعل
ترکیبی است و مخفی نیست کہ این سلاح خاص
باشد کہ بوسیلۂ آن بید را از درخت می کشند
یا شکل او مشابہ بید باشد در باریکی و نزاکت۔
مخفی مباد کہ کش در فارسی زبان رفتار با ناز و
تکبر و بمعنی خوب و خوش آمدہ پس (رفتار بید دانیم)
معنی حقیقی این سلاح خاص باشد نظر بجنبش و
لرزش و خم و چم این سلاح نازک چنانکہ تیغہ باشد
و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) فارسی میں
ایک خاص ہتیار کا نام (بیدکش) ہے جو باریک
اور دراز تلوار کی شکل میں ہوتا ہے۔ مثل
بید کے لچکدار۔ مذکر۔

بیدگربہ اصطلاح۔ بقول رشیدی ہمان
بیدمشک بواسطۂ شباہت پنجۂ گربہ بدین اسم موسوم
شد خان آرزو در سراج گوید کہ اطلاق این در
اصل من حیث التشبیہ بود و مرادف (بیدموش)
کہ بیدمشک است **مؤلف** عرض کند کہ ہمان
بید طبری کہ ذکرش گذشت (اردو) دیکھو بید طبری

(الف) بیدگیا اصطلاح۔ صاحب برہان
(ب) بیدگیاہ بر الف گوید کہ بکسر کاف فارسی

(ج) **بیدگیها** نوعی از حرشف است کنگر
باشد **مؤلف** گوید که ذکرش بر اغرسطش وتجمه
گذشت (خان آرزو در سراج) وصاحب هفت
ذکر این کرده وصاحبان ناصری وانند (ب)
گویند که همان بیدگیا و در مؤید مطبوعه برابر (ج)
هم حواله همان حرشف و کنگر می دهد و در دیگر
نسخ قلمی مؤید یافته نمی شود **مؤلف** عرض کند
که (ج) را بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم و کرمت
مطبع نولکشور دانیم که (ب) را بدین شکل تصحیف
نوشت و اگر سند استعمال بدست آید قلب بعض
دانیم که های هوز آخر را قبل الف جا داده اند
چنانکه اسطرخ و اسطخر حقیقت این بر اغرسطلس
وتجمه بیان کرده ایم گیاهیست بو والی که شاخهای
آن بید را ماند و (ب) اصل است و الف مخفف
آن و (ج) قلب بعض (اردو) دیکهو اغرسطلس

بیدل اصطلاح - بقول انند بحواله فرهنگ
فرنگ (۱) بمعنی بزدل و نامرد و (۲) دل خسته
و مجنون و (۳) عاشق **مؤلف** عرض کند
که دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این
نکرد ولیکن بمعنی سوم در استعمال فارسیان
بنظر آمده ازینکه معشوق را فارسیان دلبر و دلربا
نام کرده اند عاشق را بیدل گفتند و برای
معنی اول و دوم مشتاق سندی باشیم (۴)
تخلص شاعری است که در سخن سنجی فارسی
زبان معروف است (ظهوری ـــه) بیدل
و بیپروای جان عیب است عیب ٭ مایه و
فکر زیان عیب است عیب ٭ (صائب
ـــه) ای که روی عالمی را جانب خود کرده
٭ رو نمی آری بسوی صائب بیدل چرا ٭ (انوری
ـــه) این سخن گر دیده یاقوت روان آورده ام
٭ بیدلان را از سخن قوت روان آورده ام
٭ (اردو) (۱) بزدل - نامرد (۲) خسته دل
پریشان - مجنون - دیوانه (۳) بیدل اپنا
آصفیه رنجیده و دلگیر - عاشق کی تعریف یون هے

غلط آتا ہے تو وہاں بمعنی افسردہ مغموم **مؤلف**
عرض کرتا ہے کہ بیدل بمعنی عاشق اردو میں بھی
استعمال کرسکتے ہیں۔ مذکر۔ (۴) ایک شاعر ہند کا
تخلص ہے جو فارسی شاعری میں مشاہیر سے تھا

(الف) **بیدلا** بقول برہان و جامع بکسر اول
و ثالث و سکون ثانی مجہول و لام بالف کشیدہ
سخنان بی ربط و ہذیان را گویند (حکیم نزاری
قہستانی ــ ۵) سخن جای دگر بردم ازان سرفی
بیفتادم بہ پنشایہ بیدلا گفتن بیابانگ برم زینہا
صاحبان رشیدی، جہانگیری و ہفت و انند
و مؤید و شمس ذکر این کردہ اند صاحب ناصری
می فرماید کہ این از بیدالانہ است یعنی دل ازان
خبردار نباشد و فرماید کہ درین زمان اینگونہ
سخنان را (اہمال) نام کردہ اند خان آرزو
در سراج گوید کہ این مرکب است از بید بمعنی
بیہودہ و بیمعنی مدہ و لا بمعنی گوینده پس درین
صورت بمعنی ہرزہ خوان بود اما بمعنی مصدری
آمده و کسر دال غلط محض است **مؤلف** عرض
کند کہ ما این را مخفف (بیدالانہ) دانیم چنانکہ صاحب
ناصری اشارہ آن کردہ و این ماخذ بہتر از خیال
خان آرزوست مخفی مباد کہ از سند حکیم نزاری

(ب) **بیدلا گفتن** بمعنی سخنان بی ربط کردن
پیداست (اردو) (الف) بیہودہ باتین
مؤنث۔ ہذیان۔ مذکر۔ (ب) بیہودہ باتین کرنا۔
ہذیان بکنا۔

بیدل نیم ہنوز بہ بینیم چہ می شود مقولہ
صاحب خزینة الامثال ذکر این کردہ از معنی
و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قائلین
مقولہ بجائی زنند کہ مقصودشان از اظہار عقل
سلیم خود باشد یعنی چون کسی خلاف کسی کاری کند
یا حکم تعدی دہد مظلوم این مقولہ را بر زبان
آرد و مقصودش ہمین قدر کہ ہنوز نمیم کہ طرز
عاشق را نشناسم و چارہ کار خود نکنم می بینیم
کہ چہ می شود (اردو) دکن میں لیتے موقع

کہتے ہین ۔ مین مجنون نہین ہون جو سمجھہ نہ سکون دیکھو تو بہلا کیا ہوتا ہے ۔

بیدماغ اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ ۔ زود خشم ۔ زود رنج ۔ بدمزاج ۔ (ظہوری سه) این پندگوشنیدن کرد است پشت بر توز رو می سخن نگردان از بیدماغ مردم ۔ (صائب سه) دلہای بیغمان چمن می شود کباب ۔ این بیدماغ را بہ گلستان چہ میبری ۔ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بیدماغ بقول آصفیہ ۔ نازک مزاج ۔ زود رنج تنک مزاج ۔ چڑ چڑا ۔

بیدماغ کردن مصدر اصطلاحی بقول بحر بمعنی پریشان خاطر نمودن **مؤلف** عرض کند کہ معنی صاحب بحر موافق قیاس نیست و اگر این معنی را تسلیم کنیم مصرع ثانی شعر صائب لطفی نمی بخشد ۔ بخیال ما بمعنی زود خشم و نازک مزاج کردن است ۔ مقصود شاعر آنست کہ من از شراب خوردن بدست نشدم بلکہ نازک مزاج شدم (صائب سه) می خوردن مدام مرا بیدماغ کرد ۔ عادت بہر دوا کہ کنی بی اثر شود (اردو) پریشان خاطر کرنا ۔ بد مزاج بنانا ۔ نازک مزاج بنانا ۔

بیدماغی اصطلاح ۔ بقول بحر و غیاث و انند بمعنی بی التفاتی طبیعت کہ بعد از ضبط خشم بہم می رسد **مؤلف** عرض کند کہ نازک دماغی و بدمزاجی و زود رنجی است از معنی بیدماغ متعلق و بزیادت یای مصدری این معنی پیدا شد دیگر ہیچ (اردو) بیدماغی بمعنی زود رنجی ۔ نازک مزاجی کہہ سکتے ہین ۔

بیدمال اصطلاح ۔ بقول برہان بامیم بالف کشیدہ بر وزن نیک خال پاک کردن زنگ باشد از روی آئینہ و شمشیر و سائر اسلحہ بچوب بید یا چوب دیگر کہ این کار را شاید ۔ صاحب جہانگیری گوید کہ پاکی زنگ است از اسلحہ بواسطۂ بید یا چوب (امیر خسرو سه)

بیت مدح عادلی کہ بعہدش ز ایمنی ؛ آزاد داود
تیغ چو سوسن ز بید مال ؛ صاحبان سروری
و ناصری و رشیدی و بحر و بہار ذکر این کردہ اند
صاحب رشیدی این قدر صراحت مزید کند
کہ این لغت در ہند متعارف و در کلام قدما
یافتہ نشد و صاحب ناصری ہم ہمین نوشتہ
خان آرزو در سراج می فرماید کہ اغلب کہ این
لغت فارسی الاصل باشد چہ درخت بید
در ہندوستان نیست و اگر ہست از ولایت
بعضی جاہا آوردہ اند پس استعمال آن چوب
معلوم خصوصاً درین کار و آنچہ در ہندوستان
آن را بید گویند درختی دیگر است و چوب آن
بکار صیقل و غیرہ نیاید (الخ) **مؤلف** عرض
کند کہ معاصرین عجم تصدیق این می کنند کہ بید
تیغ دستور عجم است شاید بر مقام صاحب
ناصری این رسم و آئین نباشد و آنچہ برای
چوب دیگر ہم ہمین معنی در بکار می خورد بید
مجاز است (اردو) ہتھیار کی صفائی۔ مؤنث۔

بید متعارفی استعمال۔ بقول روزنامہ
بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار نام قسمی
از بید است صاحب بولچال ہم بحوالہ معاصرین
عجم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ موافق
قیاس است (اردو) بید کی ایک قسم ہے
جس کو معاصرین عجم نے بید متعارفی کہا ہے اور
معمولی بید کا بھی یہی نام ہے۔ مذکر۔

بید مجنون اصطلاح۔ بقول بحر و انند و غیاث و کشف
نوعی از بید کہ برگہای باریک و شاخہای نازک
دارد (صائب ع) بخت ما چون بید مجنون
سرنگون افتادہ است ؛ ہمچو داغ لالہ نان ما
بخون افتادہ است ؛ **مؤلف** عرض کند
کہ بنظر نزاکت این قسم این را بدین اسم موسوم
کردہ باشند (اردو) بید مجنون۔ ایک قسم
ہے بید کی جو بہت نازک اور باریک ہوتی ہے۔ مذکر

بید مشک اصطلاح۔ بقول برہان نوعی از

بیداست که بهار آن یعنی شگوفهٔ آن بغایت خوشبوی
می باشد و عرق آن بجهت تفریح دل و تبرید
بکار می برند صاحبان بحر و رشیدی و بهار و جامع
و جهانگیری هم ذکر این کرده اند و بید موش که
می آید مرادف همین است و صاحب رشیدی
صراحت کرده که بید موله و بید طبری هم همین بید مشک
را نامست **مؤلف** عرض کند که ما به بید طبری
ذکر این کرده ایم صاحب رهنما و روزنامه
هم بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار ذکر
این کرده اند (اردو) دیکهو بید طبری ـ مذکر

بیدم مردان اصطلاح ـ بقول انند بحوالهٔ
مؤید یعنی بی دعای اولیاء الله صاحب هفت
هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که مرکب
اضافی است و دم درینجا کنایه از دعا و از
مردان مردان خدا مراد باشد موافق قیاس
است (اردو) بغیر اولیاء الله کی دعا کے

بید موش اصطلاح ـ بقول برهان همان
بید مشک که گذشت و فرماید که همین را گربه بید
هم گویند صاحبان سروری و بحر و رشیدی
و جامع و ناصری هم ذکر این کرده اند (خواجه
از سروری سه) چو بیرون دمد گربه بید مشک
ز چمن بشکفد لاله از چار سو مشک ز صاحب رشیدی
صراحت مزید کند که بواسطهٔ شباهت پنجهٔ او
به پنجهٔ گربه و موش این را بید موش و بید گربه
نام کرده اند **مؤلف** عرض کند که بحث خواص
و افعال این به بید طبری گذشت (اردو)
دیکهو بید طبری ـ

بید موله اصطلاح ـ بقول بحر مرادف بید
مجنون ـ صاحب تحقیق الاصطلاحات هم ذکر
این کرده گوید که همان بید مجنون را نام است
(صائب سه) قامتت بید موله شد و چون
سر و کشید ز سر بجنوق تمنای جوانی که تراست
ز **مؤلف** عرض کند که موله در کلام صاحب
به ضم اول و فتح دوم و لام مشدد مستعمل و این

لغت عرب است بمعنی شیفته و عاشق و دیوانه صاحبان غیاث و انند بر مؤلّف بصراحت معنی بالا گویند که مجازاً نوعی از بید را هم گویند که بید مجنون نام دارد (الخ) پس مرکب توصیفی است و وجه تسمیه این همچون بید مجنون است (اردو) دیکھو بید مجنون۔

بیدواژ اصطلاح۔ بقول برهان با ثانی مجهول بر وزن پیشواز نام کوهی است از ولایت ماوراء النهر صاحبان رشیدی و سراج و جهانگیری و ناصری و جامع ذکر این کرده اند (روحی سمرقندی ع) همچون کلاه گوشه‌نشین روان سیخ بر زد • هلال سر زپس کوه بیدواژ • صاحب جهانگیری همین سند را از فرخی نوشته **مؤلّف** عرض کند که وجه تسمیه این جز این نباشد که واژ بمعنی باج است و واژ به زای معجمه مبدل آن چنانکه ژند و زند پس معنی لفظی این باج گیرنده بید و این اشاره به رفعت و شان کوهی که از بید کرمیشا به رعایای اوست باج می‌گیرد و این اشاره آنست که بید بران کوه بسیار است (اردو) بیدواژ ایک پہاڑ کا نام ہے جو ولایت ماوراء النهر میں ہے جس پر بید کے درخت کثرت سے ہیں۔

بید ولت اصطلاح۔ بقول بہار و بحر و انند و چراغ (۱) معروف و (۲) کنایه از ناقابل و بد وضع (واعظ قزوینی ع) نیست دل را با هوسهای جهان در سینه جا بیشتر چو • بید ولت پسر از خانه بیرون کرد نیست • **مؤلّف** عرض کند که کنایه الیست و مراد از بید ولت علم سند دیگر این از خزینة الامثال بدست آمد که این را مثلی قرار داده (ع) بید ولت اگر مسجد آدینه بسازد • یا طاق فرو افتد و یا قبله کج آید • صاحب امثال فارسی هم این را مثل گفته فارسیان این را بجائی می زنند که شخص بی علم و ناقابل کاری کند مقصود شان از استعمال این همین که کارش درست نیاید۔

(اردو) (۱) بے علم۔ اہل دکن بے علموں کے کام کی نسبت کہتے ہین بدا جاہلون کا کام باقی ترکھے نام ہے (۲) ناقابل۔ بدروش۔

بید وند اصطلاح۔ بقول برہان بروزن ریشخند نام داروئی است کہ آن را شادنہ گویند و بجہتہ دوای چشم بکار برند صاحبان رشیدی و جہانگیری و جامع و ناصری و سراج ذکر این کردہ اند صاحب محیط ذکر مستقل این نکردہ و صاحب برہان ذکر شادنہ بہ دال مہملہ کردہ می فرماید کہ این را بعربی حجر الدم و حجر الطور و حجر الہندی ہم گویند کہ در دوای چشم بکار آید و صاحب محیط بر حجر الدم گوید کہ شادنج است و بر حجر الطور حوالہ حجر الدم و بر حجر الہندی گوید کہ سنگی است مائل بسیاہی و سرخی و سائیدۂ آن مائل بسرخی و زردی کہ نوعی از شادنج است و آن را شادنج ہندی ہم نامند و از سواحل دریای ہند خیزد و جہت قطع خون بواسیر و جراحات بعد یل و آشامیدن یک دانگ و کمتر از ان جہت قطع خون اعضای باطن و بواسیر و سم عقرب نافع و بر شادنج می فرماید کہ معرب آبست از شادنہ فارسی و بفارسی شیدونہ نیز گویند و بسریانی رطب و برومی قرسطیلیوس و بیونانی ماطیطوس و قرسطولیوس و بعربی حجر الدم و ایضاً حجر الطور و حجر الہندی ہم۔ سنگی است نرم بشکل دانۂ عدس و انواع آن بسیار مزاج آن سرد در دوم یا در آخر اول و خشک در سوم و یا در دوم آخر۔ قابض شدید۔ رادع مقوی عصب و عضل۔ در امراض چشم مستعمل و منافع بی شمار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ وجہ تسمیۂ بیدوند متحقق نشد چارہ نیست جز این کہ این را اسم جامد فارسی زبان دانیم۔ (اردو) ایک دوائی پتھر کا نام جس کو عربی مین حجر الدم کہتے ہین۔ مذکر۔

بی دل رقص اصطلاح۔ بقول بہار

وانند (۱) آنکه بموقع حرف زند و فرماید که از اهل
زبان بتحقیق پیوسته (حکیم شفائی ص) ای مومن
کون پیرزنی) با (بیدل رقصی چو من) اگر د
نامی (نقض عهد) آهنگ کردی بی سبب چه
صاحب بحر گوید که (۲) سخت شوخ و دلاور و بیباک
خان آرزو در چراغ هدایت به ذکر معنی رقص
تاج مؤلف عرض کند که هر دو معنی بالا طبع زاد
محققین با نام و نشان است از همین یک شعر شفائی
و حق آنست که هر دو غلط و (۱) بمعنی حقیقی است یعنی
رقصی که بی دل باشد و (۲) کنایه از بی اصول و
لفظاً قلب اضافت رقص بی دل است و (۳)
اسم فاعل ترکیبی است بمعنی شخص بی دل رقص کننده
و بی اصول شاعر گوید که ای مومن (کون پیرزنی)
باهم چنین که (بیدل رقص کننده و بی اصول ام) با
گردنامی (نقض عهد) بی سبب آهنگ کردی مراد
همین قدر که باسم نقض عهد کردی مخفی مباد که
(کون پیرزنی) در محاوره عجم که معاصرین انجم هم

بر زبان دارند یعنی کسی که مادرزاد فراخ کون است
یعنی (کون دریده) پیدا شده که مرض فالج بر کون
او عارض و تنگی کون ندارد و براز ش بی اختیاری
خطا شود و شاعر این را بصفت مومن مخاطب آورده
و (گردنامی) بالکسر آن چوبین که طفلان بوسیله آن
عادت رفتار کنند (کذا فی البرهان) پس (گردنامی
نقض عهد) بترکیب اضافی همان نقض عهد باشد
و (بی سبب) بمعنی بی وجه و (آهنگ کردن) بمعنی قصد
و سر بودن. و آلهٔ رفتار طفلان را نوشتن هم کار
طفلان است. محققین بلند خیال در پی تحقیق لفظی
نرفتند و از حقیقت سخن خبر نیافتند و لقصد عجم
بترکیبان رفتند دیگر هیچ این است مایه تحقیق با
نام و نشان و از جهت تلاش کناره گیران قائل
(اردو) (۱) وه ناچ جو بغیر طبله کے ہو. ناچ کرنا
(۲) بے اصولی مؤنث (۳) وه شخص جو بے اصول ناچے

بیباد بیتی اصطلاح بقول بهار و عجم وانند
(۱) کنایه از کسی که در سخن گفتن قدرت نداشته باشد

(صائب سلمه) عاشقان بیدهن را زهرهٔ گفتار
نیست ۞ و سه جای بوسه بی‌خالی است در شکنج
قفس ۞ صاحب تحقیق الاصطلاحات گفته کرد (۲)
کنایه از کم سخن و بتحقیق مؤلف (۳) شخص
خاموش (صائب سلمه) شد لب و اگر دلی گنجینهٔ
گوهر صدف ۞ در تلاش رزق آدم بیدهن با
چرا ۞ و (۴) کسی که دهن ندارد و کنایه از یار
و معشوق هم که تنگ دهن باشد از جهت حسن است
و شعر المبالغه آن را بیدهن گویند (شوقی نانه سلمه
سلمه) با عاشق خویش بیرنگی و سخن است ۞
این شرم و حجاب خاصهٔ یار من است ۞ آرزو
آری چو نیست پیدا دهنش ۞ دلدار من از بهر
همین بی دهن است ۞ (اردو) (۱) وہ شخص
جو بات کر نے پر قادر نہ ہو (۲) کم سخن (۳)
خاموش (۴) وہ شخص جسکو منہ نہو اور کنایتہً
معشوق کو بیدہن کہہ سکتے ہیں۔ مذکر ۔

(الف) **بی دیدگی** اصطلاح - (ب) بقول

بی دیده (بیبا) بحر و بهار و (لطائف اللغات)
و هفت واننده (۱) نابینا و (۲) شوخ و
بی شرم و ناحق شناس بتحقیق ما (۳) بمعنی بی بصیرت
و بی بهره (انتخاب سلمه) به بی دیده توان نمودن چراغ ۞ که
اول بخواب بیاع ۞ مؤلف عرض کند که موافق قیاس
است معنی اول حقیقی است و معنی دوم مجاز
آن و استعمال (الف) بمعنی سعدی هم بنظر
آمده بمعنی کوری و بی بهرگی و بی شرمی (صائب
سلمه) وحشت از فهمیدگان (ن) بی بهران نافهمیدگی
است ۞ دوستی با کور چشمان حجت بی دیدگی است
۞ (اردو) الف - اندھاپن - مذکر - کوری
بے بہرگی - بے شرمی - مؤنث (ب) (۱)
اندھا (۲) شوخ - بے شرم - ناحق شناس
(۳) بے بصیرت - بے بہرہ

بی دیده شدن اصطلاح - بقول بهار
و بمعنی بی حیا مؤلف عرض کند که کنایه
باشد (شوکت سلمه) خویش را با چشم و رخسارش

برابر می کند ٭ لالہ و نرگس عجب بی دیدہ ورو
بودہ اند ٭ (اردو) دیکھو بے حیا۔

بیدین استعمال۔ بقول آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی کافر و بی مذہب و بی راہ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است کہ لفظ دین مرکب است با کلمہ بی (اردو) بیدین بمعنی لامذہب کہہ سکتے ہیں اور بسبیل مجاز کافر پر بھی اس کا اطلاق ہو سکتا ہے۔

بیدق بقول بہار و غیاث بمعنی پیادہ شطرنج **مؤلف** عرض کند کہ با حقیقت این [illegible]

ـ بدال مهمله بیان کردہ ایم (خواجہ شیراز رہ) تا چہ بازی رخ نماید بیدقی خواهیم راند ٭ عرصۂ شطرنج رندان را مجال شاہ نیست ٭ (اردو) دیکھو بیدق۔

بیدق سیم اصطلاح۔ بقول جہانگیری در ملحقات کنایہ از ستارہ صاحب رشیدی ہم ذکر این کردہ و خان آرزو در سراج ہم آوردہ و سیم درین مرکب بکسر سین و سکون یای ہم نقرہ باشد و این کنایہ ایست لطیف کہ ستارہ را پیادۂ نقرئی نام کردند (اردو) ستارہ۔ مذکر۔

بیر بقول برہان بکسر اول و سکون ثانی و رای قرشت (۱) جامۂ خواب را گویند مانند نہالی و توشک و آنچہ گستردنی باشد بجہتِ خوابیدن خصوصاً و صراحت زائد از موضوع می کند کہ بعربی چاہ را نام است و بہندی برادر و پہلوان و شجاع و بترکی یک را گویند کہ عدد اوّلست صاحب سروری از شمس فخری سند آوردہ (رہ) تو آن شہی کہ ہمیشہ دعات می گویند ٭ مسافران ہمہ در راہ و خفتگان در بیر ٭ (حکیم قطران رہ) گر کسی در بیر لفان تا ببیند بخواب ٭ برعبیر و عنبرش باشد گہ تعبیر بیر ٭ صاحبان جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و ہفت و آنند ذکر این کردہ اند صاحب رشیدی صراحت مزید کند کہ بیر بمعنی گستردنی

است خان آرزو در سراج گوید که آنچه قوسی بمعنی جامۂ خواب بی اصل گفته۔ غلط است چه استادان بدین معنی بسته اند چنانکه قطران (که کلامش بالا گذشت) **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است بمعنی خوابگاه و بیری بمعنی گستردنی یعنی نہالی و توشک۔ ہمہ محققین بالا بہ تعریف این سکندری خورده اند و از غور کار نگرفته اند معاصرین عجم با ما اتفاق دارند و اسناد بالا ہم تائید خیال ما می کند و بیری بجایش می آید فتامل مخفی مباد که آنچه به الف اول آبیر بجای خود گذشت آن را با این ہیچ تعلق نمی نماید (اردو) نہالی۔ دیکھو بالین اور ہماری تصحیح کے لحاظ سے خوابگاہ۔ مؤنث۔ سونے کی جگہ۔ سونے کا کمرہ۔

(۲) **بیر**۔ بقول برہان و سروری بمعنی صاعقہ (دقیقی سہ) نباری به سر دلخواه جز زر چنان چون بر سر بدخواه جز بیر۔ صاحب سروری بحوالہ صاحب تحفہ گوید که بدین معنی بتای قرشت آمده صاحبان جہانگیری و جامع و ہفت و آنند ذکر این کرده اند صاحب رشیدی گوید که بدین معنی به تای قرشت است نه بای موحده و صاحب ناصری ہم بانش۔ خان آرزو در سراج می فرماید که بدین معنی به بای موحده است نه به تای قرشت بلکه ثانی تصحیف است و قوسی ہم بہ بای موحده آورده **مؤلف** عرض کند که خطای خان آرزو است کہ بی دلیل تیر را که بدین معنی می آید تصحیف گفته حق آنست که این اصل است و اسم جامد فارسی زبان و آنچه به تای فوقانی۔ می آید مبدل این چنانکه تکوب و تکوت که بجایش گذشت۔ زحمت تحقیق نه برداشتن و تصحیف گفتن آسان است ولیکن از شان تحقیق بعید و صاحب رشیدی ہم غلط کرده عکس خان آرزو حکم تغلیط این داده (اردو) صاعقہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ برق۔ بجلی۔

(۳) بیر - بقول برہان و جامع طوفان **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی دوم است و باعتبار صاحب جامع کہ محقق اہل زبان است استعمال این بدین معنی درست باشد (اردو) طوفان - بقول آصفیہ عربی - اسم مذکر - باد تند - آندہی یا شدت کی ہوا شدت کی بارش -

(۴) بیر - بقول برہان و جامع حفظ و از بر کردن صاحب سروری گوید کہ بدین معنی ویر ہم گویند (فرخی ﷺ) از پی رسم در آموختن نامہ کنند ٭ نامۂ خواجہ بزرگان و دبیران از بیر ٭ (قطران ﷺ) نیک خواہان را رسانی ہمچو یوسف سوی تخت ٭ بدسگالان را فرستی ہمچو قارون سوی بیر ٭ یار اندہ نامہ آنکو یافت نزدیک تو بار ٭ بیر غم نشناسد آنکو کرد مدح تو زبیر ٭ (استاد لامعی جرجانی ﷺ) مر آنکو کہ رزم و بزم او را ٭ بکن تفسیر و شرح ار داری از بیر ٭ صاحب رشیدی بذکر این معنی گوید کہ بمعنی یاد از بیر است نہ بیر تنہا اما حق آنست کہ بیر و ویر بمعنی حافظہ می آید صاحب ناصری بدین معنی (از بر) را صحیح داند - خان آرزو در سراج گوید کہ بدین معنی صحیح است و ویر بدین معنی مبدل آن و در جمیع کتب لغت مسطور **مؤلف** عرض کند کہ ما اشارۂ این بر معنی یازدہم بر ہم کردہ ایم و خیال ما این است کہ (از بر) اصل است و مزید علیہ آن (از بیر) بزیادت تحتانی بعد موحدہ و (بر) مخفف (از بر) و (بیر) مخفف (از بیر) و از ہمہ اسناد بالا (از بیر) ثابت می شود - باعتبار صاحب جامع کہ محقق اہل زبانست (بیر) را مخفف (از بیر) صحیح دانیم بتصفیہ صاحب رشیدی معنی [illegible] کہ بتحقیقت رسیدہ بانگراہ شد و صاحب ناصری مؤید خیال ماست و خیالش بقاعدۂ [illegible] وجا دارد کہ بر قیاسش استعمال (بیر) نباشد (اردو) دیکھو از بر اور بر کے [illegible]

بیراد اصطلاح۔ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بالکسر بمعنی مرد پیر و کهن سال **مؤلف** عرض کند که راد بمعنی جوانمرد می آید فارسیان کلمهٔ پی در اولش زیاده کرده بر سبیل مجاز بمعنی پیر کهن سال استعمال کرده‌اند طالب سند استعمال می باشیم که معاصرین عجم و محققین جانب زبان ازین ساکت اند (اردو) بڈھا۔

بیراز بقول برهان و ناصری و جامع و سراج بر وزن شیراز با ثانی مجهول شاخ حیوانات را گویند صاحب جهانگیری بر مطلق شاخ قانع۔ صاحب رشیدی در تعمیم با جهانگیری متفق **مؤلف** عرض کند که منظر باعتبار صاحب ناصری و جامع که از اهل زبان اند تخصیص را درست دانیم و اطلاق این بر شاخ درخت هم نمی شود (اردو) سینگ۔ بقول آصفیه هندی۔ اسم مذکر شاخ حیوان۔

بیرام بقول انند مرادف بیرانه بر وزن و معنی ویرانه که نقیض آباد است **مؤلف** عرض کند که دیگر کسی از محققین اهل زبان ذکر این نکرد عجب آنست که صاحب انند حوالهٔ ناصری داده و در ناصری یافته نمی شود و اگر سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد که مبدل بیران باشد که نون بمیم بدل شود چنانکه کیمین و کیمیم و حقیقت بیرانه و بیران بجایش عرض کنیم (اردو) دیکھو بیران و بیرانه۔

(الف) **بیران** صاحب برهان ذکر هر دو کرده (ب) **بیرانه** که هر دو بمعنی ویران که نقیض آباد است۔ صاحب سروری بر (الف) قانع۔ صاحبان جهانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج و هفت و مؤید ذکر هر دو کرده اند **مؤلف** عرض کند که همین اصل است و ویرانه و ویران که مستعمل است مبدل این چنانکه آب و آو گذشت اهل لغت ذکر ویران و ویرانه نکرده اند و بر همین قناعت کرده اند مخفی مباد که درین هر دو (الف) اصل است و (ب) مزید علیه آن که یای نسبت در آخرش۔ واضح باد که (الف) صفت است بمعنی مقامی که آبادی آن باقی نمانده باشد

و(ب) یعنی منسوب به ویران مراد از دشت و بیابان
(امیر خسرو) در عهد او چه خوبی دلهای خسته
از غم ٭ در ملک میر ظالم ویرانه چند خواهی ٭ (اردو)
(الف) ویران بقول آصفیه۔ فارسی۔ اُجڑا ہوا۔ غیر
آباد۔ تباہ و خراب۔ بےچراغ۔ کھنڈر (ب) ویرانہ
بقولہ۔ فارسی۔ مذکر۔ جنگل۔

بیراه اصطلاح۔ بقول برہان و جامع (۱)
دو طرف راه را گویند که دران جاده نباشد و
(۲) کنایه از مردم ناشخص و (۳) کارهای
ناشایسته صاحب بحر بمعنی دوم و سوم قانع صاحب
ناصری بذکر معنی دوم می فرماید که کنایه از مردم
کج و تیرک معنی اوّل و سوم گوید که (۴) خوانندگان
موسیقی بی علم **مؤلف** عرض کند که معنی اوّل
حقیقی است که اطراف راه را گفته اند که دران راه
نیست و بمعنی دوم اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی
که راه ندارد و یعنی بی اصول و بمجاز قوّالی را نام است
گری اصول آهنگ زند صاحب ناصری غلط کرده
که در معنی چهارم جمع را استعمال کرده و به معنی
سوم قول صاحب جامع معتبر است ولیکن طرز بیان
محققین ناصاف است ازینجاست که ترکیب فارسی
متقاضی آن شد که معنی سوم قائم کنیم۔ فی الحقیقت شخص
را نام است که کارهای ناشایسته کند متعلق به معنی
دوم و اگر این را بصفت کار گیریم یعنی (کار بیراه)
البته معنی ناشایسته ولی اصول پیدا می شود (انوری)
گفت ساکن شو و مشدار و بتعجیل مران ٭
آنچنان کز ره و بیراه نبود هم آگاه ٭ (اردو)
(۱) وہ میدان جس میں راستہ نہ ہو اور راستہ کے
دونوں جانب۔ مذکر (۲) بیراه بقول آصفیہ
فارسی۔ بدچلن۔ بداطوار (۳) بے اصول۔
ناشایستہ (صفت) (۴) وہ شخص جو بے اصول گائے۔

بیراهه بقول صاحب روزنامہ مجموعہ سفرنامہ
ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی خلاف راه **مؤلف**
گوید چنانکه فارسیان معاصر گویند که فلان او بیراهه
می رود یا شخص بیراه را هم توان گفت که اسم

فاعل ترکیبی باشد جز این نیست که درین های دوم آخر زائد است بر همان (بیراه) که گذشت (اردو) دیکھو بیراہ کے پہلے اور دوسرے معنے۔

بیراهی استعمال۔ بقول اننند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی گمراهی **مؤلف** عرض کند که مجازاً بمعنی بی اصولی هم توان استعمال کرد یای مصدری بر بیراه زیاده کرده اند دیگر هیچ (ظهوری ۵)

بحسن خط مروانه نه وقت بیراهی است۔ براه دوش نیاز از تو بی نیاز گذشت۔ (اردو) بیراہی لکھ سکتے ہیں بمعنی بے اصولی۔ گمراہی۔

بیراهی کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول ملحقات برہان کنایه از بی ادبی کردن و زیادتی نمودن **مؤلف** عرض کند که متعلق بمعنی سوم بیراه و مرکب از بیراهی با مصدر کردن (اردو) بے ادبی کرنا۔

بیراهی بقول اننند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بابکلسر بمعنی احمق و نادان **مؤلف** عرض کند که موقوفِ قیاس است ولیکن معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) بے وقوف۔ احمق۔ نادان۔

بی ربط اصطلاح۔ بقول بہار و اننند عجم ملتظم (ابوطالب کلیم (ع)) حرف بے ربط ز دیوانه شنیدن دارد۔ **مؤلف** عرض کند که طرز بیان بہار برنگ اسم فاعل ترکیبی است و محاوره چنین نیست بلکه بمعنی حقیقی بصفت مستعمل چنانکه حرف بی ربط و عبارت بی ربط (اردو) بے ربط۔ بقول آصفیہ۔ بے محل۔ بے موقع۔

بیروشا بقول برہان بابای ابجد بواو رسیده و شین قرشت بالف کشیده بلغت ژند و پاژند خیار باد رنگ را گویند صاحبان مؤید و ہفت و اننند و (جهانگیری در ملحقات) ذکر این کرده اند جز این نیست که اسم جامد فارسی قدیم است و همان که (بیرباد رنگ) ذکر این گذشت۔ (اردو) دیکھو باد رنگ۔

بیرحم استعمال۔ کسی که رحم ندارد سنگدل

اسم فاعل ترکیبی است (ظهوری ع) داد
از هجر تو ای بیرحم رحمت گو نه؛ رحم بر ما می کند
دشمن مروت گو نه؛ **مؤلف** عرض کند که
موافق قیاس است و از همین است بیرحمی
بمعنی سنگدلی بزیادت یای مصدری در آخر

این (انوری ع) از عشق تو دل نماند و بیم
است که ز بی رحمیت جان نماند؛ (اردو)
بے رحم۔ بقول آصفیہ۔ سنگدل۔ سخت
(صفت) اور بہ معنی سنگدلی۔ بے رحمی کا
استعمال بھی ہو سکتا ہے۔

بیرزد بقول برهان و جامع بفتح زای منقوطه (۱) صمغی باشد مانند مصطکی سبک و خشک و بوی تیز دارد و طبیعت آن گرم و خشک معرب آن بارزد و در عرق النسا و نقرس و راندن حیض و انداختن بچه مرده مفید است صاحب جهانگیری بذکر این معنی گوید که مرادف این بیرزه و بیرزی می آید صاحب سروری هم بحوالهٔ فرهنگ ذکر این کرده صاحب رشیدی هم این را آورده صاحبان هفت و انند و مؤید هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که بابحث طبیعت و خواص این به بارزد ذکر کرده ایم که بجایش گذشت و حقیقت اخذ بیرزد به بیرزه مذکور و این مبدل بیرزه است به تبدیل های هوز بدال مهمله چنانکه شبنه و شبند (اردو) دیکھو بارزد۔

(۲) **بیرزد** بقول برهان و جامع براده را نیز گویند که روی گران از سوهان جمع کنند و برادهٔ فلزات را گفته اند مطلقاً صاحب سروری بذکر این معنی گوید که همین براده را به ورم با هم مالند **مؤلف** عرض کند که مجاز معنی اول است یعنی همان صمغ که برادهٔ آن بدارو مستعمل شود و مجازاً هر قسم براده را بدین اسم موسوم کردند و خصوصاً برادهٔ فلزات را (اردو) ہر قسم کا بُرادہ خصوصاً فلزات کا بُرادہ۔ مذکر۔

(۳) **بیرزد** ـ بقول برهان و جامع داروئی باشد که بیدو مید گیها مانند تا گس بر آن شبیه و به کند. صاحب سروری هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که طرز بیان محققین این را بمعنی جداگانه قائم کرده این تبادہ همان صمغ است که ذکرش بمعنی اوّل گذشت (اردو) دیکھو بارزد اسی کے سفوف کو فارسیون نے بیرزد کہا ہے۔ مذکر۔

(۴) **بیرزد** ـ بقول برهان و جامع چیزی را گویند که رودگران بجهته لحیم کردن و وصل نمودن چیزها بکار برند صاحب سروری هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که این هم مجاز معنی اوّل است و بمعنیه که بهمین معنی گذشت تخصیص وصل برنج و مس کرده اند و طرز بیان محققین نا آشنا از حقیقت این را بشکل معنی تازه قائم کرده همان معنی اوّل است دیگر هیچ (اردو) دیکھو معنی اوّل یہ بھی اسی کا سفوف ہے۔

بیرزه ـ بقول برهان با بای فارسی بمعنی اوّل بیرزد گذشت صاحبان جهانگیری و ناصری و جامع و رشیدی و انند و هفت هم ذکر این کرده اند ـ **مؤلف** عرض کند که این اصل است و بیرزد گذشت مبدّل این و حقیقتاً ماخذ این به (زر بیره) بیان کرده ایم های هوز این بدل شده بدال مهمله چنانکه شنبه و شنبد [illegible] زر افشان بیچ و سپید چون بیرزه که چون هلیله زر وشان رومی و ترش چون املیه و (اردو) دیکھو بارزد۔

بیرزی ـ بقول برهان همان بیرزه که گذشت صاحبان سروری و جهانگیری و رشیدی و هفت و مؤید و ناصری بذیل بیرزه ذکر این کرده اند اصل این بیرزه و این بسبب آنکه های هوز بدل شده بتحتانی چنانکه بدره و بدری (سیف اسفرنگی ـه) ثنا کند ار نبا

معنی زینکہ پارسی زینہار بگوئی شناسی بیرنگی
از گوہر و سوسن زبیرپٔ (اردو) دیکھو بارزد

بیرژد صاحب محیط ذکر این ذیل بیرزد بہ
زای فارسی کردہ گوید کہ لغت فارسی است
ومعرب این بارزد کہ بجایش گذشت **مؤلف**
عرض کند کہ صراحت ماخذ بر بیرزد کردہ ایم
واین مبدل آنست بہ تبدیل زای ہوز بہ زای
فارسی چنانکہ زند وژند وبعضی بر آنند کہ اصل
ہمین است و بیرزد کہ بازای ہوز گذشت
مبدل این (اردو) دیکھو بارزد ۔

بیرژہ بقول سروری بالضم با وسکون یای
حطی و رای مہملہ وفتح زای فارسی چیزیست مانند
صمغ انبات نشتن و بدبو کہ آن را بہ عربی قنہ
گویند (کذا فی الاسامی) و در فرہنگ صمغی
مانند مصطکی سبک وخشک وصافی و بیرزد
و بیرزی نیز گویند **مؤلف** عرض کند کہ مبدل ہمان
بیرزہ کہ بزای ہوز گذشت وبعضی بر آنند کہ این اصل لغت
فارسی است وآن مبدل این چنانکہ ژند و زند
(اردو) دیکھو بیرزہ ۔

بیرضا استعمال بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بی اجازت
مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو)
بے رضا ۔ بے اجازت ۔ کہہ سکتے ہیں ۔

بیرق بقول برہان وجامع بفتح اوّل وثالث بر وزن سنجق (۱) علم را گویند و (۲) بمعنی شقہ
حریر رنگین ہم کہ بر سر علم ونیزہ وکلاہ وخود بندند۔ صاحب سروری ہم ذکر ہر دو معنی کردہ (خاقانی
۱) تف غضب تو در کف صبح ﴿ بر بیرق شام سوخت پرچم ﴿ (خواجوی کرمانی ۱) بر آفاق
بیرق بر آوردہ مہر ﴿ عقابان ترکش بر آوردہ پر ﴿ (مولانا ہاتفی ۲) ز بیرق یلان را بسر
خوردند ﴿ ہمی بود و برگ نرانش بسر ﴿ بہار بر معنی دوم قانع یعنی مطلق پارچہ کہ بر سر علم بندند
(انوری ۱) بجگستی کہ خلل اندر و نیابد راہ ﴿ ز مہر و ماہ کشاوند آسمیان بیرق ﴿ خان آرزو

در سراج بذکر بیرو معنی بالا گوید که چون حرف قاف در فارسی نیامده شاید که ترکی باشد یا معرب بود یا عربی الاصل لیکن در کتب عربی دیده نشد واللہ اعلم صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی نشان گفتہ و صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ مذکور بہمین معنی آوردہ صاحب لغات ترکی این را بمعنی علم خورد لغت ترکی گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ در ترکی بودن این شبہی نیست فارسیان استعمال این کردہ اند و بمعنی دوم مفرس باشد۔ صاحب سواء السبیل بیرہ را بہمین معنی لغت فارسی گفتہ و بیرق را معرب و بیارق جمع این آوردہ بخیال ما تسامح اوست بیرہ بمعنی بیرق در فارسی زبان نیامدہ و نہ عربی است بلکہ عربان ہم مثل فارسیان استعمال این بر سبیل تعریب کردہ اند و بقاعدۂ خود جمع این بیارق آوردہ (**اردو**) (۱) بیرق بقول آصفیہ۔ ترکی۔ اسم مذکر۔ فوج کا جھنڈا۔ نشان۔ علم (۲) پھریرا بقول آصفیہ جھنڈے کا سرا۔ بیرق۔ مذکر۔

بیرق انداختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قائم کردن علم باشد و مراد از لشکر انداختن و تاخت کردن (شانی مشہدی ؎) دگر خیل خصم را مجال آرمیدن نیست ٭ چو در میدان دل شاہ محبت بیرق انداز د ٭ (**اردو**) چڑھائی کرنا۔

بیرق زدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قائم کردن بیرق بر سر علم باشد متعلق بمعنی دوم بیرق کہ گذشت (خواجوی کرمانی ؎) بر قلۂ کہسار زنی بیرق خورشید ٭ بر پیکر زنگار کشی پیکر خود را ٭ (**اردو**) پھریرا علم پر قائم کرنا۔

بیرق شیر خورشید بقول صاحب بہار

بحوالہ معاصرین علم اعلام افواج دولت برطانیہ
کہ بران تصویر شیر و خورشید می باشد **مؤلف**
عرض کند کہ گویند دولت عالیہ برطانیہ تصویر شیر
را باشارہ شجاعت پسند کرد و تصویر خورشید
را از اینکہ در مقبوضاتش خورشید غروب نشود
صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار
گوید کہ شیر و خورشید نشان سلطنت ایران است
واللہ اعلم بالصواب (اردو) علم لشکر برطانیہ۔ نگریزی

بیرق کشادن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی قائم کردن بیرق است کہ برای آرایش
مکان بعمل می آرند (انوری ؎) بحکمتی کہ خلل
اندرو نیاید راہ ٭ ز مہر و ماہ کشاید در ان
مکان بیرق ٭ (اردو) جھنڈیان لگانا۔
قائم کرنا۔ مکان کی آرایش کے لئے معمول ہے

بیرق نور اصطلاح۔ بقول لطائف برہان
و بحر و مؤید کنایہ از روشنائی صبح کاذب **مؤلف**
عرض کند کہ مرکب تشبیہی است و موافق قیاس کہ
خطوط شعاع بیرقی را ماند (اردو) صبح کاذب
کی روشنی کو فارسیون نے بیرق نور کہا ہے اردو
میں بھی اس کا استعمال ہو سکتا ہے۔

بی رگ اصطلاح۔ بقول برہان بکسر اول و سکون
ثانی و فتح ثالث و کاف فارسی بمعنی بیدل و بی غیرت
صاحب ناصری گوید کہ عصب را در فارسی زبان
رگ و پی گویند کہ قوت حرکت بدانست پس بی رگ
بمعنی بی عصبیت کنایہ از مرد بی غیرت و بی حمیت
است صاحب بحر ہمزبان برہان۔ بہار گوید کہ
کنایہ از کسی کہ چندان غیرت و ناموس نداشتہ باشد
(ظہوری ؎) از بی رگی سمند سقیم تو رگ بود
تن تازیانہ برخاست ٭ خان آرزو در سراج
ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ در تعریف
بہار لفظ چندان فضول است کہ ضرورت ندارد
(ولہ ؎) گر بیات رنگی ندارد لعل خندانی ببین
تا بی رگت خوانند تبسم مثل فرگانی بہ بین ٭

(اردو) دیکھو بے جمیت۔

بیرگند اصطلاح۔ بقول برہان بفتح کاف فارسی بروزن زیربند نام شہریست کہ معرب آن بیرجند است صاحبان جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و سروری و سراج ذکر این کردہ اند (بوسہاک جامی ؎) قلعۂ دیگر از آن بندہ بردہ ؎ ور نشاپور آن بلید بر سیر ؎ خواند بیرجند شیر بان کہنی ؎ زعفران بیرگندی کند ؎ **مؤلف** عرض کند کہ ظاہرا مرکب می نماید ولیکن حقیقت ترکیب معلوم نشد کہ وجہ تسمیہ را ظاہر کند (اردو) بیرگند ایک شہر کا نام ہے جو خراسان میں واقع ہے۔ مذکر

بیرم بقول برہان بفتح اوّل و ثالث بروزن شیغم نوعی از پارچۂ ریسمانی باشد شبیہ بہ شتالی عراقی لیکن از آن باریک تر و نازک است صاحبان سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج ذکر این کردہ اند۔ خان آرزو در سراج صراحت مزید کند کہ بیرام و بیرم بترکی بمعنی جشن و عید است و این بترکی مخفف آن صاحب رشیدی صراحت مزید کند کہ در عربی بمعنی بیرمہ و بترکی بمعنی عید است۔ صاحب سواد السبیل گوید کہ بیرم معرب پیرم فارسی است بمعنی بیرمہ و منقب **مؤلف** عرض کند کہ لغت فارسی زبان است و اسم جامد بمعنی پارچۂ خاص (فرخی ؎) بہ تیر با سپر گرگ و جوشن فولاد ؎ ہمان کند کہ بسوزن کنند با بیرم ؎ (شاعر ؎) آسمان خیمہ زد از بیرم و دیبای کبود ؎ ہیچ آن خیمہ ستاک سمن و نسترنا ؎ (ناصر خسرو ؎) یکی جولاہہ را آنجا کہ بقول خوش فریبندہ ؎ چو شاخی بار آن نشتر ولیکن برگ آن با بیرم ؎ (اردو) بیرم فارسی میں ایک سوتی کپڑے کا نام ہے جو باریک اور نازک ہوتا ہے۔ مذکر۔

بیرن بقول برہان بکسر اوّل و ضم ثالث مخفف بیرون است کہ نقیض اندرون باشد صاحبان

سروری و ناصری و جامع ذکر این کرده اند و خان آرزو در سراج می فرماید که اغلب که این فارسی توران باشد **مؤلف** عرض کند که تخفیف موافق قیاس است همچون برون که آنهم مخفف بیرون است بحذف تحتانی و این بحذف واو (**اردو**) باہر۔ اندر کا مقابل۔

بیرنجاسپ اصطلاح - بقول برہان و جامع و ہفت و انند بکسر اول و ثالث و سکون ثانی و رابع و جیم بالف کشیده و بسین بی نقطه و بای ابجد زده گیاهی است که آن را بوی مادران گویند **مؤلف** عرض کند که بابحث این برای طلب کرده ایم و صراحت ماخذ بر برنجاسپ و برنجاسب مذکور و چیزی نیست که درین بابی دوم ندارد است (**اردو**) دیکهو برنجاسب و برنجاسپ -

بیرنگ بقول برہان با ثانی مجهول بروزن نیرنگ - (۱) نشان و هیولائی باشد که نقاشان و مصوران مرتبهٔ اول بر کاغذ و دیوار بکشند و بعد ازان قلم گیری کنند و رنگ آمیزی نمایند و (۲) همچنین بنّایان طرح عمارتی را که رنگت بریزند و نزد محققان (۳) ظهور احدیت و اشاره بعالم وحدت که عبارت از مرتبهٔ بی مرتبه که آن اسقاط اضافات ذات معرّا از لباس اسما و صفاتست تعالی و تقدس - صاحب جهانگیری صراحت کرده که با اول مکسور است و بر ذکر معنی اول و دوم قانع صاحب سروری معنی اول را بتعمیم بیان کرده که معنی دوم هم داخل آن می شود یعنی هیولائی که نقاشان پیش از کشیدن صورت کشند صاحب رشیدی هم برهمین تعمیم قانع صاحب ناصری بذکر هر سه معنی بالا گوید که نزد محققان عالم بیرنگی یعنی بی تعینی و بی صورتی است صاحب جامع ذکر هر سه معنی کرده - صاحب بحر بذکر هر سه معنی گوید که بی رنگی بمعنی بی چونی است بهار بر ذکر معنی اول و دوم قانع و خان آرزو در سراج هم همچنین **مؤلف** عرض کند که معنی حقیقی این چیز

که رنگ ندارد۔ اسم فاعل ترکیبی است و فارسیان
خاکهٔ تصویر و خاکهٔ عمارت را گویند که نوبت به رنگ
نرسیده باشد یعنی برای تصویر از خامهٔ سرمئی و برای
طرح عمارت با سیاهی نشان کنند و بعد از آن در تصویر
از رنگ کار گیرند و برای عمارت از خاکستر و معنی
سوم موافق قیاس است (شمس جنیدی رح)
تا وجود تو شود موجود نقاش ازل ٭ نقش بی رنگ
وجود آدم و حوا زده ٭ (انوری رح) صحنت از
صحن خلد دارد عار ٭ سقف از سقف چرخ
دارد ننگ ٭ داده رنگ ترا قضا ترتیب ٭ کرده
نقش ترا قدر بیرنگ ٭ (شرف شفروه رح)
در پردهٔ غیب نقشها در بازاست ٭ تو باش که این
هنوز بیرنگ است ٭ (آخسیکتی رح) زهی ستارهٔ
جاه تو سجده گاه فلک ٭ هنوز نقش سرای نو بنا
بیرنگی ٭ (حکیم در حدیقه رح) آنکه بیرنگ زد ترا
بیرنگ ٭ هم تواند که داردت بیرنگ ٭ (مولوی
معنوی رح) چونکه بیرنگی اسیر رنگ شد ٭
موسی با موسی در جنگ شد ٭ چون به بیرنگی
رسی کان داشتی ٭ موسی و فرعون دارند آشتی
٭ (اردو) (۱) تصویر کا خاکہ۔ مذکر (۲)
عمارت کا ابتدائی نشان جو صرف لکھوٹیون
سے قائم کیا جاتا ہے اور بعدہ (راکھ سے جسکو
مکان کا رنگ کہتے ہین) (۳) ظہور احدیت
اور عالم وحدت کی جانب اشارہ۔ مذکر۔

بیرنگ زدن مصدر اصطلاحی۔
بہار بذیل بیرنگ گذشتنی فرماید که استعمال
بیرنگ بالفظ زدن بمعنی ساختن این کار می آید
مؤلف عرض کند که درست است و موافق
قیاس (نجیب الدین جرباذقانی رح) زبسکه
باد به گلزار می زند بیرنگ ٭ نگارخانهٔ چین است
و نقش خانهٔ گنگ ٭ (سیدی محمد عرفی رح)
نگاشتند برای نمونهٔ صورت دهر ٭ جهان جا
تراشی زدند چون بیرنگ ٭ (انوری رح)
داده رنگ ترا قضا ترکیب ٭ زده نقش ترا

تقدر بیرنگ ۔ (اردو) خاکا قائم کرنا (خاکا
اتارنا۔ بقول آصفیہ کچا نقشہ کھینچنا)

بیرنگی بقول انند (۱) بیچونی حق تعالی و نزد
محققان ظہور احدیت و اشارۂ وحدت کہ عبارت
از مرتبہ بمرتبہ بود کہ اسقاط اضافات ذات معرا
از لباس اسمای صفات تعالی و تقدس است
مؤلف عرض کند کہ ما اشارۂ این بر معنی سوم
بیرنگ کردہ ایم و سند مولوی معنوی ہم ہمدرآنجا
مذکور و بہ تحقیق ما بلحاظ معنی حقیقی بیرنگ (۲) سادگی
است (صائب ؒ) مید ہد سادگی دل خبر از
آزادی ۔ صافی شست ز بیرنگی پیکان پیداست
مؤلف (اردو) (۱) بیچونی حق تعالی ۔ وحدت
مؤنث (۲) سادگی ۔ بے رنگی ۔ مؤنث ۔

بیرو بقول برہان و ناصری و جامع و ہفت
و انند و بحر بر وزن گیسو (۱) بمعنی کیسہ و خریطۂ زر
عیبول و غیر آن ۔ صاحب سروری بحوالۂ تحفہ ذکر
این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ کیسہ و خریطہ را
چون از زر و پول پر کنند رویش می دوزند و چنین
را فارسیان بی رو گفتہ اند یعنی چیزی کہ او را روی
نیست اسم فاعل ترکیبی است (اردو) کیسہ ۔
بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ تھیلی ۔ خریطہ ۔ مذکر ۔

(۲) **بیرو** ۔ بقول برہان و ناصری و جامع و
ہفت و انند و بحر کنایہ از کسی کہ سخنان ناخوش
بر روی کسی بگوید بہار گوید کہ بمعنی شوخ و بیمروت
و بقول بعض شخصی کہ سخن درست بر روی کسی
تواند گفت (والہ ہروی ؒ) از بیم کہ یار ہمنشین
دل ۔ خوش رو است ولی چو تیغ بی رو است **مؤلف**
عرض کند کہ موافق قیاس است کہ بمعنی بی مروت
باشد کہ لحاظ روی کسی و چار چشمی نمی کند (اردو)
بے مروت ۔ شوخ (منہ پھٹ) دیکھو بر منہ رو

(۳) **بیرو** ۔ بقول خان آرزو در چراغ ہدایت
بمعنی بی حیا مرادف بی چشم و رو و بدون سند
استعمال می فرماید کہ شہرت دارد ۔ صاحبان
برہان و ناصری و جامع گویند کہ کنایہ از مردم

بی شعله و بی آزرم **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم هم زبان دارند و موافق قیاس است (اردو) بے حیا - بے شرم -

بروان استعمال - بمعنی بی جان و تن مرده باشد موافق قیاس (انوری ؎) هم عقل پیش لطف تو شخصی است بی روان ٭ هم نطق پیش کلک تو نقشیست کم عیار بُو (اردو) بے جان - مُردہ - (۴۲۵۴)

بیروت بقول ملحقات برہان از توابع دمشق است واقع بر کنار دریا و درانجا درخت بی باغها و شهرستان است و بقول صاحب غیاث می گوید که مابین آن و بعلبک سی و شش میل راه است و درمیان آنها مرحله ایست عرجموس نام کست و چهار میل از بیروت مسافت دارد - صاحب انند بحوالۂ منتهی الارب این را بالفتح و ضم ثالث لغت عرب گفته گوید که شهریست بشام **مؤلف** گوید که بی دانیم چرا صاحب ملحقات برہان خلاف موضوع خود این را جا داده و دانسته فارسی انگاشت (اردو) بیروت ایک شہر کا نام ہے جو ملک شام مین واقع ہے - مذکر -

بیروج بقول شمس باوّل مکسور و یای مجهول و رای غیر منقوطه مضموم نام مرغی است ماکول اللحم که آن را بیل مرغ نیز نامند و صراحت کند که لغت فارسی است **مؤلف** عرض کند که دیگر محققین از این لغت ساکت و همین لغت به بای فارسی اوّل به همین معنی می آید عجبی نیست که معرب باشد ولیکن صاحب سواد السبیل که محقق معربات است ازین ساکت (اردو) دیکھو پیروج -

بیروزه بقول برہان و جهانگیری و ناصری و رشیدی و جامع و سراج به وزن فیروزه سنگی باشد سبز رنگ شبیه به زمرد لیکن بسیار کم بها و کم قیمت (مولوی معنوی ؎) چنان مستم چنان مستم من امروز ٭ که پیروزه ندانم من ز پیروزه و صاحب ناصری بذکر معنی بالا گوید که بمعنی گرفته اند که شیشه کبود رنگ شبیه به پیروزه باشد **مؤلف** عرض کند که محققین نازک خیال

ہمین سند مولوی معنوی را بر بہروز ہم جا دادہ اند
بہ تصحیف در املا کہ در اینجا در آخر مصرع ثانی
بہروز نوشتند و در ینجا بیروز نقل کردند و اے
بر ین طرز تحقیق و خیال ما این است کہ این
تبدل آنست کہ ہای ہوز بدل شد بہ تحتانی
چنانکہ بدرہ و بیدرہ و شاہگان و شایگان
(اردو) دیکھو بہروز۔

بیروزگار اصطلاح۔ بقول وارستہ شخصی
کہ شغلی و کسبی نداشتہ باشد (سالک یزدی
ے) دل آوارہ ام بس بی قرار است بگو
بہ بند زلف او بی روزگار است بجر صاحب ناصری
سحر و آنند و غیاث و بہار عجم ذکر این کردہ اند
مؤلف گوید کہ موافق قیاس است (اردو)
بے شغل۔ اس شخص کو کہتے ہیں جو کوئی شغل
نہ کہتا ہو اور دکن میں بی روزگار اسی کو کہتے ہیں

بی روزگشتن استعمال۔ بمعنی حقیقی
صبح نشدن و کنایہ از تاریک بودن (ظہوری

ے) بیروزگشت صحن شبستان آرزو ہو اشب
سر فسانہ بدامان خواب باد ہو (اردو) تاریک ہونا

بی روزن اصطلاح۔ بقول شمس
لغت فارسی است بمعنی تا بہ گلی کہ بریان
نان پزند **مؤلف** عرض کند کہ دیگر محققین
ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند
مخفی مباد کہ بیرزن بہمین معنی گذشت
و بیرزن ہم صحیح نیست کہ صاحب شمس
بہ تصحیف و بہ بے تحقیقی این را قائم کردہ
اگر سند استعمال این بدست آید توانیم
گفت کہ کنایہ باشد کہ تا بہ ہمچون دیگر بعض
ظروف پخت و پز۔ روزن ندارد۔
(اردو) دیکھو بیرزن کے تیسرے معنے۔

بیروزی بقول انند سحر الفرہنگ فرنگ
بمعنی مفلس و محتاج و بی قوت **مؤلف**
عرض کند کہ آنکہ روزی ندارد و اسم فاعل
ترکیبی و موافق قیاس (اردو) بے روزگار

(ب) اطاعت سے باہر ہونا۔

بیرون آمدن از خود مصدر اصطلاحی

بہمان (از خود بیرون آمدن) است کہ بجای خودش گذشت (اردو) دیکھو (از خود بیرون آمدن) جو الف مقصورہ میں گزرا۔

بیرون آمدن از عہدہ مصدر اصطلاحی

بقول انند بجا آوردن امر سخت فارغ شدن از ذمہ آن (ظہیر فاریابی ع) فلک سرد ستی توبر کائنات شرف بود ولیشرط آنکہ بر افتد قواعد قیقش ز بیرون نیاید ازین عہدہ لاجرم تا حشر ز نہاد قہر تو بر سینۂ آتشین گلگنش ز معرکہ (مؤلف) عرض کند کہ متعلق بہ معنی دوم (بیرون آمدن است) برون مخفف بیرون است و سند بالا متعلق بہ (بیرون آمدن از عہدہ) کہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو از عہدہ کاری بیرون آمدن)

بیرون آمدن مبرز مصدر اصطلاحی

صاحب اکسیر اعظم در جلد سوئش گوید کہ این را در عربی (بروز مقعد و نتوی مقعد) گویند مرضی است معروف و سببش شدت استرخای عضلۂ ماسکۂ مقعد علاجش آنکہ اول باعانت دست مقعد را بالا رد کنند و اگر مشکل باشد اولاً از موم روغن یا زردۂ بیضہ یا شیر گاو چرب کنند تا زود باز گردد و بعد از آن پوست انار جفت بلوط گلنار مازو برگ مورد در آب جوشانیدہ صاف نمودہ در تگارهم آن بیمار را بنشانند و بدان استنجی کنند (الخ) المؤلف عرض کند کہ معنی حقیقی است (اردو) کانچ نکلنا۔ بقول آصفیہ مقعد کے گوشت کا ضعف و نحافت کے سبب باہر نکل آنا۔ مقعد نکل آنے کا مرض ہو جانا۔

بیرون آمدن و بزرگ شدن چشم مصدر اصطلاحی۔ بقول اکسیر اعظم در جلد اول مرضی است کہ بسبب شدت انتفاخ مقلہ و ثقل آن از امتلای مادۂ ریحی یا خلطی رطبہ یا مائیت حادہ عارض شود اگر سبب خفیف باشد سبز چشم

قوی وخوابانیدن بر پشت وتلطیف غذا وقلت حرکت دفع شود واگر قوی باشد در امتلائی حسب مادّہ تنقیۂ بدن ودماغ بفصد وحجامت نقرہ ومسہلات وحبوب مناسبہ وغیرہ ما مادّہ زائل شود **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است (اردو) آنکھ کا باہر نکل پڑنا اور ڈھیری ہوجانا ایک مرض ہے۔

(الف) بیرون آوردن استعمال بہمان (بیرون آوردن) کہ بجائش گذشت وہمین است متعدی بیرون آمدنا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(ب) بیرون آوردن خود را از چیزے بمعنی رہاندن خود را از ان چیزے (الف) بمعنی حقیقی است و(ب) کنایہ باشد از رہاندن خود از ان چیز (صائب الف ہ) محال است از سر برگی سفر سود ارا برآوردن کوکسی تتوان از خیر آدرد بیرون دامن تری صحبتی را کو (ظہوری ب ہ) ستاندہ اند کہ باشد دست وست شحنۂ حیرت بخوشا حال کسی کہ ہادر دغو [illegible] از ہوس بیرون ہو (اردو) الف باہر لانا۔ دیکھو (بیرون آوردن) (ب) کسی چیز سے اپنے آپ کو چھڑانا۔

بیرون ازجنبش اصطلاح۔ بقول مؤید اسے برتر از فلک **مؤلف** عرض کند کہ ہمان کہ بر (بیرون ازجنبش) گذشت۔ (اردو) دیکھو بیرون ازجنبش۔

بیرون افتادن استعمال۔ بقول بہار کنایہ از آشکارا شدن **مؤلف** عرض کند کہ ہمان (بیرون افتادن) است کہ بجائیش گذشت (اردو) دیکھو بیرون افتادن کے پہلے معنے۔

بیرون بیرون استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و از سند ش (بیرون) بیرون چینی را از ابروی پیدا است کہ دوکرشن چین ابرو باشد زخرین اصفہانی ہ گو غلط نیست ای زہرہ جبین است بیرون تتوان

زابروی تو چنین را ۔ مؤلف عرض کند کہ
این ہمان (بیرون بردن) است کہ بجایش
گذشت بہر دو معنیش (اردو) دیکھو (بیرون بردن)

بیرون جستن استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت و سندش (بیرون
جستن دانہ از تابہ) راست مؤلف گوید
کہ بمعنی خارج از مکان شدن است بحسب
اضافت (صائب ؎) دانہ زود از تابہ
تفتیدہ بیرون می جہد ۔ گر شود دریای
آتش دست امکان مفت ماست ۔ و (بیرون
جستن تیر از شست) بمعنی خارج شدن تیر
از شست باشد (الوری ؎) تا چو تیر از
شست بیرون جستہ وے از بزم او ۔ قامت
از درد جدائی چون کمان آوردہ ام ۔ و از
ہمین سند (بیرون جستن کسی از بزم) بمعنی از
بزم رفتن) است (اردو) باہر جانا ۔

بیرون چکیدن استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ از
سندش (بیرون چکیدن آبرو از دیدہ) پیدا است
کہ بمعنی بے آبرو شدن است (اسیری جربادقانی
؎) اشک حسرت نیست کز مژگان پر خون
می چکد ۔ آبروی گریہ ام از دیدہ بیرون می چکد
۔ (اردو) باہر ٹپکنا ۔ باہر ہونا ۔

بیرون دادن استعمال ۔ بقول بہار کنایہ
از آشکارا کردن است چنانکہ (بیرون دادن
آبلہ) بمعنی آشکارا کردن آبلہ (صائب ؎)
دل پر خونم اگر آبلہ بیرون می داد ۔ از گہر بادیہ
را دامن دریا می کرد ۔ مؤلف عرض کند
کہ ہمان (بیرون دادن) است کہ بجایش گذشت
بمعنی (۱) بیرون کردن از جائی و (۲) آشکارا
کردن ۔ کہ مجاز آن است پس (بیرون کردن
آسودگان خاک) کنایہ از خارج کردن مردگان
از قبر کہ علامت قیامت است متعلق بہ معنی
اول باشد (صائب ؎) از بلندی مانع

گردش شود افلاک را ؎ گر زمین بیرون دہد
آسودگان خاک را ؎ و متعلق بمعنی دوم است ۔
(بیرون دادن داغ) بمعنی آشکارا کردن داغ باشد
(ظہوری ؔ) زند پہلو برین خاکستری ذرتو دهٔ
اخگر ؎ اگر بیرون دہم داغی کہ اندر دل دفین باشد
(اردو) (۱) باہر کرنا (۲) ظاہر کرنا ۔

بیرون دادن راز مصدر اصطلاحی
بقول بہار بمعنی فاش کردن آن و این قدر
صراحت فرمید کند کہ مخصوص بہ راز نیست و برای
مانند آن ہم مستعمل (حکیم زلالی ؔ) اگر بیرون
دہم راز دل خویش ؎ کند پروانہ شکر سوزش
خویش ؎ صاحب انند نقل نگارش **مؤلف**
عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو)
راز کا افشا کرنا ۔

بیرون دمیدن مصدر اصطلاحی ۔
صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت
مؤلف عرض کند کہ بمعنی بیرون آمدن است
(مجیر بیلقانی ؔ) گر اشک دشمن تو بہ لؤلؤ
صفت کنم ؎ بیرون دمد ز لؤلؤی ناسفتہ
نوک خار ؎ (اردو) باہر آنا ۔ باہر نکلنا ۔

بیرون دواندن استعمال ۔ بمعنی
خارج کردن است (ظہوری ؔ) پیے
نظارہ از گلشن دوانم صد چمن بیرون ؎ چو
آئین بندم از خاشاک کوی گلخن خود را ؎
(اردو) باہر کر دینا ۔ خارج کر دینا ۔

بیرون رفتن استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ہمان
بیرون رفتن کہ بجایش گذشت (فغانی شیرازی
ع) سر دگر سر نہم در دشت و ز عالم روم
بیرون ؎ (ظہوری ؔ) از یاد تو بیرون
نرود خاطر عاشق ؎ اندیشۂ اغیار ز غیرت
بحرامان ؎ (اردو) دیکھو بیرون رفتن ۔

بیرون ریختن مصدر اصطلاحی جناب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**

عرض کند که ہمان (بیرون ریختن) است که
بجایش گذشت (صائب اصفہانی ؎)
آرزوئی دگر گره بستم در یکتا شدم ہ حسرتی
از دیده بیرون ریختم دریا شدم ہ (اردو)
دیکھو بیرون ریختن ۔

بیرون زدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند که خارج کردن است (صائب
؎) سنگ ابروی زاہد گر چنین تندی کند ہ
شیشهٔ می ہمچو رنگ از شیشه بیرون می زند ۔
(اردو) باہر کرنا۔ خارج کرنا ۔

بیرون سرا اصطلاح۔ بقول برہان
بسکون نون زری را گویند که در غیر ضرب الخانه
سکه شده باشد۔ صاحبان بحر و جہانگیری و جامع
ناصری و آنند و ہفت و سراج ذکر این کرده اند
(ملا زاہدی قہستانی ؎) با دل سینه با من ہیچ
سیم پاک ہمبودی ہ پایه آخر امتحان کردم زر
بیرون سرا بودی ہ **مؤلف** عرض کند که بحث
کامل این بر (بیرون سرا) گذشت (اردو)
دیکھو بیرون سرا ۔

بیرون شدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند که ہمان (بیرون شدن) که بجایش گذشت
(حسن غزنوی ؎) ای قدر تو افزون شده از دایرهٔ
چرخ ہ وی جاه تو بیرون شده از حد توہم ہ
(اردو) دیکھو بیرون شدن ۔

بیرون شو اصطلاح۔ صاحب سروری
در ملحقات می فرماید که معنی لفظی این بدر رو و
کنایه باشد از گریزگاه و مخلص (سراج الدین
راجی ؎) در خم گردون که دلہا خسته است ہ
راه بیرون شو زہر سو بسته است ہ **مؤلف** عرض
کند که درین شعر (بیرون شو) اسم مفعول ترکیبی
بصفت راه آمده بمعنی مطلق گریز و گریزگاه ۔
فاعل (اردو) فراری۔ گریز۔ مؤنث ۔

(۳۵۵۳) **بیرون فتادن** | استعمال بمعنی ظاہر شدن (ظہوری ؎) فتاد گرمی مضمون بخندہ ام بیرون ۞ کبوتر از تف غم نامہ ام کتاب شدہ ۞ **مؤلف** عرض کند کہ ہمان (بیرون فتادن از چیزی) کہ بجایش گذشت (اردو) ظاہر ہونا۔ دیکھو (بیرون فتادن از چیزے)۔

(۳۵۵۴) **بیرون فشاندن** | استعمال۔ خارج کردن است (ظہوری ؎) دلم وہ ناصحی دگر بہ کردن ۞ مگر بیرون فشانم حسرتی چند ۞ **مؤلف** عرض کند کہ ہمان (برون فشاندن) کہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو برون فشاندن۔

بیرون فگندن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی بیرون کردن است (خسرو ؎) خیمہ از این دائرہ بیرون فگن ۞ غلغلہ در عالم بیچون فگن ۞ (ظہوری ؎) سینۂ دیگر ندارم زود تر بیرون فگن ۞ اخگر رشک از گریبانا داغدار از خویش را ۞ ہمان (برون فگندن) است کہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو برون فگندن۔

(۳۵۵۷) (الف) **بی رونقی** | استعمال۔ بمعنی حالت سلب رونق (انوری ؎) بی رونقی کار من اندر غم عشقت ۞ کاریست کہ جز ہجر تو بیداری ندارد ۞ (ظہوری ؎) ببہانۂ جنس وفا نقد دو عالم دادہ اند ۞ بیرونقی ریزم برون بازار دکان بر کنم ۞ **مؤلف** عرض کند کہ از سند ظہوری - - - - - - - -

(ب) **بیرونقی برون تجستن** | بمعنی ظاہر شدن بی رونقی پیداست (اردو) (الف) بے رونقی کہہ سکتے ہیں بمعنی سلب رونق (ب) بے رونقی ظاہر ہونا۔ رونق باقی نہ رہنا۔

بیرون کردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض

کند کہ ہمان (برون کردن) است کہ بجایش گذشت
(ظہوری ع) نزد لہا کردہ بیرون سینہ بارہا ٭
(انوری ے) دست عدلت خاک را بیرون
کند از دست باد ٭ پای قہرت بپرد مرباد را
در زیر آب ٭ (ظہوری ے) کدام صبح سراز
جیب ناز بیرون کردہ ٭ کہ داغ سینۂ گردون
نگشت خورشیدش ٭ (اردو) خارج کرنا۔
دیکھو (برون کردن)

بیرون کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکراین کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ ہمان (برون کشیدن) است کہ بجایش
گذشت (ظہوری ے) صرفی دردل ظہوری
دادہ جا ٭ آرزو بارخت بیرون می کشند ٭
(صائب ے) ذوق رسوائی مرا از خانہ بیرون
می کشد ٭ سنگ طفلان کہربای مردم دیوانہ
است ٭ (اردو) دیکھو برون کشیدن۔

بیرون گذاشتن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکراین کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ ہمان (برون گذاشتن) است کہ
بجایش گذشت (وحید قزوینی ے) برق آہن
خویشتن را می زند برخرمنش ٭ چون گذارد پا ز
وضع خویشتن بیرون ہلال ٭ (اردو) دیکھو
(برون گذاشتن)

بیرون نشاندن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکراین کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ ہمان بیرون کردن است کہ گذشت
(انسی خباندی ے) مانند مہرہ برزدہ ام
دست روزگار ٭ از عرصۂ وصال تو بیرون
نشاندہ است ٭ (اردو) دیکھو بیرون کردن

بیرون نوشتن مصدر اصطلاحی کنایہ
از ظاہر شدن است (صائب ے) نمیدانم
چہ بیرون می نویسد از دل پرخون ٭ کہ چشم
من زتار اشک مسطر کرد دریا را ٭ (اردو)
ظاہر ہونا۔

بیرون نہادن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند که ہمان (بیرون نہادن) که بجایش گذشت (قائم شہدی سے) پیمان زکوچہ معشوق پا نہم بیرون با کہ بستہ اند بزنجیر چپاسپہ مرا ہو (اردو) دیکھو (بیرون نہادن)۔

بیرونہ اصطلاح ـ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالکسر پیراہنی که بالای ہمہ پوشند مانند چوغہ و امثال آن **مؤلّف** عرض کند که معاصرین عجم بزبان ندارند و دیگر محققین اہل زبان و زباندان از ین ساکت ولیکن موافق قیاس است که ہای مؤخر به بیرون زیادہ کردہ اند بمعنی لفظی منسوب به بیرون و کنایہ از لباسی که بالای ہمہ لباسہای پوشند (اردو) سب سے اوپر کا لباس جیسے چوغہ وغیرہ ـ مذکر ـ

(الف) بیروئی (ب) بیروئین استعمال ـ (الف) بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی (۱) خارجی و (۲) پیراہن و (ب) بمعنی اوّل نقطہ **مؤلّف** عرض کند که (الف) بیای نسبت و (ب) بہ یا و نون نسبت موافق قواعد زبان است و معنی اول حقیقی و معنی دوم الف مجاز آن معاصرین عجم معنی دوم الف را بزبان ندارند و محققین اہل زبان و زباندان ہم ذکرش نکردہ موافق قیاس است (اردو) الف (۱) خارجی ـ باہر کا (۲) پیراہن مذکر (ب) دیکھو الف کے پہلے معنے ـ

(الف) بیروی (ب) بیرولی استعمال ـ الف بقول جہانگیری در ملحقات کنایہ از شخصی است که در بیرونی کسی سخنان ناخوش تواند گفت (ظہیر فاریابی سے) چون بیرو که از کسی چه بتر باشد بو ایام از دو دیدہ ز لب بی رولی بر صاحبان انند و بحوالہ نسبت ب گویند که (۱) بی توجہی و بی مروتی و (۲) بی رونقی **مؤلّف** عرض کند که الف اسم فاعل ترکیبی است بہ یا دشتہ یای زائد به (بیرو) و سند ظہوری پیش کردہ جہانگیری متعلق با و نسبت بلکه متعلق

یعنی اوّل (ب) باشد و در (ب) یای مصدری
زیاده شده است بر الف (اردو) الف
دیکھو بے رو (ب) (۱) بے توجہی۔ مؤنث (۲)
بے رونقی۔ مؤنث۔

بی روئی کردن باکسی مصدر اصطلاحی

بهار نوشته که این بمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند که
بی مروّتی کردن باکسی باشد (صائب سہ)
با یک دیدار از آن رخسار صائب قانعیم ؛ بخت
می ترسیم بی روئی کند با آن نقاب ؛ صاحب آنند هم ذکر این
کرده (اردو) کسی کے ساتھ بے مروّتی کرنا۔

بیره بقول ملحقات برهان (۱) قلعه ایست مستحکم و مرتفع و مشتمل بر بازارها بر لب فرات و در آنجا وادیی است مشهور بوادی زیتون که در آن وادی درختها و چشمه ها بسیار است **مؤلف** عرض کند که (۲) بیرهٔ پان که بجایش می آید (خسرو سہ) بیره دادی و سرخرو کردی ؛ چون نسازیم جان بپایت بها نیز بیره دو معنی اسم جامد فارسی زبان می نماید بکسر اوّل و فتح سوم ظاهراً آنچه بمعنی دوم است مفرّس می نماید از بیرا سے هندی که فارسیان رای هندی العربی بدل کرده اند و (الف) آخر را بهای هوز و سند دیگر این از شعر فطرت بر (بیرهٔ پان) می آید (اردو) (۱) ایک قلعه کا نام بیره ہے جو لب فرات پر واقع ہے۔ مذکر۔ (۲) بیڑا بقول آصفیه۔ هندی۔ اسم مذکر۔ گلوری (کتھا، چونه، چھالیه پڑا ہوا پان)

بیره برداشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بهار و انند و غیاث اراده بالجزم کردن برای
کاری و فرماید که در زمانهٔ سابق در سلاطین هند
رسمی بود که پیش امرا برای انصرام نمودن مهم
بیرهٔ پان می انداختند۔ هر کس که آن را برداشتی

انصرام آن مهم بر ذمّه او واجب شدی **مؤلف**
عرض کند که یکی از معاصرین سالخورده عجم با ما گفت
که این رسم هند نبود بلکه رسم عجم است که سرداران
لشکر را در دربار شاهی بیرهٔ پان روزی پیش
می کردند که برای مهمی مشورت می کردند و این

طریقۂ عزت افزائی شان بود و طلب رای و بحز
این روز. روز دیگر این عمل نمی شد. از سرداران
لشکر کسی که بیره برمی داشت آن را بر مهم می فرستادند
و ازہمین عادت مستمرہ این اصطلاح قائم شد (اردو)
بیڑا اٹھانا۔ بقول آصفیہ ہندی۔ عزم بالجزم کرنا۔
کسی کام کے کرنے کا ذمہ لینا۔ ہامی بھرنا (ذوق
؎) گلوری پان کی غیروں کو تم کھلاتے ہو ہمارے
قتل کا بیڑا اٹھاتے ہو

بیرۂ پان اصطلاح۔ بہار گوید و انند نقل
نگارش کہ چند برگ تنبول کہ ہمراہ کاتھ و فوفل
و چونہ اکثر از برگ کیلہ و پلّہ بہند و مخصوص اہل
ہند است در وقت رخصت بکسی نیز می دہند
و خوردن آن دہان را خوشبو و رنگین می کند (میر
معز فطرت ؎) بہندو زادۂ دادم دل خود را
کہ از طفلی بہ خیال بیرۂ پان می کند دلہای پرخون
را ۔ **مؤلف** عرض کند کہ بیرہ بجای خودش گذشت
کہ بہ تحقیق ما مفرس است و حقیقت پان بجایش
می آید مرکب اضافی است (اردو) گلوری
بقول آصفیہ۔ ہندی۔ مؤنث۔ پان کی بیڑی یا
بیڑا۔ بنا ہوا پان جو ایک خاص وضع پر لپیٹا جاتا ہے
آپ ہی نے بیڑا۔ مذکر۔ پر گلوری کا ذکر کیا ہے
۔ دیکھو بیرہ۔

بیرہ زن اصطلاح۔ بقول مؤید بکسر اول
و سکون ثانی مجہول و فتح ثالث و خفای ہا و زای
منقوطہ دار مفتوح بنون زدہ چیزیست مانند تابہ
کہ از گل سازند و بران نان پزند صاحبان جامع
و جہانگیری و انند و رشیدی ذکر این کردہ اند۔
(شیخ نظامی ؎) نشستہ جوانمرد اطلس فروش بگرد
ز خاکستر بیرہ زن درع پوش ۔ خان آرزو
در سراج بذکر معنی بالا گوید کہ تحقیق آنست (بیرزن)
اصل است و (بیرزنہ) کہ بہ ہمین معنی گذشت
مخفف آن و (بیرہ زن) قلب آن صاحب رشیدی
صراحت مزید کردہ کہ (بیرہ زن) ہم بہ ہمین معنی
آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ (بیرزن) بہ ہمین

معنی بہ معنی سوزش گذشت و صراحت ماخذ ہم
ہم در اینجا مذکور و بہ تحقیق ما چنانکہ ہم در اینجا گذشت
(بریدن) اصل است و برزن مخفّفش و (بیرہ زن)
مبدل و فرہنگ علیہش کہ تحتانی دوم زائد است
برای اظہار کسرہ و تحتانی سوم (بیزن) بدل
شدہ بہ ہای ہوز چنانکہ رونیدہ و روہنیدہ
و در بیرہ زن ہای ہوز (بیرہ زن) بدل شد
بہ واو چنانکہ آوسہ و آوسو (بیرزن) قلب
بعض (بریزن) چنانکہ استرغ و آسترغ (اردو)
دیکھو برزن کے تیسرے معنے ۔

بیری بقول برہان با اول مکسور بثانی رسیدہ
و ثالث بہ تحتانی کشیدہ فروش و فرش گستردنی
را گویند ۔ صاحب ناصری می فرماید کہ با اول و ثانی
رسیدہ چنانکہ مذکور شد فرش و گستردنی خواب ساکن
جامع بر فرش و بساط تابع صاحب رشیدی بذیل
بیر ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ما ہم در اینجا
عرض کردہ ایم کہ بیر خوابگاہ است و بیری بہ یاد
تحتانی نسبت بمعنی منسوب بہ خوابگاہ کنایہ باشد از
فرش خوابگاہ ۔ فارسیان بہ سبیل مجاز برای مطلق
فرش ہم استعمال این کردہ اند و ہمین است حقیقت
این کہ اشارہ اش ہم در اینجا کردہ ایم (اردو)
فرش دیکھو انسوب ۔

بی ریا استعمال ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ بالکسر بمعنی مخلص و راست باز و صادق
مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است ۔
(اردو) بے ریا بقول آصفیہ ۔ بے کپٹ ۔
صاف باطن ۔ صاف دل ۔ سادہ دل ۔ وہ شخص
جو مکّار نہو ۔

بے ریش اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ سادہ عذار و سادہ رو ۔ **مؤلف** عرض
کند کہ موافق قیاس است (اردو) بے ریش
یا بے ریشا بقول آصفیہ ۔ سادہ رو ۔ وہ جوان
جسکے منہہ پر داڑھی نہ آئی ہو (نسیم ۵) بے ریش
وہ طفل نوجوان تھا پہ حلوا بے دود کا گمان تھا

بی ریشه اصطلاح. بقول انند و بهار بکسر اول
و ثالث آنچه ریش نداشته باشد چون کاغذی ریشه
و دانه بے ریشه و مانند آن **مؤلف** عرض
کند که موافق قیاس است (اردو)
بے ریشه. بقول آصفیه وه چیز جس مین تس نهون
جیسے بے ریشه ادرک یا آم وغیره۔

بِزِ بقول برهان بکسر اول و سکون ثانی و زای هوز (۱) بمعنی زده باشد که از زدن است و بنزرگی
درفش را گویند. صاحب سروری گوید که (۲) امر است از بیختن و (۳) فاعل آن (امیر خسرو ؎)
بیزش این سلک دُر از فکر تیز ؛ خوش تو قران نامهٔ سعدین بیز ؛ (شیخ علی نقی ؎) شب که شد
از تف هجران تو می پنداری ؛ هفت غربال فلک سیرم آتش بیز است ؛ صاحب جهانگیری ذکر
معنی اول از حکیم سوزنی سند دهد (؎) بازه بود چوب دست و من بدرشتی ؛ بازه همه دو دسته
بر سر تو بیز ؛ صاحب رشیدی ذکر هر سه معنی کرده صاحب ناصری گوید که بمعنی زده و بیخته و بیزنده
چنانکه مشک بیز و خاک بیز (سعدی ع) پیوند روح می کند این خاک مشک بیز ؛ صاحب جامع
و سراج همزبان برهان **مؤلف** عرض کند که اسم مصدر (بیزانیدن) است بمعنی خالص و
آنچه صاحب برهان معنی اول نوشته مراد از آن همین خالص است و اصل بیز. بیزه بود که بیانش
بر (بیختن) گذشت و صراحت کامل ماخذ این هم همدر آنجا مذکور و نسبت معنی دوم عرض می شود
که بیز امر حاضر بیزیدن است نه بیختن و ما صراحت این هم بر بیختن کرده ایم و بمعنی سوم هیچ است
که بدون ترکیب با امر حاضر افادهٔ فاعلیت نمی کند. نا واقفی محققین از قواعد فارسی است که این
معنی را قائم کردند و ضرورت بیان معنی دوم هم نبود که از مشتقات بیزیدن است (اردو) خالص چهنا ہوا

بزار بقول سروری سرباز زننده و متنفر
و جدائی جوینده (خاقانی ؎) سلسبیل جلال

خور زین جام ٭ از شراب جیم شو بیزار ٭ بهار
این را بمعنی ملول و ناخوش گفته می فرماید که این
اکثر بصلهٔ ز ا و گاهی باضافت که کار صله می کند
هم می آید۔ (ملا طغرا ـہ) دل آزاری بود کردار
ناصح ٭ نباشم از چه رو بیزار ناصح ٭ (یکی از
قدما ـہ) زهی ز خوی بدت گرم فتنه را بازار
٭ خدا ز خلق تو بیزار و خلق در آزار ٭ خان آرزو
در چراغ هدایت می فرماید که بیای مجهول نفرت
کننده و فرماید که این اکثر با حرف از مستعمل شود
و گاهی باضافت که کار حرف از می کند و همان
سند طغرا را پیش می کند که بالا گذشت **مؤلف**
عرض کند که مرکب است از (بے) که گذشت
و زار که بمعنی مکان روئیدن پس معنی لفظی این
نباتی که مقام روئیدن ندارد و کنایه از کسی که
بی خانمان است و مراد از نفرت دارنده و
جدائی جوینده (انوری ـہ) جاودان بیزارم
از ذاتی که بیزار است او ٭ هست در بازار جان
صرّاف جان را بی زری ٭ (صائب ـہ) آشنایان
را دل نسوزد بر شکایت پیشگان ٭ دایه بیزار است
از طفلی که پستان می گزد ٭ (اردو) بیزار۔
بقول آصفیه۔ فارسی۔ ناخوش۔ ناراض۔ ملول
متنفر۔ کراہت کرنے والا۔

(۲ الف) **بیزار شدن**	استعمال۔ ہر سه
(ب) **بیزار کردن**	ملحقات همان بیزار
(ج) **بیزاری**	است که گذشت

یعنی **الف** بمعنی تنفر داشتن و نفرت پیدا کردن
و متنفر شدن باشد (انوری ـہ) نرفته هیچ خطائی
چرا ملول شدی ٭ نکرده هیچ جفائی چرا شدی
بیزار ٭ و ب نفرت پیدا کردن در طبع کسی
و متنفر کردن کسی را (صائب ـہ) مرا بیزار کرد
از اهل دولت دیدن دربان ٭ به یک دیدن
ز صد نادیدنی آزاد گردیدم ٭ و ج بیزاری
یای مصدری بمعنی تنفر است (ظهوری ـہ)
خوشنودی و نگاه نهانی برای غیر ٭ بیزاری

تغافل و رسوا ای کیست ؎ (اردو) الف) بیزار ہونا (ب) بیزار کرنا (ج) بیزاری یعنی نفرت کرسکتے ہیں جیسے ’’آپکی بیزاری ہم سے حق بجانب ہے‘‘ مؤنث۔

(۱۰۴۶) **بیزاری کردن** استعمال بمعنی بیزار شدن است (انوری ے) ای خداوندی کہ پیش لطف خاک پای تو ؎ آب حیوان از وجود خویش بیزاری کند ؎ (اردو) دیکھو بیزار شدن۔

بیزاشیدن بقول موارد المصادر بمعنی از پرویزن گذرانیدن فرمودن۔ کامل التصریف ومضارع اش بیزاند مؤلف عرض کند که صراحت ماخذ این تحقیق کرده ایم واین مصدر متعدی بدو مفعول بیزیدن است وبه بای فارسی پیزاشیدن هم می آید (اردو) چھنوانا۔ صاحب آصفیہ نے اس کا ذکر کیا ہے جو چھاننا کا متعدی بدو مفعول ہے۔

بیزبان اصطلاح بقول انندراج بحوالہ فرہنگ فرنگ (۱) بمعنی بی لسان وگنگ و (۲) خاموش۔ مؤلف عرض کند که معنی اول حقیقی است و معنی دوم مجاز آن که کم گو واکثر خاموش را هم فارسیان بی زبان گفته اند۔ اسم فاعل ترکیبی است وموافق قیاس (انوری ے) بجدال درین مقام رسد ؎ که شود بی زبان تر از سوفار ؎ (اردو) بیزبان بقول آصفیه (۱) گونگا (۲) چپ، کم گو۔

بی زبان گفتن مصدر اصطلاحی۔ کار عجیب کردن یعنی کسی که بیزبان است سخن کند بکار عجیب دیگر پیدا است وچه انباشد فارسیان استعمال این کرده اند (انوری ے) ببیند بی نظر نرگس بگوید بی زبان سوسن ؎ اگر لطفش بیاموزد جهان را عالم آرائی ؎ (اردو) گونگے کا اشاروں میں بات کرنا۔ دیکھو بی زبان ہونا۔

بیزبانی اصطلاح بقول ملحقات برہان وبحر عجم صفت کنایه از خاموشی مؤلف عرض کند

که موافق قیاس است که یای مصدری بر بی‌زبان
زیاده کرده اند (ظهوری ـه) دوش آن
بی‌صبر خود و رنجید و رنجیدن نداشت ٭ بی‌زبانی
عذرها می‌گفت و شنیدن نداشت ٭ (صائب
ـه) تا شدم خاموش چون ماهی محیط پر خطر ٭ مهد
آسایش ز فیض بی‌زبانی شد مرا ٭ (اردو)
بے زبانی ۔ بمعنی خاموشی کہہ سکتے ہین ۔ بے زبان
پر یای مصدری زیادہ ہے ۔

(الف) بی زر اصطلاح ۔ بقول انند
بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح زای معجمہ و سکون رای
مہملہ بمعنی مفلس و از ہمین است مثل ----

(ب) بی زر بی پیر که صاحبان خزینة الامثال
و امثال فارسی ذکر این کرده از معنی و محل استعمال
ساکت اند ۔ **مؤلف** عرض می کند که معنی این
کسی که زر ندارد و پروا از خیال ندارد یعنی پریشان
و پست خیال می باشد از بی زری فارسیان این
مثل را بحق مفلس می زنند (اردو) الف
بے زر ۔ بقول آصفیہ مفلس ۔ کنگال ۔ محتاج ۔ بیدولت
(ب) دکن مین اسی (بے زر بے پیر) کا استعمال مفلس
کے لئے ہوتا ہے اور صاحب محبوب الامثال نے
کہا ہے "بے زر مرد بے رنگ"

بی زر مردم کار نیاید زر می باید زر زر ۔ زر ۔ زر ۔ زر ۔ زر ۔

مثل ۔ این مثلی است که حصۂ تانیش را معاصرین
عجم بر زبان ندارند و صاحب محبوب الامثال
ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که فارسیان
قدیم این را بحق مفلس می زدند و از معاصرین
عجم بعضی از سوقیان حصۂ ثانی را هم استعمال
کنند مگر در آن زر را چهار بار استعمال کنند و بعضی
از عجمیان معاصر گویند (بی زر ـ زر ـ زر) و دین
یعنی مفلس بی قابو است و (زر زر) آواز افتادن
چیزی از بلندی (اردو) دکن مین یہی فارسی
مثل زبان زد عام و خاص ہے ۔ مفلس کے
حق مین اس کا استعمال ہوتا ہے اور بعض کہتے ہین

(بے زر زر زر) جس سے یہ مطلب ہے کہ مفلس
ہمیشہ لغزش میں رہتا ہے اور (زر زر) کسی چیز
کے پھیلنے کی آواز ہے

بی زر نتوانی کہ کنی بر کس زور | مقولہ

این مصرع سعدی شیراز است کہ بہ رنگ مقولہ
زبان زد خاص و عام عجم است۔ صاحب گلدستہ
ہم ذکر این کردہ فارسیان این مقولہ را بجائی
استعمال کنند کہ مقصود از بیان قوت زر باشد کہ
زور تابع زر است (اردو) دکن میں کہتے
ہیں بے زر بے زور۔

بی زری کرد مفلس ہر چہ بہ قارون زر کرد | مثل۔ صاحبان مخزنیہ و امثال
فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت
مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را
بہ تسکین مفلس می زنند مقصود آنست کہ قارون
ہم با خزینۂ خود دفن شد و مارا ہم مفلسی تہ خاک
کرد (اردو) دکن میں کہتے ہیں بابا ہم مفلسی کو

سے خاک میں ملے اور قارون تونگری سے
یہہ در حقیقت ترجمہ ہے اس فارسی مثل کا
بعض کہتے ہیں بابا مفلس کی آرزو قارون
کے خزانہ کے ساتھ تھی اس کا مطلب یہی ہے
کہ دونوں دفن ہوئے۔

بیزن | بقول غیاث نام پہلوانی پسر گیو کہ
خواہر زادۂ رستم بود و فرماید کہ در برہان
بہ زای فارسی است و در جہانگیری بہ زای
ہوز **مؤلف** عرض کند کہ ما این را در جہانگیری
ہم بہ زای فارسی یافتیم غیر از بہار دیگری
از محققین فارسی زبان ذکر این بہ زای عربی
نکرد و اگر سند استعمال بنظر آید توانیم این را مبدل
بیژن خیال کنیم چنانکہ ژند و زند (اردو)
دیکھو بیژن۔

بی زنگ شدن آئینہ | استعمال۔
(دور شدن زنگ از آئینہ) (صائب ؏)
داشت چون طوطی نہان در زنگ خود بینی مرا

تا نظر بستم ز خود بی زنگ شد آئینه ام ٭ ۔

(اردو) آئینہ کا زنگ سے صاف و پاک ہونا۔

بی زن و فرزند استعمال ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بی اہل و عیال **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بے اہل و عیال اور بے زن و فرزند کہہ سکتے ہین ۔

بی زنہار اصطلاح ۔ بقول بہار آنکہ امان ندہد ۔ صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی پناہ نادہندہ (صائب ؎) زیر پای چرخ کج رفتار چون خواہد کسی ٭ در رہ این سیل بی زنہار چون خواہد کسی ٭ تشنۂ خون است تیغ آبدار کہکشان ٭ زیر این شمشیر بی زنہار چون خواہد کسی ٭ (اردو) وہ شخص جو کسی کو پناہ نہ دے ۔ بے امن کہہ سکتے ہین ۔

بی زور اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) بمعنی کمزور و ضعیف ۔ صاحب جامع فرماید کہ (۲) بروزن بے نور نام شہریست **مؤلف** عرض کند کہ معنی اوّل موافق قیاس است و معنی دوم ضعیف است کہ صراحت مزید نشد ترک این بر ہمچنین اجمال بیان تفوق داشت (اردو) (۱) بے زور کہہ سکتے ہین ۔ کمزور ۔ ضعیف (۲) ایک شہر کا نام ہے زور ہے ۔ مذکر ۔

بی زہره استعمال ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح زای معوز و سکون ہا بمعنی بی حمیت و بی شرم **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بے شرم ۔

بیزیدن مصدریست متروک کہ محققین معاصر این را ترک کردہ اند مرادف بیختن کہ گذشت و صراحت ماخذ این بر معنی اوّل بیز کردہ ایم کہ امر حاضر ہمین مصدر باشد و بیزانیدن کہ گذشت متعدی بدو مفعول از ہمین است (اردو) دیکھو بیختن ۔

بی زینہار اصطلاح ۔ بقول بحر مرادف ہمان بی زنہار کہ گذشت مخفی مباد کہ زنہار

ومزید علیه آن زینهار هردو یکی است **مؤلف**
عرض کند که موافق قیاس است (اردو) دیکھو
بے زینہار۔

بیژن بقول برهان و رشیدی و جامع و ناصری
وانند و هفت باثانی مجهول وزای عجمی بروزن و معنی
بیژن است که گذشت نام پسر گیو و خواهرزاده رستم
و فرماید که به دخترزاده شهرت دارد گویند بر منیژه
دختر افراسیاب عاشق بود شبی افراسیاب خبردار
شده او را در خانهٔ منیژه گرفت و در چاهی محبوس
کرد و بعد ازان رستم خبر یافته و او را نجات داده
صاحب ناصری صراحت فرماید که بجلادت و شجاعت
مشهور گردیده وقتی اهل ارمن از کثرت گراز
بر حضرت پادشاه ایران شکوه بردند و پهلوانی
خواستند که بنیاد آنها را بر اندازد و بیژن مامور شد
و چون ازان راه استحضاری نداشت گرگین میلاد
نیز با وی همراه شد بعد از وصول به مقصد و حصول مطلوب
دران حوالی که قریب بخاک توران بود به شکار رفته
بر حسب اقتضای قضا منیژه دختر افراسیاب دران
چمن بتفرج بهار آمده بود منیژه او را دیده و
بر وی عاشق گردیده ملاقات و مقالات در میان
آمده هنگام بازگشتن بخانهٔ پدر بیژن را مست
افگنده در صندوقی حمل و بخانهٔ خود نقل کرد و
بوصال او شادمان بود بعد از اطلاع افراسیاب
و قصد قتل بیژن بشفاعت پیران ویسه او را
در چاهی محبوس داشتند که قتل وی مشهور نگردد
و منیژه را نیز از خانهٔ خود بیرون کرده گدائی
می ساخت و از رخنهٔ سر چاه قوت لایموتی به
بیژن می رسانید چون گرگین از پیدا شدن بیژن
نومید گردید مراجعت کرد و گودرز زیان بخت
آشفته شدند و قصد قتل وی کردند شاه نگذاشت
تا بعد از مدتی از حال او باخبر شدند و رستم
در صورت تجار به ترکستان رفته او را از چاه
برآورده و به ایران رسانید تفصیل این قصه
در شاهنامه منظوم است منوچهری دامغانی گفته

(ف) شبی چون چاہ بیژن تنگ و تاریک
٭ چو بیژن من میان چاہ آون ٭ ثریا چون منیژہ
بر سر چاہ ٭ دو چشم من براو چون چشم بیژن ٭
(خواجہ حافظ شیرازی ف) شاہ ترکان چو پسندید
بچاہم انداخت ٭ دستگیر ار نشود لطف تہمتن
چہ کنم ٭ (حکیم خاقانی ف) چو بیژن داری
اندر چہ مخسپ افراسیاب آسا ٭ کہ رستم در کمین
است و کندی زیر خفتانش ٭ (اردو) بیژن
رستم کا بھانجا اور گیو کا بیٹا جو ایک مشہور پہلوان
تھا۔ مذکر۔

بیژہ بقول برہان و جامع و ناصری بازای فارسی بر وزن ریزہ (۱) بمعنی خالص و بی آمیزش و بیغش و (۲) بمعنی خاص و خاصہ ہم صاحب سروری بذکر ہر دو معنی بالا گوید کہ بہمین معنی ویژہ بہ واو ہم می آید **مؤلف** عرض کند کہ قیاس می خواہد کہ ژہ در فارسی قدیم بمعنی غش و آمیزش باشد کہ با کلمہ بے مرکب شدہ معنی خالص پیدا کرد و معنی دوم مجازش ولیکن صاحبان تحقیق ژہ را ترک کردہ اند و دستوران معاصر کہ عالم زبان ژند و پاژند اند ژہ را بر زبان ندارند اکنون چارہ نیست جز این کہ این را بمعنی اول اسم جامد فارسی زبان دانیم و معنی دوم را مجاز آن و آنچہ بہ واو اول می آید مبدل این ہمچون آب و آو تحقیق مبادکہ (آویزہ) بہ زای ہوز بہمین معنی گذشتہ و (اویژہ) بہ زای فارسی ہم و ما اشارہ و یژہ در آنجا ہم کردہ ایم (اردو) (۱) خالص (۲) خاص۔

بی ساختہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ سادہ و بی تکلف و بی تصنع **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) بے ساختہ بقول آصفیہ۔ بن بنائے۔ بے بناوٹ بے ارادہ۔ بلا تکلف۔ بلا تامل۔ سادہ۔

بیس المصیر اصطلاح۔ بقول بحر بمعنی دوزخ۔ صاحب انند این را بمعنی بد بازگشت و

کنایه از دوزخ گفته صراحت کند که لغت عرب است و صاحب غیاث هم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که در عربی زبان به همزهٔ دوم آمده و فارسیان بدون همزه به تحتانی دوم استعمال این کرده اند ونظر به تفرس. صاحب بحر این را در موضوع خود داخل کرده باشد (اردو) دوزخ مؤنث

بی سامان اصطلاح. بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ (۱) شریر و بد (۲) بی برگ و بی توشه **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است و بمعنی دوم حقیقی است و بمعنی اول مجاز آن (اردو) (۱) دکن مین شریر اور بدگو بے سامان کہتے ہین جیسے (فرعون بے سامان) لیکن صاحب آصفیہ نے اس کا ذکر نہین کیا (۲) بے سر و سامان دیکھو بے برگ.

بی سپاس اصطلاح. بہار گوید که بمعنی ناسپاس است و فرماید که خیر المدققین (که عبارت از خان آرزو ست) بشرح این بیت سکندرنامهٔ نظامی (ص) بجای شما هر یکی بی قیاس * نوازشگری های بی سپاس * فرموده که بهتر آنست که ناسپاس بودن باشد تا تکرار کلمهٔ بی مرتفع شود چه لفظ نا بر مشتقات و صفات داخل می گردد چنانکه گویی نابالغ و ناشنوع ولفظ بی بر اسمای غیر صفت می آید چنانکه بی زر و بی هنر اما در بعض مواضع عکس این نیز آمده چنانچه توان که اسم غیر مشتق است بر و لفظ نا داخل ساخته ناتوان میگویند و بی مستعمل نیست. صاحب انند نقل نگار بہار **مؤلف** عرض کند که استعمال نظامی در خور اعتبار است و اصلاح خیر المدققین لائق محض بالجمله این بمعنی ناشکر گزاری است و لب شاعر گوید که نوازشگری با محتاج شکر گزاری نیست یعنی بلا لحاظ سپاس نوازشگری ها بسیار هست (اردو) بغیر شکر گزاری

بیست بقول برهان بروزن چیست (۱) عددی است معروف و بثانی مجهول (۲) مخفف بایست که امر باشد از بایستن یعنی توقف کن. صاحب سروری هم ذکر هر دو معنی کرده (مولوی

ز
معنوی ۱۵) صد هزاران گرگ را این مکر نیست ۞ عاقبت رسوا شود این گرگ بیست
(سعدی ۵۲) دگر مرکب عقل را پویه نیست ۞ عنانش بگیرد تحیر که بیست ۞ صاحب ناصری هم
ذکر هر دو معنی کرده - خان آرزو بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم گوید که مشهور بائیست است -
مؤلف عرض کند که بمعنی اوّل اسم جامد فارسی زبان و بیست به همین معنی مخفف این و بمعنی بر عکس
این گوید که تصفیه آن بر معنی شانزدهم (بست) کرده ایم و بمعنی دوم مخفف امر حاضر (بایستادن)
و موحّده زائد است یعنی مزید علیه (ایست) است که بر معنی هفتمش گذشت (اردو) (۱) دیکھو بست کے
سولہوین معنے (۲) دیکھو ایست کے ساتوین معنے -

بیستا بقول خان آرزو در سراج بیای مجهول و سین مهمله و تای قرشت و رای مهمله بمعنی فلان
و بهمان و فرماید که بعضی گویند که بیستار و باستار بیک معنی است و تحقیق آنکه اوّل اماله ثانی است
مؤلف عرض کند که صراحت کامل بر بیستار کنیم و درینجا همین قدر کافی است که این مخفف بیستار
می نماید بحذف رای مهمله و بدون سند استعمال - این را تسلیم نکنیم که مجرد قول محقق هندنژاد بدون
سند استعمال کافی نیست و معاصرین عجم جز زبان ندارند (اردو) دیکھو بیستار -

بیستاخ بقول برهان بکسر اوّل و سکون ثانی و ثالث و فوقانی بالف کشیده و بجای منقطه دار
زده بمعنی گستاخ باشد که بی ادب است - صاحبان رشیدی و ناصری و سروری و جامع و هفت
و سراج ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که این مزید علیه همان بستاخ است که گذشت -
یای تحتانی برای اظهار کسرهٔ اوّل زیاده کرده اند و صراحت کامل ماخذ بر بستاخ مذکور شد (امیر
خسرو ۵) بسیار شد این سخن فراخی ۞ ز اندازه گذشت بیستاخی ۞ (اردو) دیکھو بستاخ -

(الف) بلیشار
(ب) بلیشار و باشتار

(الف) بقول برهان وجامع با ثانی مجهول بر وزن ریشدار لفظی است مانند فلان وبهمان وهمچنانکه فلان وبهمان را گاهی باهم وگاهی جدا هم گویند بلیسار را گاهی با باستار وگاهی جدا گویند وگاهی با فلان هم گویند چون (فلان وبیستار) صاحبان انند وهفت وسفرنگ هم ذکر این کرده وصاحبان رشیدی وناصری ذکر (ب) کرده اند **مؤلف** عرض کند که ما بر (باستار وبیستار) حقیقت این بیان کرده ایم

(اردو) الف فلان (ب) دیکھو باستار وبیستار ـ

بی شاره اصطلاح ـ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بمعنی بداختر و بدطالع ـ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس نیست و بدون سند استعمال بی‌محجر د قول انند و فرهنگ فرنگ این را تسلیم نمی‌کنیم که معاصرین عجم هم بر زبان ندارند (اردو) بدبخت

بیشگانی اصطلاح ـ بقول برهان با کاف فارسی به الف کشیده و نون به تحتانی رسیده مواجب لشکریان و جیره و ماهیانهٔ نوکران و هر چیزی که جهت ایشان مقرر کرده باشند ـ صاحب رشیدی گوید که ماهیانه که به نوکر دهند ـ صاحب ناصری همزبان برهان (منوچهری ـه) نوشاه بزرگا و ماهیچه لشکر بود لیکن یکی شاه بیکار دانی یکی را ازین بیشگانی به بخشی و یکی را دو باره دهی بیشگانی پایه‌مان آرزو در سراج همزبان رشیدی و صاحب جامع همزبان برهان ـ یکی از معاصرین عجم خوش صراحتی کرده و از ماخذ خبر داد گوید که در عجم لشکریان را هر بیست نفر مشاهره مقرری باشد بمقدار معین مثلاً در فرقهٔ خاص بیست نفر را پنج تومان و بیست را پنج و نیم و بیست را شش و بیست را شش و نیم و به هر یک سلسله بیشی در مشاهره می‌شود و این مدارج مشاهره لشکر را (بیشگانی) نامند است وکم‌ها بر مشاهرهٔ نوکران و چاکران هم استعمال این شده

مؤلف عرض کند که جاوارد که تعلق این
از تیستی باشد که سکهٔ خاص عجم را نام است که
بجایش می آید (اردو) لشکریون اور نوکروں
کی تنخواه ـ مؤنث ـ

بی ستون بقول برهان (۱) نام کوهی است
مشهور که فرهاد بفرمودهٔ شیرین آن را می کند
و کنایه از آسمان هم صاحب سروری بر معنی
اول قانع (نظامی سے) بکوهی گذشت خسرو
بدیده نقش‌ها که می خوانند هر دم بی ستونش‌ها
و صاحب رشیدی هم ـ صاحب ناصری می فرماید
که نام کوهی است مشهور در چهار فرسخی شهر
کرمان و از آثار آنچه باقی مانده چنان معلوم
می شود که سابقاً شهری بود و خراب شده همان
کوه موسوم به بی ستون بر جاست در انجا چند
صورت تراشیده اند که حقیقت آن بر اغلب
خلائق مبهم بوده و سطوری چند بخط قدیم کسری
بران منقوش است که خواندن آن برای غالب
ناممکن مانده بود و بروزگار دولت خاقان
مغفور محمد شاه طاب ثراه الشن صاحب انگلیس
که در خواندن خطوط قدیمهٔ غریبه بکمال مهارت
داشته آن سطرها را خوانده بانگلیسی ترجمه کرده
بپارسی آوردند مجمل آن این است که یکی از اعاظم
پادشاهان قدیم کلدانیان که داریوش نام داشت
و از جانب لهراسپ سلطنت بابل می کرد بعد
از غلبه بر چند تن از پادشاهان زمان صورت خود را
گفته بران کوه تراشیده نقش کرده اند و صورت
آنان را نیز نگاریده از حال هر یک و غلبهٔ خود
بر آنها سطری چند نگاشته است ـ گویند فرهاد
در زمان خسرو دران کوه حجاری کرده است
که پس از صاف کردن سنگ تمثال شیرین
در انجا منقش نماید و توفیق اتمام نیافته و فرهاد
که بعضی گویند بسبب قدمت زمان آن را
کوه باستان یعنی قدیم می خوانده اند و اینکه
قول خطاست زیرا که طاق باستان تخمیناً پنج

فرسنخ باطاق بی ستون فاصله دارد و آن از
آثار قدیم است و درانجا چشمهٔ آبی از کوه بیرون
می آید و در زمان باستان آن کوه را کنده اند
دو قدرع پیش رفته اند - سه طاق بالای
چشمه ساخته اند و درانجا صورت زردشت
و گشتاسپ و اسفندیار را بر کوه نقاری کرده اند
در قدری فاصله طاق بلندی بر کوه کنده صورت
اسفندیار و پشوتن که برادرش بود ساخته اند -
قریب باین صورتها کیخسرو و فرنگیس و ولی عهد
کیخسرو که لهراسپ شاه باشد و رستم را ساخته اند
بعد ازینها خسرو پرویز حکم کرده که شکارگاهی
ساخته اند و بعد در اواخر دولت شاه مغفور
فرمان داده صورت او را بر سنگ کوه کنده اند
شاه اسمعیل صفوی سه) بی ستون نالهٔ زارم
چو شنید از جا شد ء کرد فریاد که فرهاد دگر پیدا
شد ء (انتهی کلامه) و بهار و بحر بر نام کوه قالغ
و صاحبان جامع و سراج ذکر هر دو معنی کرده اند

مؤلف عرض کند که مرکب فارسی زبان
است بمعنی بامی که ستون ندارد کنایه از آسمان
فارسیان مجازاً این کوه را که ذکرش بالا گذشت
نظر بر رفعتش بی ستون گفتند که آنهم مثل آسمان
بلند است دیگر هیچ (**اردو**) (۱) بیستون
ایک خاص پہاڑ جسکا ذکر شیرین و فرہاد کے قصہ
مین ہے (۲) دیکھو آسمان - مذکر

اصطلاح الف

(الف) بیست و یک پیکر
(ب) بیست و یک وشاق

بقول برهان صور شمالی فلک البروج است
و هم او بر (ب) گوید که بمعنی بیست و یک پیکر
است از جملهٔ چهل و هشت صورت فلک البروج
در جانب شمال - صاحب بحر در هر دو همزبان
برهان - صاحب شمس همین را (بیست و یک وشاق)
نوشته و در نسخهٔ مطبوعهٔ مؤید همین را (بیست و
یک گریبان) آورده اما در دیگر نسخ قلمی ذکر
این نیست و غیر از تحریف مطبع نمی نماید صاحب

جامع ذکر (الف) کرده (ب) را (بیست و یک ساق) نوشته **مؤلف** عرض کند که ما صراحت کامل بر (بست و یک پیکر نور در ایوان شمال) کرده ایم و اشاره (ب) هم بصراحت ماخذ ـ (اردو) (بیست و یک پیکر نور در ایوان شمال)

بیستی بقول ملحقات برهان نوعی از پول سکه که در ایران رائج است صاحب انند بحواله فرهنگ فرنگ گوید که بالکسر سکه که بمقدار بیست درهم است و صاحب شمس گوید که بمعنی بیست باشد **مؤلف** عرض کند که محقق آخر الذکر بی تحقیق است و هرچه صاحب انند گفته معاصرین عجم تصدیق آن می کنند و می فرمایند که در قدیم الایام تقسیم مثلاً بهره چاکران خصوصاً از همین سکه می شد ـ (اردو) بیستی عجم میں ایک سکہ کا نام ہے جو بیس درہم کے مساوی ہوتا ہے ـ مذکر ـ

بی سخن اصطلاح ـ بقول برهان (۱) کنایه از بی شک و بی شبهه باشد ـ صاحب جهانگیری در ملحقات این را آورده صاحبان رشیدی و بحر و بهار و هفت و سراج ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است و بتحقیق ما (۲) خاموش و (۳) کسی که طاقت سخن ندارد ـ (صائب)

بی سخن در کوزه لب بسته دارد خامشی ٭ گر شراب بی خماری هست این میخانه را ٭ (وله) بی زبان احوال ما را می تواند عرض کرد ٭ بی سخن چشم تر آنکس که گویا کرده است ٭ (اردو) (۱) بے شک و شبهه (۲) خاموش (۳) گونگا ـ دیکھو بسته زبان ـ

بیسر بقول برهان بکسر اول و سکون ثانی مجهول و فتح سین بی نقطه ساکن پرنده ایست شکاری شبیه به پیغو که آن نیز جانوریست شکاری صاحب رشیدی گوید که بمعنی بیسره هم می آید و این جانوریست در شکار تیزتر از شکره و پیغو است صاحب ناصری هم ذکر بیسر و بیسره بحواله برهان کرده ـ **مؤلف** عرض کند که صاحب محیط ذکر این کرده بخیال ما اسم جامد فارسی زبان است ـ یکی از

معاصرین عجم گوید که این جانور شکاری بیشتر شکار
گنجشک و فاخته می کند و از حملهٔ منقار خود اوّل سر
سید جدا می کند ازینجاست که فارسیان آن را
(بی سره) نام کردند که معنی لفظی این منسوب به
شکار بی سر و این بحذف های هوز مخفف آن است

و قسمی است از شکره که کلان را شکره نامند و
اوسط را (بی سره) و خرد را چرغ والله اعلم بتحقیق
(اردو) ایک شکاری پرند جو شکرے سے چھوٹا
ہوتا ہے جو چڑیوں کا شکار کرتا ہے اور پہلے
حملہ میں چڑیا کا سر جدا کر کے خون پیتا ہے ۔ مذکر ۔

بی سرا | بقول سروری بسین و رای مهملتین بوزن بینوا شتر بچهٔ یکساله و دو ساله و در کمال قوت
صاحب رشیدی این را مرادف بیسراک گفته که می آید و فرماید که شتر جوان و پر قوت و بقول بعض
شتری که مادرش عربی و پدرش دو کوهان باشد صاحب شمس همزبان رشیدی مؤلف عرض کند
که اسم جامد فارسی زبان باشد دیگر هیچ (اردو) جوان اونٹ جو زور دار ہو ۔ مذکر ۔

بی سر افسار | اصطلاح ۔ بقول خان آرزو
در چراغ هدایت شخص بد وضع و نااهل و نامقید
بهار بذکر معنی بالا از شفیع اثر سند دهد (ع) الهی
در نیاید ابلق گردون کزاد اوش ز هر ام ترکتازی
می کند بی سر افساری صاحب بحر هم ذکر این
کرده مؤلف عرض کند که از قبیل (شتر بی مهار)
و اسپی که افسار ندارد فارسیان افسار را سر افسار
گویند یعنی قلب اضافت افسار سر پس ترکیب

(سر افسار) با لفظ بی این لفظ مرکب بمعنی اسم
فاعل ترکیبی است یعنی کسی که بی لجام و نامقید است
مخفی مباد که در بعض نسخ مصرع ثانی سند تقدیم
و تاخیر الفاظ است یعنی (ع) هر ام ترکتازی چو
سر بی سر افساری ... است چنانکه در چراغ
هدایت نقل این سند (در نیاید) از نیاید است
(اردو) بے قید بقول آصفیہ ۔ آوارہ ، بے قید

بیسراک | بقول برهان بکسر اوّل و سکون ثانی

مجهول وضمّ ثالث ورای بالف کشیده وبکاف زده
(۱) شتر جوان وبا قوت و (۲) شتر بچهٔ یک ساله
و دو ساله و (۳) شتری که مادرش ناقهٔ عربی
وپدرش دو کوهان باشد و (۴) کرهٔ خر الاغ
را هم می گویند وبفتح ثالث نیز آمده و (۵) استر
را هم گویند وآن حیوانیست که از خر الاغ و
مادیان بهم رسد گویند از جملهٔ تصرفات فرعون
است صاحب سروری ذکر معنی دوم وسوم و
چهارم کرده فرماید که بمعنی دوم (بسراک)
بدون تحتانی هم آمده (استاد عنصری [illegible]) بیت
از چشم و دلم وز آب وآتش سزلم ز ببسیراکی
محمل در کوه وصحرا گام زن ز صاحب ناصری
بمعنی اوّل وسوم قائل (منوچهری [illegible]) چو دید
رفتن آن بسیراکان ز بدان کشتی روان زیر جماز
ز صاحب رشیدی این را مرادف بسیرا گوید بمعنی اوّل
وسوم صاحب جامع همزبان برهان در پنج معانی
خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل و دوم و
سوم می فرماید که بمعنی چهارم وپنجم صحیح بسیراک
است بدون سین چنانکه قوسی صراحتش کرده
مؤلف عرض کند که بسراک بدون تحتانی بمعنی اوّل
بجایش گذشت که مخفف این است وبسیراکه بدون
کاف گذشت هم مخفف همین واین اسم جامد فارسی
زبان است به هر پنج معانی بالا وبقول خان آرزو
اگر سند استعمال این بدون سین مهمله بدست آید
توانیم گفت که آنهم مخفف این باشد (اردو)
(۱) جوان اونٹ مذکر (۲) ایک دو ساله اونٹ
کا بچہ مذکر (۳) وہ اونٹ جس کی ماں عربی ہو
اور باپ دو کوہان (۴) سواری یا ٹٹو کا گدھا
مذکر (۵) دیکھو استر۔

بسیران بقول بحر کسانی که بی تربیت مادر و
پدر بزرگ شده باشند۔ صاحب ملحقات بهار
وانند ومؤید وهفت هم ذکر این کرده اند **مؤلف**
عرض کند که معنی مجازی بی سر کسی که بر سر آن سایهٔ بزرگی
یعنی والدین نباشد والف ونون جمع برای زیاد

زیادہ کردہ اند بدون سند استعمال این را تسلیم
نہ کنیم کہ محققین اہل زبان ازین ساکت و معاصرین
عجم بر زبان ندارند (اردو) وہ لڑکے جن کی
تربیت والدین نے نہ کی ہو۔ اور جن کے سر پر والدین
کا سایہ نہو یعنے جن کے ماں باپ کم عمری میں مر گئے ہوں۔ مذکر

(۴۶۶۲) **بی سرانجامی** اصطلاح۔ بمعنی بی سرو سامانی
است چنانکہ صائب استعمال این کردہ (ص)
بی سرانجامی غبار لشکر جمعیت است ٭ روزگارا
بسامان گر نباشد گو مباش ٭ (اردو) بے سرو
سامانی۔ مؤنث۔

بی سروپا اصطلاح۔ بقول ملحقات بہار
(۱) معروف و (۲) سراسیمہ و (۳) مہرۂ مدور
صاحب بحر بمعنی دوم و سوم قانع۔ صاحب انند
بحوالۂ فرہنگ فرنگ صراحت معنی اول کند کہ بمعنی
بی اسلوب و بی نظام و بی ربط است و فرماید کہ
(۴) بمعنی مفلس و محتاج ہم۔ صاحب ہفت بر معنی
دوم قانع (ظہوری ص) شبہان رانیست جادر
بزم من اعجاز عشق است این ٭ کہ جا در خاطر ش
وا کردہ چون من بی سروپائے ٭ مؤلف عرض
کند کہ موافق قیاس است (اردو) (۱)
بے ربط۔ بقول آصفیہ بے میل۔ بے موقع غیر
منتظم (۲) بے سروپا بقول آصفیہ حیران
و پریشان (۳) گول مہرہ۔ جس کو نہ سر ہے
نہ پاؤں۔ مذکر (۴) مفلس۔ محتاج۔

بی سرودل اصطلاح۔ بقول بحر و انند
و غیاث بمعنی بی پروا مؤلف عرض کند
کہ بدون سند استعمال این را تسلیم نہ کنیم
کہ محققین اہل زبان ازین ساکت و معاصرین
عجم بر زبان ندارند (اردو) بے پروا
دیکھو بے پروا۔

بی سرودلانہ اصطلاح۔ بقول غیاث
و انند بطور بی پروایان مؤلف عرض کند
کہ موافق قیاس و قواعد فارسی زبان است
(اردو) مثل بے پرواؤں کے۔

بی سر و سامان اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ محتاج و مفلس و بی برگ و بی توشہ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و معاصرین عجم ہم بر زبان دارند (تمنا سے) کیستند اہل جہان بے سر و سامانی چند ٭ در رہ سیل حوادث دہ ویرانی چند ٭ (اردو) بے سر و سامان۔ دیکھو بے برگ۔

بیسرہ بقول برہان بایای مجہول و رای قرشت بر وزن شیفتہ (۱) بمعنی بیسیر است کہ گذشت و (۲) بمعنی سنبر ہم۔ صاحب رشیدی بمعنی اول قانع و صاحب ناصری بحوالۂ برہان ذکر معنی اول کردہ گوید کہ برہان ۂ اردو صاحب جامع ہمزبان برہان و صاحبان ہفت و انند ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اول ہای ہوز زائد است کہ با لفظ بیسیر مرکب کردہ اند و بیسیر بجایش گذشت و بمعنی دوم اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) (۱) دیکھو بے سر (۲) دیکھو استر۔

بی سعادت اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بدبخت و ناشاد و نامراد (صائب سے) ما گذشتیم از ہما و سایۂ اقبال او ٭ اگر ما بی سعادت بر سر خود جا دہد ٭ (اردو) بدبخت نامراد کہہ سکتے ہیں۔

بی سکون اصطلاح۔ بقول وارستہ بہ سین مہملہ کسیکہ از شوخی بہیچ جا قرار نگیرد (میر نجات سے) ہوی اول بہ تماشای تو از کار شدم ٭ بی سکون دیدمت از دور گرفتار شدم ٭ (وحید سے) ہیچ شیر مضطرب و بی سکون ٭ باز شدی از رہ روزن برون ٭ صاحب بحر ہمزبانش بہار و صاحبان انند و غیاث ہم این را آوردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی لفظی این کسی کہ سکون ندارد و دریکجا قرار نگیرد۔ اسم فاعل ترکیبی است

و کنایه باشد از شوخ طبع (اردو) بے سکون- شوخ طبع کو بقاعدۂ فارسی کہہ سکتے ہیں ۔

بی سکّه | بقول برهان (۱) معروف که زر و سیم بی نقش باشد و (۲) کنایه از مردم بی قدر و بی اعتبار و بی شان و شوکت و وقار و (۳) هر چیز را گویند که طراوتی و نمودی نداشته باشد صاحبان جهانگیری و سروری در ملحقات و صاحب رشیدی به معنی دوم قانع (نظامی ـه) کز بی سکّه ماراچه یارا بود که سیم سکّه نام او را بود و صاحب ناصری ذکر معنی اوّل و دوم کرده و صاحب جامع معنی اوّل را ترک و ذکر معنی دوم و سوم فرموده وارسته به معنی سوم قناعت کرده (طالب آملی ـه) محو شد نقش روح از جسدش چو ماند بی سکّه نقش کالبدش بهار به بیت مذکور قانع صاحب بحر همزبان جامع خان آرزو در سراج ذکر معنی دوم گوید که آنچه برهان ذکر معنی سوم کرده این وهم است از و مؤلف عرض کند که معنی اوّل حقیقی است و معانی دوم و سوم مجاز آن بسبیل کنایه موافق قیاس (اردو) (۱) بے سکّہ ۔ وہ چاندی سونا تانبا جس پر سکّہ نہ ہو (۲) بے اعتبار شخص جو شان و شوکت نہ رکھتا ہو (۳) ہر چیز جو نمود نہ رکھتی ہو ۔

بی سلیقه | استعمال ـ بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بقاعده و بی ترتیب مؤلف عرض کند [illegible] که مراد از بی اصول است اسم فاعل ترکیبی (اردو) بے سلیقه بقول آصفیه بے شعور [illegible]

بیسن | بقول انند سیاهی معروف [illegible] و فتح [illegible] مهمله و سکون نون بمعنی نه بر قائل صاحب [illegible] همزبانش لیکن صاحب انند نقل [illegible] صاحب هفت هم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که صاحب ملحقات برهان بیسن [illegible] را [illegible] باهم عرض ما بیسن [illegible] نوشته و آن مرکب است [illegible] چیزی [illegible] [illegible] است نه قائل باشد [illegible] نیست

محققین سہند ترا دغور رسد ناخندہ کردہ تصحیف
این را بسین نوشتند و ماخذ اینہا ہمان ملحقات
برہان است کہ طرز تحریرش میم راسین نامیکیند
محققین اہل زبان این را ترک کردہ اند و متاخرین
عجم ہم زبان ندارند ولیکن با خیال ما اتفاق
می کنند و گویند کہ ہمین لغت نزند و پاژند است
(اردو) زہر قاتل ۔ ندگر ۔

بی سنگ | اصطلاح ۔ بقول جہانگیری در
ملحقات کنایہ از بی وقر صاحب رشیدی گوید
کہ بی تمکین و بی وقار را گویند ۔ بہار و صاحبان
بحر وانند و ملحقات برہان ہم این را آوردہ اند
کنایہ از بی اعتبار باشد مؤلف عرض کند کہ
موافق قیاس است و اسم فاعل ترکیبی (انوری
سہ) بی سنگ شدم ز فرقت آری با وقت است
از سنگ اوبیم با (اردو) بے عزت (دیکھو
بے آبرو) بے اعتبار بھی کہہ سکتے ہیں ۔

بی سوال | اصطلاح ۔ بقول بحر وانند آنکہ
از کسی سوال نکند مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل
ترکیبی است و موافق قیاس (اردو) بے سوال
اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو سوال نکرے ۔

بی سور | اصطلاح ۔ بقول برہان بانانی مجہول
بر وزن بی نور نام شہری و مدینہ ایست غیر معلوم
صاحب سروری ہم ذکر اجمالی این کردہ (جہانگیر
زجاجی سہ) بجائیکہ بی سور تدنام آن با فرود
آمدند آن دو خیل گران با صاحب رشیدی ہم
صراحت فرمایند و صاحبان جامع و ہفت و انند
و سراج ہم مؤلف عرض کند کہ ترک این بہیچ
بیان مبہم تفوق داشت (اردو) بیسور ایک
شہر فارس کا نام تھا جس کی حقیقت مزید معلوم نہو سکی

بی سون | اصطلاح ۔ بقول سروری بکسر باو
ضم سین مہملہ بمعنی بی راہ و خلاف جہت (مولوی
معنوی سہ) در عشق رسید بجز خون دیدہ نگشت
خود سیانہ خون ہا بہ فرق گرفت موج خونش با
می بہ وزہر سوئی بہ بی سون با مؤلف عرض کند

سون بقول برہان بمعنی طرف و جانب و سوی آید پس معنی لفظی این بی طرف و کنایه از بی راہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بے راہ (دیکھو بے راہ)

بی سہری اصطلاح بقول بہار و آنند بمعنی بی ناموسی (فصیح) (ع) از پردہ چو صورت ہمہ ہستند نمایان ٭ فریاد ز بی سہری پردہ نشین ہا ٭ (اردو) بے پردگی بقول آصفیہ۔ مؤنث

بی سیمی اصطلاح بمعنی بی زری و مفلسی۔ (انوری ع) نوحہ زار بی سیمی کردم و همی گفتم ہای ٭ اینست بی سیمی و با سیم همی آید یار ٭ مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) مفلسی۔ مؤنث

بیش بقول برہان بکسر اوّل و سکون ثانی مجہول و شین قرشت (۱) بمعنی زیادتی و افزونی باشد و با ثانی مجہول (۲) نام بیخی است مہلک و کشندہ شبیہ بماہ پروین گویند ہر دو از یکجا روید۔ صاحب رشیدی ہم ذکر این ہر دو معنی کردہ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل از کلام خود سند معنی دوم پیدا کردہ (ع) لب شیرین تو و پاسخ تلخت نہ خطاست ٭ بیشک از نبت جدوار فرو روید بیش ٭ صاحب جامع نسبت معنی اوّل گوید که زیادہ و افزون باشد و ذکر معنی دوم ہم کردہ صاحب فدائی نسبت معنی اوّل فرماید که مقابل کم است خان آرزو در سراج نسبت معنی اوّل بر معروف قانع و نسبت معنی دوم گوید که این لفظ در اصل ہندی است و بیش بیای فارسی معروف و بس بکسر اوّل و سین مہملہ معرب آنست و فارسیان نیز استعمال نمایند پس یای مجہول خطاست۔ صاحب محیط گوید که این را بیونانی بیش و بہندی بس و بچھناگ گویند مؤلف عرض کند که ماحقیقت این بہ اجل گیا بیان کردہ ایم و این لغت فارسی است و نسبت معنی اوّل قول جامع موافق قیاس است دیگر محققین بہ کم غوری معنی بیشی را بر بیش بیان کردہ اند (اردو) (۱) بیش بقول آصفیہ۔ فارسی زیادہ۔ افزون (۲) دیکھو اجل گیا۔

بیشاخ چادر افگندن | مصدر اصطلاحی (بقول انند — بشاخ چادر افگندن) مرادف آن است **مؤلف** عرض کند که ما حقیقت آن مصدر را اینجا عرض کرده ایم تسامح دبی غوری صاحب انند است که این را با کلمهٔ بے دریںجا قائم کرده سندی که همدر آنجا از کلام میر حیدری مذکور شده هیچ تعلق ازین ندارد (**اردو**) دیکھو بشاخ چادر افگندن۔

(۱) **بیش ازین چه گشاید** | مقوله بقول
(۲) **بیش ازین چه کند** | بحر زیاده ازین امکان ندارد که بوقوع آید بهار و انندش نقل نگارند زبان بحر (سعدی ؎) هر زخم بر وی دل عاشق در فتح است که زین بیش زند تیغ تو ستمگر چه گشاید ها (سلیم شیرازی ؎) چون بینی را نمود با تو یکی کو چکند بیش ازین دگر اخلاص ها **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (**اردو**) (۱) و (۲) اس سے بڑھکر کیا ہوگا اس سے بڑھکر کیا کریگا۔

بیشائبه | بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ باکسر بمعنی بی آمیزش چیزی و بی آلودگی و بی شبهه **مؤلف** عرض کند که شائبه لغت عرب است بمعنی آمیزش چیز بد در چیز بهتر و آلودگی فارسیان استعمال این مرکب بمعنی بی شبهه کرده اند موافق قیاس است (انوری ؎) هرچه آن تو کنی در امور دولت بی شائبه اضطرار باشد ها (**اردو**) بے شبہ

بی شبهه | اصطلاح۔ بقول انند بحواله مظهر العجائب بکسر شین معجمه مرادف بی نمون۔ از صفات حق سبحانه تعالی **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (**اردو**) بے مثل۔

بیش بهار | اصطلاح۔ بقول برهان بفتح بای ابجد و های بالف کشیده و برای قرشت زده رستنی باشد که آن را در گیلان (همیشه جوان) خوانند برگ آن از برگ زیتون بزرگتر است و پیوسته سبز می‌باشد و هرگز خشک نمی‌شود و برگ نمی‌ریزد و رنگرزان برگ آن را جهت رنگ سبز بکار برند و آن را بعربی حی العالم خوانند و بعضی گویند گیاهی است

در طلب تشبیہ باستان آن راحی العالم می گویند۔ صاحبان بحر و سراج و جامع و ہفت واند ہم ذکر این کردہ اند صاحب محیط بر (بیش بہار) حوالۂ حی العالم دادہ و بر (حی العالم) گوید کہ اسم عربی است و زلالف الملوک و ایلیونیز گویند و یونانی ابرون و بقول شیخ سقوطون یعنی دائم الحیات و بفارسی (ہمیشہ بہار) و (بیش بہار) و سرخ مرو و زلف عروسان و بہندی رتی سروالی و سدابہار گویند و اوّل کسی کہ آن را شناختہ بادشاہی بود کہ بورم اعضا از مادۂ گرم مبتلا شدہ بود و اطبا از علاج او عاجز شدہ بودند پس شاہ بنفسہ معالجہ بحشائش نمودہ حتی کہ این نبات را یافت۔ نوعی از ریاحین است کہ دائم سبز می ماند۔ سرد در سوم و خشک در دوم مفتح و رادع و مسکن التہاب و مقوی بدن و معدہ و حابس اسہال و مانع نزف الدم است و منافع بلیشمار دارد (اردو) سدابہار۔ بقول آصفیہ۔ ایک نبات کا نام جو ہمیشہ سرسبز اور تازہ رہتی ہے جیسے گل ہمیشہ بہار بھی کہتے ہین۔ مذکر

بیشتر بقول ہفت و مؤید ضد کمتر۔ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است (ظہوری ؎) حیرتی دارم ازین طاقت کہ صرف وعدہ شد کمتر از کم بود صبر و بیشتر از بیش رفت۔ (اردو) بیشتر۔ بقول آصفیہ فارسی۔ زیادہ تر۔ بہت زیادہ

بیشداد اصطلاح۔ بقول سفرنگ بشرح پنجاہمی فقرۂ (نامۂ وخشور گلشاہ) بکسر بای ابجد بمعنی دادگری کہ از دیگر دادگران در داد گستری و نصفت پروری بیشیدہ و افزون باشد **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) زیادہ انصاف کرنیوالا۔

بیشرم اصطلاح۔ بہار بمعروف قانع۔ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید کہ بمعنی بی حیا و بی حجاب است (انوری ؎) دل بشوخی نادانت کجا گردد نرم کو آن را کہ ہزار دیدہ باشد بیشرم **مؤلف** عرض کند کہ موافق

قیاس است (اردو) بیشرم کہہ سکتے ہین۔
دیکھو بے حیا۔

بیشرو | اصطلاح۔ بقول ہفت بمعنی بسیار رونده مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) زیادہ چلنے والا۔

بی شعور | اصطلاح۔ بقول آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی نادان و احمق مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بے شعور بقول آصفیہ۔ نادان۔ بے عقل۔ بے تمیز۔

بیش فروش | اصطلاح۔ بقول وارستہ مرادف (پاک فروش) (سالک یزدی ؎)
دہقان تنک مایۂ ما بیش فروش است ٭ در باغ گلی نیست کہ نفروختہ باشد ٭ صاحب بحر گوید کہ کسیکہ ہرچہ داشتہ باشد بر باد دہد۔ بہار ہمزبان وارستہ مؤلف عرض کند کہ پاک فروشی ہمین قدر است کہ از دکان خود چیزی را از فروش باقی ندارد نہ بر باد دادن (اردو) پاک فروش کہہ سکتے ہین یعنی وہ دکاندار جو اپنی دکان مین کوئی چیز باقی نہ رکھے بلکہ کل بیچ ڈالے۔

بی شکوه | اصطلاح۔ بقول بحر و بہار و آنند (۱) آنکہ گلہ نکند مؤلف عرض کند بکسر شین معجمہ و فتح واو است و (۲) بضم شین و کاف و سکون مابعد بمعنی بی دبدبہ و بزرگی و حشمت و وجاہت و شان و شوکت (ابوطالب کلیم ؎)
نیست بگیتی دو چیز جستم و کم یافتم ٭ عاشق بی شکوه و آتش بی دود را ٭ (اردو) (۱) وہ شخص جو شکوہ و شکایت نہ کرے (۲) بے حشمت و بی شان و شوکت۔

بی شکیب | اصطلاح۔ بقول آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بی صبر و بی قرار مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بے صبرا۔ بے صبر سنتوک نہ کرنے والا۔

بیشکین | اصطلاح۔ بقول لطائف برہان

نام ممدوح خواجہ نظامی و ظہیر فاریابی۔ صاحب
ہفت بحوالہ قنیہ ہمین قدر نوشتہ مؤلف عرض کند
کہ حیف است کہ تعریف مزید نکردند (اردو)۔
بیشکین ایک بادشاہ کا نام ہے جو نظامی اور ظہیر
فاریابی کا ممدوح تھا افسوس ہے کہ اس سے زیادہ
صراحت نہ ہو سکی۔

بیشمار اصطلاح۔ بقول بہار معروف یعنی
آنکہ شمردہ نشود و صاحب انند نقل نگارش صاحب
مؤید گوید کہ یعنی بے حساب است و صاحب
ہفت ہم بانش مؤلف عرض کند کہ مبالغۂ ایست
در اظہار کثرت یعنی چیزی کہ بکثرت است و بسیار
(صائب ؎) زین درد بیشمار کہ دل را نصیب
شد ٭ خواہد ز راہ تجربہ آخر طبیب شد ٭ (اردو)
بے حساب۔ بقول آصفیہ۔ بے حد۔ بے شمار۔
غیر متعدد۔ بے پایان۔ بے شمار۔

بیشمر اصطلاح۔ بقول ہفت بکسر اول و
ضم شین منقوطہ و فتح میم یعنی بے شمار کہ بیشمار
باشد و فرماید کہ این قاعدہ را مجنون نامند حسب
مؤید گوید کہ مختصر بیشمار و این استعمال خواجہ
منصور است مؤلف عرض کند کہ بموافق قیاس
ولیکن معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین
اہل زبان ازین ساکت (اردو) بے شمار
بقول آصفیہ۔ آن گنت۔ بے حساب۔ بہت

بیش موش اصطلاح۔ بامیم بر وزن
فیل گوش۔ جانوری است مانند موش و در زیر
بوتۂ بیش میباشد گویند گوشت او تریاق بیش است
یعنی دفع ضرر بیش می کند و آن را بعربی فارۃ البیش
خوانند صاحبان سروری و رشیدی و بحر و جامع
و ناصری و سراج ہم ذکر این کردہ اند صاحب
محیط بر (بیش موش بشیا) گوید کہ این را (بیش
موش بوکا) و (بیش موش بوجا) نیز نوشتہ اند و
بعربی فارۃ البیش و آن حیوانیست شبیہ بموش
کہ مسکن آن نزدیک نبت و بیخ بیش می باشد
و بدان اغتذا می نماید و گوشت آن تریاق بیش

وسائر سموم حیوانی ونباتی است وجهته بهق وبرص وجذام نافع وبعضی گویند که بوکا نباتیست که حوالی آن بیش می روید وآن را خواص بیش است در برص وجذام وآن تریاق بیش وغیره از سموم قاتله و گویند چون آن قریب بیش روید خشک گرداند وآن را بوجا نیز نامند وگیلانی گوید که آن نبات جدوار است **مؤلف** عرض کند که موافق بیان است وحقیقت بیش بر (اجل گیا) مذکور (اردو) ایک چوہے کی شکل کا جانور ہے جو (اجل گیا) کے نیچے پیدا ہوتا ہے جس کو عربی میں فارة البیش کہتے ہیں

بیش وکم | اصطلاح بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ معروف وفرماید که بتقدیم کم هم آمده مؤلف عرض کند که فارسیان (۱) بمعنی حقیقی استعمال این کرده اند وبمعنی کمی وبیشی هم (گلشن راز ؎) بگفتا هرچه دیدند از کم وبیش ٭ نشانی داده اند از دیدهٔ خویش ٭ (نظامی ؎) سپردم بتو مایهٔ خویش را ٭ تو دانی حساب کم وبیش را ٭ (ظهوری ؎) بمیزان کم چه خواهی وچه مثقال ٭ چرا از فکر بیش وکم بمیرم ٭ (وله ؎) عشق وجنونی بجدی صبر وشکیبی اندکی ٭ در پله سنجیدگی بیش وکمی خوش کرده ایم ٭ وفای بیان معاصر این را (۲) بمعنی تقریباً هم استعمال می کنند چنانکه گویند "این کم وبیش مساوی آنست" "بیش وکم هردو یکی است" ولیکن بدین معنی اکثر استعمال به تقدیم کم بر بیش است وکما بیش هم مستعمل که بجایش می آید (اردو) (۱) کمی اور زیادتی ۔ مؤنث ۔ (۲) کم وبیش یعنی قریب قریب ۔

بیشه | بقول برهان بر وزن ریشه (۱) جنگل ونیستان را گویند وبعربی اجم خوانند و (۲) نام نائی هم هست از نی که شبانان نوازند وبعضی گویند سازی است شبیه بچنگ وبعضی دیگر گویند شبیه است برباب ۔ صاحب سروری هم ذکر هردو معنی کرده (نظامی ؎) در آمد تند شیر بیشه پرورد

٭ که از دنبال می زد بر هوا گرد ٭ (خاقانی ؎) با شعر من حدیث معزّی فروگذار ٭ کین ره سوی کمال برد وان بسوی نقص ٭ چون بنیشه ضمیر من آوا برآورد ٭ روح معزّی آنجا معزی کند برقص ٭ صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل گوید که بمعنی دوم نیشه بنون اوّل است عوض موحّده صاحب ناصری بذکر معنی اوّل فرماید که بمعنی دوم اصل این هیچ است که به نیشه شهرت دارد صاحب جامع همزبان برهان بهر دو معنی ـ خان آرزو در سراج بذکر قول برهان و رشیدی نسبت نیشه گوید که این بر تقدیری صحیح باشد که ساز مذکور نے باشد وهی تواند که نے که شبانان نوازند و بهندی بانسری گویند بنون بود و بمعنی ساز شبیه بچنگ وغیره بیای موحّده بود ولیکن قوسی بیای فارسی و یای معروف بمعنی ساز مذکور گفته **مؤلف** عرض کند که این همه طبع آزمائی ها مبنی بر قیاس است آنچه صاحب برهان نوشته تصدیق آن از قول صاحب جامع شد که محقق اهل زبان است که معتبر تر است از زباندانان و معنی اوّل اسم جامد فارسی زبان ـ صاحب برهان این را بمعنی دوم بابای فارسی هم آورده و گفته که آن را تونک هم نام است بخیال ما آن مبدّل این است چنانکه اسب و اسپ و آنچه بنون عوض موحّده می آید جا دارد که آن را مبدّل هیچ دانیم که بمعنی نے خورد و کنایه از معنی دوم و این را بمعنی دوم مبدّل آن دانیم که نون بموحّده بدل می شود چنانکه نرسک و برسک و جا دارد که همین را بمعنی دوم اصل دانیم و نیشه را که بنون اوّل می آید مبدّلش و فارسیان ساز شبانان را که مخصوص با جنگل است بر سبیل مجاز بیشه نام کرده باشند ولیکن ماخذ اوّل بهتر از آخر می نماید توجیه نے و ترجمه بانسری هم تائیدش می کند والله اعلم بحقیقة الحال (اردو) (۱) جنگل ـ مذکر (۲) بانسری بقول آصفیه ـ مثل الغوزے کے ایک باجه ـ بانسلی ـ بنسی جسے منہ سے بجاتے ہیں **مؤلف**

عرض کرتا ہے اس کو چروا ہے اور جوگی اکثر جنگل ہی مین بجاتے ہین ۔ مؤنث ۔

بیشۂ ارزن استعمال ۔ بقول بہار دشت ارزن باشد (سنجر کاشی سہ) تولّد تو مبرّا ست از حدوث و قدم ؛ گو است قصۂ سلمان و بیشۂ ارزن ؛ **مؤلف** عرض کند کہ ارزن در عربی زبان نام موضعی است سہ فرسنگ از شیراز ۔ مرکّب اضافی است (اردو) موضع ارزن کا جنگل ۔ مذکر ۔

بیشۂ بے توشہ اصطلاح ۔ بقول بحر و ملحقات برہان گوشۂ فقر **مؤلف** عرض کند کہ مرکّب توصیفی است و کنایہ و موافق قیاس (اردو) گوشۂ فقر ۔ گوشۂ فقیری کہہ سکتے ہین جس سے گوشۂ قناعت مراد ہے ۔ مذکر

بیشی بقول اند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) بالکسر نوعی از شیرینی است و (۲) بمعنی فزونی و زیادتی است **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی دوم ہمان بیش بزیادت یای مصدری است و حقیقت معنی اوّل از معاصرین عجم معلوم شد شیرینی را بیشی گفتہ اند کہ از آرد گندم و شکر و روغن زرد بشکل تارہای باریک می سازند و موی شیرین ہم نام دارد و بعد از تیاری از چہار آرد و شکر وغیرہ در نظر چند می نماید ہمین است وجہ تسمیہ این ، صاحب فرہنگ فدائی کہ یکی از علمای معاصر بود می گوید کہ (۳) بمعنی فضیلت است (اردو) (۱) ایک عجمی مٹھائی کا نام فارسی مین بیشی ہے جو سفید تارون کی شکل کی بنا ہوتی ہے مؤنث (۲) بیشی ۔ بقول آصفیہ فارسی اسم مؤنث ۔ زیادتی ۔ بڑھوتری ۔ افزونی (۳) فضیلت ۔ مؤنث ۔

بیشی دادن مصدر اصطلاحی ۔ زیادہ کردن در مدارج است متعلق بمعنی دوم بیشی کہ گذشت (انوری سہ) بخواہ تو برتختۂ این سنگ خاکی ؛ صفر نیست کہ بیشی نہد ہیچ رقم را

(ولہ ؎) نخشت گاہ نیستی بیش است ز صفر بیشی دہد بلی برقوم ؎ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) گھٹنا۔ مراتب میں زیادتی کرنا۔

(۱) بے صبر استعمال۔ (۱) بمعنی ناشکیبا

(۲) بے صبری اسم فاعل ترکیبی است۔

(ظہوری ؎) سپند راست بر آتش ہزار صبر و قرار ؎ قرار یافت کہ بے صبر و بے قرار منم ؎ و (۲) ناشکیبائی (ظہوری ؎) مراد ہیچ عاشق بر نیاید جز بہ بے صبری ؎ اگر رم کردہ صبرم طاقت آرام میدانم ؎ (انوری ؎) زشفقت رازہا دارم ولیکن ؎ ز بے صبری یکی پنہان ندارم ؎ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است۔ (اردو) (۱) بے صبر (۲) بے صبری۔ مؤنث۔

بے صرفہ استعمال۔ بقول اننذ بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بے سود و بے نفع **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) در نازو عشوۂ چشم تو بے صرفہ خود نبود ؎ خرج نگہ چرا نکند با تغافل حوالہ است ؎ (اردو) بے صرفہ۔ بے فائدہ (غالب ؎) بے صرفہ ہی گزرتی ہے ہو گرچہ عمر خضر ؎ حضرت بھی کیا کہیں گے کہ ہم کیا کیا کیے

(۱) بے صفا شدن
(۲) بے صفا گردیدن استعمال۔ بمعنی ناصاف شدن است (صائب ؎) شد بے صفائے خاک سیہ کاسہ آب ما ؎ آخر برنگ ظرف برآمد شراب ما ؎ (ولہ ؎) ملال در دل بے مدعا نمی گردد ؎ ز گرد آب گہر بے صفا نمی گردد ؎ (اردو) ناصاف ہونا۔

بے صفتی اصطلاح۔ بمعنی غیر محتاجی از صفت (انوری ؎) در بے صفتی علو شعت ؎ برتر ز بیان آفرینش ؎ **مؤلف** عرض کند کہ دریجا بے صفتی بمعنی صفت نداشتن نباشد بلکہ بمعنی مستغنی از صفت بودن است۔ حاصل بالمصدر (اردو) صفت سے غیر محتاجی۔ خارج از صفت ہونا کا حاصل بالمصدر۔

بیضه بقول بهار تخم مرغ و جز آن و فرماید که با لفظ افگندن و انداختن و بر سنگ زدن
و دادن و کشیدن و نهادن مستعمل. **مؤلف** عرض کند که تخصیص همین مصادر نیست که در محاورات
می آید و این لغت عرب است بالفتح که بالغات فارسی مرکب می شود و بقول محیط که بر بیض مرغی [illegible]
تخم مرغ خانگی است که بفارسی تخم مرغ و خایهٔ ماکیان و بعربی بیض الدجاج و در انگریزی
اِگ و بهندی مرغی کا انڈا گویند بهترین آن بزرگ مقدار و سنگین آنست و تازه که حرارت
هوا منقص آن و چون بیضه از حیوانی بود که در مزاج خود شبیه به مزاج انسان باشد پس لامحاله
مشابه تر بمنی و غذای انسان باشد و شبیه ترین حیوانات بانسان آنست که با انسان الفت
زیاده داشته باشد مثل ماکیان فلهذا بیضهٔ ماکیان افضل بیضه هاست در تغذی آن
بالجمله بقول شیخ افضل اجزای آن زردهٔ آنست که آن را العربی مخ البیض و عقید نامند و آن
مائل باعتدال است یعنی غذائی معتدل در حرارت و برودت و سفیدهٔ آن مائل به برودت
و زردهٔ آن مائل بحرارت و آن هر دو رطب اند لاسیما سفیده و گویند زردهٔ آن مرکب القوی است
مائل بگرمی تا آخر درجهٔ اول و سفیدی آن سردتر در دوم و پوست آن در اول و دوم سرد و
خشک و پوست باریک اندرون آن که غرقی نامند سرد و خشک در اول و گویند معتدل و زردهٔ
نیم برشت آن غذای بسیار و محمود دهد و خون صالح بسیار و معتدل پیدا کند و فضول آن اندک
بود و آن سریع النفوذ و غذای نیک برای تخفیف و مقوی دل و دماغ و بدن و مشهی و جهت
منع نزلات حادّه از سینه و اصلاح حال سینه و خشونت آن و حلق و حنجره و خصوصاً آنچه از
آواز سخت و یا از انصباب خلط حار بسوی آن عارض شده باشد که در این مواضع بحسب دو

ازالۂ خشونت کند و نافع سرفہ و شوصہ و سل و اعراض سلّیہ و بحۃ الصوت از حرارت و ضیق النفس و نفث الدم و نزلہ است خصوصاً چون زردۂ آن نیمگرم مثل حریرہ بنوشند و منافع بسیار دارد (اردو) انڈا ۔ مذکر ۔

بیضۂ آتش اصطلاح ۔ بقول جہانگیری در ملحقات کنایہ از آفتاب **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است و مرادف بیضۂ آتشین کہ مرکب توصیفی است اگرچہ دیگر محققین ذکر اینہا نکردہ اند ولیکن موافق قیاس است (اردو) آفتاب ۔ مذکر ۔ دیکھو آفتاب ۔

بیضۂ آتشین اصطلاح ۔ بقول برہان و رشیدی و جامع و (ناصری در ملحقات) و بحر و بہار و سراج کنایہ از آفتاب **مؤلف** عرض کند کہ بہ ترکیب توصیفی است (حکیم خاقانی س) کرگس شب غراب وار از حلق ٭ بیضۂ آتشین بر اندازد ٭ (اردو) دیکھو بیضۂ آتش ۔

بیضۂ آتشین سپہ اصطلاح ۔ بقول شمس مرادف (بیضۂ آتشین) **مؤلف** عرض کند کہ خلاف قیاس نیست و کنایہ ایست لطیف کہ از خطوط شعاعی سپہر مراد باشد و در بعض کتب در مصرع دوم ہمان سند خاقانی کہ بر (بیضۂ آتشین) گذشت سپہر را سپر نقل کردہ (اردو) دیکھو بیضۂ آتش ۔

بیضۂ آتشین سپہر اصطلاح ۔ بقول مؤید و ہفت کنایہ از آفتاب **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و اضافت این بروی سپہر نادرست نباشد (اردو) دیکھو بیضۂ آتش ۔

بیضۂ آفتاب اصطلاح ۔ بقول (جہانگیری در ملحقات) و ملحقات برہان و بحر آفتاب باشد **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است کہ بیضۂ آفتاب آفتاب باشد یعنی آفتاب کہ بشکل بیضہ است (اردو) دیکھو بیضۂ آتش ۔

بیضۂ آہنین اصطلاح. مرادف (بیضۂ فولاد) کہ بجایش می آید (جامی ؎) برزعم بدخواہان آن دین شد پیش تیر و تیغ کین ٭ چون بیضہ ہای آہنین بیضِ حمامش پاسبان ٭ (اردو) دیکھو بیضۂ فولاد۔

بیضہ از بیم افگندن مصدر اصطلاحی بقول خان آرزو در چراغ ہدایت کنایہ از غایت تردد و بیم **مؤلف** عرض کند کہ بغایت پریشان شدن است طرز بیان محقق ہندنژاد درست نیست (تاثیر ؎) تا کردہ ز دست پنجہ اش یاد ٭ افگندہ ز بیم بیضۂ فولاد ٭ صاحب بحر گوید کہ (بیضہ افگندن) ہم بہمین معنی می آید کہ کنایہ از بسیار ترسیدن و زہرہ باختن است ما می گوئیم کہ عادت است کہ چون زن حاملہ بسیار بترسد بی وقت وضع حمل شود و ہمچنین پرندہ مادہ خوفناک ہم از غایت خوف بے وقت بیضہ می اندازد از ہمین اصطلاح این محاورہ قائم شد و بخیال ما (از بیم) را درین مصدر داخل کردن درست نیست (اردو) بے حد خوفناک ہونا. صاحب آصفیہ نے (گابھہ ڈالنا) پر فرمایا ہے۔ خوف یا رعب کے باعث حمل نکل پڑنا. نہایت رعب کھانا جیسے "وہ اس حوصلہ کی بیوی تھی کہ اس کے سامنے گابھنی گابھہ ڈالتی تھی"

بیضۂ اسلام اصطلاح بقول وارستہ دائرہ اسلام (محمد اسمعیل ایما ؎) نیست دستی بر دل روشن غم ایام را ٭ کے تواند کس شکستن بیضۂ اسلام را ٭ صاحبان بحر و انند و بہار ہم ذکر این کردہ اند (شفیع اثر ؎) شاہ دریادل علی مرتضی کز تیغ او ٭ باشد ایمن بیضۂ اسلام چون گوہر در آب ٭ (صائب ؎) چشم شوخش بیضۂ اسلام را بر سنگ زد ٭ زلف کافر کیش او نگذاشت ایمانی درست ٭ صاحب تحقیق الاصطلاحات می گوید کہ بمعنی ساحت اسلام است و خیال می کند کہ در شعر صائب کہ بالا گذشت صائب این را بمعنی تخم مرغ فہمیدہ **مؤلف** عرض کند کہ خیال صاحب تحقیق درست

نیست تا در شعر صائب هم (بیضۂ اسلام) را کنایه دانیم از دائرۂ اسلام و (بر سنگ زدن) درینجا کنایه باشد از شکستن و ضائع کردن قائل (اردو) دائرۂ اسلام (مذکر)

بیضه افگندن مصدر اصطلاحی - بقول وارسته ترسیدن و زهره باختن صاحب بحر عجم و بهار این را بمعنی مذکور مرادف بیضه انداختن گفته و سند همه محققین از کلام محسن تاثیر است که مثلش بر (بیضه از بیم افگندن) گذشت مؤلف عرض کند که بیم را داخل این مصدر اصطلاحی کردن درست نیست و ما همه را آنجا اشاره این کرده ایم و صراحت ماخذ همه را آنجا گذشت (اردو) دیکھو بیضه از بیم افگندن -

بیضۂ افلاک اصطلاح - بهار و آنند سیر اضافت تشبیهی قانع مؤلف عرض کند که صائب اشرف در کلام خود استعمال این کرده و محقق هند تراد از همین استعمال این اصطلاح را قائم کرد (ص) چون دلم در تنگنای این قفس افتاد کس بیضۂ افلاک را در زیر پر دارم بیاد کیا اصل این (بیضۂ فلک) باشد که فلک است که همچون بیضه است محقق نام آور از تامل کار نگرفت و (بیضۂ افلاک) را اصطلاح قرار داد ضرورت ندارد که درین اصطلاح از جمع فلک کار گیریم و از همین سند مصدر اصطلاحی (بیضه در زیر پر داشتن) پیداست که بجایش می آید (اردو) دیکھو آسمان - مذکر -

بیضۂ اکسیر اصطلاح - بقول بهار و آنند کنایه از حقه اکسیر است (مولانا مظهر ص) پر سیمرغ و بیضۂ اکسیر، نتوان یافت یار نتوان یافت، مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است که بیضه را استعارة بمعنی حقه استعمال کرده اند (اردو) کیمیا کی ڈبیا بیضه وه ڈبیا جس میں اکسیر ہو - مؤنث -

بیضۂ الوان اصطلاح - بقول خان آرزو

ودر چراغ ہدایت بیضہ ہائی کہ در جشن نوروز رنگین و منقش ساختہ بدان بازی کنند (اشرف ؎) برای عیدی اطفال گلشن ؛ عیان شد بیضۂ الوان غنچہ ؛ صاحبان بحر و بہار و انند ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) رنگ برنگ کے گولے انڈے جن سے اہل عجم جشن نوروز کے دن بازی کرتے ہیں۔

بیضہ انداختن | مصدر اصطلاحی بقول بہار و انند و آصفی مرادف بیضہ افگندن کہ گذشت (عرفی شیرازی ؎) ہمچو سیمرغ آسمان ہر روز ؛ بر زمین بیضۂ زر اندازد ؛ مؤلف عرض کند کہ ازین سند عرفی معنی (بیضہ افگندن) ظاہر نیست بلکہ بمعنی حقیقی بیضہ دادن است۔ بیرون سند دیگر معنی بیان کردہ ہر سہ محققین بالا را تسلیم نکنیم (اردو) دیکھو بیضہ افگندن اور ہماری تصحیح کے لحاظ سے انڈا دینا۔

بیضہہای آتشین | اصطلاح۔ بقول سراج ستارگان مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) ستارے۔ مذکر۔

(۱) **بیضہہای زری** | اصطلاح۔ الف
(۲) **بیضہہای زرین** | بقول صاحب جامع مرادف (ب) و ہم او بر (ب) گوید کہ کنایہ از ستارگان ہمان آرزو در سراج و صاحبان بحر و رشیدی و (ملحقات ناصری و جہانگیری) ہم بانش صاحب ملحقات برہان این را بمعنی آفتاب گفتہ مؤلف گوید کہ سکندری خوردہ و بر لفظ و معنی غور نکردہ معنی بیان کردہ دیگر محققین موافق قیاس است (اردو) (۱) و (۲) ستارے۔ مذکر۔

بیضہ بازی | اصطلاح۔ بقول بہار و انند بازیست کہ اطفال در اعیاد بہ بیضہ ہا کنند و آن را تخم بازی نیز گویند (ملا طغرا ؎) بہار آمد و عید ہمراہ او ؛ خوشی ہای نوروز ہنگام او ؛ بہر قصر گل کودک خرمی ؛ گرفتہ بکف بیضۂ شبنمی ؛

که در باغ هنگامه سازی کنند ٭ ز روی طرب تخم بازی
کنند ٭ چو بازی شود در ته سرخ بید ٭ چکد رنگ
بر بیضه های سپید ٭ و لیکن نباید ز پس جست و جوش
٭ ازین بیضه بازی صدائی بگوش ٭ **مؤلف** عرض
کند که موافق قیاس است (اردو) ایک کھیل کا نام
عجم میں بیضه بازی ہے جو لڑکے عید نوروز میں انڈوں
سے کھیلتے ہیں - مذکر -

بیضه بته بال بر آوردن مصدر اصطلاحی
بقول بهار و انند بمعنی بیضه در زیر پر گرفتن (میرزا
صائب ؒ) زان شهپر همت بتو کردند کرامت ٭
تا بیضه گردون بته بال بر آری ٭ **مؤلف**
عرض کند که بچه بر آوردن از بیضه باشد محققین
با نام و نشان غور بر نزاکت معنی شعر نکرد (اردو)
انڈوں سے بچے نکالنا -

بیضه بر آوردن مصدر اصطلاحی صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و سندی که از
کلام صائب پیش کرده همان که بر مصدر گذشته گذشت.
مؤلف عرض کند که بچه بر آوردن پرند از بیضه
باشد که بدون ته بال هم همین معنی دارد (اردو)
دیکھو بیضه بته بال بر آوردن -

بیضه بر انداختن مصدر اصطلاحی -
صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت -
مؤلف عرض کند که بمعنی بیضه در آشیان خود
گذاشتن و بیضه دادن طیور است و سند این
از کلام خاقانی بر (بیضه آتشین) گذشت مرادف
بیضه دادن که می آید (اردو) انڈے دینا -

(۱ الف) **بیضه بر سر کسی شکستن** مصادر اصطلاحی
(ب) **بیضه بر فرق کسی شکستن**
وارسته بذکر الف گوید که کنایه از عاجز و رسوا
کردن کسی را بهار هم ذکر این کرده و صاحب
جهانگیری را مرادف این گفته (جامی ؒ الف)
صباحی بیضه گیتی ز فتن ٭ بر سر فتنه گران بیضه شکن
٭ (صائب ؒ) دست شوخی چون بر آرد ز آستین ٭
آن شاخ گل ٭ بیضه های غنچه را بر فرق بلبل بشکند ٭

وارستہ می فرماید کہ ماخذ این آنکہ بازیگران بیضہ در کلاہ کسی بگذارند و دیگری را گویند شکستن او بہر دو دست زور کند و بیضہ غائب شود و او خجل گردد و مردم بیگانہ در خندہ آیند مؤلف عرض کند کہ ما مشاہدہ کردہ ایم کہ شعبدہ بازان بیضہ را بدست گیرند و بر سر دستار یکی از حاضران مجلس بزور می زنند ما دیدیم کہ بیضہ شکست و آواز شکستن ہم بزور بر آمد و بیضہ غائب شد و بعد از چند دقیقہ در دستارش تلاش کردند بیضہ مسلّم بر آمد و معمول خجل شد و حاضرین مجلس خندیدند بالجملہ این مصادر اصطلاحی قائم شد از ہمین معنی بمعنی کنایہ عاجز کردن زائد از ضرورت است۔
(اردو) کسی کو رسوا کرنا۔

بیضہ پروردن مصدر اصطلاحی حسب معنی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ ہم داشتن بیضہ زیر بال و پر است تحتہ [illegible]) زان دو زلف و عارض ہم پیوستہ و تشبیہ کہ این جناب کہ چون بچہ بیضہ خورشید را زاغ و زغن می پروردہ او مخفی مباد کہ (بیضہ خورشید) خورشید باشد و انتشار از عارض یار و مراد از زاغ و زغن زلف یار فتامل (اردو) انڈے سینا بقول آصفیہ پرند کا اپنے انڈوں پر بیٹھنا۔ انڈوں کو گرمائی پہنچانا۔

بیضہ پولاد اصطلاح بقول خان آرزو در چراغ ہدایت (۱) پولاد دست کہ بصورت بیضہ ساختہ از معدن آرند و (۲) نوعی از اسلحہ کہ برای حفاظت سر دارند صاحب بحر نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ ہر دو محققین نازک خیال تعریف خوبی کردہ اند۔ مراد از معنی اول بیضہ کہ از پولاد سازند و در خوابگاہ نگہدارند و بعض وقت آن را زیر کمر گیرند تا ریاح دفع شود و بعضی از برای ہمین مقصد بیضہ مرمر یا سنگ معمولی ہم می گذارند و از معنی دوم خود مراد است کہ کلاہ آہنین را مانند برای حفظ سر و آہن در عربی زبان مغفر و خود آن گفتہ اند کہ این جناب خود را است کہ فارسیان بیضہ آہن گفتند

(اردو) (۱) آہنی بیضہ۔ لوہے کا انڈا جو بعض ضعفا اپنے بچھونے پر رکھتے ہیں اور دفع ریاح کے لئے کمر یا پہلو کے نیچے لیتے ہیں۔ مذکر (۲) خود بقول آصفیہ لوہے کی ٹوپی جو لڑائی کے وقت پہن لیتے ہیں

بیضۂ چرخ اصطلاح۔ بقول برہان و بحر و جامع و انند و ہفت کنایہ از آفتاب **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است کہ آفتاب ہم مثل بیضہ مدوّر است (اردو) دیکھو آفتاب۔ مذکر

بیضۂ خاکی اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان (۱) کنایہ از کرۂ زمین و (۲) بیضۂ کہ مرغ از خاک می گیرد۔ صاحب بحر بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم گوید کہ بیضۂ کہ ماکیان بے جفتی نرمی اندازد صاحب مؤید معنی اوّل را بحوالہ قنیہ و معنی دوم را بحوالہ شرفنامہ نوشتہ صاحبان ہفت و انند ہم ذکر ہر دو معنی کردہ اند مخفی مباد کہ صاحب محیط نسبت معنی دوم بذیل بیض الریح می فرماید کہ بیضہ را گویند کہ مادہ بدون مقاربت نرمی دہد و آن را در عربی بیض التراب نیز گویند و بفارسی بیضۂ خاکی و بہندی خاکی انڈا **مؤلف** عرض می کند کہ بمعنی اوّل بیضۂ کہ منسوب بخاک است یعنی خاکی کہ مثل بیضہ مدوّر است باضافت تشبیہی کنایہ از کرۂ زمین و بمعنی دوم مرکب توصیفی است و بقول قدما مادۂ مرغ آب منی نر را کہ بر خاک افتد می خورد و بیضۂ ناقص میدہد کہ پوست سخت ندارد و رنگ خاکی دارد و ازینجاست کہ بہ بیضۂ خاکی موسوم شد و بعضے از حکما گویند کہ چون در مقاربت با نر منی نگیرد و بعوض آن بوئے گیرد این قسم بیضۂ ناقص می دہد کہ عربان آن را بیض الریح گفتند واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) (۱) کرۂ عرض یا زمین بقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔ زمین کا گولہ۔ تمام زمین جو گنبد کی شکل پر ہے (۲) خاکی انڈا بقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔ وہ انڈا جو مرغی جفتی کے بغیر خاک میں لوٹ کر دے۔ اس انڈے کا بچہ نہیں نکل سکتا۔

بیضۂ خالی | اصطلاح - بقول بہار و بحر کنایہ از زمین **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ موافق قیاس است ولیکن مشتاق سند استعمال می باشیم کہ کنایہ لطیف نیست واستعمال این در فارسی زبان از نظر ما نگذشت (اردو) کرۂ زمین - دیکھو بیضۂ خاکی کے پہلے معنے ۔

بیضہ دادن | استعمال - خان آرزو در چراغ ہدایت ذکر این کردہ گوید کہ مرادف بیضہ نہادن است (طغرا ؎) بسکہ آب و دانہ سماباد ش بمعنی میدہد کہ می تواند بلبل با بیضہ فولاد داد ؎ صاحبان بحر و بہار و انند ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است کہ بیضہ بہ آوردن مادہ پرند یا مار باشد (اردو) انڈا سہنا رکھنا ۔

بیضۂ در آب | اصطلاح - بقول برہان (۱) بیضہ کہ ہنوز بچہ دران متکون نشدہ باشد صاحبان بحر و رشیدی و بہار و (سروری و جہانگیری در لطائف) و جامع و ہفت و سراج ذکر این کردہ اند صاحب بحر بذکر معنی اول گوید کہ (۲) نیز بمعنی کاری یا چیزی کہ ہنوز صورت نگرفتہ باشد بہار ہم ذکر معنی دوم کردہ و خان آرزو در سراج ہم این را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ ہر دو معنی کنایہ و معنی دوم مجاز مجاز - بیضہ چون در آب اندازند و تہ نشین نشود علامت آنست کہ بچہ دران متکون نشدہ و چون تہ نشین شود میدانند کہ رمقی از خون درو پیدا شدہ و بچہ متکون شدہ کہ استعمالش در لغات حرام است و از ہمین طریقہ دریافت این اصطلاح بمعنی اول قائم شد (اردو) (۱) تازہ انڈا ۔ جو گندا نہ ہوا ہو (۲) وہ کام جو ادھورا ہو جس میں کامیابی کی امید نہ پیدا ہوئی ہو ادھورا کام ۔

بیضہ در افسر کسی شکستن | مصدر اصطلاحی - بقول وارستہ عاجز و رسوا نمودنش (قاسم بیگ حالتی ؎) زردی بیضا چیست گر نہ تمسخرکنان پوستہ تو چرخ را بیضہ در افسر شکست ؎ صاحب

بحر هم ذکر این کرده و بهار هم این را آورده **مؤلف** عرض کند که رسم عجم است که در محفلی چون خواهند کسی را رسوا کنند بیضه بر سرش می گزارند که بر زمین افتد و می شکند و مجلسیان خنده می زنند این مرادف (بیضه بر فرق کسی شکستن) است که بجایش گذشت و آنچه در آنجا آئین بازیگران مذکور شد متعلق باین نیست و عاجز نمودن را از معنی این هیچ تعلق نباشد (اردو) کسی کو رسوا اور شرمنده کرنا۔ عاجز کرنا۔

بیضه در زیر پر داشتن مصدر اصطلاحی (۱) معنی لفظی این گرم داشتن پرند بیضه را زیر پر و بال بود برای بچه بر آوردن و (۲) کنایه از غالب بودن بر کسی و سند این از سعید اشرف بر بیضهٔ افلاک گذشت **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) (۱) انڈے سینا (۲) غالب ہونا۔

بیضه در زیر پر گرفتن مصدر اصطلاحی بقول اننذ مشهور **مؤلف** عرض کند که معنی حقیقی است یعنی نشستن پرند بر بیضه های خود تا بچه بر آرد. اگرچه سند این پیش نشد ولیکن عیبی نیست که معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) انڈے سینا۔ پرند کا انڈوں پر بیٹھنا۔

بیضه در سر کسی شکستن مصدر اصطلاحی بقول بحر مرادف (بیضه در افسر کسی شکستن) که گذشت۔ صاحب غیاث هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که ما استعمال این در کلام شعرای فرس ندیدیم و دیگر محققین و معاصرین عجم ساکت تا سند استعمال می باشیم (اردو) دیکھو بیضه در افسر کسی شکستن۔

بیضه در کدو اصطلاح۔ بقول شمس بیضه که بازیگران بکار برند **مؤلف** عرض کند که مقصودش چیزی نباشد که بازیگران کدوی سلّم را می شکنند و از داخل آن بیضه می بر آرند و تماشائیان را متعجب می کنند ولیکن ما این شعبده را مشاهده نکرده ایم و دیگر محققین فارسی زبان هم ذکر این نکرده اند اگر در عجم این را بمعنی شعبده

استعمال کرده باشند سند استعمال باید معاصرین
بچشم برهان ندارند مجرد قول شمس در خور اعتبار
نیست (اردو) شعبده - مذکر -

بیضه در کلاه اصطلاح - بقول بحر و ملحقات
برهان (۱) بیضه که بازیگران در کلاه خود پنهان
سازند و (۲) کنایه از سر آدمی صاحب شمس که
محقق بے تحقیق است این را مرادف (بیضه در
کدو) گفته مؤلف عرض کند که بمعنی اول اشاره
از همان بیضه بازیگران که در کلاه یا دستار کسے
داخل کرده غائب می کنند و باز پیدا می سازند و بمعنی
دوم کنایه ایست لطیف که بیضه که در کلاه است
سر انسان است و بس (اردو) (۱) شعبده
بازون کا وه انڈا جسکو وه ٹوپی یا دستار مین رکھکر
غائب کرتے ہین اور پھر اسی مقام سے نکالتے ہین
(۲) انسان کا سر - مذکر -

بیضه در کلاه کسی شکستن مصدر اصطلاحی
بقول وارسته و بهار و بحر و غیاث و انند مرادف

(بیضه در افسر کسی شکستن) که گذشت مؤلف عرض
کند که تصفیهٔ آن همه را انجا کرده ایم (وحید ۵)
شکستند ازان بیضه را در کلاهش * که نخوت به سر
داشت از زر شگوفه * (اردو) دیکھو بیضه در
افسر کسے شکستن -

بیضهٔ دین اصطلاح - بقول بهار و انند بمعنی
دائرهٔ دین مؤلف عرض کند که کنایه ایست موافق
قیاس (میر خسرو ۵) زاد تو نیست بیضهٔ دین اے
شکم پرست * تو بیضهٔ طلب که بط و ماکیان کشند
* (اردو) حلقهٔ اسلام - مذکر - دائرهٔ دین بھی
کهه سکتے ہین -

بیضه زدن مصدر اصطلاحی - صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که از سند پیش کردهٔ اش (بیضه بر سنگ زدن)
بمعنی شکستن آن پیداست که بمعنی حقیقی است
و مجرد بیضه زدن چیزی نیست (صائب ۵) چشم
شوخش بیضهٔ اسلام را بر سنگ زد * که زلف کافر کیش

اونگذاشت ایمانی درست ہے (اردو) ناقابل ترجمہ

(الف) **بیضۂ زر** | اصطلاح ۔ بقول برہان مرادف بیضۂ زرّین کہ بجای خود می آید (۱) کنایہ از خورشید عالم آراست صاحبان بحر و مؤید و بہار و انند و جامع و ہفت ہم ذکر این کردہ اند و بہار صراحت مزید کند کہ (۲) کنایہ از شعاع آفتاب ہم (عرفی ؎) ہمچو سیمرغ آسمان ہر روز بہ زیر زمین بیضۂ زر اندازد ۔ ہ **مؤلف** عرض کند کہ طبع آزمائی بہار است کہ معنی دوم پیدا کردہ و کنایۂ اصلی معنی اول است و ۔ ۔ ۔

(ب) **بیضۂ زر را بر زمین انداختن آسمان**

مصدر یست اصطلاحی بمعنی طلوع شدن آفتاب و این ہم کنایہ باشد بمعنی دوم پیدا کردۂ بہار ہیچ است و ہیچ (اردو) الف ۔ دیکھو آفتاب یعنی خورشید مذکر (ب) آفتاب کا طلوع ہونا ۔

بیضۂ زرّین | اصطلاح ۔ بقول بحر و رشیدی و بہار و انند و جامع و ہفت و سراج و (جہانگیری در ملحقات) (۱) مرادف بیضۂ زر است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و کنایہ ایست لطیف و مرکب توصیفی (خاقانی ؎) پیش کہ طاؤس صبح بیضۂ زرّین نہد ہما اند می بیضا لسانی بیضۂ مجلس ارم ہے (اردو) آفتاب یعنی خورشید مذکر

(۲) **بیضۂ زرّین** | بقول بہار کنایہ از کواکب **مؤلف** عرض کند کہ سکندری خوردہ است اصلا این معنی جمع از این واحد پیدا نیست بدون سند استعمال تسلیمش نہ کنیم معلوم می شود کہ از بیضہای زرّین کہ گذشت در غلط افتادہ (اردو) ناقابل ترجمہ ۔

(الف) **بیضۂ زرّین نہاد** | اصطلاح
(ب) **بیضۂ زرّین نہادن** | صاحب
(ج) **بیضۂ زرّین نہد** | ہفت بذکر
(د) **بیضۂ زرّین نہند** | الف گوید

کہ بمعنی آفتاب را پیدا آورد ۔ صاحب بحر بذکر ب می فرماید کہ آفتاب را پیدا کردن است صاحب

گویند نیست (ج) می طرازد که اسے آفتاب را
پیدا آرد و محقق بے تحقیق یعنی صاحب شمس نسبت
(د) گوید که یعنی آفتاب پندارند مؤلف عرض
کند که این ہر چہار تحقیقات از کلام خاقانی که (بیضه
زرین) گذشت طبع آزمائی ہا کرده اند و جوہر
تحقیق خود را ظاہر فرموده خاقانی در کلام خود
(بیضه زرین نهادن طاؤس صبح) کنایه از طلوع
شدن آفتاب آورده پس ازین مصدر اصطلاحی
الفاظ ناقص قائم کرده تعریف آن کردن از
شان تحقیق شان بعید است و ترک فاعل از
مصدر مذکور یعنی (الف و ب و ج و د)
را باطل کند صاحب شمس که در تعریف (د)
(آفتاب پندارند) نوشته بے تحقیقی اوست
عجب نیست که (آفتاب پیدا آرند) نوشته باشد
و کاتب مطبع آنرا بتصحیف نقل کرد (اردو)
آفتاب نکلنا۔ آفتاب طلوع ہونا۔

ذکر این کرده صراحت معنی نکرد و مؤلف پیش گوید
که مرادف (بیضه در زیر پر گرفتن) است که گذشت
بمعنی حقیقی و این اصل است و آن فرع علیه
این بزیادت کلمه در (اردو) انڈے سینا

بیضه سیمین | اصطلاح - بقول بحر (۱) ماہتاب
و (۲) ستارگان مؤلف عرض کند که مرکب
توصیفی است و کنایه باشد برای ماہتاب بمعنی
عام کوکب صاحب بحر درست نکرد که معنی (بیضه‌ها
سیمین) را در بیجا نقل کرد فتأمل (اردو)
(۱) چاند - مذکر (۲) ستاره - مذکر -

بیضه شکستن | مصدر اصطلاحی - صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که بمعنی حقیقی است که پرندگان چون بیضه را
ناقابل بچه برآوردن دانند آن را می شکنند (ناظم
ہروی ...) بلبل آن روز که شد بیضه شکن در ماتم
که مکافات ز آهن قفسی می سازد ہا (اردو)

بیضه زیر پر گرفتن | استعمال - بہار انڈے توڑنا۔

بیضهٔ صبح | اصطلاح ـ بقول بحر و رشیدی و ملحقات برهان و بهار و هفت و (جهانگیری در ملحقات) کنایه از آفتاب باشد ـ مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است و کنایه موافق قیاس اگرچه سند استعمال پیش نشد ولیکن معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) دیکھو آفتاب بمعنی خورشید ـ مذکر ـ

بیضه ضائع کردن | استعمال ـ بقول بهار و انند آنست که بیضهٔ مرغی گنده شود و بچه از ان نبرآید ـ مؤلف عرض کند که معنی خلاف لفظ است معنی این گنده شدن بیضه بود و نه برآمدن بچه اگرچه معنی لفظی این گنده کردن باید نه بیضه گنده شدن را ولیکن بمجاز معنی لازم گیرند (اردو) انڈا گنده ہونا ـ

بیضه طلبیدن | استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت (خسروؒ) زاد و نیست بیضه و بین است شکم پرست تو بیضه طلب که ربط و ماکیان کند ـ مؤلف عرض کند که مقصود قیاس است بمعنی خواستن و حاصل کردن بیضه (اردو) انڈا چاہنا ـ حاصل کرنا ـ

بیضهٔ عنبر | اصطلاح ـ بقول بهار و بحر و انند شمامهٔ عنبر ـ مؤلف عرض کند که فارسیان عنبر را بشکل بیضه ساخته در جیب سینه می گذارند تا بوی آن دماغ را معطر دارد و آن را بیضهٔ عنبر گویند (مسعود سعد سلمان ؒ) آنکه چون خلق او ندارد بوی نافهٔ مشک و بیضهٔ عنبر ٭ (استاد عنصری ؒ) ز رنگ و بوی همه خیره گشته دیده و قعر بیک لب طویله یاقوت و بیضهٔ عنبر ٭ (اردو) عنبر کا حبہ ـ مذکر ـ عنبر کی گولی ـ مؤنث ـ

بیضهٔ فلک | اصطلاح ـ همان که به بیضهٔ افلاک گذشت (اردو) دیکھو بیضهٔ افلاک ـ

بیضهٔ فولاد | اصطلاح ـ بقول بهار و انند رسم ولایت است که فولاد را گرد ساخته می نهند و آن بشکل بیضه می باشد (صائب ؒ) سخن جا می کند در بیضهٔ فولاد چون جوهر ٭ که طوطی در دل

(ش) بیضه از گفتار شعر فهم شد که صاحب تحقیق الاصطلاحات
گوید که آهنی که قریب بشکل بیضه برای فروختن
سازند و به بلاد برند (صائب ع) چرخ سنگین
دل کند آهن دلان را تربیت ٭ بیضهٔ فولاد تیغ
بدگهر می‌پرورد ٭ و فرماید که در هندوستان
خصوصاً در دکن شکل بیضهٔ شتر مرغ از فولاد ساخته
بر قبور اکابر از سقف عمارت آویزند معلوم نیست
که در ولایت این رسم هست یا نیست (آزاد بلگرامی
ع) نمیدانم چسان شد مهربان بر روح غمناکم ٭ ز تیغش
که دل آویخت جای بیضهٔ فولاد بر خاکم ٭ مؤلف
عرض کند که بر (بیضهٔ آهنین) اشاره این کرده‌ایم
مرکب اضافی است. یکی از معاصرین عجم گوید که
بالای مغفر بیضه‌نما گلوله از فولاد هم قائم کنند تا شمشیر
کارگر نکند آن را هم فارسیان بیضهٔ فولاد گویند والله اعلم
(اردو) دیکھو بیضهٔ آهنین۔

بیضهٔ قوی | اصطلاح. بقول بهار بقاف
مضموم تخم قوی که جانوریست معروف و بعربی
نعامه خوانند ولیکن از کتب لغت عربیه نعامه بمعنی
بمعنی شتر مرغ معلوم می‌شود (محسن تاثیر ع) چه
پستان بیضهٔ قوی تهاسه ٭ عیان از شیر اشهب شما
٭ **مؤلف** عرض کند که در خور بیان نبود اضافت
بیضه بهر کیسه پرندی توان کرد ولیکن یکی از علمای
معاصرین عجم گوید که (بیضهٔ قوی) بفتح قاف و کسر
واو مغفر را گویند والله اعلم (اردو) دیکھو بیضهٔ آهنین

بیضهٔ کافور | اصطلاح. بقول بهار (۱) بمعنی
برف است (ملا قاسم مشهدی ع) بچشم گوهر مقصود
دل شد بیضهٔ کافور ٭ مبادا صبح آگاهی برو زود این
افتاده ٭ (انوری ع) خالی مدار خرمن آتش زدوده
عود ٭ تا در چمن ز بیضهٔ کافور خرمن است ٭ (وله
ع) که بیضهٔ کافور زبان گرد گوهر سود ٭ بینی که
چه سود است مرا این پایه زبان را ٭ بهار گوید که در اینجا
مراد از گوهر ژاله است، و می‌تواند که قطرات باران یا
شبنم یا چیزی باشد. جامع ملحقات برهان بمعنی
اوّل گوید که (۲) کنایه از آفتاب و (۳) ماه هم

صاحب بحر ذکر ہر سہ معنی کردہ مؤلف عرض کند
کہ بہار شعر یف معنی اول خوب نکردہ مراد از ژالہ باشد
کہ بیضہ را مانند برف کہ شکل بیضہ ندارد و از
ہر دو اشعار انوری کہ گذشت سندش پیدا است
و سند ملا قاسم مشہدی متعلق بمعنی اول نباشد بلکہ
بمعنی دوم راست و معنی سوم ہم موافق قیاس و ہر سہ
معنی کنایہ باشد (اردو) (۱) اولا۔ دیکھو پشک
(۲) دیکھو آفتاب بمعنی خورشید (۳) چاند۔ مذکر۔

بیضہ کردن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ بمعنی بیضہ دادن و بیضہ نہادن است۔
(کمال اصفہانی سہ) مرغی کہ کرد بیضۂ زرّین
آفتاب بہ بر گوشۂ سرای تو اش آشیانہ باد
(اردو) انڈے دینا۔

بیضہ کردن مشت | مصدر اصطلاحی
بقول بحر و بہار و انند بمعنی گرہ کردن مشت۔
(میر نجات سہ) جانمن اول فتح است سپید
از تنگ و تاز بہ بیضہ کن مشت و بران گردن
سختش بنواز بہ مؤلف عرض کند کہ موافق
قیاس است (اردو) مٹھی باندھنا بقول
آصفیہ۔ انگلیان بند کرنا۔

بیضہ گشادن | مصدر اصطلاحی بقول بحر
و بہار مرادف بیضہ نہادن بمعنی بیضہ دادن
(امیر خسرو سہ) زاد تو نیست بیضۂ دین است
شکم پرست بہ تو بیضہ طلب کہ روباہ ماکیان کشد
بہ مؤلف عرض کند کہ کنایہ ایست موافق قیاس
(اردو) انڈے دینا۔ دیکھو بیضہ نہادن۔

بیضۂ کلاہ | اصطلاح۔ بقول ہفت بیضہ
را گویند کہ بازیگران در کلاہ نگاہ میدارند۔
مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است
(اردو) وہ انڈا جو شعبدہ باز اپنی ٹوپی میں
محفوظ رکھتے ہیں۔ مذکر۔

بیضہ گرفتن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف

عرض کند کہ سندی کہ از محتشم کاشی پیش کردہ است
بہ عضہ زیر پر گرفتن (بیضہ زیر پر گرفتن) راست کہ گذشت
و مجرد بیضہ گرفتن چیزی نیست بجز این کہ بمعنی حقیقی است
(اردو) انڈا لینا۔

بیضۂ مجلس اصطلاح۔ بقول وارستہ بمعنی دائرۂ مجلس۔ صاحبان بحر و انند و بہار عجم ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مراد از حلقۂ مجلس است و سند استعمال این از خاقانی بہ (بیضۂ زرین) گذشت (اردو) حلقۂ مجلس۔ دائرۂ مجلس۔ جس سے مجلس مراد ہے۔ مذکر۔

بیضہ نہادن استعمال۔ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ معروف۔ بہار نقل نگارش صاحب بحر گوید کہ مرادف بیضہ کشیدن بہ معنی بیضہ دادن است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس قریب بمعنی حقیقی است و صاحب انند ہم ذکر این کردہ (ظہیر فاریابی سے) خروس ہمہ... تو تا پر زدست در عالم ٭ بجای بیضہ نہاد است (ظہوری سے) ناصح میا بعربدہ برسر

تا کیان گوہر ٭ (محمد قلی سلیم سے) جواب نامۂ ما از بس تغافل کردہ ٭ ہزار بیضۂ کبوتر نہاد در بر ما
(اردو) انڈے دینا۔

بیضہ یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است (مظہر سے) پر سیمرغ و بیضۂ اکسیر ٭ می توان یافت بار نتوان یافت ٭
(اردو) انڈا پانا۔ حاصل کرنا۔

بی طاقت استعمال۔ بہار بر معروف قانع و صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید کہ بمعنی ضعیف و ناتوان **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری سے) بر آساید فلک از بی قراری ہا اگر ٭ بے طاقتان آرام بخشند...
(اردو) بے طاقت اور ناتوان بقاعدۂ فارسی کہہ سکتے ہیں۔

بی طاقتی استعمال۔ بمعنی ضعف و ناتوانی

سخن مساز؀ بے طاقتی بصبر و تحمل حوالہ است؀ (ولہ) عشقم معلم ساختہ در قلزم بے طاقتی؀ با آن ہمہ بے لنگری کشتی بطوفان بر کنم؀ (اردو) ناتوانی۔ مؤنث۔

(الف) بی طراوت — استعمال

(ب) بی طراوت شدن — بہار بذکر

(ج) بی طراوتی — الف گوید

کہ بمعنی پژمردہ و خشک است (ظہوری) نالہا بی طراوت رخت بست؀ گریہ بر دیدہ بیہم زدست؀ و (ب) بمعنی پژمردہ و خشک شدن (صائب) بے طراوت گرچہ از خط شد نہال قامتش؀ خانہ پرداز است چون سیلاب رفتارش ہنوز؀ و (ج) بزیادتی یای مصدری بمعنی پژمردگی و خشکی (ظہوری) تا نالہ راسبک بکند بے طراوتی؀ در سینہ دردہای گران آب می کنم؀ مؤلف عرض کند کہ ہرسہ موافق قیاس است (اردو) الف پژمردہ، خشک (ب) پژمردہ ہونا، خشک ہونا (ج) پژمردگی، افسردگی، خشکی۔ مؤنث۔

بی طلب استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بے اذن و بے اجازت (صائب) بر زبان حرف طلب ہرگز نمی آریم ما؀ میہمان بے طلب را دوست میداریم ما؀ (ولہ) بستی بی طلب نوش از دہان یار می ریزد؀ ثمر چون پختہ گردد خود بخود از بار می ریزد؀ (اردو) بے طلب، کرینگے۔ بے طلب۔ بے خواہش۔

بی طمع استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرہنگ بمعنی بے آز و حرص (شیخ شیراز) انکہ بگذارد پادشاہی کن؀ گردن بی طمع بلند شود؀ (انوری) یکی ہزار کمر بے طمع چو کلک شکر؀ یکی ہزار زبان بے نصیب چون سوسن؀ مؤلف گوید کہ موافق قیاس است اسم فاعل ترکیبی (اردو) بے طمع۔ بے حرص۔ اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جسکو حرص اور طمع نہو۔

بیع بہار گوید کہ بالفتح بمعنی خرید و فروخت است اما اکثر استعمال آن در فروختن است

ولقول منتخب بالفتح بمعنی مذکور بکسر اوّل و فتح ثانی عبادت خانه های ترسایان مؤلف عرض کند که لغت عرب است فارسیان استعمال این ترکیب فارسی مخصوص دارند با فروش که در ملحقاتش می آید (اردو) بیع - بقول آصفیه عربی - مؤنث - فروخت - بکری -

بیعانه اصطلاح - بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بالفتح پیش مزد را گویند که بعربی سَلَم خوانند خان آرزو در سراج می فرماید که مرکب است از بیع که عربی است و آنه که برای نسبت است مؤلف یعنی زریکه پیش از قیمت به بائع دهند مؤلف عرض کند که این داخل قیمت می باشد و برای تکمیل معامله - صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید که اندکی از قیمت را نام است که خریدار به فروشنده دهد برای انعقاد بیع (میرزا عبد الرضا متین اصفهانی ع) سر سودای خال گوشهٔ چشم بتی دارم که ای بیعانه باخود می برم خال سویدا را ؎ (ظهوری ع) بباز ار اثر ار باب عزت که دعا بیعانهٔ دشنام دارند ؎ (اردو) بیعانه مذکر دیکھو ارمون -

(۳۷۴۶) **بیعانه دادن** استعمال - بمعنی ادا کردن بیعانه باشد به بائع (ظهوری ع) نقد دین و دل ظهوری می توان بیعانه داد ؎ جنس ناز و عشوه گر ارزان نباشد گو مباش ؎ (اردو) بیعانه دینا

(۳۷۴۷) **بیعانه گرفتن** استعمال - بمعنی حاصل کردن بائع بیعانه از مشتری (ظهوری ع) نکهت موی تو بیعانه گرفت از مشتری ای خوشا سوداگر در سر سودا بروم ؎ (اردو) بیعانه لینا -

بیعت بقول بهار بالکسر مرادف بیع مؤلف عرض کند که لغت عربیست و بقول منتخب (۱) بالفتح عهد بستن و (۲) بالکسر صومعهٔ ترسایان - فارسیان تای مدوّره را بقاعدهٔ خود به تای دراز بدل و به ترکیب فارسی استعمال این کنند یعنی اوّل الذکر که در ملحقات می آید (اردو) بیعت

بقول آصفیہ عربی ۔ اسم مؤنث ۔ عہد باندھنا ۔ اطاعت میں ہونا ۔ مرید ہونا ۔ چیلا بننا ۔ معتقد ہونا ۔

بیعت بستن با کسی | مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار و بحر و انند (۱) باصطلاح صوفیہ صافیہ مرید کسی شدن و این مجاز است زیرا کہ مرید خویشتن را گویا بدست مرشدی فروشد و فارسیان (۲) بمعنی عہد و پیمان و سازش و موافقت کردن نیز استعمال کنند (انوری ۵۵) بستہ با کلک او قضا بیعت کہ گفتہ با رای او قدر اسرار (صائب ۵۵) تا بالا دست من بیعت بطوبی بستہ است ۔ خوشہ مرا عقد اخوت با ثریا بستہ است (صاحب بحر از معنی دوم سازش را خارج کردہ صاحب تحقیق الاصطلاح این را بمعنی بیعت کردن آوردہ و مقصودش غیر از معنی اول نیست مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است و این مرکب متعلق بہ بیعت عربی است کہ ذکرش بالا گذشت ۔ (اردو) (۱) بیعت کرنا مرید ہونا (۲) عہد و پیمان کرنا ۔

بیعت خواستن | استعمال ۔ صاحب انجمن ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی طالب بیعت کردن باشد بکسی (قاسمی گونابادی ۵۵) ہمہ دلجوی [illegible] فرصت جوی ہمہ ستمی گذار و بیعت خواہ تو (اردو) بیعت چاہنا ۔

بیعت رفتن | مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی واقع شدن بیعت است ۔ (معزی نیشاپوری ۵۵) [illegible] او با چشم من بہ بیعتی رفتست گوییا ہر دو را بیکدیگر بہ صاحبان بہار عجم و بحر عجم این را نیاوردہ (باکسی) در آخرش بمعنی مرید شدن قائم کردہ و مرادفش بیعت بستن و بیعت کردن گفتہ اند بخیال ما کاہ از [illegible] گرفتہ اند آن متعدی است و این لازم (اردو) بیعت واقع ہونا ۔ بیعت ہونا ۔

بیعت ساختن | استعمال ۔ بقول انند

بمعنی بیعت گرفتن است (زلالی ع) بیعت
ذوالفقار ستاند رقیب ما ۔ مؤلف عرض کند
که خنده در اول ذوالفقار بمعنی آن باشد و بس
(اردو) بیعت لینا یعنی کسی شخص کو اپنا مرید بنانا

بیعت شکستن | مصدر اصطلاحی ۔
بمعنی که این کرده از معنی ساکت مؤلف
عرض کند خارج از مریدی شدن و کردن یا
ترک مریدی کردن کسی و باغی شدن کسی (اشرف
شیرازی ع) بیعت جسم و جان شکست اشرف
تو خطا او دست تا بهم وادا شد ۔ (انوری
ع) از بلکان عهد تو سر که بجست آنجست ۔
بر بیعت باطل گرفت بیعت و او شکست ۔
(اردو) بیعت باقی نرہنا بیعت ترک کرنا
باغی ہونا ۔

بیعت کردن با کسی | استعمال ۔ بہار
این را مرادف بیعت بستن گفته که بجایش گذشت
و صاحب بحر همراه ش و صاحب آصفی (ذکر
بیعت کردن) کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که بمعنی بیعت کسی کردن و مرید وے شدن
(وحشی ع) ترک ما کردی و مهر و لطف بیعت
با تو کرده ناز و استغنا ولی هم عهد و هم پیمان ماست
۔ (اردو) کسی کی بیعت کرنا ۔ مرید ہونا ۔

بیع دادن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر و
انند بہا یا بیعانه دادن (وحید ع) رو بسوی
عالم بالا نهاد ۔ مشتریش نقد روان بیع داد ۔
مؤلف عرض کند که موافق قیاس است و بیع
دریں جا مخفف بیعانه باشد یا عوض بیع (اردو)
بیعانہ دینا یا قیمت ادا کرنا ۔

بی عدیل | استعمال ۔ بقول بہار معروف
و صاحب انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ گوید که
بمعنی بے نظیر و بے مانند باشد ۔ مؤلف عرض
کند که موافق قیاس است (اردو) بے مثل
بے نظیر ۔

بیع زدن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار

ونجروانند بمعنی خریداری کردن (ظہوری ع) ره مایه داران ایمان زنند ؛ بخروا بیع دل وجان زنند ؛ مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) خریدنا ۔

بی عقل | استعمال ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بیدانش مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی است (اردو) بے عقل ۔ بے وقوف ۔

(۱) **بیع گاه** | اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ اعواض

(۲) **بیع گه** | سخن بالفتح و کاف فارسی بمعنی جای بیع وشرا مؤلف گوید که (۲) مخفف (۱) است بحذف الف از (۱) (تجلی ع) آن را که قبول تو خریدار نباشد ؛ در بیع گه جان و دلش بار نباشد ؛ (ظہوری ع) در بیع کشش کالای شکیب این همه کردیم ؛ در بیعگه عشوه گران پاک فروشیم ؛ (اردو) مقام بیع یعنی بازار ۔

بیع نامه | استعمال ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی دستاویز و سند بیع مؤلف عرض کند که قلب اضافت نامهٔ بیع موافق قیاس است (اردو) بیعنامہ ۔ بقول آصفیہ ۔ اسم مذکر ۔ بکری یا بکری پتر ۔ قبالہ ۔ دستاویز فروخت ۔

بی عنایت | استعمال ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی نامہربان مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) نامہربان ۔

بیع وشرا کردن | استعمال ۔ بمعنی حقیقی خرید و فروخت کردن است (ظہوری ع) متاع ریخته بسیار است نقد را سنجیده داری ؛ بزبان خود مکن بیع وشرائی می توان کردن ؛ (اردو) خرید و فروخت کرنا ۔

بیعه | خان آرزو در سراج بحوالہ (امام سیوطی در مهذب) گوید که بیعه بکسر موحده معروف ... مفتوح فارسی معرب و فرماید که اصل فارسی معلوم نیست چرا که صین مهمله در فارسی نباشد بهر تقدیر بمعنی معبد ترسایان است ۔ صاحب سواء السبیل می فرماید که بکسر اول و فتح صین مهمله معرب با

و صاحب منتخب این را بالکسر بمعنی صومعهٔ ترسایان لغت عرب گفته صاحب اند ذکر این نکرده نیند ایم که صاحب سراج چرا این را خلاف موضوع خود در فارسی جا داد و ما این را لغت عربی زبان فهم نه فارسی و نه معرب (اردو) گرجا۔ آتشخانہ۔ مذکر۔

بی عیب بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بفتح عین مهمله بیداغ و عیب و بی نقص **مؤلف**	عرض کند که موافق قیاس است (اردو) بے عیب۔ بقول آصفیه بے داغ۔ بن کلنک۔ بے نقص۔ پاک۔

بیغا بقول برهان بفتح اوّل و سکون ثانی و غین نقطه دار بالف کشیده نام مرغی است که از هندوستان آورند و بطوطی اشتباهی دارد و آن را طوطک نیز گویند صاحبان ناصری و هفت و جامع هم ذکر این کرده اند و خان آرزو در سراج گوید که بقول برهان نام مرغی و این بچند وجه غلط اوّل آنکه عربی است دوم حرف دوم نیز یاست و سوم آنکه مشدّد است و عجب آنکه در فصل با نیز آورده **مؤلف** عرض کند که ما حقیقت تبدیل این بر (بپغا۔ به بای فارسی دوم) عرض کرده ایم صاحب محیط بر (ببغا بهر دو موحّده) ذکر این هم کرده گوید که اسم طوطی است و بر طوطی گوید که معرب توته هندی است و ببغا به و بای موحّده و گیلانی در حرف بای موحّده با یای تحتانی نوشته یعنی بیغا و آن طائریست مشهور اکثر سبز رنگ مقوّس منقار و افضل طیور تعلیم کلام و سریع التّکلّم و بعضی کبود رنگ و رنگارنگ می باشد مزاج آن گرم در دوم و خشک در اوّل و ردی الکیفیت بسیار دیر هضم و گویند خوردن آن مفرّح قلب و جهت القیام قروح کهنه نافع و خوردن زبان و دل آن مورث فصاحت و سرعت تکلّم اطفال که بدیر تکلّم کنند و رافع لکنت زبان و ضماد گوشت آن جهت رفع ثآلیل و سرگین آن جهت دفع کلف و آثار و تحسین رنگ رخسار و خوردن آن جهت ازاله بیاض چشم نافع است

واغال وخواص آن بقول اہل ہند در توتہ گذشت (اردو) صاحب آصفیہ نے توتا پر کہا ہے
فارسی۔ اسم مذکر۔ ایک پرندکا نام جس کے پر سبز، چونچ سرخ اور گلے میں طوق ہوتا ہے طوطا مٹھو

(الف) بغار | بقول برہان بفتح اوّل بر وزن نی زار وگہوارہ ہردو بمعنی سرزنش و طعنہ
(ب) بغارہ | صاحب سروری بر (ب) قانع صاحبان رشیدی و جامع و انند ذکر ہر دو
کردہ اند صاحب ناصری بذکر (الف) بذیل آن ذکر ب ہم کردہ خان آرزو در سراج نسبت
ہر دو گوید کہ بیای فارسی ہم آمدہ ظاہرا مبدّل معلوم می شود **مؤلّف** عرض کند کہ پغارہ بہ بای
فارسی و ہای ہوز در آخر اسم جامد فارسی زبان است و (ب) مبدّل آن چنانکہ اسپ و اسب
و (الف) مخفّف ب بحذف ہای ہوز (انوری ب ع) چو عزم خدمت آن بارگاہ دیدہ را
٭ کہ صحن و سقفش بغارۂ زمین و سماست ٭ بدست حادثہ بندی نہاد بر پایم ٭ کہ ہیچ حادثہ
گاہی نہان وگہ پیداست ٭ (حکیم اسدی ع) ز فرمان شہ ننگ و بغارہ نیست ٭ بہر وجہ
کہ راز میہ چارہ نیست ٭ (اردو) الف و ب طعن۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر عیب گیری
طعنہ۔ مہنہ۔ سرزنش۔

بغال | بقول برہان بکسر اوّل بر وزن قیفال بمعنی نیزہ کہ بعربی رمح خوانند صاحب سروری
بحوالہ نسخہ حسین وفائی ذکر این کردہ و صاحبان رشیدی و ناصری و جامع و انند و ہفت ہم ذکر
این کردہ اند۔ خان آرزو در سراج بذکر این گوید کہ ہمان بغار است کہ رای مہملہ را بلام
بدل کردند و در میان طعنہ بمعنی سرزنش و بمعنی نیزہ زدن اشتباہ افتادہ قائل۔ مؤلّف عرض
کند کہ سبحان اللہ چہ خوش تحقیق است و چہ خوش تبدیلہا۔ شک نیست کہ رای مہملہ بہ لام و بالعکس آن

تبدیل می باید ولیکن نه درینجا که بدون ضرورت عمل کنند اگر بیغاره بمعنی نیزه می بود البته قیاس تبدیل درست می شد و چون چنین نیست چه ضرورت است که کار به تبدیل گیرند که خالی از فضولی نباشد بیغال بمعنی نیزه اسم جامد فارسی زبان است و بس (اردو) نیزه۔ مذکر۔ دیکھو ارتوج۔

بیغان بقول شمس بمعنی عهد و پیمان هرزه۔ **مؤلف** عرض میکند که بدون سند استعمال مجرد قولش در خور اعتماد نباشد که معاصرین عجم برزبان ندارند البته به بای فارسی بمعنی عهد و پیمان و بمعنی هرزه هم پیغامش می آید ولیکن این را مبدل هم نتوان گفت که سند استعمال فارسیان از نظر ما نگذشت (اردو) دیکھو پیغان۔

بی غایت استعمال۔ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرهنگ بمعنی بی پایان و بی نهایت **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) بے حد۔ دیکھو بے پایان۔

بی غرض استعمال۔ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرهنگ بمعنی بی طمع و بی پروا **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) بے غرض بقول آصفیه۔ بے پروا۔ بے مطلب۔ بلا واسطه۔

بی غش و غل استعمال۔ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرهنگ بفتح غین اول و کسر غین ثانی بمعنی خالص و صاف **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) خالص۔ ہماری رائے میں بے غل و غش بھی اردو میں کہہ سکتے ہیں مگر حیرت ہے کہ صاحب آصفیه نے (بے غل و غش) پر بے دریغ۔ اندھا دھند۔ اناپ شناپ۔ بے فکری سے۔ افراط سے۔ بکثرت لکھا ہے اور **مؤلف** کا خیال ہے کہ آپ کا تسامح ہے۔

بی غم استعمال۔ بقول بهار آنکه غم نداشته باشد صاحب انند باتفاق معنی بالا گوید که (بی غمی) بمعنی بی غم بودن است **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) بے غم۔ وہ شخص جس کو رنج و غم نہ ہو۔

بی غمانه | استعمال - بقول بہار در تعریف نفس و
وضع مستعمل (صائب ؎) چون غنچه واشتم دل
جمعی درین چمن ☆ بر باد داد یک نفس بیغمانه‌ام ☆
(وله ؎) اگر چه همنفسم گرد کاروان غمم ☆
بجان رسیده ام از وضع بیغمانهٔ خویش ☆ و قرار
که نیز کنایه از آن که وضع بیغمان داشته باشد صاحب
آنند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند که معنی لفظی
این مثل بیغم است مصرعه ... نداشت گر ...
اصطلاح یا استعمال خاص ذکر این نکنند
تخصیص بالنفس و وضع ندارد (اردو) مثل بیغم کے

بی غمی | استعمال - بقول هفت بمعنی بیغمی بود
صاحب مؤید هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض
کند که یای مصدری بر (بیغم) زائد است ولی معنی
بی رنجی و غمی (اردو) بے غمی - مؤنث -

بیغن | بقول شمس بفتح اول و ثالث صدای آب **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم ازین ساکت
و دیگر محققین ذکر این کرده اند مجرد قول محقق بی تحقیق اعتبار را نشاید و بدون سند استعمال تسلیم نتوان
کنیم (اردو) پانی کی آواز -

بیغی | بقول لطائف برہان بفتح اول و کسر اول ترجمه دفع است و فرماید که بجای حرف ثانی بای ابجد
هم آمده **مؤلف** عرض کند که نظر به اعتبار محقق این را فارسی قدیم دانیم - حالا بر زبان معاصرین
عجم متروک است (اردو) دفع بقول آصفیه دور -

بی غیرت | استعمال - بقول انند بحوالهٔ فرہنگ
فرنگ بمعنی بی حمیت و بی حیا **مؤلف** عرض کند که
موافق قیاس است (اردو) بے غیرت بقول
آصفیه بے شرم - بے حیا -

بیغا | بقول شمس بفتحتین در فارسی زبان نام نوائی است **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم
ازین خبری ندارند بدون سند استعمال تسلیم نکنیم (اردو) بیغا فارسی مین ایک راگنی کا

لازم ہے جس کی صراحت مزید افسوس ہے کہ نہ ہو سکی ۔ مؤنث ۔

بی فرجام | استعمال ۔ بمعنی بی انجام است و موافق قیاس کہ فرجام بمعنی انجام و انتہا می آید (انوری ؎) محنت خصم تو چون دور فلک بی پایان ٭ مدت عمر تو چون عمر ابد بی فرجام ٭ (ولہ ؎) محنت دشمن تو بی پایان ٭ مدت دولت تو بی فرجام ٭ (اردو) بے انتہا ۔ بے انجام ۔

بی فرزانہ | اصطلاح ۔ بقول بہار مرادف بی دانش و فرماید کہ قیاس آنست کہ نا فرزانہ باشد ۔ (شیخ شیراز ؎) خلق می گویند جاہ و منصب از فرزانگی است ٭ گو مباش اینہا کہ ما رندان و بی فرزانہ ایم ٭ صاحبان انند و بحر ہم ذکر این نکردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ موافق قواعد و قیاس است (اردو) بے عقل ۔

(الف) بیفرمان | اصطلاح ۔ الف بقول
(ب) بیفرمانی | بہار آنکہ محکوم کسی نشود صاحبان انند و بحر ہم بانش (میر معزی ؎) نہ بفرمان من است این دل معشوقہ پرست ٭ ہمہ فریاد مرا زین دل بی فرمان است ٭ (جمال الدین عبد الرزاق ؎) چو آفتاب جہان سوز ہیچو اختر شوخ ٭ چو روزگار لجوج و چو چرخ بی فرمان ٭ (انوری ؎) با دل گفتم چو یار بی فرمانست ٭ این صبر ہوسہا سنجتن بی پایان است ٭ **مؤلف** عرض کند کہ (ب) بزیادت یای مصدری بمعنی نافرمانی است (ولہ ؎) بروائی نفاذ امرت ٭ کان نرفتہ است ز بیفرمانی ٭ (اردو) **الف** نافرمان بقول آصفیہ حکم نہ ماننے والا (ب) نافرمانی ۔ بقول آصفیہ حکم عدولی ۔ سرکشی ۔ عدول حکمی ۔ انحراف ۔

بی فروغ | استعمال ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بی رونق **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و مرکب اضافی (اردو) بے روپ ۔ بقول آصفیہ بے آب ۔ بدنما **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ بے رونق اور بے فروغ بھی کہہ سکتے ہیں ۔

بیضه بقول شمس بیای معروف و فتح فا چوب بیت بوسیده که در خارستان بکار سوختن برند

مؤلّف عرض کند که مجرّد بیان شمس درخور اعتبار نیست معاصرین عجم بدین زبان ندارند و محققین اهل زبان ازین ساکت (اردو) جلانے کی لکڑی۔ مؤنث۔

بی فهمی استعمال۔ بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بمعنی بی دانشی **مؤلّف** عرض کند که موافق قیاس است و بی فهم بمعنی بی دانش هم آمده (اردو) بے عقلی۔ بے وقوفی۔ مؤنث۔

بی قاعده استعمال۔ بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بمعنی بی نظم و بی ترتیب **مؤلّف** عرض کند که خلاف قیاس نیست (اردو) بے قاعده۔ دیکھو بے پرکار۔

بی قال استعمال۔ بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بمعنی خاموش و گنگ **مؤلّف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) دیکھو بے زبان۔

بی قدر استعمال۔ بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بمعنی بی رتبه و بی عزت **مؤلّف** عرض کند که خلاف قیاس نیست (ظهوری ۵) نتوانم کم از ظهوری

بود گر چه بیقدر هم اینقدر گویم ٭ (اردو) بے عزت۔ دیکھو بے آبرو۔

استعمال (الف)	(الف) **بی قدر کردن**	
بمعنی بی آبرو	(ب) **بی قدر ماندن**	
کردن است	(ج) **بی قدری**	

(صائب ۵) قهر بی قدر کند سلطنت عالم را ٭ هوس ملک نباشد پسر ادهم را ٭ و (ب) لازم الف یعنی بی عزت و آبرو ماندن (ظهوری ۵) شهد بی قدر ز لب های شکر خای تو ماند ٭ سرو در کوتهی از قامت رعنای تو ماند ٭ و (ج) بزیادت یای مصدری بر (بی قدر) بمعنی بی آبروئی است (ظهوری ۵) تا بکی گریند به بیقدری من دوستان ٭ دشمنان خندند اگر گویم که با من دشمنست ٭ **مؤلّف** عرض کند که همه موافق قیاس

(اردو) الف بے قدر کرنا۔ بے عزت کرنا بے آبرو کرنا (ب) بے عزت رہنا بے آبرو رہنا (ج) بے قدری۔ بے عزتی بے آبروئی

بی قدم استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالکسر کنایہ از بی اصل و بی بنیاد ہے **مؤلف** عرض کند کہ بہ کسر قاف و فتح دال مہملہ موافق قیاس است (اردو) دیکھو بے اصل بے بنیاد بھی کہہ سکتے ہیں۔

بی قرار استعمال۔ بقول بہار معروف و صاحب انند گوید کہ بمعنی بی سکون و بی صبر و مضطرب و سراسیمہ (ظہوری ؎) سپند راست بر آتش ہزار صبر و قرار ٭ قرار یافت کہ بی صبر و بی قرار سپند ٭ (اردو) بے قرار بقول آصفیہ بے تاب۔ بے صبر۔ ناشکیبا۔

(۱ الف) **بی قرار گردیدن** استعمال۔ ۱ الف

(ب) **بی قرار ماندن** بمعنی بی صبر و بی سکون و سراسیمہ شدن است (صائب ؎) فلک ز لنگر من باوقار می گردد ٭ زمین ز سایہ من بیقرار می گردد ٭ و (ب) مرادف الف (انوری ؎) از غم تو در دلم قرار نماندہ است ٭ با غم تو در دو بیقرار نماندہ است ٭ و (ج) بزیادت یای مصدری بمعنی بی تابی و سراسیمگی باشد (صائب ؎) شمع چندانی کہ سوزد بال و پر پروانہ را ٭ بی قراری می دہد بال دگر پروانہ را ٭ (اردو) ۱ الف بے قرار ہونا (ب) بے قرار رہنا (ج) بیقراری۔ شورش بمعنی بے تابی۔ پریشانی۔

بی قرین اصطلاح۔ بقول بحر بمعنی بی مثل و بی نظیر۔ صاحبان انند و غیاث ہم زبانش **مؤلف** عرض کند کہ معنی لفظی این بی مصاحب و ہم نشین است و موافق قیاس (اردو) بے مثل بے بدل۔

(۱ الف) **بی قرنگی** اصطلاح۔ بقول بحر و انند و غیاث۔ تیار نگشتن چیزی بہ چیزی و مراوا...

یکتائی در امری و ثانی نداشتن در کاری **مؤلف** عرض کند که - - - - - - - - - -

(ب) **بی قرینه** بقول بهار بمعنی بی عدیل (صناگر س) مژگان زردخانه بر انداز سینه است پالماس در خراش جگر بی قرینه است **مؤلف** عرض کند که قرینه بقول اننددرلغت عرب است بمعنی نفس و پیوسته شدن چیزی بچیزی و مناسبت معنوی میان دو امر و مناسبت ظاهری میان دو چیز و آنچه مجاذی یکدیگر باشند در بنیاد عمارت و فرماید که فارسیان بمعنی مثل و مانند هم استعمال کنند و این مجاز است چنانکه باقر کاشی گفته (س) ما تیره شبیم و در جهان نیست چو ما امروز کسی قرینۀ ما و این قول محققین بالا موافق قیاس می نماید ما برای (الف) مشتاق سند می باشیم و برای (ب) سند باقر کاشی من وجه بکار می خورد (اردو) الف یکتائی - بے مثالی - (ب) یکتا - بے مثل - بے بدل -

بی قصد استعمال - بقول انند بحواله فرهنگ فر

(۱) بلا اراده و اضطرارا آمده (۲) باکراه و (۳) بمعنی ناگهان و هم او (بی اختیار) را مرادف این گوید **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس و معنی حقیقی است و معنی دوم و سوم مجاز آن مشتاق سند استعمال می باشیم برای معنی دوم و سوم (اردو) (۱) بے اختیار (۲) کراہت سے (۳) یکایک -

بی قصور استعمال - بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بمعنی بی جرم و بی گناه **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) بے قصور بقول آصفیه - بے گناه - بے خطا - وہ شخص جو خطا وار نهو - غیر ملزم -

بی قیاس استعمال - بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بمعنی بی حساب و بی شمار **مؤلف** عرض می کند که موافق قیاس است (اردو) بے قیاس بقول آصفیه - خیال سے باہر - بے حد - بے انتها - بے نهایت -

بی قید استعمال - بقول انند بحواله فرهنگ فر

بمعنی مطلق العنان و آزاد **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) بے قید۔ دیکھو بے افساد۔

بی قیمت اصطلاح۔ بقول بحر و بہار و انند بمعنی کالای بیش قیمت (میر صیدی ؎) در زبان بانجابت سبکه بی قیمت بود ۴ غبن دارد قطرهٔ نیسان اگر گوهر شود ۴ **مؤلف** عرض کند که مرادف بی بہاست که بجایش گذشت (اردو) دیکھو بے بہا۔

بیکار استعمال۔ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بمعنی بی شغل **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (صائب ؎) نیست یک چشم زدن آن خم ابرو بی کار ۴ قبله شو ختر از قبله نما را دریاب ۴ (اردو) بے کار بقول آصفیہ نکما۔ ناکارہ۔ نکچارہ۔

بی کار شدن استعمال۔ بمعنی بی شغل شدن یا معطل و بی مصرف گردیدن (صائب ؎) گرچه خط از حلقه های زلف او بی کار شد ۴ هست پابرجا چو منزکه حال طرازش هنوز ۴ **مؤلف** گوید که موافق قیاس است (اردو) بے کار ہونا بے مصرف ہونا۔ کام کا نہ رہنا۔

(۳۲۴۹) **بی کار گذاشتن** استعمال بمعنی بی کار کردن است (انوری ؎) مرا صورت نمی بندد که دل یار دگر گیرد ۴ مرا بیکار بگذارد پی کار دگر گیرد ۴ **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی است (اردو) بے کار چھوڑنا۔ بے کار کرنا۔

(۳۲۵۰) **بی کاری فروختن** مصدر اصطلاحی بمعنی بیکار بودن است (ظهوری ؎) بسا گرفتاران به آزادی گذشتن عیب دان ۴ چند بیکاری فروشی بی هنر کاری بحر ۴ (اردو) بے کار رہنا۔

بیک انگشت او بسته اصطلاح۔ بہار گوید که ظاهر اینست که در مقام مدح شخصی نظر بعظمت شان و کمال اقتدار او گفته می شود۔ یعنی بکمتر توجه او سرانجام می یابد (محسن تاثیر ؎)

بقدرت خامهٔ صاحب سخن و مستی چنان وارد
که چندین رستم دستان بیک انگشت او بسته پا صاحب
انند نقل نگار بهار مؤلف عرض کند که اظهار زو[illegible]
کسی است یعنی رستم دستان باوجود قوت و زور
خود وابستهٔ یک انگشت ممدوح است یعنی پیش
ممدوح قوتی ندارد (اردو) اس کا محتاج ہے
اس کے ایک اشارے کا تابع ہے اس کا محکوم ہے

بکبار | استعمال - بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ
بفتح اول و ثانی و سکون کاف موحده بالف کشیده
و رای مهمله زده بمعنی ناگاه مؤلف عرض کند که
موافق قیاس است (اردو) یکبارگی ۔ دیکھو
بارے کے گیارھوین معنے ۔

بک بستر خفتن | استعمال - بقول بهار کنایه
از کمال بی تکلفی و بی حجابی است صاحب انند نقل
نگارش (صائب ؎) از پاک دامنان نکند حسن
احتراز ٭ با آفتاب خفته بیک بستر آینه ٭ مؤلف
عرض کند که موافق قیاس است (اردو) کمال
بی تکلفی - بے حجابی - مونث ۔

بک پاسا | اصطلاح - بقول شمس کبریا
بمعنی کلیم مؤلف عرض کند که خلاف قیاس است
و دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت و سوای
عجم بر زبان ندارند - بدون سند استعمال -
مجرد بیان صاحب شمس که محقق بی تحقیق است
اعتبار را نشاید (اردو) کھیل کھلکر
(دیکھو بر تکان)

بک پا استادن | مصدر اصطلاحی - بهار
ذکر این کرده از معنی ساکت و صاحب انند
نقل نگارش مؤلف عرض کند که استادن
بانتظار یعنی یک پا را بر زمین داشتن و پای
دیگر برداشته منتظر حکم و آماده رفتار بودن
و این کنایه ایست لطیف - (ملا غنیمت ؎)
پرستاران هندی شوخ و زیبا ٭ ستاده بر سر
خدمت به یکپا ٭ (صائب ؎) در انتظار
صحبت پروانه مشربان ٭ چون شمع تا بصبح بیکپا

ستادہ ہو (اردو) منتظر ہونا۔ دکن میں بیٹھا
(ایک پاؤں پہ ہونا) انھیں معنوں میں مستعمل ہے

بیک پا گریختن مصدر اصطلاحی بمبالغہ
است در گریختن یعنی بہراس و بسرعت تمام
گریختن کہ پای دیگر بر زمین قرار نگیرد از سرعت
مؤلف عرض کند کہ کنایہ ایست لطیف و موافق
قیاس (انوری ؎) دل و دین و عقل و ہوش و عہد و
قوت ہمہ رخت بر سر یکی پای گریخت ہو (اردو)
سر پہ پاؤں رکھنا۔ سر پہ پاؤں رکھکر بھاگ جانا
سر پہ پاؤں رکھکر اڑ جانا۔ بقول آصفیہ نہایت
بے تاب و بیقرار اور بے سدھ ہوکر بھاگ جانا۔
جلد بھاگ جانا۔ (میر حسن ؎) پہنچے نہ برق دوڑ
کو تیرے سمند کی ہو ہر چند اپنے سر پہ رکھے شعلہ وار
پا ہو (ظفر ؎) دھوپ میں چلتے جنوں جون جون
زمین پہ پاؤں تھے ہو جوں بگولا بھاگتے ہم سر پہ
رکھکر پاؤں تھے ہو (مومن ؎) بیخودی میں خون
بات کا سر پاؤں ہو اڑ گئے ہوش رکھ کے سر پاؤں

بیک پرکار گذاشتن مصدر اصطلاحی
بقول بہار بیک اندازہ و صاحب انند عمل نگاہداشتن
(اسمعیل ایما ؎) بیکہ پرکار ما را کی گذارد ہو
جنون دوری دیوانہ ما ہو مؤلف عرض کند
کہ (بیک پرکار) یعنی بر یک راہ راست و بر یک
قانون و معنی این مصدر (بر یک قانون قائم داشتن)
و این کنایہ ایست موافق قیاس (اردو) ایک
طرز یا ایک رنگ پر قائم رکھنا۔

بیک پہلو افتادن مصدر اصطلاحی۔
خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ (۱) در یکی
کار بودن بجد و کد تمام (اشرف ؎) بستہ کمر
کینم از قبضہ کمان او ہو در کشتن من تیغش افتاد
بیک پہلو ہو صاحبان بحر و بہار و انند ہم ذکر این
کردہ اند و بہار اینقدر اضافہ کند کہ (۲) بمعنی
غیرت و حمیت ورزیدن ہم گفتہ مؤلف عرض
کند کہ ہر دو معنی از ہمین یک شعر اشرف پیدا کرد
بمعنی اول کنایہ ایست لطیف و موافق قیاس

ومعنی دوم هیچ و هیچ تعلق ازین مصدر اصطلاحی
ندارد و یا سند اشرف هم آن را تعلقی نیست ۔
(اردو) (۱) کد کے ساتھ کسی کام کے درپے ہونا
(۲) غیرت اور حمیت کا اظہار کرنا۔

بیک پیمانه کشیدن مصدر اصطلاحی۔
بہار و انند از معنی ساکت مؤلف عرض کند که
مرادف (از یک پیمانه نوشیدن) است که بجایش
گذشت (صائب ؎) کم نه از لاله صاف و درد
این میخانه را که بالب خندان بیک پیمانه می باید کشید
(اردو) دیکھو (از یک پیمانه نوشیدن)

بیک چشم دیدن مصدر اصطلاحی خان آرزو
در چراغ هدایت گوید که بمعنی تفاوت نکردن در
گدا و تونگر (تاثیر ؎) مرا از فطرت خورشید
تابان این پسند آمد که بایک چشم می بیند بزرگ
و خرد دنیا را که صاحب نظر باشد ۔ بہار گوید
که بنظر مساوات دیدن در میان دو چیز متضاد یعنی
هیچ تفاوت نکردن ۔ صاحب انند نقل نگارش

مؤلف عرض کند که در آخر این مصدر
اصطلاحی باید که (دو چیز را یا همه را) زیاده
کنیم یعنی

بیک چشم دیدن دو چیز را یا همه را
مساوات ملحوظ داشتن در دو چیز یا دو کس یا همه
و هیچ ضرورت گدا و تونگر یا دو چیز متضاد در
تعریف این درست نیست ۔ خان آرزو و صاحب
بحر (گدا و تونگر) را در معنی این مظهر سند تاثیر
داخل کرده اند و این تخصیص از شان تحقیق دور
است و نزله بر دارش بهار خواسته که اصطلاح
تعریف کند ولیکن (دو چیز متضادین) آن را
از راه بهر دقت ... و این مرادف (از یک چشم
دیدن همه را) باشد که بجایش مذکور شد (صائب
؎) همچو خورشید بیک چشم جهان را دیدن
نیست از مقتضی همت که نه روشن گهر است
(اردو) ایک آنکھ سب کو دیکھنا ۔ بقول
آصفیہ سب کو ایک نظر دیکھنا ۔ سب کو مساوی

سمجھنا۔ سب سے ایک ہی طرح پیش آنا۔ اپنے بیگانہ کو برابر سمجھنا۔ دیکھو (از یک چشم دیدن ہمہ را)

بیکدست دو ہندوانہ نگنجد مثل فارسیان

خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را بجائی زنند چون بینند کہ کسی کار از حوصلۂ خود زیادہ می کند کہ درست نشود و طاقت سر انجامش ندارد (اردو) دکن میں کہتے ہیں ایک ہاتھ میں دو خربزے نہیں سماتے۔ یہہ کہاوت ترجمہ ہے اس فارسی مثل کا۔ مطلب یہہ ہے انسان کو چاہیئے کہ ہر ایک کام اپنے حوصلے سے زیادہ نہ کرے جس کی عہدہ برائی نہ ہو سکے جیسا کہ ایک ہاتھ سے دو خربزے نہیں اٹھا سکتا۔

بیک دندانہ خندیدن مصدر اصطلاحی

بہار ذکر این کردہ گوید کہ بیک وضع خندیدن است (صائب ؎) اگر خارست اگر گل مایۂ خوشحالئی دارد ؏ کلید و قفل این منزل بیک دندانہ می خندد ؏ صاحب انند نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) ایک وضع پر ہنسنا۔

بیک دندانہ سخن گفتن مصدر اصطلاحی

بقول بہار و انند بیک وضع سخن گفتن مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (صائب ؎) خار دیوار تو با نظارگی و باغبان ؏ از دلازاری بیکدندانہ می گوید سخن ؏ (اردو) ایک طرز پر بات کرنا کہنا۔

بیک دندانہ نازکشیدن مصدر اصطلاحی

بقول بہار و انند بیک وضع نازکشیدن است (صائب ؎) در بہارستان یکرنگی بلند و پست نیست ؏ ناز خار و گل بیکدانہ می باید کشید ؏ مؤلف عرض کند کہ برداشت ناز کردن بمساوات است یعنی ناز ہر یکی را بیک وضع برداشت کردن۔ (اردو) مساوات کے ساتھ ناز سہنا۔

بیکران استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بی حد و بی نہایت۔ صاحب فدائی کہ از علمای معاصرین عجم بود در فرہنگ خود گوید کہ ہر چیز کہ کنارہ و پایانش پدیدار نباشد (انوری ے) لیک چون حکم شہنشہ در میان آمد چہ باک ؛ خود چنان پندار جرم بیکران آوردہ ام ؛ (اردو) بے حد و بے حساب۔

بیکرانہ استعمال۔ این ہمانست کہ اشارۂ اینجا بر (ابیکرانہ) گذشت مرادف (بیکران) کہ بجای پیش مذکور شد (انوری ے) راہی است بیکرانہ غم عشق و مرا ؛ چون پای صبر نیست بپایان نمیرسم ؛ (اردو) بے حد۔ دیکھو بیکران اور ابیکرانہ

بیکروزہ محتاج کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ بیان چاشت محتاج کردن مبالغۂ افلاس است (زلالی ے) خطای سر و بوم تاراج کرد ؛ سخن را بیک روزہ محتاج کرد ؛ صاحبان بحر و بہار و انند ہم ذکر اینہا کردہ اند مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است۔ (اردو) روٹی روٹی کو محتاج کرنا۔

(۱) **بی کس** اصطلاح۔ بی یار و مددگار (صائب ے) آنکس کہ کسش نیست کس اوست خداوند ؛ بی کس بود آن کس کہ درین خانہ کسی ہست ؛

(۲) **بی کسانہ** از ہمین است بمعنی (بحالت بی کسی و بی یاری) (ظہوری ے) چہ بی کسانہ نہادیم سر ببالینش ؛ بغیر داغ جنون کس نماند بر سر ما ؛ (اردو) (۱) بے کس بقول آصفیہ بی یار و مددگار۔ وہ شخص جس کا کوئی دوست نہ ہو۔ عاجز (۲) حالت بے کسی میں۔ بے بسی میں۔

بی کس و کو اصطلاح۔ بقول بحر و بہار و انند آنکہ قوم و برادران و رفیقان نداشتہ باشد (رہی شاپور ے) گریہ از نالیدن شاپور برمن زور کرد ؛ از غریب بی کس و کوئی بیاد آمد مرا ؛ (محمد یوسف یوسف ے) بروز شادی و غم بی کس و کو نیستم یوسف ؛ چو بلبل نغمہ پرداز

چو قمری توجه گر دارم ۴ مؤلف عرض کند که مرادف بیکس و موافق قیاس اسم فاعل ترکیبی است (اردو) دیکھو بےکس۔

بیکسی

استعمال یعنی بی یاری مؤلف عرض کند که یای مصدری به بیکس زیاده کرده اند دیگر هیچ (ظهوری سه) تا کس وکوی بیکسان گردد ۴ چقدر بیکسی علو دارد ۴ (صائب سه) ز بیکسی بدل صاف من غباری نیست ۴ گهر یتیم شود چون یتیم می گردد ۴ (اردو) بیکسی مؤنث

بیک شاخ چادر افگندن

مصدر اصطلاحی بقول وارسته یکسو کردن زنان رعنای خود نما چادر خود را بجهت اظهار حسن ترکیب و اعضا۔ (صائب سه) هر نخل پر شگوفه در بیت باغ لیلی است ۴ چون کنیزی که فگنده بیک شاخ چادرش ۴ (میر نجات سه) اگر بناز بیک شاخ افگنی چادر ۴ دگر شگوفه نگردد ز شاخسار سفید ۴ صاحبان بحر و بهار عجم و انند هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که در کلام متأخرین فگندن بمعنی لازم است و در شعر میر نجات بمعنی متعدی حاصل هر دو برای این اصطلاح یکی است یعنی زنان رعنا که مقصود شان اظهار حسن خود است چون به سیر باغ می روند چادر بر شاخی بطرق پرده می اندازند و بر دو شاخ نمی بندند و عادت است که چادری که بر یک شاخ افگنده شود کار پرده نمی کند ولی پردگی می شود و همین باشد مقصود شان و از همین آئین این مصدر اصطلاحی قائم شد که معنی آن اظهار رعنائی کردن است محققین بالا تعریف خوشی نکرده اند و همین صراحت به (بشاخ چادر افگندن) هم گذشت (اردو) عرض حسن کرنا اظهار رعنائی کرنا۔

بیک شاخ چادر انداختن

مصدر اصطلاحی۔ صاحب بحر این را مرادف (بیک شاخ چادر افگندن) گفته سندی پیش نکرده مؤلف عرض کند که عیبی ندارد و موافق قیاس است که در افگندن و انداختن فرقی نیست (اردو)

دیکھو بیک شاخ چادر افگندن کا ترجمہ ۔

(الف) بیک قرار بودن | **(ب) بیک قرار خفتن** | مصادر اصطلاحی الف بیک طرز و بیک حالت بودن و (ب) بیک بازو خفتن و حرکت در خواب نکردن (صائب سہ) دایم بیک قرار بود بیقراریم ۔ بی طاقتی سپند مراجستہ جستہ نیست (دلہ سہ) رگ فسردہ خود را بہ نیشتر برسان ۔ چو خون مردہ ہمہ شب بیک قرار مخسب ۔ (اردو) الف ایک حالت میں رہنا (ب) ایک کروٹ سونا ۔

بیک قلم | اصطلاح بقول بہار وانند کنایہ از تمام و مجموع (ملا سعید بلخی سہ) عالم بیک قلم شدہ در چشم من سیاہ ۔ تا زتہ مشق خط شدہ روی چو ماہ تو ۔ از خطش گرفتہ صفحہ مہ ورا بہ یک قلم ۔ بار سکی سیاہ چو روز سیاہ من ۔ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) یک قلم کہہ سکتے ہیں ۔ تمام تر ۔ دکن میں یک قلم کا استعمال ہی چلیے ‹‹ اس نے یک قلم میری استدعاؤں کو نامنظور کر دیا یعنی میری تمام استدعائیں نامنظور ہوئیں اور ان کا کوئی حصہ منظور نہوا ۔

بیک کنار نہادن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار وانند کنایہ از دور کردن (ظہوری سہ) نہادہ است ظہوری ہوای بوس و کنار ۔ بیک کنار ہوس و کنار سوگند است ۔ مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این بیک سو کردن و کنایہ از دور و نامنظور کردن است (اردو) دور کرنا ۔ نامنظور کرنا ۔

بیکم | بقول سروری بفتح با و کاف صفہ و ایوان کہ اشکم نیز گویند (ناصر خسرو سہ) بسی رفتم پس آن اندرین پیروزہ گون بیکم ۔ کم آمد عمر و نامد پایہ آز و آرزو را کم ۔ صاحب رشیدی گوید کہ ظاہرا تصحیف اشکم است صاحب جامع ہم ذکر این کردہ و خان آرزو در سراج با رشیدی اتفاق دارد و اشکم را اصل می پندارد مؤلف عرض کند کہ با اشکم گذشت اشارہ اصلیت آن کردہ ایم و صفہ و ایوان شکم منزل را ماند و موحدہ اول

زائد پس دیگر لغات مرادف آن که گذشت مبدل ہمان است که صاحب قش ہمد را انجا کردہ ام و این مخفف آن که فارسیان شین معجمه را از بشکم حذف و پس ازان تحتانی باظہار کسرہ زیادہ کردند (اردو) دیکھو بشکم۔

بی کم و کاست استعمال۔ بقول انند بحر و آصف فرہنگ فرنگ بمعنی بی نقصان یعنی کامل و متمم **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی است یعنی چیزی که کمی و کاستگی ندارد۔ کامل است بمعنی ہم ہم بزبان دارند گویند ''بی کم و کاست رایش را قبول کردم'' و ''در تحقیق و وزن بی کم و کاست بر آمد'' و ''بی کم و کاست احوالش را بیان کردم'' (اردو) بے کم و کاست بقول آصفیہ بغیر گھٹائے بڑھائے ٹھیک ٹھیک۔ جوں کا توں۔ صحیح صحیح۔

بی کنار استعمال۔ (۱) صفت آب و دریا یعنی بحری و دریائی و آبی که کنارہ ندارد و (۲) مجازاً بمعنی بی حد و این کنایه باشد (صائب) دو چشم روشن ماہی درون پردۂ آب ہ دو شاہد است که در آب بی کنار حسب ہ (ولہ) گوہر از گرد یتیمی ساحل انشا می کند ہ ورنہ آن دریای رحمت بی کنار افتادہ است ہ (ولہ) ندارد از شکست خلق پروا دیدۂ عشق بین ہ که کشتی بی خطر باشد چو دریا بی کنار افتد ہ (انوری) باقی بدوامی که ابتداش ہ چون عمر ابد بی کنار باشد ہ **مؤلف** عرض کند موافق قیاس است (اردو) (۱) بے کنار۔ دریا اور سمندر کی صفت میں استعمال کر سکتے ہیں بمعنی بے ساحل یعنے وہ دریا جس کو کنارہ ہی نہو۔ مبالغہ ہے۔ (۲) بے حد۔

بی کند اصطلاح۔ بقول رشیدی بفتح با و کاف نام شہری آباد کردہ جمشید که پای تخت افراسیاب بود (ناصر خسرو) منہ دل بر جہان کز بیخ بر کند ہ جہان جم را که او آگند بیکند ہ صاحبان

جامع و سراج و هفت هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که وجه تسمیهٔ این متحقق نشد (اردو) بیکند ایک شہر کا نام ہے جو جمشید کا آباد کیا ہوا اور افراسیاب کا پای تخت تھا

بیک نفس استعمال - بقول روزنامه بحواله سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار بمعنی یکدم مؤلف عرض کند که یک نفس بمعنی یکدم است و موحده برو زیاده کرده اند که افادهٔ معنی در کند پس معنی این به یکدم است نه یکدم (اردو) ایک دم میں - ایک لحظہ میں -

بیک نقطه نشانه گرفتن مصدر اصطلاحی بقول رہنما بحواله سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار نشانه بستن بر یک نقطه مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) ایک نقطہ پر نشانہ باندھنا -

بیکوئی اصطلاح - بقول وارسته بکاف تازی بواو رسیده مرادف بیکسی که کس و کوی مرادف یکدیگر است (سنجر کاشی ع) نسیم وار ز آوارگی و بیکوئی مرا صدا زده بلبل با آشیانهٔ خویش صاحبان بحر و بهار عجم و آنند ذکر این کرده اند صاحب غیاث ذکر (بی کوی) بمعنی بیکس کرده مؤلف گوید که یای مصدری بر این زیاده کرده اند و بس (اردو) دیکھو بیکسی -

بیگ بقول ملحقات برهان در ترکی زبان بمعنی صاحب و خداوند است صاحب بولچال ذکر این بمعنی خان زاده و سردار زاده کرده مؤلف عرض کند که فارسیان هم استعمال این کرده اند و بگ بحذف تحتانی و (بی) بحذف کاف فارسی مخفف آنست و معنی حقیقی این بقول صاحب لغات ترکی بمعنی امیر و بلند مرتبه (اردو) بی - بگ - بیگ - ترکی میں بلند مرتبہ کا لقب ہے

بیگاده اصطلاح - بقول آنند بحواله فرهنگ فرنگ بالکسر و فتح دال مهمله و یای زائد (۱) آنکه از زبان تکلم عاجز باشد و (۲) بمعنی نامرد مؤلف عرض کند که بیگاده از مصدر بگادن است که

بمعنی گائیدن بجای خود می آید و اصل این ہر دو
مصدر گائیدن است کہ اشارۂ این بر
(با دگان) گذشت پس گادہ افادۂ معنی اسم
مفعول کند بمعنی حقیقی پیوستہ و چسپیدہ و کنایہ
از جماع کردہ شدہ و بی برای نفی و بیگادہ بمعنی
جماع نکردہ شدہ و کنایہ از نامرد و بمعنی اوّل
مجاز آن (اردو) (۱) عورتوں سے نفرت
رکھنے والا (۲) نامرد (دیکھو باموں کا نمبر (۱))

بیگار | استعمال ـ بقول برہان بثانی مجہول
و بکاف فارسی بر وزن بیزار کار فرمودن بی مزد
یعنی کار بفرمایند و اجرت نہ دہند صاحب سروری
گوید کہ (۱) بمعنی کار بی مزد باشد (شرف شفروہ
سہ) لعلت کہ چون نگین سلیمان فتادہ است بکف
جمشید را بسخرہ و بیگاری بر دکہ صاحبان زشتی
و جامع و ہفت و سراج و ناصری و انند ہم ذکر
این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ گار یہ کاف
فارسی بمعنی خداوند ہم آمدہ و آنچہ بحالت ترکیب
در آخر لفظی دیگر افادۂ معنی فاعلیت کند از ہمین
است پس معنی لفظی این بی خداوند و بی مالک و
حالت نا پرسانی دارندہ و کنایہ از کار بی مزد
و بیگاری ہم بہمین معنی آمدہ چنانکہ صاحب
ناصری بذیل این ذکرش کردہ (مثل) بی گاری
بہ از بیکاری) معاصرین عجم این را (۲) بمعنی اسم
فاعل ترکیبی ہم استعمال کنند یعنی کسی کہ از و کار
بی مزد گیرند (اردو) (۱) بیگار ـ بقول آصفیہ
فارسی اسم مؤنث ـ وہ کام جو زبردستی جبراً
لیا جائے ـ بے مزد کا کام (۲) بیگاری ـ فارسی اسم
مذکر ـ وہ مزدور جو حاکمانہ طور پر بلا اجرت بلایا گیا
دکن میں اس کو بیگار بھی کہتے ہیں (سحر ـ ہ)
بیگاریوں کی شکل بسر کی جہان میں بکو پشتارے
باندھ باندھ کے ہم نے اٹھائے رنج بکو

(الف) **بیگاگان** | استعمال ـ بقول مؤیدو
ہفت جمع بیگانہ **مؤلف** عرض کند کہ ضرورت
بیان این نداشت کہ بقاعدۂ فارسی جمع است

(انوری ؎) این نه خلق است نور خورشید
است ٭ که به بیگانگان رسد چو بخویش ٭ و از مهمان
بیگانه است ------------

(ب) بیگانگی | به زیادت یای مصدری که بقول
انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ مقابل یگانگی است مؤلف
عرض کند که ترجمهٔ غیریت باشد و بس و ------

(ج) بیگانه | بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ
(۱) مقابل یگانه. صاحب فدائی که از علمای معاصر
عجم بود می فرماید که دوشمان آشنا و خویش است
و آن کسی است که ناشناخت باشد و از مردم و
کسان خود نباشد مؤلف عرض کند که مخفف بی
یگانه که بای یا حذف شده بیگانه باقی ماند و صاحب
غیاث این را (۲) بمعنی نادر هم گفته و مایدون سند
استعمال تسلیمش نه کنیم که از نظر ما نگذشت و اگر بنظر
آید مجاز معنی اوّل دانیم (اردو) الف بیگانگی
جمع (ب) بیگانگی. بقول آصفیه. اسم مؤنث. مغائرت.
غیریت. یگانگی کے خلاف (ج) (۱)
بیگانه. دیکھو بے تاقه (۲) نادر.

بیگانه آشنا نام | اصطلاح. بقول انند
بحوالهٔ مظهر العجائب معشوق را گویند مؤلف
عرض کند که کنایه الیست موافق قیاس (اردو)
معشوق. مذکر.

(الف) بیگانه داشتن | استعمال. الف
(ب) بیگانه ساختن | بمعنی ناآشنا
(ج) بیگانه شدن | داشتن و کنایه
از دور داشتن هم (ظهوری ؎) بیگانه دارم
ز دو ادر در اولی ٭ اشک آشنای گوشهٔ چشم
ترحمت ٭ و (ب) مرادف (الف) (صائب ؎)
فرنگی طلعتی کز دین مرا بیگانه می سازد ٭ اگر در
کعبه رو می آورد بتخانه می سازد ٭ و (ج) لازم
هر دو (ظهوری ؎) چه مغزها که نشد از عقل و
هوش بیگانه ٭ ز شمیم نافه چین از کجاست میدانم
مؤلف عرض کند که هر سه مصادر مرکب
موافق قیاس است (اردو) الف بیگانه رکھنا

(ب) بیگانہ کرنا (ج) بیگانہ ہونا۔

بیگانہ کیش | اصطلاح۔ بقول صاحب فرہنگ فدائی کہ از علمای معاصر عجم بود آنکہ از مردم کیش خود و ہم آئین نباشد **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و مراد از وضع بیگانہ دارندہ و خود بیگانہ (اردو) بیگانے کی وضع رکھنے والا

بیگانہ وش | استعمال۔ بقول انند بحوالہ مظہر العجائب کنایہ از معشوق **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) معشوق۔ مذکر

بی گاہ | استعمال۔ بقول برہان بر وزن ن بیراہ (۱) بمعنی شام کہ در برابر صبح باشد و (۲) بیوقت و (۳) درنگ را نیز گویند۔ صاحب بحر ذکر معنی اوّل و دوم کردہ نسبت معنی اوّل می فرماید کہ مقابل بگاہ است کہ صبح را گویند۔ صاحب فدائی بر معنی دوم قانع و صاحب جامع متفق با برہان در ہر سہ معنی۔ خان آرزو در سراج گوید کہ اغلب کہ در اصل بمعنی بی وقت است و معنی اوّل مجاز آن **مؤلف** عرض کند کہ معنی دوم حقیقی است و معنی سوم مجاز آن و بہ معنی اوّل مخفف (بی گاہ) (انوری ۵۵) اندر حریم پردۂ دوشیزگان غیب بہ رایش زراستی گہ و بیگاہ محرم است۔
(اردو) (۱) شام۔ مؤنث (۲) بے وقت (۳) دیر۔ مؤنث۔

بی گاہان | اصطلاح۔ صاحب بحر ذیل بیگاہ گوید کہ بمعنی وقت شب بالف و نون زائدہ باشد و صاحبان انند و غیاث ہمزبانش **مؤلف** عرض کند کہ مزید علیہ بیگاہ بمعنی اوّل اوست و قیاس می خواہد کہ بہر سہ معنی (بی گاہ) باشد معاصرین عجم بہر سہ معنی ہمزبان دارند (اردو) دیکھو بے گاہ کے تینوں معنے۔

(۱) **بیگ زادہ** | استعمال۔ صاحب رہنما
(۲) **بیگزادہ** | بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ (۱) بمعنی بزرگ زادہ و (۲) بمعنی اولاد میرزا و سردار زادہ **مؤلف** عرض

کہ موافق قیاس است فارسیان لغت ترکی (بیگ)
را بقاعدۂ خود استعمال کردہ اند (اردو) (۱)
امیرزادہ۔ مذکر (۲) امیرزادے۔ سردار زادے۔ مذکر
بیگلربیگ اصطلاح۔ بقول صاحب رہنما بحوالہ
سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار لغت ترکی است
بمعنی سردار و فارسیان استعمال این می کنند
صاحب انند بحوالۂ غیاث گوید کہ لغت ترکی است
بمعنی امیر الامراء و سپہ سالار **مؤلف** عرض کند
کہ معنی بیان کردۂ محققین آخر الذکر موافق قیاس است
ولیکن استعمال معاصرین عجم ہمانست کہ ذکرش صاحب
رہنما کرد صاحب ملحقات برہان بر (بیگ لربیگی) گوید
کہ بمعنی خداوند و امیر امیران است (اردو)
سردار۔ امیر الامرا۔ سپہ سالار۔ مذکر۔
بیگم بقول انند (۱) بکسر کاف فارسی لغت ترکی
است بمعنی زن بیگ و میم درین لغت برای
تانیث است چنانکہ خانم زن خان و بفتح کاف
فارسی (۲) امیر من۔ صاحب ہفت ہم ذکر ہر دو معنی
اوّل کردہ **مؤلف** عرض کند کہ معنی دوم بہ
ترکیب فارسی است و بمعنی اوّل فارسیان استعمال
این بفتح کاف کنند و بدین تصرف مفرس خوانیم
(اردو) (۱) بیگم بقول آصفیہ ملکہ۔ خاتون
لیڈی۔ امیرزادی۔ نواب زادی۔ شریف
زادی۔ مؤنث (۲) میرے سردار۔
بی گمان استعمال۔ بقول ملحقات برہان بمعنی
تحقیق و یقین صاحبان انند وہفت و مؤید
ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ
موافق قیاس است کہ چون شک و شبہہ نباشد
مرتبۂ یقین دارد (انوری ع) آب اگر بر
آتش آید از نہیب عدل او + بیگمان گردد بخو
باد و خاک آمیزگار + (اردو) بے شک۔
دیکھو بے شبہہ۔
بی گناہ استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ بمعنی بی جرم **مؤلف** عرض کند کہ موافق
قیاس است (اردو) بے گناہ۔ بقول آصفیہ

بے قصور ۔ بے خطا ۔

بی گناہ از درّہ عمر نترسید مثل ہمنا حسب خزینۃ الامثال ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف (آن را کہ حساب پاکست از محاسبہ چہ باک) (اردو) دیکھو (آن را کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک)

بیگور کردن مصدر اصطلاحی بقول سروری در ملحقات کنایہ از پنہان کردن و بی نشان ساختن است (ابو الفرج ؎) رای بہ تدبیر قلعہ بپرداخت ؛ چشم زدو بیگور کرد نام و نشان را ؛ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بے نام و نشان کرنا ۔ مٹادینا ۔

بیگہ بقول برہان با کاف فارسی بروزن تیرہ مخفف بیگاہ است کہ وقت شام و غیر وقت و دیرنگ باشد ۔ صاحبان مؤید و ہفت و غیاث ہم ذکر این کردہ اند و خان آرزو در سراج بذیل بیگاہ این را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ مخفف ہمان بیگاہ است کہ گذشت بحذف الف ۔ (انوری ؎) بودہ بر یاد خواجہ بیگہ و گاہ ؛ جام ساقیست پر شراب چو رنگ ؛ (اردو) دیکھو بیگاہ

بیگہ و گاہ استعمال ۔ بمعنی وقت و ناوقت است (انوری ؎) اگر ز حاتم طائی مثل زند بجود ؛ کہ نان چند بدادی بہ سہم بیگہ و گاہ ؛ مخفی مباد کہ استعمال (گاہ و بیگاہ) بر زبان معاصرین عجم مشہتر است (اردو) وقت بے وقت بقول آصفیہ موقع پر اور بلا موقع ۔ ہر وقت ۔ علی الدوام ہمیشہ ۔ برابر ۔

بیل بقول برہان با ثانی مجہول بروزن فیل (۱) آلتی باشد آہنی کہ باغبانان و امثال ایشان زمین بدان کنند ۔ صاحبان سروری و رشیدی و ناصری بر معروف قانع صاحبان جامع و سراج و ہفت و برہان و صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار ہم این را آوردہ صاحب بول چال ترجمہ

این بزبان ہندی گُداَل و پھاوَڑا گوید و صاحب فدائی کہ از علمای معاصر عجم بود صراحت فرمید کرده کہ تختۂ آہنی باشد پہن کہ یک سرش تیز است و سر دیگرش چوبی است سر ونہ یکی کہ در از یش از دو گز و نیم تا سہ گز است و آن را (بیل دستہ) گویند بہ در ہندی استوار کرده با آن زمین را برای کشت می کنند و آماده می کنند **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است (اردو) پھاوڑا بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ مٹی صاف کرنے کا اوزار۔ کستی۔ بیلچہ۔ گل صفا **مؤلف** خیال کرتا ہے کہ اس کا صحیح ترجمہ پھاوڑا نہیں ہے بلکہ وہ آلہ ہے جو پھاوڑے کے مشابہ بڑے قدمیں ہوتا ہے جس سے زمین کشت صاف کی جاتی ہے اس کا اردو نام معلوم نہو سکا۔ صاحب بول چال کی غلطی ہے کہ اس کے ترجمہ میں پھاوڑا لکھا۔

(۳) **بیل**۔ بقول برہان پاروئی را نیز گویند کہ کشتی بانان بجہتہ راندن غراب سازند و بقول صاحب سروری چوبی کہ بہ آن کشتی رانند (امیر خسروؒ) موج سوی جاریہ می برد دست ہا بیل بسیلیش ہمی کرد پست ہا صاحب رشیدی می فرماید کہ تختۂ بہیئت بیل کہ بر چوبی نصب کنند و کشتی بدان رانند و بہندی نیز بیل گویند صاحب ناصری ہمزبانش (سعدیؒ) کنونم کہ در پنجہ اقبیل نیست بگو نمد پیش تیرم کم از بیل نیست ہا صاحبان جامع و سراج ہمزبان برہان۔ صاحب فدائی گوید کہ آنچہ بدان کشتی ہای کوچک را می رانند از تختہ ہای چوبین است پارو ہم می نامند و برف نیز از آن می روبند **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است و بنظر بہ شباہت این را بدین اسم موسوم کردند و فرق ہمین قدر است کہ روی پہن این را بچوب می سازند و آن را از آہن (اردو) چپّو۔ بقول آصفیہ ناو چلانے کا ڈانڈ۔ اور ڈانڈ پر فرمایا ہے "ناو کھینے کا بانس یا بلّی"

(۳) بیل ۔ بقول برہان و جامع نام میوہ ایست در ہندوستان مشابہ بہ بہی عراق ۔ خان آرزو در سراج می فرماید کہ بدین معنی لغت ہندیست مؤلف عرض کند کہ ما حقیقت این را بر ابل بیان کردہ ایم (اردو) دیکھو آبل کے پہلے معنے ۔

(۴) بیل ۔ بقول برہان بلغت زند و پازند بمعنی چاہ باشد مطلقاً کہ بعربی بئر خوانند مؤلف عرض کند کہ فارسیان قدیم ہمین بئر عربی را بقاعدۂ تبدیل مفرس کردہ اند کہ ہمزہ بیاورای مہمل بہ لام بدل می شود چنانکہ ۔ اگدش و یکدش و چار و چال دیگر ہیچ (اردو) باولی ۔ مؤنث ۔

(۵) بیل ۔ بقول برہان و جامع سبد سرگین کشی و کناسی را گویند مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است (اردو) مثل پہاوڑے کے ایک سرپہن جہاڑ جس سے کیچڑا اور موز کا میلا صاف کرتے ہین ۔ مذکر ۔

(۶) بیل ۔ بقول جہانگیری در ملحقات بایای معروف ماہ باشد کہ در برابر سال است مؤلف عرض کند کہ دیگر محققین ذکر این نکردہ اند و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند اگر سند استعمال بدست آید این را ہم اسم جامد فارسی زبان گوئیم (اردو) مہینہ ۔ مذکر ۔

بیلابردار اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر مردی کہ برای تقسیم مال خیرات و صدقات پیش امرا مقرر باشد ۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد و معاصرین عجم گویند کہ حالا بر زبان نیست ولیکن فارسی قدیم است و از وجہ تسمیہ این خبر ندارند مؤلف عرض کند کہ امرای قدیم کیسہ ہای کم عرض باریک یعنی تنگ بقدر عرض پول و پیا از پول درست می کردند کہ دراز می بود و ملازم خاص نشان اینچنین کیسہ ہای متعدد پیا از پول و زر با خود می داشت و آن

کیسه را ببلیه نام بود و ببلیه بر وارگجکم مولی بهرکی
از سائلین یک ببلیه حواله می کرد اگرچه اہل لغت
از ببلیه ساکت اند ولیکن قرین قیاس است که معنی
لفظی ببلیه منسوب به بیل و کنایه از همان کیسه پراز
پول باشد که در درازی شبیه به دستهٔ بیل
است آنچه محقق ہندنژاد این را به الف نوشته
غلطی کتابت می نماید والله اعلم بحقیقة الحال

و جا دارد که از لغت بیل که بباى فارسى بمعنى
کیسه می آید به تبدیل بای فارسی بموحده (چنانکه
اسب واسپ) و بزیادت الف زائده در آخر مثل
این مرکب وضع کرده باشند و این بهتر از ماخذ
اول الذکر است. (اردو) ببلیه دار
بقول آصفیه. مذکر. فارسی. وہ شخص جو
خیرات کے روپیہ کی تھیلی لیکر چلے۔

بیلاق بقول ملحقات برہان بکسر اول و سکون ثانی مجهول و لام الف و قاف ساکن. جای سرد
که بجہت تابستان در زیر زمین کنند. صاحبان ہفت و انند ہم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض
کند که بقول لغات ترکی در ترکی زبان یالاق به همین معنی آمده جا دارد که فارسیان الف را به یا
بدل کرده مفرس کرده اند چنانکه حساب و حسیب و ہمین است اماله. ولیکن عجب است که محققین
اہل زبان این را ترک کرده اند (اردو) تہ خانہ. مذکر. دیکھو بادغر۔

بیلاک صاحب انند بحواله فرہنگ وصّاف گوید که مغولی و ترکی (۱) ساعد و ساق دست
و (۲) معرفت و (۳) تحفه باشد **مؤلف** عرض کند که ہمه محققین فارسی زبان ازین ساکت
صاحب لغات ترکی بلک بمعنی ساعد نوشته. بدون سند استعمال این را اسم جامد فارسی زبان
ندانیم (اردو) (۱) ساعد. دیکھو ارم (۲) معرفت. مؤنث (۳) تحفہ. مذکر۔

بیلای بقول برہان با اول بیای رسیده و ثالث بالف کشیده و بتحتانی زده بلغت زند و پازند

چاہ باشد مطلقاً کہ عربان بئر خوانند صاحبان ناصری و ہفت وانند ہم ذکر این کردہ اند۔ مؤلف عرض کند کہ بیل بر معنی چہارمش بہمین معنی گذشت و بیلا بزیادت الف فزید علیہ آن باشد کہ بیان یای آخر ہم زیادہ کردند و صراحت ماخذ بیل بمعنی چاہ ہم در انجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بیل کے چوتھے معنے۔

بیلچہ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بکسر اول و فتح جیم فارسی بمعنی کلند خورد مؤلف عرض کند کہ اگرچہ دیگری از محققین لغات فرس ذکر این نکردہ ولیکن موافق قیاس است از قبیل باغیچہ و امثال آن کہ کلمہ چہ افادہ معنی تصغیر کند کہ مرکب است با بیل بمعنی اولش (اردو) بیلچہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر ایک اوزار کا نام ہے جس سے باغبان روشیں اور کیاریاں بناتے ہیں اسکی ڈنڈی بڑی ہوتی ہے اور پھل پھاوڑے کا سا ہوتا ہے۔

بی لحاظ استعمال بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ۔ غافل و بی التفات مؤلف عرض کند

کہ موافق قیاس است (اردو) غافل بے التفات صاحب آصفیہ نے بیلچا کو اردو میں بمعنی بے شرم لکھا ہے۔

بیلدار استعمال بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ آنکہ بہ بیل کار کند۔ صاحب فدائی گوید کہ کسی کہ کارش کندن زمین است از بیل و مانند آن مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بیلدار بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ وہ قلی جو اپنا ذاتی پھاوڑا اپنے پاس رکھے۔ پھاوڑے سے کام کرنے والا کھودنے والا

بیل زدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ کار از بیل کردن (بیل زن) اسم فاعل ترکیبی از ہمین است کہ صاحبان بحر و بہار عجم ذکرش

کرده اند وگویند که آنکه به بیل کار کند چون باغبان
ودہقان و مانند آن (نظامی ۵) ہمان بیل زن
مرد آلت شناس ؛ کند بیلکش را به بیلی قیاس ؛ ۔
(اردو) بیلداری کرنا بیل سے کام کرنا اور
بیلدار بیل زن کا مرادف ہے ۔

بیلژیک اصطلاح ۔ بقول رہنما سفرس بلجیم
است مؤلف عرض کند که جیم بدل شد به
زای فارسی چنانکه کج وکژ وبیم بدل شد به کاف
وہمین مثال این قسم تبدیل معاصرین عجم است
مخفی مباد که بلجیم لغت زبان لاطینی است و سلطنتی
مختصری را نام است که درمیان فرانس وآئرلند
وجرمنی واقع است (اردو) بلجیم ایک سلطنت
کا نام ہے جو فرانس اور آئرلنڈ اور جرمن
کے درمیان واقع ہے ۔

بیلسته بقول برہان با ثانی مجہول بر وزن پیسته (۱)
انگشتان دست را گویند و (۲) نوعی از گل ہم
صاحب ناصری بذکر قول برہان و معنی اول
گوید که تحقیق آنست که پیلسته بپای فارسی است
از پیل ہمان فیل و استه مخفف استخوان واستخوان
پیل عاج است و ساعد خوبان را در سفیدی
بعاج تشبیه کنند وچون انگشتان نیز از اجزای
ساعدند مجازاً بر انگشتان نیز اطلاق شده صاحب
جامع ہم ذکر ہر دو معنی کرده وخان آرزو در سراج
بذکر ہر دو معنی گوید که تحقیق آن در پای فارسی
می آید و در آنجا می نویسد که بمعنی دوم بپای انگشت پیلسته
(حکیم اسدی ۶) به بیلسته سنبل ہمی دسته
کرد ؛ بدر نیز بیلسته را خسته کرد ؛ (ناصر خسرو
۳۵) آن قد چون چنار چو چنبری شد ؛ پر شوخ گشت
دست چو بیلسته ؛ مؤلف عرض کند که معنی
حقیقی (پیلسته) استخوان پیل وکنایه باشد از
انگشتان که شابه آنست واین به تبدیل بای
فارسی بموحده مبدل آمده چنانکه اسپ واسب
وگیبست خرید معنی دوم ہیچ بوضوح نه پیوست
که محققین مفردات طب ازین لغت ساکت اند تحقیقین

فارسی زبان صراحت فرید کرده اند عجمی نیست که آن هم سفید رنگ وشبیه استخوان فیل باشد ولیکن نظر به صراحت خان آرزو وغیر صراحت دیگران این را بمعنی دوم اسم جامد فارسی	زبان دانیم نه مبدل پلیستہ و صراحت مؤلف پلیستہ بہ بای فارسی می آید (اردو) (۱) انگلیان مؤنث (۲) ایک پھول کا نام جس کی کامل تعریف معلوم نہ ہوسکی۔ مذکر۔

پلغت بقول شمس در فارسی زبان نام ستاره که او را زہره خوانند مؤلف عرض کند که ہمہ محققین ازین ساکت ومعاصرین عجم بر زبان ندارند مجرد قول شمس بدون سند استعمال اعتبار را نشاید وہمین لغت بہمین معنی بہ فای چہارم عوض غین معجمہ می آید عجمی نیست که محقق ما تحقیق بتصحیف نقلش کرده (اردو) زہرہ۔ دیکھو ناہید۔

(۱) **پلغوس** (۲) **پلغوش** بقول صاحب شمس ہر دو بہ اوّل مکسور ولام موقوف نام گلی که برکناره اش نقطه ہای سیاه باشد مؤلف عرض کند که اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس کرد که (۱) مبدل (۲) که شین معجمہ بہ مہملہ بدل شود چنانکه گشتی وکستی و (۲) مبدل پلپوش که بہ بای فارسی بجا لیش می آید چنانکه اسپ واسب (اردو) دیکھو پلغوش۔

پلغفت بقول برہان بضم ثالث بر وزن می گفت ستاره زہره را نام است صاحبان سروری وجامع وہفت ہم ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج گوید که (بی دخت) بہمین معنی گذشت اغلب که این تصحیف آن باشد مؤلف عرض کند که ما صراحت ماخذ (بیدخت) ہم در آنجا کرده ایم وآن را ازین ہیچ تعلق نباشد ونه قاعدهٔ تبدیل بکارش می خورد جز این نیست که باعتبار صاحب جامع که محقق اہل زبان است این را اسم جامد فارسی قدیم دانیم

(اردو) زہرہ دیکھو انا ہید۔

بیلقان | بقول برہان وجامع وہفت بفتح اوّل وقاف بالف کشیدہ بروزن پہلوان شہریست از ولایت اران مابین شیروان وآذربائیجان **مؤلف** عرض کند کہ وجہ تسمیہ این معلوم نشد (اردو) بیلقان ایک شہر کا نام ہے جو ولایت اران سے ہے اور شیروان اور آذربائیجان کے درمیان واقع ہے۔ مذکر۔

بیلک | بقول برہان وسروری ورشیدی وناصری وجامع وسراج بفتح اوّل بروزن عینک (۱) منشور پادشاہان **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است (اردو) منشور۔ بقول آصفیہ فرمان شاہی۔ پروانہ۔ مذکر

(۲) **بیلک** ۔ بقول برہان وسروری ورشیدی وناصری وجامع وسراج قبالۂ خانہ وباغ وامثال آن **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) قبالہ۔ بقول آصفیہ عربی اسم مذکر۔ بکری پتر۔ سند ملکیت۔ مکان یا جاگیر وغیرہ کا وہ کاغذ جس سے ملکیت ثابت ہو۔ مکان کا کاغذ یا سند۔

(۳) **بیلک** ۔ بقول برہان وجامع وسراج تیری را گویند کہ پیکان آن دو شاخ باشد۔ حسنا سروری می فرماید کہ این را فیلک نیز گویند (شمس فخری ؎) ایا شہی کہ بہ روز نبرد وروز کین ومصاف ٭ برآسمان مہ وخورشید را ببیک بیلک ٭ (حمید لوبکی ؎) بیلکش پنداری کہ از چرخ درشت آید برون ٭ نرمی موم آن نفس در سینۂ سندان نہاد ٭ (سروری ؎) شاہی کہ چو کرد ند قران بیلک ودستش ٭ البتہ چنان خم نہ بد حکم قران را ٭ **مؤلف** عرض

کہ مجاز معنی چہارم می نماید دیگر ہیچ (اردو) وہ تیر جس کے پیکان مین دو شاخ ہوں۔ مذکر

(سوم) **بیلک** - بقول برہان وجامع وسراج بکسر اوّل وثانی مجہول نوعی از پیکان کہ آن را مانند بیلچہ کوچکی سازند و پیکان شکاری نیز گویند وفرماید کہ بقول مؤید ہندیست ولیکن در فارسی مستعمل - صاحب سروری ذکر این کردہ (شاہ طاہر سہ) ہست در چشم شیاطین ہوا جرم شہاب ٭ بی نفاذ تو چو تیری کہ ندارد بیلک ٭ صاحب رشیدی ہم ذکر این کردہ صاحب ناصری گفتہ این را بیلچہ نیز گویند **مؤلف** عرض کند کہ کاف تصغیر بیل زیادہ کردہ اند و بس (اردو) تیر کی ایک قسم جس کی نوک مثل پھاوڑے کے پھیلی ہوئی ہو۔ مذکر۔

بیلکان | اصطلاح - صاحب ناصری گوید کہ صاحب برہان این را بفتح اوّل بر وزن شہروان با قاف نوشتہ ظن غالب اینست کہ بکسر اوّل باشد ویقیناً با کاف عجمی بودہ و بیلقان و نام شہریست از ولایات اران مابین شیروان وآذربایجان **مؤلف** عرض کند کہ دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت صاحب آنند نقل نگارش و وجہ تسمیہ این ہم ظاہر نمی شود (اردو) دیکھو بیلقان - مذکر۔

بیلکش | بقول شمس لغت فارسی است بمعنی ابر سیاہ **مؤلف** عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین لغت ساکت بدون سند استعمال مجرد قول صاحب شمس را معتبر ندانیم (اردو) ابر سیاہ - کہہ سکتے ہیں - مذکر - کالی گھٹا - مؤنث -

بیلوا | بقول ملحقات برہان وانند وہفت ومؤید با ثانی مجہول بر وزن پیشوا - دارو فروش را گویند و با بای فارسی ہم آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ این اصل است وآن مبدل این چنانکہ اسب واسپ وترکیب این از قبیل پیشوا کہ کلمہ وا و با افادہ معنی معیت وفاعلی ہم کند

پس معنی لفظی این بیل دارنده وفروشندهٔ بیل ومجازاً به تعمیم دار وفروش دیگر هیچ (اردو) دوافروش۔

بیلہ (۱) بقول برہان وجامع وناصری وجہانگیری ورشیدی وسراج بثانی مجہول بروزن حیلہ خشکی وجزیرهٔ میان دریا ورودخانه۔ صاحب رشیدی می فرماید که زمین کنارهٔ دریا ورود وخان آرزو در سراج تردید رشیدی کرده (عمعق بخاری ۵) ز عمّان قدرت فلک یک حباب * بدریای جاہت جہان بیلہ ایست * مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم باشد مخفی مباد که ہمین لغت بیای فارسی ہم می آید بجز معانی وتکمیل تعریف در آنجا شود (اردو) ٹاپو بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ جزیرہ۔ دیپ۔ وہ خشک زمین جو دریا یا سمندر سے گھری ہوئی ہو (جزیرہ۔ دیکھو ار بوچلیا کا نمبر ۲)

(۲) **بیلہ**۔ بقول برہان وجامع نوعی از دوائی صاحب ہفت این را گلی گفته صاحب محیط بر بیلہ می فرماید که از قسم رای بیل است وبر در رای بیل) گوید که اسم گلی است۔ ہندی بیتا نی وبرّی که در شکل نبات شبیہہ بہ موتیہ وموگرہ با اندک فرقی از ان روغن وعطر ترتیب می دہند طبیعت آن گرم وتر وبوئیدن آن مفرح ومقوی دل ودماغ وبقول اطبای ہند نخست وسرد ودافع صفرا ومسکن حرارت وتب ومنافع بسیار دارد۔ مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی زبان دانیم وجا دارد که نسبت این زیادت ہای آخرہ سوی میوهٔ بیلیا نہ شد که گذشت والله اعلم بحقیقة الحال (اردو) بیلا بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ ایک چنبیلی کی قسم کا پھول

(۳) **بیلہ**۔ بقول برہان وجامع طبلہ وخریطهٔ عطار۔ مؤلف عرض کند که باعتبار صاحب جامع

محقق اہل زبان است این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) طبلہ بقول آصفیہ عربی اسم مذکر۔ ڈبا۔ صندوقچی جیسے طبلۂ عطار۔

(۴) بیلہ۔ بقول برہان و ناصری منشور پادشاہان مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است مرادف بیلک کہ بہمین معنی گذشت جا دارد کہ این مبدل آن باشد یا آن مبدل این ہمچون پروانہ و پروانک (اردو) دیکھو بیلک کا نمبر (۱)

(۵) بیلہ۔ بقول برہان و ناصری قبالۂ باغ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان و مجاز معنی چہارم ہم توان گرفت و مبدل بیلک ہم کہ بہمین معنی گذشت چنانکہ صراحت این بمعنی چہارم کردہ ایم یا آن مبدل این (اردو) دیکھو بیلک کا نمبر (۲)

(۶) بیلہ۔ بقول برہان و جامع و ناصری وجہانگیری و رشیدی و سراج بمعنی رخسارہ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است دیگر ہیچ (خاقانی ع) بیلۂ تو کرد روی مہر و زہرہ را خجل (اردو) رخسارہ۔ کلّا۔ گال۔ مذکر۔

(۷) بیلہ۔ بقول برہان وجامع و ناصری وجہانگیری و رشیدی و سراج بمعنی پہلو مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و بس (حکیم سوزنی ؎) آن دل کہ درمیان دو بیلہ مکین قت ہر دو روی رسد ز قوس فلک تیر بیلکی ہر (اردو) پہلو۔ مذکر۔ دیکھو اولیت۔

(۸) بیلہ۔ بقول برہان و جامع و ناصری وجہانگیری و رشیدی و سراج پاروب کشتی بانان کہ بدان غراب رانند مؤلف عرض کند کہ بیل کہ بہمین معنی گذشت مخفف ہمین است (اردو) دیکھو بیل کا نمبر (۲)

(۹) بیلہ ۔ بقول برہان وجامع وسروری ورشیدی وسراج پیکانی کہ مانند بیلچہ سازند (شمس فخری ؎) سالکان مسالک تحقیق ہمہ فارغند از شراب وتفشیلہ ہم دفع شیطان کفر را وا جلّہ ہم در کمان مجاہدت بیلہ ہا (استاد فرخی ؎) چنان چون سوزن آر و شتی و آب ہمی روشن از تو زیکہ ہم ز طوسی بیل بگذارد تا باج اندرون بیلہ ہا مؤلف عرض کند کہ ہای نسبت بہ بیل زیادہ آمدہ بمعنی منسوب بہ بیل دیگر ہیچ (اردو) وہ پیکان جس کی نوک پھیلی ہوئی ہو ۔ مذکر ۔

(۱۰) بیلہ ۔ بقول برہان وجامع چرک وریمی کہ از زخم آید ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بدین معنی ببای فارسی است مؤلف عرض کند کہ اگر بقولش پیلہ را کہ ببای فارسی بہمین معنی می آید اسم جامد فارسی زبان دانیم جادارد کہ این مبدل آن باشد کہ بای فارسی بہ موحدہ بدل میشود. چنانکہ اسپ واسب ۔ بر اعتماد قول صاحب جامع کہ محقق اہل زبان است این را صحیح دانیم (اردو) ریم ۔ مذکر ۔ پیپ ۔

(۱۱) بیلہ ۔ بقول برہان وجامع پیلۂ ابریشم صاحب ناصری گوید کہ بمعنی ابریشم ببای فارسی است خان آرزو در سراج با ناصری متفق مؤلف عرض کند کہ اصلیت پیلہ بہ بای فارسی مسلّم است ولیکن عیبی نیست کہ این را مبدل آن دانیم ۔ صاحب جامع محقق اہل زبانست کہ تصدیق این کردہ وبای فارسی بموحدہ بدل می شود چنانکہ اسپ واسب اگر صاحب ناصری استعمال این نشنیدہ باشد جادارد کہ بر مقامش مستعمل نباشد (اردو) بیلہ ۔ بقول آصفیہ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ دیکھو بادامہ کا نمبر (۱)

(۱۲) بیلہ ۔ بقول ہفت نام گلی است سفید رنگ ۔ مؤلف عرض کند کہ بمعنی این را داروی

گفته‌اند و با صراحت این بر معنی دوم کرده ایم که این گل منافع بسیار دارد از ینجاست که این را ورد و ابکار می برند (اردو) دیکهو بیله کے دوسرے معنے۔

بیله ور اصطلاح۔ بقول غیاث (۱) دارو فروش و (۲) آنکه دانه های آبگینه و غیره فروشد و فرماید که ببای فارسی هم آمده **مؤلف** عرض کند که صاحب برهان بابای فارسی البته این را نوشته و دیگر کسی از محققین فارسی زبان غیر از صاحب غیاث به موحّده نه نوشت اگر سند استعمال پیش شود این را مبدّل آن توانیم قیاس کرد چنانکه اسپ و اسب (اردو) (۱) دوا فروش (۲) منهیار۔ مذکر بقول آصفیه کانچ کی چوڑیان بنانے اور بیچنے والا

بیم بقول برهان بر وزن نیم ترس و واهمه را گویند صاحبان سروری و ناصری و جامع و هفت و بهار و انند و فدائی ذکر این کرده اند صاحب سخندان گوید که بزبان سنسکرت این را بهیم گویند (سعدی ره) شنیدم که در روز امید و بیم ٭ بدان را به نیکان ببخشد کریم ٭ (فرخی ره) عشق را بیم است ولیکن همه اندوه دل است ٭ خنک آن کو را از عشق نه ترس است و نه بیم ٭ بهار گوید که با لفظ آوردن و بردن و دادن و داشتن و کردن و کشیدن مستعمل **مؤلف** عرض کند که استعمال این در ملحقات می آید و این اسم جامد فارسی زبان می نماید و جا دارد که مفرّس باشد از لغت سنسکرت بحذف های هوّز (اردو) ڈر۔ خوف۔ مذکر۔

بیم آوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که خوفناک شدن است (اسیری لاهیجی ره) هر که از درد عشق بیم آرد ٭ نیست عاشق که مرد بیمار است ٭ (اردو) ڈرنا۔ خوف کرنا۔

بیمار بقول برهان بر وزن دیوار (۱) ناتوان

وخسته را گویند و امر به ترسیدن است یعنی بترس صاحبان ناصری و مؤید و اشتر و هفت ذکر این کرده اند بهار گوید که آر کلمهٔ نسبت است و معنی ترکیبی آن منسوب به بیم و اطلاق آن بر مریض مجاز است چراکه در مرض بیم مرگ می باشد صاحب تحقیق الاصطلاحات فرماید که (۲) وصف چشم معشوق است مؤلف عرض کند که تسامح و بی غوری بهار است بیمار را امر ترسیدن گفتن بلکه این امر مصدر (بیم آوردن) است و معنی دوم استعاره باشد از چشم معشوق که فارسیان از مجرد بیمار هم چشم معشوق اراده کرده اند۔

(فرخی ؎) ز کوژی پشت من چون پشت پیران
ز سستی پای من چون پای بیمار

(سلمان ساوجی ؎) خبر صحت بیمار تو آورده نسیم
گرچه باور نکند عقل خبرهای سقیم

(اردو) (۱) بیمار۔ مریض۔ مذکر (۲) معشوق کی آنکھ کو بھی شعرای فرس نے بیمار کہا ہے اور اردو میں بھی استعارۃً اس کا استعمال ہے۔ جناب امیر مینائی نے آنکھ کی صفات میں اس کا اشارہ بھی فرمایا

بیمارانه | استعمال۔ بهار ذکر این کرده و از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بقاعدهٔ فارسی بمعنی مثل بیمار است (قاسمی یحیی ؎)
زد و رمح یار دید و گفت کین یحیی است
بیماری که سخت افتان و خیزان مست
بیمارانه می آید
(اردو) مثل بیمار، بیمار کے

بیمار بر آوردن | مصدر اصطلاحی۔ بمعنی بیمار قرار دادن است موافق قیاس

(ظهوری ؎) مسیحا گو که آئین علاج عشق آموزد
که کشتم تا از همه بیمار تر بیمارم بر آورده

(اردو) بیمار قرار دینا۔

بیمار بودن | استعمال۔ بمعنی مریض شدن است (انوری ؎) در آن زمین شکر و باد

تو صد سال به بر بستر تیمار تو بیمار توان بود

مؤلف گوید که بمعنی حقیقی است (اردو) بیمار ہونا

بیمارپرسی اصطلاح ۔ بقول بہار و بحر و آنند پرستش احوال بیمار کہ آن را بتازی عیادت خوانند (خواجہ آصفی ص) دوش مہا پرسید حال چشم خود رفتم ز حال ؎ امشب آن بیمار پرسیہا مرا بیمار داشت ؎ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بیمارپرسی بقول آصفیہ فارسی ۔ اسم مؤنث ۔ عیادت ۔ بیمار کا حال پوچھنا ۔

بیمارخانہ استعمال ۔ خان آرزو در چراغ ہدایت می فرماید کہ بمعنی دار الشفاست کہ بیمارستان نیز می گویند (کمال خجند ع) باید حکیم را سوی بیمارخانہ برد ؎ صاحبان بحر و بہار عجم و آنند ہم ذکر این کردہ اند (ولہ ص) جانم ز غمزۂ تو بچشم تو می گریخت ؎ از خستگیش میل ز بیمارخانہ بود ؎ **مؤلف** عرض کند کہ قلب اضافت خانۂ بیمار و موافق قیاس ۔ (اردو) دار الشفا ۔ مذکر ۔ شفاخانہ ۔ بیمارخانہ ہوسپٹل ۔ صحت حاصل کرنے کا گھر ۔

بیمارخیز اصطلاح ۔ بقول بحر کسی کہ از بستر بیماری برخاستہ باشد صاحب ملحقات بدہان ہم این را آوردہ ۔ بہار بذکر معنی بالا گوید کہ اغلب کہ خیز در این ترکیب بمعنی خاستن است یعنی کسیکہ خاستن او مثل بیماران بود و این در حالت نقاہت باشد **مؤلف** عرض کند کہ بیمارخیز اسم مفعول ترکیبی بمعنی بیمار برخاستہ شدہ و مراد از کسی کہ برخاستہ است از بستر بیماری و مقصود از صحت یافتہ کہ برخاستن از بستر بیماری علامت صحت است (اردو) صحت یافتہ ۔ بستر بیماری سے اٹھا ہوا ۔

(۱) **بیماردار** اصطلاح ۔ بقول بہار و بحر و آنند بمعنی آنکہ متعہد خدمت بیمار باشد (صائب ص) ہر کجا باشد دلی می چیند از چشم تو درد ؎ ہر کجا نازی بود بیماردار چشم تست ؎ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس و اسم فاعل ترکیبی است و ...

(۲) **بیمارداری** بزیادت یای مصدری بمعنی نگرانی بیمار است (میرزا رضی دانش ص)

نیز داخت چشمت بجان ودل ما ٭ تو بیمار بیمار دار کی وی

نباید ٭ (اردو) (۱) بیمار دار بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ بیمار کا خبر گیران۔ رنجور دار بیمار کی خدمت کرنے اور اس کے علاج میں کوشش کرنے والا (۲) بیمار داری بقول۔ مونث۔ رنجور داری۔ بیمار کی خدمت کی ذمہ داری۔ خبر گیری۔

بیمار داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی بیمار کردن است (حسن غزنوی ؒ) جز لعبتان بیمار بت بوی بہی نیست مرا ٭ تا چو خود جسم مرا چشم تو دارد بیمار ٭ (اردو) بیمار کرنا۔ بیمار بنانا۔

بیمارسان اصطلاح۔ بقول برہان (۱) بمعنی بیمار مانند چہ سان بمعنی مانند ہم آمدہ و (۲) بیمارستان را نیز گویند کہ بعربی دار الشفا خوانند بہار گوید کہ این مخفف بیمارستان است بمعنی دوم (حکیم فردوسی ؒ) بدو گفت گو در زبیمارسان ٭ ترا جای زیبا تر از شارسان ٭ صاحب بحر عجم بانش صاحبان جامع و رشیدی و ہفت و سراج ہم ذکر این کردہ اند صاحب سروری بذیل بیمارستان این را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است کہ فوقانی از بیمارستان حذف شدہ (اردو) (۱) بیمار کے مانند۔ مثل بیمار کے (۲) دیکھو بیمارستان۔

بیمارستان اصطلاح۔ بقول سروری (۱) بمعنی دار الشفا (سراج الدین راجی ؒ) بیمارستان عشقت ای دلبر ٭ مجنون کردہ ہزار عاقل را ٭ و فرماید کہ بدین معنی بیمارسان بحذف تا نیز آمدہ و (۲) نام قصبہ از فارس۔ صاحبان بہار عجم وانند و فدائی ہم ذکر این کردہ صاحب ناصری می فرماید کہ مخفف این مارستان ہم آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ از قبیل گلستان و بوستان است (اردو) دار الشفا۔ مذکر۔ دیکھو بیمارسان۔

بیمار سنگین استعمال۔ بقول بہار معروف **مؤلف** عرض کند کہ مریضی کہ مرضش سخت و مہلک باشد معاصرین عجم بر زبان دارند۔

(اردو) سخت بیمار۔

(۲۹۳) **بیمار شدن** | استعمال۔ بمعنی حقیقی مبتلای مرض شدن است (صائب ؎) عشق نگیرد دلِ افگار زمن دارد بیش ؛ دایه پرهیز کند طفل چو بیمار شود ؛ (اردو) بیمار ہونا۔

بیمار غنج | اصطلاح۔ بقول برهان بفتح غین منقطه دار و سکون نا بعد (۱) بمعنی بیمار ناک و دردمند است یعنی بیشتر اوقات بیمار و رنجور باشد و (۲) کسی را نیز گویند که بیماری او از روی ناز و غمزه باشد صاحب سروری از استاد رودکی سند آورده (؎) چو گشت آن پری روی بیمار غنج ؛ ببرید دل زین سرای سپنج ؛ صاحب رشیدی گوید که بیماری را گویند که از طول بیماری غنج شده باشد یعنی بهم آمده و گرد شده و فرماید که در صراح در تفسیر امراض این را آورده صاحب ناصری پیروی کرده سعی گوید که این لغت ماخوذ از غنچ است ؛ صاحب جامع همزبان برهان۔ خان آرزو در سراج و ترکه بر وارث بهار هم این را آورده مؤلف عرض کند که غنج بمعنی آغشته و ناز و غمزه می آید پس این بمعنی اوّل اسم فاعل ترکیبی است و بمعنی دوم مرکب اضافی و کنایه (اردو) (۱) دردمند بیمار (۲) ناز و غمزے سے مصنوعی بیمار بیمار نما

(۲۹۵) (۱) **بیمار کردن** | استعمال۔ ہر سہ بمعنی
(۲) **بیمار گردیدن** | حقیقی است یعنی (۱)
(۳) **بیمار گشتن** | بیمار نمودن کسی کسی

را و لازمش (۲) و (۳) یعنی بیمار شدن کسی (انوری ؎) کنی از تقویت لطف عرض را جوهر ؛ کنی از تربیت مهر شفا را بیمار ؛ (صائب ؎) رخساره گلرنگ تو هر دم به هواست ؛ چون چشم گران خواب تو بیمار نگردد ؛ (ظهوری ؎) بیمار گشت چشم تو در دشمنان مبین ؛ از دوستان برای چه پرهیز می کنی ؛ (اردو) (۱) بیمار کرنا (۲) و (۳) بیمار ہونا۔

بیمارگین اصطلاح - بقول آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر کاف فارسی (۱) غذائی کہ بہ بیمار دہند و (۲) بیمار **مؤلف** عرض کند کہ (گین) در فارسی زبان کلمہ ایست کہ افادۂ معنی فاعلی کند چون غمگین پس معنی دوم موافق قیاس است و برای معنی اول طالب سند استعمال می باشیم کہ محققین اہل زبان و معاصرین عجم ازین ساکت (اردو) (۱) بیمار کی غذا ـ مؤنث (۲) بیمار ـ

بیمارہ اصطلاح - بقول آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی علیل و ناتوان و بیمار **مؤلف** عرض کند کہ ہای زائد در آخر بیمار است و بس مشتاق سند استعمال می باشیم کہ استعمال این از نظر ما نگذشت (اردو) دیکھو بیمار ـ

بیماری استعمال - بقول آنند و بہار بمعنی رنجوری و مرض و فرمایند کہ با لفظ پیچیدن و واشدن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ مرکبات این در ملحقات می آید و یای مصدری با لفظ بیمار گرسنہ است و بس (صائب) در بادیہ ها در دیدہ درمان نتوان یافت ‖ بیماری ہر شہر بقدر حکیم است ‖ (اردو) بیماری بقول آصفیہ فارسی ـ اسم مؤنث ـ علالت ـ

بیماری پارہ پارہ اصطلاح - بقول بحر مرض دق و تپ دق - صاحب آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بیماری سل گوید **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم این را بمعنی عام استعمال می کنند یعنی بیماری کہ نازک کہ صعب باشد تخصیص دق و سل نیست سند استعمال می کند (اردو) مرض دق و سل ـ

بیماری پیچیدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ عارض شدن مرض است بہ شدت کہ بیمار را زود نگذارد (صائب) لیکہ بیماری عشق بہ رگ جان پیچید ‖ صائب ہم رشتہ با تنگ شد طبیبان پیچید ‖ (اردو) بیماری شدت کے ساتھ ...

بیماری دادن مصدر اصطلاحی ...

آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ عارض کردن قضا و قدر بیماری را بکسی (طالب آملی ع) ضبط نگہ مکن کہ بچشم تو دادہ اند ۞ بیماری کہ نیست بہ پرہیزش احتیاج ۞ (اردو) بیماری عارض کرنا۔ بیمار کرنا۔ بیمار بنانا۔

بیماری سنگین | اصطلاح۔ بقول بحر و بہار و آنند بیماری گران کہ زود زائل نشود (صائب ع) بید ماغی باعث بیماری من گشتہ است کو بشتر سنگین شود بیماری از پرسیدنم ۞ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است و موافق قیاس (اردو) صعب بیماری۔ مؤنث۔

بیماری کشیدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مبتلای بیماری شدن است (اہلی شیرازی ع) وصل آن را بہ کہ از ہجران گرفتاری کشد ۞ قدر صحت آن کسی داند کہ بیماری کشد ۞ (اردو) بیمار ہونا۔ مبتلای بیماری ہونا۔

بیماری نہادن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی عارض کردن بیماری و مراد از بیمار کردن است (اشرفی سمرقندی ع) بیماری کہ جہل نہد در نہاد کس ۞ نی در عجم علاج پذیرد نہ در عرب ۞ (اردو) بیماری عارض کرنا۔ بیمار بنانا۔ بیمار کرنا۔

بی مانند | استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بی مثل و بی نظیر **مؤلف** عرض کند موافق قیاس است کہ مانند و مثل ہر دو یکی است (اردو) بے مثل۔ بے نظیر۔

بی ماوا | استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالف مقصورہ در آخر بمعنی بی خانمان۔ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است مرادف بی خانمان (اردو) دیکھو بے خانمان۔

بی مایہ | استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ

(۱) بمعنی چیزی بی قیمت و کم بہا معروف است
و بحوالہ ناصری (۲) آنچہ از مادہ متکون نشدہ مانند
عقول و نفوس و امثال آن و آن غیر معروف است
و فرماید کہ این لغت از وساتیر نقل شدہ و از
ہمین است (بی مایگی) بمعنی افلاس و احتیاج ۔
مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو)
(۱) کم قیمت ۔ کم بہا ۔ ناچیز (۲) وہ شی جو کسی مادہ
سے متکون نہو جیسے عقل نفس وغیرہ ۔

بیمبر | اصطلاح ۔ بقول بحر و ملحقات برہان
بفتح بای ابجد و سکون رای مہملہ (۱) بمعنی بہا و
قیمت و (۲) ترسندہ را ہم گویند بہار بذکر ہر دو
معنی می فرماید کہ نسبت معنی اول وجہی معلوم نیست
صاحب انند نقل نگار بہار صاحب ہفت ہم ذکر
ہر دو معنی فرمودہ **مؤلف** عرض کند کہ معنی ملحقاتی
این بر بندہ بیم اسم فاعل ترکیبی است و کنایہ از
معنی اول کہ بہای شی قابض را بی واہمہ و مطمئن
کند از چگونگی آن و معنی دوم مرادف بیم گیر است
یعنی ترسندہ کہ بردن بمعنی حاصل کردن آمدہ
و کسی کہ بیم حاصل کند ترسندہ باشد (اردو)
(۱) قیمت ۔ مؤنث (۲) ڈرپوک دیکھو بد دل
کے پہلے معنے ۔

بیم بودن | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی
حقیقی است یعنی بودن خوف و ترس (سلمان
ساوجی سہ) ہمہ بیم من از ان غمزۂ بیمار بود
و ہمہ تشویشم از ان زلف پریشان باشد کو ۔
(اردو) ڈر ہونا ۔

بیمثال | استعمال ۔ بقول بہار معروف ۔
صاحب انند گوید کہ بمعنی بی مانند است **مؤلف**
عرض کند کہ موافق قیاس باشد بمعنی بی نظیر و
لاثانی (اردو) بے نظیر بقول آصفیہ لاثانی
بے بدل ۔ بے مانند ۔

بیمپا | اصطلاح ۔ بقول ملحقات برہان بمعنی
پیلہ ریشم ۔ صاحب ہفت گوید کہ بی ترس ہم

و صاحب شمس می فرماید که بمعنی بی دریغ و بی‌منع و بیکباک مؤلف عرض کند که محابا مفرس محابات عربی است که فارسیان بمعنی اندیشه و هراس استعمال کنند پس معنی این بی اندیشه و بی ترس است و بس اختلاف بیان محققین بالا طبع آزمائی است (ظهوری ـه) چرخ دژمنا ظهوری خوش میان برپسته است گویا دستور محبت بی محابا می رود گو (اردو) بے دھڑک بقول آصفیه ـ بے خوف ـ بے اندیشه مؤلف عرض کرتا ہے ـ بے محابا بھی کہہ سکتے ہیں ـ

بی محابا پلنگ اصطلاح ـ بقول برہان (۱) کنایه از دنیا و روزگار است و (۲) کنایه از موت ہم ـ صاحبان بحر و جامع و (ملحقات جهانگیری و ناصری) و سراج و انند و مؤید ہم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) (۱) دنیا مؤنث (۲) موت ـ مؤنث ـ

بی محابائی اصطلاح ـ بمعنی بیخوفی است ـ (ظهوری ـه) بخسند من مایه مغروری طنازان است گو بی محابائی خوبان زمدارای من است مؤلف عرض کند که یای مصدری برای محابای) که فرمایه علیه بی محابا است زیاده کرده اند دیگر ہیچ (اردو) بے خوفی ـ مؤنث ـ

بی محل استعمال ـ بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بفتح میم بمعنی بی وقت و بیجا مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) بے محل ـ بقول آصفیه ـ بے موقع ـ بے جا ـ نامناسب

بی محلی اصطلاح ـ بقول بحر و مؤید و ملحقات برہان بمعنی بی التفاتی مؤلف عرض کند که معاصرین عجم بدین معنی بر زبان ندارند مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) بے التفاتی ـ بے توجہی ـ مؤنث ـ

بیم دادن مصدر اصطلاحی ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند

بمعنی ترسانیدن است (وحشی یزدی سه) رقیبا
می دهی با بیم که دارد قصد خونریزت بلا ازین بهتر چه
خواهد بود یا رب اینچنین باشد ہ (اردو) ڈرانا۔

بیم داشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بمعنی
ترسیدن است **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس
است (سالک قزوینی سه) این تیره نظر چه بیم مردم
دارد ہ پوشیدن چشم را تماشائی نیست ہ (ظهوری
سه) هر بیرونی بدرون آمد و جا تنگ شد است
ہ بیم دارم که بگیرند ز من بیرون را ہ (اردو)
ڈرنا۔ خوف کرنا۔

بیمر اصطلاح۔ بقول برہان بروزن دیگر بمعنی
بی حد و حساب و بسیار باشد۔ چه مر بمعنی شمار هم
آمده صاحبان ناصری و جامع و هفت و انند هم
ذکر این کرده اند صاحب سفرنگ بضمن شرح
سی و چهارمی فقرهٔ (نامهٔ ثت حی افرام) ذکر این
کرده که بمعنی بی شمار و بی حصر است **مؤلف**
عرض کند که لغت ژند و پاژند است (انوری
سه) در پرسش من که از هوایت ہ بر عقل
هوان بی مر آمد ہ (اردو) بے حد بے حساب
بے شمار۔ بہت۔

بیم رفتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند که خوف واقع شدن است و موافق قیاس
(واله داغستانی۔ نثر) اگر اندیشه اطناب نمی بود
از مثنویات خمسه قلیلی درین کتاب قلمی می کرد
ولیکن بیم رفت ؛؛ (اردو) ڈر ہونا خوف
ہونا۔ ڈرنا۔

بیمروت استعمال۔ بقول انندراج از فرہنگ
فرنگ (بضم میم) بمعنی بیرو و ناتراشیده **مؤلف**
عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی که
لحاظ و مروت ندارد (ظهوری سه) حرف
مرهم گفته باشد بی رضای من لبم ہ بیمروت
این قدر از دلفگاری بر نداشت ہ (اردو)
بی مروت۔ بقول آصفیه انسانیت سے باہر

وہ شخص جس کو کسی کا پاس اور لحاظ نہو ۔

بیم زدہ استعمال بقول صاحب فدائی کہ از علمای معاصر عجم بود آنکہ ترس و ہراس بر ش چیرہ شدہ کالبوہ اش ساختہ باشند **مؤلف** عرض کند کہ مقصودش بغیر از خوفناک نباشد (اردو) خوف زدہ ڈر پوک ۔

بی مزگی استعمال بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بی لطفی و بی ذائقگی **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و مرادف بی خوانی کہ گذشت (اردو) بے مزگی ۔ مؤنث ۔ بے لطفی دیکھو (بے خوانی)

بی مزہ استعمال بقول صاحب فدائی بی لطف و فرماید کہ آن ہر چیز و ہر سخن است کہ خوردن و شنیدنش مزہ نبخشد **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بے مزہ ۔ بقول آصفیہ بد ذائقہ ۔ بے لذت ۔ بے لطف ۔

بی معنی اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالکسر فتیح و ہیچ و بیہودہ و باطل **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بے معنی ۔ بقول آصفیہ ۔ مہمل ۔ بیہودہ ۔

بی مغز اصطلاح ۔ بقول برہان کنایہ از مردم سبک و بی تمکین باشد صاحب جہانگیری در ملحقات و صاحبان رشیدی و ناصری و بحر و بہار و انند و سراج ذکر این کردہ اند (صائب ﷺ) ہر چند زنگ نتوان کرد بہ بی صلح ہا با وعدہ بی مغز تو خرسند توان بود **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) سبک ۔ بقول آصفیہ اوچھا ۔ کم ظرف اور سبک سر بھی انھیں معنوں میں مستعمل ہے (غالب ﷺ) وہ اپنی خو نہ چھوڑینگے ہم اپنی وضع کیوں چھوڑیں سبک سر بنکے کیا پوچھیں کہ ہم سے سرگران کیوں ہو

بی مغزان تر دامن اصطلاح ۔ بقول بحر و ملحقات برہان و ہفت و انند یعنی صاحبان خلل و فاسقان و فاجران **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس کنایہ باشد (اردو) فاسقان ۔ فاجران وہ لوگ جو فسق و فجور میں مبتلا ہوں ۔ بدروشان اوباشان ۔

بی مقال اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ

گنگ وخاموش. مؤلف عرض کند که مرادف
بی زبان باشد دیگر ہیچ (اردو) دیکھیے زبان

بیمقدار استعمال. بقول آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
(۱) بمعنی بی وقار وسبک سر. مؤلف عرض کند که
موافق قیاس است و (۲) بمعنی بی حد وحساب ہم
(ظہوری ؒ) برگدایان حشمت جمشید می گردید
طرح ٭ بخش اگر می کرد قدر خویش بی مقدار او ٭
مؤلف عرض کند که دربین شعر استعمال (بخش
بیمقدار) به ترکیب توصیفی است واین محاورۂ
فارسیان باشد که میان صفت وموصوف فصل آورند
(اردو) (۱) بے وقار (۲) بے حد وحساب

بیم کردن مصدر اصطلاحی. بقول بحر (۱) بمعنی
ترسانیدن. مؤلف عرض کند که خلاف قیاس
است واستعمال فارسیان ہم بمعنی لازم و (۲) ترسیدن
است (ہاتفی جامی ؒ) ازان فتنۂ جان ستان
بیم کرد ٭ ازان بیم شب را بدو نیم کرد ٭ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت بدون سند استعمال
معنی اوّل را تسلیم نکنیم که معاصرین عجم ودیگر محققین
ازین ساکت (اردو) (۱) ڈرانا (۲) ڈرنا۔

بیم کشیدن مصدر اصطلاحی. صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت. مؤلف عرض کند
که بمعنی ترسیدن است (مفید بلخی ؒ) می کشم
ہر نفسی بیم زبی برگی خویش ٭ که مرادست تہی پنجۂ
قاتل باشد ٭ (اردو) ڈرنا۔

بیمگاه اصطلاح. بقول بہار وآنند بمعنی محل
خوف وخطر (خواجه نظامی ؒ) بہر بیمگاہی حصاری
کند ٭ زبہر سرانجام کاری کند ٭ (ظہوری ؒ)
بر بیمگاه راحت ومحنت رہم فتاد ٭ سود وزیان
زگرمی سوداگر اختیم ٭ مؤلف عرض کند که
موافق قیاس است (اردو) مقام خوف

بیمن بقول ملحقات برہان مرادف بیسن. مؤلف
عرض کند که ماحقیقت وماخذ این را ہمانجا بیان
کرده ایم که لغت زند وپاژند است وہمین اصل
است وآن مصحف (اردو) دیکھو بیسن۔

بیمناک | استعمال۔ بقول بہار و انند از عالم ترسناک۔ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است کہ ناک بروزن خاک لفظی است کہ بجہتہ بیان اتصاف موصوف بصفتی در آخر کلمات می آورند چون طربناک و غمناک و امثال آن (کذا فی البرہان) (اردو) خوفناک بقول آصفیہ۔ فارسی۔ ڈرکا بھرا ہوا، بھیانک۔ ڈراونا، اندیشہ ناک۔

بی منت | استعمال۔ بقول انند بکسر میم و فتح نون مشدد و منت داون بکسی و بار منت نہ نہادن بر او و بی من و اذی۔ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حاصل بالمصدر است و موافق قیاس (صائب ؒ) اگرچہ گرنیست شارمن ترکرد دریا را بغمی بی منت نیسان زگوہر کرد دریا را (انوری ؒ) بر جہان چون سایۂ ابر است و نور آفتاب بخشش بی وعدہ و بی منت طغرل تگین (اردو) بے منت بقول آصفیہ بے احسان۔ بے دریغ۔ جیسے (خدا سب کو بے منت دیتا ہے)

بیمند | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بکسر اول و فتح میم و سکون نون و دال مہملہ آلہ ایست کہ باغبان از ان طائران را از باغ بپرانند۔ **مؤلف** عرض کند کہ از قبیل خر و مندا است و بمعنی لفظی منسوب بہ بیم و صاحب بیم یعنی چیزی کہ بدان پرندگان را می ترسانند (اردو) وہ جھنڈی جس سے پرندوں کو کھیتی سے اڑاتے ہیں اور آنے سے روکتے ہیں۔

بی موجب | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بی سبب و بی وجہ۔ **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ موافق قیاس است ولیکن معاصرین عجم بزبان ندارند و عوض این استعمال بی وجہ و بی سبب می کنند (اردو) بے وجہ۔ بے سبب۔

بیموری | اصطلاح۔ بقول برہان بضم ثالث بروزن بیخوری بمعنی مہابت و صلابت و صاحب ناصری گوید کہ برہان بلاشبہہ خبط کردہ زیرا کہ بفتح واو اصح است و بیگیر بروزن سنگری باین معنی مناسب است یعنی ترسانندہ۔ صاحب جامع متفق با برہان

بهار گوید که ظاهرا مرکّب است از جیم و ور که کلمهٔ نسبت
است از عالم رنجور و گنجور که یای مصدری بدان ملحق
نموده بمعنی مذکور استعمال کرده اند. صاحب سفرنگ
بشرح بستی فقرهٔ (نامهٔ وخشور گلشاه) ذکر این کرده
در اعراب و معنی با برهان و جامع متّفق مؤلّف عرض
کند که ماخذ بیان کردهٔ بهار درست است و اصح
به فتح واو باشد چنانکه صاحب ناصری گفته ولیکن محقّق
به ضم میم است و هم از بیان رنجوری و گنجوری به ضم
جیم عربی و سکون واو بر زبان فارسیان است
عجب است از صاحب ناصری که باوجود یای مصدری
این را بمعنی ترساننده گفته از قواعد زبان خود بیخبر است
و قوّت تعریف ندارد (اردو) صلابت. بقول آصفیه
عربی. اسم مؤنث. سختی. مضبوطی. مؤلّف عرض
کرتا ہے کہ جیوری کا ترجمہ. ڈر. دہشت. ہے۔

بی مهر استعمال. بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ
بکسر میم بمعنی بی شفقت و بی رحم مؤلّف عرض کند
که موافق قیاس است (ظهوری) خانهٔ بی مهر و
بی پروا زبان زد شد کنون ها باز دیگر بی عمر نوشت بیوفا
خواهم نوشت ها (انوری ع) دایهٔ دهر شه پیه ورده
کسی را که بخورد ها بینی ای دوست که این دایه چه بی
مهر و وفاست ها مخفی مباد که از همین است بی مهری
بزیادت یای مصدری بمعنی بی دردی (صائب ع)
سرو از بی مهری باد خزان آسوده است ها صائب
آزاده را از سردی دوران چه باک ها (اردو)
دیکھو بے درد اور بے دردی۔

(۱) **بی میل** استعمال. بقول صاحب روزنامچه
(۲) **بی میلی** بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه
قاجار (۱) بمعنی بدون خواهش مؤلّف عرض
کند که به فتح میم است و موافق قیاس (انوری ع)
واده بی میل کرده بی کینه ها دور این مایه سوز صورت
سوز ها (۲) بقول صاحب رهنما بمعنی بی دلی و بی صاحب
بول چال می فرماید که بمعنی بی دلی و بی رغبت و
بی خواهش است و بخیال ما بزیادت یای مصدری است
بر (۱) و بمعنی بی رغبتی است نه بی رغبت (اردو)

(۱) بدون خواہش و رغبت (۲) بے دلی ۔ بے رغبتی

پی می مست است مثل ۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان چون کسی را غافل در کاری بینند این مثل را گویند

اور زنند (**اردو**) دکن میں ایسے محل پر کہتے ہیں "اپنے میں آپ مست ہے" "پی گیا ہے" "مدہوش ہے" ان تینوں کہاوتوں کا استعمال اس شخص کے حق میں ہوتا ہے جو درحقیقت پیا نہ ہو مگر اپنے کاموں میں سخت غافل ہو ۔

بین بقول فرہنگ جہانگیری بمعنی بینندہ و امر بہ دیدن **مؤلف** عرض کند کہ بین در فارسی قدیم بمعنی بصارت است و بینیتن مصدرش زند و پاژند بمعنی دیدن و بین امر حاضرش فارسیان معاصر و استادان سلف استعمال امر حاضر این کردند و مصدرش را ترک کردند و محققین فارسی دانستند کہ بین امر حاضر دیدن است و مبدل دین و قاعدۂ تبدیل وضع کردند از برای این تبدیل بہ بی خبری از حقیقت و معنی اول محض غلط کہ افادۂ معنی فاعل بدون ترکیب نمی شود چنانکہ (دوربین) و (ناتوان بین) اسم فاعل ترکیبی است حیف است کہ لغات فرس (۱) بین بمعنی بصارت و بینیتن مصدرش را ترک کردند زردشتیان معاصر تصدیق وجودش می کنند پس (۲) بین امر حاضر آنست و اصلا امر دیدن نیست چنانکہ رشیدی ذکرش کردہ صاحبان موارد و غیاث ہم سکندری خوردہ اند (**اردو**) (۱) بصارت ۔ بینائی ۔ مؤنث (۲) دیکھ ۔ دیکھنا کا امر حاضر ۔

بینا بقول برہان بکسر اول بر وزن مینا بمعنی (۱) دیدہ ور و صاحب بصیرت و بلغت زند و پاژند (۲) بمعنی ماہ است کہ بعربی شہر گویند صاحب

جہانگیری در ملحقات بر معنی دوم قانع ۔ صاحب رشیدی گوید کہ بمعنی (۳) بلبنندہ و صاحب چشم صاحب ناصری ذکر معنی اول و سوم گوید کہ (۴)

دیدہ وچشم را ہم گویند چنانکہ فردوسی راست (ب) به بینندگان آفریننده را نه بینی مرنجان دو بیننده را
صاحب جامع ہمزبان برہان - خان آرزو در سراج گوید معروف و مرادش معنی سوم باشد و ذکر معنی دوم ہم کردہ مؤلف عرض کند که معنی سوم حقیقی است که الف بر امر حاضر بینیدن زیادہ کردہ اند که افادۂ معنی فاعلی کند که ذکرش بہ الف و اقسام آن گذشت و معنی اول مجاز آن و معنی دوم ہم کنایه
و معنی چہارم بہ نابینائی صاحب ناصری شہادت می دہد که و بیننده و بینا لفظاً فرقی نکرده بحث از بینا می کند و سند بیننده می دہد - ہیچ است و ہیچ (انوری ؎) نه ہیچ عقل بر اشکال دور او واقف ٭ نه ہیچ دیدہ بر اسرار حکم او بیناست
(ظہوری ؎) بی حدیث تو سخن گویا نیست ٭ بی جمال تو نگه بینا نیست ٭ (اردو) (۱) صاحب بصیرت (۲) چاند - مذکر (۳) دیکھنے والا -

بیناب بقول برہان بر وزن سیماب چیزہائی باشد که مردم را در حالت تماشا دیدہ می شود و در عربی این را معائنه می گویند صاحب جامع ہمزبان معائنه و مشاہدہ قانع - صاحب ناصری ہمزبان برہان مؤلف عرض کند که بای زائد بر لغت بینا زیادہ کردہ اند چنانکه ناشتا و ناشتاب و این افادۂ معنی مصدری در محاورہ زبان می دہد یعنی حاصل دیدن (اردو) مشاہدہ معائنه - مذکر -

بیناس بقول برہان با ثانی مجہول بر وزن کیلاس دریچۂ خانه را گویند - صاحب سروری بذکر این گوید که باضافۂ کاف ہم آمدہ که می آید صاحبان رشیدی و ناصری و جامع ہمزبانش - خان آرزو در سراج می فرماید که این بمعنی دریچه و بیناسک تصغیر آن مؤلف عرض کند که مزید علیه ہمان بیناست که گذشت و این زیادتی افادۂ معنی خاص کند که بمعنی ظرف مشاہدہ باشد (اردو) دریچه - مذکر - دیکھو اغرہ کا نمبر (۳)

بلیناسک بقول برہان وسروری ورشیدی وجامع مرادف ہمان بلیناس است کہ گذشت۔ صاحب برہان اینقدر اضافہ کند کہ بہای فارسی ہم آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ محققین بالاتفاق است کہ در شرکت معنی این فرق نکردہ اند معاصرین ہم بالاتفاق دارند کہ این نام دریچۂ خورد تر است بکاف تصغیر در آخر (بلیناس) زیادہ کردہ اند خان آرزو در سراج بذیل بلیناس اشارۂ اینکہ شدہ است (اردو) بہت چھوٹا دریچہ یا جھروکہ بقول آصفیہ۔ مذکر۔ کھڑکی۔ دریچہ۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ دکن میں جھروکا اس چھوٹے سوراخ کا نام ہے جو بغرض ہوا و روشنی و تماشا بجای دریچہ قائم کرتے ہیں جو دریچہ سے بہت چھوٹا ہوتا ہے اور بلیناسک کا یہی ترجمہ صحیح ہے (ہرتنا [illegible]) دیکھا جو حال زار ہمارا کون سے جھانک کر کسی نے ہنس لیا جھک گئے ایک سامنے کو دکن میں دریچے سے دیکھنا اور جھروکے سے جھانکنا کہتے ہیں ہمارا قطعی خیال یہہ ہے کہ اردو میں بھی دریچہ اور جھروکے میں یہہ نازک فرق ہے لیکن محقق دہلوی نے اس پر غور نہیں فرمایا۔

بلیناسگ بقول مؤید باکاف فارسی (۱) ہمان بلیناسک کہ بکاف تازی گذشت (کذا فی شرفنامہ) وہم او بر (بلیناسک۔ بکاف تازی) گوید کہ صاحب ادات باکاف فارسی آوردہ (کذا فی شرفنامہ) ولیکن در نسخہ کہ برکتابت است دران ذکر این نیست (انتہی کلامہ) **مؤلف** عرض کند کہ قیاس غالب است کہ غلطی کتابت باشد کہ کاف عربی را کاتب مطبع کاف فارسی نوشت اگر سند استعمال بکاف فارسی بنظر آید این را مبدل آن دانیم چنانکہ کند وگند۔ مخفی مباد کہ در نسخۂ مطبوعۂ نولکشور این را (۲) بمعنی پای پوش چرمی نیز نوشتہ ولیکن این معنی در دو نسخۂ قلمی نیست عجبی نیست کہ تصرف مطبع باشد بدون سند استعمال بر مجرد اضافۂ مطبع این معنی را تسلیم نکنیم (اردو) (۱) دیکھو بلیناسک (۲)

بمعنی بجواب . مذکر ۔

بینا کردن استعمال ۔ بمعنی بینائی بخشیدن است (صائب ؎) از شکست گوہر خود شاد گشتن سہل نیست ٭ زین جواہر سرمہ تا چشم کرا بینا کنند ٭ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بینائی بخشنا ۔ بینا کرنا ۔

بینا گردیدن استعمال ۔ لازم مصدر گذشتہ بمعنی بینا شدن است (ظہوری ؎) ہمہ چشمست ظہوری بتو بینا گردد ٭ بتو گویاست ز سر تا بقدم لب شدہ است ٭ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بینا ہونا ۔

بین الطلوعین استعمال ۔ بقول رہنمای بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار ۔ وقت ما بین طلوع صبح صادق و آفتاب مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است اگرچہ این ترکیب عربی است و لیکن در عربی بدین معنی مستعمل نیست (اردو) طلوع صبح صادق اور آفتاب کا درمیانی وقت ۔ مذکر ۔

بی نام استعمال ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی گمنام و مجہول الاسم مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) گمنام وہ شخص جس کا نام مشہور نہ ہو صاحب آصفیہ نے (بے نام و نشان) پر فرمایا ہے وہ شخص جس کا پتہ نہ ہو گمنام ۔

بی ناموس استعمال ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ (۱) بمعنی لا مذہب و ناپرہیزگار مؤلف عرض کند کہ (۲) بمعنی حقیقی بی عصمت و عفت است و از برای معنی اول کہ ظاہراً کنایہ الیست موافق قیاس ۔ طالب سند استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت (اردو) (۱) لا مذہب ۔ بدکار (۲) بے ناموس ۔ بے عفت و عصمت ۔ پاکدامنی نہیں رکھنے والا ۔

بی نان توان زیست ولی آب توان زیست مثل ۔ صاحب خزینۃ الامثال فارسی

ذکر این کرده اند و از معنی و محل استعمال ساکت
مؤلف عرض کند که فارسیان این مثل را
بجائی زنند که مقصود از بیان قلت چیزی باشد
که اکتفا نکند برای انسان ما یکی از معاصرین عجم
را دیدیم که با حاکمی می گفت که ؏ آغا مشاهره که
ما را عطا می کنی اینقدر قلیل است که چیزی نیست
؏ بی نان توان زیست لی بی آب نتوان ؏ مقصود
همین قدر بود که از این مشاهره نمی توانیم که آب هم
خریده کنیم تا بنان چه رسد و بعضی گویند که این مثل
نیست بلکه مقوله ایست صرف برای اظهار فرق آب
و نان که اگر نان میسر نیاید انسان نمی میرد لیکن
بهم نرسیدن آب او را هلاک می کند ملخص اینست که تا استعمال
اهل الذکر را لطیف دانیم (اردو) دکن میں
کہتے ہیں ؏ روٹی نہ سہی اگر پانی بھی نہ ملے تو چین کیونکر

بینائش | اصطلاح - بہار ذکر این کرده
از معنی ساکت و بہ نقل سند علی خراسانی حاطب اللیل
است (سہ) می فروزد از چراغ دیده ما شمع طور
؏ بینش اهل محبت و اصل بینائش است ؏ مؤلف
عرض کند که (بینش) حاصل بالمصدر مصدر متروک
(بینشن) است که ذکرش به (بین) گذشت و این
مخفف (بینائیش) بحذف یک یاست بمعنی بینائی
او به شین (ضمیر غائب) (اردو) اس کی بینائی
اس کی بصارت اور بصیرت ۔

بینائی | بقول برہان بر وزن زیبائی (۱) بمعنی
دیده وری و بینندگی و فرماید که (۲) بمعنی چشم
صاحب سروری هم ذکر هر دو معنی کرده (سعدی
سہ) دیده را فائده آنست که دلبر بیند ؏ ور نه بیند
چه بود فائده بینائی را ؏ (ناصر خسرو سہ) بر حقیقت
نگاشته روز و شب ؏ جان و دل و دو گوش
و دو بینائی ؏ صاحب رشیدی همین گوید که
بینائی و بینش معروف و نگاه چشم نیز از آن اراده
کنند صاحب ناصری هم ذکر هر دو معنی کرده خان
آرزو در سراج گوید که بمعنی اول بصارت است
و معنی دوم مجاز آن مؤلف عرض کند که

اصل است بمعنی بصارت که بجایش گذشت و بینش
بمصدر ترندو پاژند اشاره آن همدر انجا مذکور
و (بینا) به الف آخر بر امر حاضرش افاده معنی فاعلی
کند چنانکه گذشت و (بینای) مزید علیه آن و (بینائی)
بزیادت یای مصدری بر همین مزید علیه بمعنی مصدری
فارسیان (بینش) را بمعنی بصیرت استعمال کنند و
(بینائی) را بمعنی بصارت و این فرق نازک محاوره
را محققین بالا ترک کرده اند (اردو) (۱) بینائی
بقول آصفیه فارسی - اسم مؤنث - بصارت
روشنی چشم - جوت - نظر (۲) آنکهه - مؤنث -

بینستن مصدریست ترندو پاژند را مرادف (بیدن)
که حالا متروک است و از مشتقات این امر حاضر
(بین) در استعمال باقی است و صراحت کامل بر
(بیندی) می آید (اردو) دیکهنا -

بیند بقول برهان بکسر اول وسکون ثالث و دال
(ابجد) بمعنی هستند که از هستی و بودن باشد صاحب
...ری هم این را آورده (انوری سه) چه

بزرگی بود در ان نه بیند که هم در پی آن آشیان
رها و اجای که صاحب ناصری گوید که بمعنی هستند و
باشند و این را ابیند هم گویند صاحب جامع الفرس
که بمعنی بوند و باشند که از بودن است صاحبان
هفت و انند هم ذکر این کرده اند و صاحب هفت
صراحت مزید کند که بسکون دوم و فتح سوم (۲)
مضارع دیدن **مؤلف** عرض کند که مبدل
بوند است ولیس که واو بدل شد به تحتانی چنانکه
انگول و انگیل و بمعنی این باشند آنانکه این را
بمعنی هستند گفته اند سکندری خورده اند و از قواعد
صرف زبان خبر ندارند هستند جمع هست است
بمعنی بوده اند متعلق به زمانه حال و بوند که اصل است
جمع مضارع باشد و آنچه بمعنی دوم است مضارع
(بینیدن) که صراحت آن بر (بیندی) می آید
و هیچ تعلق از مصدر دیدن ندارد (اردو)
(۱) رہین (۲) دیکھے - دیکھنا کا مضارع -

بیندن مصدریست متروک مرادف (بینستن)

علاوه بینیدن اسم این مصدر همان (بین) که بجایش
گذشت فارسیان بقاعدهٔ خود بزیادت علامت
مصدر (دن) بر اسم مصدر این را وضع کرده اند
و (بیند) مضارع این و (بیننده) اسم فاعل
و (بین) امر حاضر این و نیز امر حاضر (بینیدن) و
حاصل بالمصدر این (بینندگی) باقی مشتقات
این نیاید که کامل التصریف نیست آنانکه مشتقات
این مصدر را متعلق بمصدر (دیدن) کرده خواه
تبادل حروف را قائم کرده اند سکندری خورده اند
و از حقیقت خبر ندارند (اردو) دیکهنا ـ

بینیدی | بقول بهار دانند صیغهٔ ماضی است
و ریشه افادهٔ معنی مضارع کند (وارسته هروی
...) رخصت اینک فتانی دهی اروالـه را کو
بینیدی نوع که سیلابی و ... ماضی است که صاحب
... فرماید که ... که ... صیغهٔ ماضی است
... از این متقطع ... حال مستفاد می شود و
بینیش را متعلق می داند بمصدر دیدن گشت

عرض کند که این را هیچ تعلق با مصدر دیدن نیست
بلکه با (بینیدن) که بجایش می آید و آن مزید علیه (بیندن)
است که گذشت بزیادت تحتانی معروف میان
اسم مصدرش (بین) و علامت مصدر (دن)
و (بینید) ماضی مطلق آن و (بیند) مخفف بینید
ماضی مطلق پس وارسته هروی بر همین ماضی مخففه یای
مجهول بقاعدهٔ فارسی زیاده کرده چنانکه (دیدی)
بمعنی می دید ـ صاحب بهار عجم (بینیدی) را که ماضی
نوشت غلط کرد و استعمال این که بمعنی مضارع
دانست سکندری خورد و بر بعضی شعرا از غور کار
نگرفت از همین استعمال فارسیان متحقق شد که
استعمال (بیند) در فارسی زبان بدو معنی یکی مضارع
مصدر (بیندن) و (بینیدن) و دیگری مخفف
ماضی مطلق بینیدن که بینید است قائل (اردو)
دیکهتا ـ دیکها هوتا ـ

بینش | صاحب رشیدی (۱) بمعنی معروف
دانند و فرماید که (۲) نگاه چشم نیز از آن اراده کنند

صاحبان اسند و اوادر ہم ذکر ہر دو معنی کردہ اند مؤلف عرض کند کہ حاصل بالمصدر (بینیدن) بمصدر زند و پاژند است از قبیل روش و طپش و آمیزش چنانکہ حاصل بالمصدر (بنیدن و بینیدن) بینش است فارسیان استعمال این اکثر بمعنی بصیرت کنند و کم برای بصارت و برای بصارت بشعر استعمال بینائی بنظر آمده و معنی دوم مجاز است و استعمالش از نظر ما نگذشت طالب سند استعمال می باشیم کہ محققین اہل زبان از معنیش ساکت اند و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند (ظہوری ساقی) چہ بینش است کہ این بال بستگان دارند بچشم دام تو خورشید گروه اند دانہ تو ۔ (اردو) (۱) بصیرت (دیکھو بصیرت) مؤنث ۔ بینش کا استعمال بمعنی بصیرت کر سکتے ہیں (۲) آنکھ ۔ مؤنث ۔

(۱) بی نشان (۱) بمعنی بی نام و نشان و گمنام **(۲) بی نشانی** و (۲) بزیادت یای مصدری بمعنی گمنامی (ظہوری سہ) نیست و گمنامی از من ناموتر دیگری ہم بی نشان گردیده ام از نامہ عنوان برگرفتہ (والہ سہ) روشناسان کنج عزلت را بہ پای نشانی کند نشان دگر ۔ (اردو) (۱) ایسے نام ولی نشان بقول آصفیہ گمنام (۲) گمنامی مؤنث ۔

بینش بخشیدن بر کسی مصدر اصطلاحی بمعنی بصیرت عطا کردن و متنبہ کردن است چنانکہ در کلام ظہوری استعمال این است (سہ) غبار راه تو بر سرمہ بخت این بینش ۔ فکن ۔ بہ خط ۔ تیا سیگوہی ۔ (اردو) بصیرت عطا کرنا ۔ تنبیہ کرنا ۔

بی نصیب اصطلاح بمعنی بدقسمت و واژون طالع و بد اختر (ظہوری سہ) آن امید کہ سازند سیر حسرت شان ۔ بجوان کام نشانہ ۔ بی نصیبان دنیا ۔ (والہ سہ) بی نصیب اند از تغافل دیگران ۔ تو دیدن از ما برنداشت ۔ (انوری سہ) خوان جود تو زیر چرخ کاسہ شکل آراستست است ۔ کو اینہا نا خوان بی نصیب از جود راخوان کہ ازاستغنی ۔ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است

(اردو) بے نصیب بقول آصفیہ۔ بدبخت بدقسمت۔ نربھاگا۔

بی نظیر | استعمال۔ بہار بمعروف قانع بمثل انند بحوالہ فرہنگ گوید کہ بمعنی بی مثل و بی مانند است مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس باشد (انوری ؎) یک صراحی بادہ مان دہ بلیش نہ کہ در دو باشد نیست کاری بی نظیر کہ۔

(اردو) بے نظیر (دیکھو بے مثال)

بی نعل بودن | مصدر اصطلاحی۔ بقول ملحقات برہان و بحر کنایہ از بی برگ و بی سامان و بی سرانجام بودن مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی این مخصوص است با اسپ و مجازاً بمعنی عام مستعمل شد۔

(اردو) بے سروسامان ہونا۔

بی نفس | استعمال۔ بقول بہار و انند آنکہ دم نداشتہ باشد (صائب ؎) نیست مارا بجز خموشی لذتی از زندگی کہ با بجان بی نفس مانند ماہی زندہ ایم کہ مؤلف عرض کند کہ بفتح فاست و موافق قیاس (اردو) بے دم بقول آصفیہ

بینک | بقول بہار و انند بحوالہ ملحقات بمعنی مردمک چشم صاحب نوادر ہم بذیل بین ذکر این کردہ۔ مؤلف عرض کند کہ کاف نسبت است کہ بر لفظ بین زیادہ کردہ اند دیگر ہیچ چنانکہ سنگک بمعنی حقیقی این منسوب بہ بصارت و کنایہ از مردمک (اردو) مردمک۔ مؤنث دیکھو انگورک کا نمبر (۱)

بینک چشم | اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان و بحر بمعنی مردمک چشم مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این بصارت چشم و کنایہ از مردمک۔ مرکب اضافی است (اردو) دیکھو بینک۔

بی نم | استعمال۔ چیزی کہ در وی نم نباشد (ظہوری ؎) خوشم کہ دیدۂ بی نم در آب گردید است ز شور ریزش قطرہ ہر سو حباب گردید است کہ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است

(اردو) بے نم کہہ سکتے ہیں وہ چیز جس میں نمی اور تری نہ ہو۔

بی نماز استعمال. بقول بهار (۱) زن حائض ذکر فرماید که این از اهل زبان بوضوح پیوست و (۲) کنایه از بی رحم و ناخدا ترس (صائب ـه) حذر ز رفتهٔ آن چشم بی نماز کنید ٭ ز میزبان سیه کاسه احتراز کنید ٭ و شارحش می نویسد که ظاهراً تحریف است و صحیح (نیم باز) معلوم می شود. مؤلف عرض کند که معنی دوم اضافه مطبع نولکشور می نماید که این در دیگر نسخهٔ بهار عجم مطبوعهٔ مطبع سراجی یافته نمی شود و طبع آزمائی شارح خبر میدهد ازینکه ذوق شعر ندارد و در کلام صائب همانا (بی نماز) است نه (نیم باز) و مضمون شعر و سیه کاسگی میزبان هم (نیم باز) را نمی خواهد و نظر بر سند صائب ما (بی نماز) را اینجا بر سبیل مجاز بمعنی فاسق گیریم و جا دارد که [کلام?] صائب هم بی نماز بمعنی اوّل باشد. (اردو) (۱) وه عورت جسکو حیض آیا هو (۲) [illegible] فاجر گنه گار.

بی نمازی اصطلاح. بقول برهان و جامع کنایه از حیض آمدن زنان. صاحب جهانگیری در ملحقات گوید که کنایه از حیض زنان (شرف شفروه ـه) ز مردی تو چنان شرم داشتند سباع ٭ که شرزه دیده چو خرگوش بی نمازی زن ٭ صاحب رشیدی هم این را آورده و ارسته این را بمعنی حیض گوید (طغرا ـه) و لیشب که دختر رز بی پرده جلوه گر شد ٭ نزدیک ما نیامد از دست بی نمازی ٭ صاحبان بحر و سراج و بهار عجم همزبانش. مؤلف عرض کند که کنایه از حالت حیض است. تعریف همه محققین درست نیست (اردو) حالت حیض. مؤنث.

ببینیم شتر کدام پهلو می نشیند مثل. صاحب محبوب الامثال ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت. مؤلف عرض کند که بجائی که انتظار برای تصفیهٔ چیزی می باشد این مثل را می زنند و معاصرین عجم هم این را بر زبان دارند

(اردو) ''دیکھو اونٹ کس کل بیٹھے'' یا ''اونٹ کس کروٹ بیٹھے'' (محبوب الامثال) جناب امیر مینائی نے امیر اللغات مین فرمایا ہے۔ (اونٹ دیکھئے کس کل بیٹھتا ہے'' یعنے کسی معاملے کی نسبت کہتے ہین کہ دیکھا چاہیے کیا ظہور مین آئے اور انجام کار کیا ہو (جرات سے) کیا دکھاتا ہے یہہ چرخ بے مہار دیکھئے بیٹھتا ہے اونٹ کس کل دیکھئے ہم آپ ہی نے فرمایا ہے کہ کل کی جگہ پہلو اور کروٹ بھی کہتے ہین (نصیر سے) گرچہ مجنون نے کہا ناقہ سے یہ اے ساربان ہم ایکدن لیلی سے کچھ تو ہمارے واسطے ہم دل مین اسکے پرچہ ڈلکا رہا اب دیکھئے ہم بیٹھتا ہے اونٹ کس پہلو ہمارے واسطے

(الف) بی نمک | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ ... (۱) ہمزہ صاحب تحقیق الاصطلاحات ... کہ نامرغوب (صائب ...) کنند بی نمکان در شراب ... نمک ... مجلس می راہ ہوشیاران ... مؤلف عرض کند کہ (۲) اسم فاعل ترکیبی یعنی کسی کہ ذوق چیزی ندارد و شعر صائب سند ہمین است و بی نمکان کہ جمع بی نمک است بہ ہمین معنی مستعمل (ظہوری سے) ہزار سینۂ بی کینہ ریش شد از نمک ہم بردی بی نمکان خندہ چند شور مکن ہم و از ہمین است

(ب) بی نمکی کردن | بقول برہان کنایہ از بی مزگی و بیوضعی و بی وفائی کردن صاحبان بحر و بہار و سراج و (جہانگیری در ملحقات) ہم ذکر این کردہ اند (اردو) الف (۱) ہمزہ بقول آصفیہ۔ الونا پھیکا۔ بے مزہ (۲) وہ شخص جس کو کسی بات کا ذوق نہ ہو (ب) بے مزگی کرنا۔ بے وفائی کرنا۔

بینندہ | بقول برہان با نون دیگر بر وزن زیبندہ (۱) بمعنی شخص بینا و (۲) صاحب وقوف و عاقبت اندیش و (۳) چشم صاحب جہانگیری در ملحقات با معنی سوم قانع (فردوسی سے) مرا آرزو نیست از چہر او ہم کہ بینندہ بر دارم از چہر او ہم صاحب ... و بہار و انند و ہفت ہمزبانش مؤلف عرض کند

که اسم فاعل مصدر (بینیدن و بینیدن) است و معنی اوّل و سوم حقیقی است و معنی دوم کنایه باشد (اردو) (۱) دیکھنے والا (۲) صاحب بصیرت۔ عاقبت اندیش (۳) آنکھ۔ مؤنث۔

بی ننگ استعمال۔ بقول برہان و ہفت (۱) بمعنی بی عیب و عار و (۲) بی وقار چه ننگ بمعنی عیب و عار است **مؤلف** عرض کند که معنی اوّل حقیقی است و معنی دوم مجاز آن که کسی که ننگ و عار ندارد بی وقار هم باشد (اردو) (۱) بے ننگ و ناموس بقول آصفیه بے شرم۔ بے حیا۔ بدچلن۔ بدوضع۔ آزاد (۲) بے عزت۔ بے آبرو۔

بینو بقول انند و مؤید بالکسر و ضمّ نون حشرات چاپ بسته که هنوز مسکه از وی بیرون نیاورده باشند **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم بدین زبان ندارند و محققین اهل زبان ازین ساکت۔ مشتاق سند استعمال هم باشیم و اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) دهی بچا بچا ہوا دہی۔ مذکر۔ (دیکھو آصفیه مین چکّا)

بی نوا اصطلاح۔ بقول بحر و رشیدی و جهانگیری درمانده۔ صاحب سفرنگ بشرح هفتاد و هفتمین فقرهٔ (نامهٔ شت خشور افرام) ذکر این کرده۔ جهانگیری غیاث و انند و شمس هم این را آورده اند **مؤلف** عرض کند که (۱) بمعنی حقیقی بی صدا است و (۲) مجازاً بمعنی بی ساز و سامان مراد از درویش و مفلس۔ (صائب ۵) نی درین بستان ما تا برگ دارد بی نواست ٭ برگ را از خود بیفشان گر نوایی بایدت ٭ (انوری ۵) آن روز که گنج حسن کردی ٭ ابریشم وثاق بی نوا را ٭ (اردو) (۱) بے آواز۔ بے صدا (۲) بے نوا اور بے برگ و نوا۔ مفلس۔ فقیر کے لیے کہہ سکتے ہیں۔ درمانده۔ بے سہارا۔ درویش۔

بی نوائی اصطلاح۔ بقول انند و بهار بی سامانی و بی آوازی و فرماید که بالفظ کشیدن مستعمل **مؤلف** عرض کند که بزیادت یای زائد (بی نوای) مرادف (بی نوا) است و این بزیادت یای مصدری بران موافق قیاس است

(صائب ۵) خرابی باعث تعمیر باشد بی نوائی را که کوری کاسهٔ دریوزه می گردد گدائی را (اردو) بے نوائی۔ مؤنث۔ بے سروسامانی مفلسی۔ تونگری کی ضد۔

بی نور استعمال۔ بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ بمعنی بی فروغ **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی است و بر زبان معاصرین عجم ہم مستعمل و مراد از بی رونق است (اردو) دیکھیے فروغ

بی نور کردن مصدر اصطلاحی بقول بحر و ملحقات برہان (۱) کنایه از کشتن و فرونشاندن شمع و چراغ بہار اسند و مؤید (بی نور کن) را بحوالهٔ قنیه بمعنی بمیران و بی آب کن و روشنائی دور کن نوشته اند **مؤلف** عرض کند که بقول شان معنی این مصدر (۲) بمیراندن و (۳) بی رونق کردن ہم موافق قیاس است (اردو) (۱) چراغ بجھانا۔ گل کرنا (۲) مار ڈالنا (۳) بے رونق کرنا۔ بے نور کرنا۔

بی نوک اصطلاح۔ بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ بمعنی دوغی که در آفتاب خشک سازند **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم بر زبان ندارند اگر سند استعمال بدست آید اسم جامد فارسی قدیم توان گفت سکوت محققین اہل زبان تقاضای سند می کند (اردو) خشک دہی۔ مذکر۔

بی نوکر صاحبان انند و غیاث گویند بفتح نون و کاف تازی بمعنی شخص نوکری پیشه که بجا نوکر نباشد غلط است و نانوکر به ہمین معنی صحیح چه لفظ نا برای نفی بر مشتقات و صفات آید چنانکه نابالغ و نامسموع و لفظ بی بر اسمای غیر مشتق و صفات آید مثلاً بی شعور و بی ہنر و بی زر **مؤلف** عرض کند که این کلیه غیر مسلم است که محاورهٔ زبان برخلاف این ہم بکثرت یافته شده چنانکه ہمدرین باب گذشت و (بی نوکر) را از زبان معاصرین عجم ہم نشنیدیم بلکه غیر ملازم مستعمل است (اردو) غیر ملازم۔ وہ شخص جو نوکر نہ ہو۔ دکن میں اسکو بے روزگار کہتے ہیں۔ مذکر۔

بلینه | بقول بهار و انند و وارسته جامه کن حمام (شفیع اثر در هجو حمام ه) ندارد بلینه آن تنگ ما وا * بسان کفش بیش از یک قدم جا * و دو بلینه عدم از بیش بلینه * بوره یاریک تا پای خزینه * (افضل ثابت ه) داغ دل از عدم چشم برون آورد دود * گرم شد از آتش گلخن هوای بلینه ام * **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است و مراد از جائی که بعد از حمام دران جامه می پوشند (اردو) وه مختصر مقام جو حمام سے متصل ملبوس پہننے کے لئے ہوتا ہے مذکر

بی نهایت | استعمال - بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بمعنی بی حد و بی پایان **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است و (بی نهایتی) بزیادت یای مصدری از همین است بمعنی بی پایانی (انوری ه) بلکه از بی نهایتی جو ابد * گر نگنجد درو دو خنده بی * (اردو) بے پایانی - مؤنث -

بینی | بقول انند و بهار بالکسر ترجمهٔ الف و ظاهر امرکب است از بین بمعنی بینش و یای نسبت زیرا که این عضو مرئی می شود یا آنکه متصل بچشم که محل بینش است واقع شده بهر تقدیر از تشبیهات است الف - انگشت - خامه - قلم نرگس (لاادری ه) مابین دو عیدین یار از نون تا میم تو بینی گلی کشیده بر صفحهٔ سیم * نی نی غلطم که از کمال اعجاز * انگشت نبی است ماه را کرده دو نیم * (محسن تاثیر ه) چه بینی خامهٔ سحر طرازی * بهار نسترن را نیم بازی * (لاادری ه) قلم نرگس است بینی یار * چهرهٔ او گل همیشه بهار * **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان دانیم و بزیادت یای نسبت بر بین که بمعنی بصارت است بمعنی لفظی این منسوب به بصارت گیریم که چیزی که نگاه بدان اول رسد بینی است (اردو) ناک - بقول آصفیه - مؤنث -

بی نیاز | اصطلاح - بقول برهان (۱) بمعنی غیر محتاج * (۲) توانگر و بی احتیاج چه نیاز بمعنی

احتیاج است صاحبان بحر و اننڈ و بہار و ہفت ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب بحر بمعنی دوم قانع **مؤلف** عرض کند کہ معنی اوّل حقیقی است و موافق قیاس و معنی دوم مجاز آن (صائب) بی نیاز از نالہ ہا باشد چو نی ماہ تمام ٭ ساقی چون افتاد سیمین حاجت خلخال نیست ٭ (والہ) آن حسن بی نیاز و دل ما نیاز مند ٭ گوہر گران و طبع خریدار نازکست ٭ (اردو) بے نیاز بقول آصفیہ (۱) بے پروا۔ لالچی (۲) غنی۔ غیر محتاج۔

بی نیاز کردن استعمال بمعنی بی پروا و بی احتیاج و توانگر کردن است (صائب) کرد صائب شعر تر از آب خضر ہم بی نیاز ٭ مصرع تہیدکہ سبز از تر زبانی شد مرا ٭ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بے نیاز کرنا۔ بے فکر کرنا۔ توانگر کرنا۔ (۳۲۰۰)

بی نیازی استعمال۔ بقول ہفت و مؤید (۱) بمعنی بی احتیاجی و (۲) غیر محتاجی و توانگری

مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است کہ یای مصدری بر (بی نیاز) زیادہ کردہ اند و بس (صائب) سکہ توکل کی پی سر زہنما گیرد ٭ زمین بی نیازی نیست ممکن نقش پا گیرد ٭ (انوری) اگرچہ ہست بضاعت بضاعت مزجاۃ ٭ بہ بی نیازی خود شکر این زمین بہ بیند ٭ (اردو) بے نیازی کہہ سکتے ہیں بمعنی (۱) بے احتیاجی (۲) توانگری۔ مؤنث۔

بینی بند اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بانگریزی نوعی از نقاب زنان **مؤلف** عرض کند کہ آن نقاب کوچکی کہ در برقع بالای چشم باشد کہ بینی پنہان شود یعنی زنان عجم برقعی می دوزند کہ ہمہ جسم را می پوشد و برای چشم پارہ جداگانہ از پارچہ مشبک درست می کنند کہ از جبین تا بینی آویزان می باشد و کنارۂ زیرین آن را قریب بینی با برقعہ مذکور بواسطۂ دو تکمہ واصل می کنند (اردو) بینی بند فارسیون نے جالی کے اس نقاب کو

کہا ہے جو برقع میں پیشانی سے لٹکایا جاتا ہے اور
ناک پر ختم ہوتا ہے۔ مذکر۔

بینی در اصطلاح۔ خان آرزو و چراغ
ہدایت گوید کہ باضافت چوبیکہ بر تختہ در نصب
کنند تا ہر دو تختہ چوب بہم بستہ شود و مضبوط
گردد و یکی بر دیگری باشد (تاثیر ؎) کار
کشایان زہادات مصنوعند بینی در آفت
رعافنا ندارد ؎ و ہمی فرماید کہ بینی در را انکار گشا
گفتن خالی از تعقیدی نیست صاحبان بحر و انند و بہار
و عجم ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ
موافق قیاس است (اردو) (دروازے کی
بینی) دکن میں بھی استعمال ہے یعنی وہ تختہ جو ایک پٹ
پر اس غرض سے نصب کیا جاتا ہے کہ دروازہ
بند ہونے کے بعد دونوں پٹ کے درمیان شگاف
باقی نہ رہے۔ مذکر۔

بینی درہ اصطلاح۔ بقول انند بحر الفرہنگ عجائب
فرہنگ بالکسر و فتح دال و رای مہملتین نام بینی و
وپرہ بینی و منخر مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت
درہ بینی و موافق قیاس است (اردو)
منخر بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ نتھنا۔
سوراخ بینی۔ ناک کا چھید جب دونوں نتھنے
کہنے منظور ہونگے تو منخرین کہینگے۔

بینیدن مصدر ییست متروک کہ حقیقت
ماخذ این بر (بینیدن) و (بینیدی) بیان کردہ ایم
از حسن التصریف است (اردو) دیکھو بینیدن
و دیدن۔

بینی زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر
و بہار و انند کنایہ از انکار کردن (مولوی معنوی
؎) چون اشارت ہاش را بر جان نہی ؎ در وفا
آن اشارت جان دہی ؎ پس اشارتہای اسرار
دہم ؎ تا نہ بر داری تو گامت دہم ؎ در بیانش
را بینی زنی ؎ مرد پنداری و چون بینی زنی ؎ مؤلف
عرض کند کہ عجمیان بحالت انکار چیزی بینی را
حرکت میدہند و این علامت نفرت از انست

وازہمین عادت این مصدر مرکب قائم شد (اردو) انکار کرنا۔ صاحب آصفیہ نے (ناک چڑھانا) پر فرمایا ہے ناپسند کرنا اور یہی معنے (ناک سکیڑنا) کے ہیں۔

بینی کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر وبہار وانند کنایہ از غرور وتکبر کردن (مولوی معنوی ؎) شکر کن غرہ مشو بینی مکن ٭ گوش دار و ہیچ خود بینی مکن ٭ ہر کسی کو از حسد بینی کند ٭ خویش را بی گوش و بی بینی کند ٭ **مؤلف** عرض کند کہ این مخفف خود بینی کردن است دیگر ہیچ (اردو) ناک چڑھانا۔ بقول آصفیہ غرور کرنا۔ نخوت سے خاطر میں نہ لانا۔ کراہت کی نظر سے دیکھنا۔

بینی کوہ اصطلاح۔ بقول وارستہ برآمدگی سر کوہ کہ آن را در تازی قلہ خوانند (سلیم ؎) بروی پیش بینی از بس ضعف واندوہ ٭ کشیدہ تیغ ہمچون بینی کوہ ٭ و فرماید کہ ہمین را تیغ کوہ گویند۔ صاحبان بحر وبہار وانند ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ہم این را آوردہ و صاحب بول چال صراحت مزید کردہ کہ سنگی از سنگہای کوہ بیرون آمدہ باشد مثل ایوان آن را بینی کوہ گویند **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) پہاڑ کی وہ چٹان جو مثل برآمدے اور ایوان کے باہر نکلی ہوئی ہو۔

بیو بقول برہان وجامع بفتح اوّل وضم ثانی وسکون واو مجہول (۱) بمعنی عروس باشد و بکسر اوّل وسکون ثانی مجہول و واو (۲) کرمکی باشد کہ جامہ پشمین وکاغذ را بخورد و ضائع کند۔ صاحب سروری گوید کہ بمعنی اوّل (بیوک) بہ کاف ہم گویند (حکیم سنائی ؎) بر بی گرگنی بفر وی خوی ٭ از خلاف خسورہ ننگ بیوی ٭ و ہم او ذکر معنی دوم کردہ می فرماید کہ چو وزن دیو کرمی است کہ آن را بید ہم نامند (فخر الدین ابو المعانی ؎) ز عدلش گرگ با صد حیلہ و ریو ٭

نهان گردد به پشم میش چون بیو ها صاحب رشیدی بذکر معنی اول فرماید که بیو و بیوک مرادفش (بیوگانی)
بمعنی عروسی و ذکر معنی دوم هم کرده از پور بها سند دهد (ﷺ) شهاب تلا و رز تو دیو به بو به پشم زنخدانت
در بیو به ها (آذری ﷺ) زعنکبوت فلک رشتهای آتش رنگ ها بتافت دز لف آن برگلیم شب ز دیو ها
صاحب ناصری هم ذکر هر دو معنی کرده خان آرزو در سراج بر معنی اول قانع مولف عرض کند که بمعنی
اول بیو اسم جامد فارسی زبان است بمعنی زن عروس و زنی که در کم سنی کد خدا شود و آنرا به کاف
تصغیر بیوک نامند و انچه به واو عوض موحده می آید مبدل این چنانکه آب و آو و بمعنی دوم مبدل
بید باشد که بر معنی چارمش گذشت و اشاره این هم همدر انجا مذکور و محققین فارسی برای سند تبدیل
دال با واو همین را بسند گرفته اند دکا لیده دکا لیوه هم تمثیل همین تبدیل است وحقیقت این کرگاه
هما نجا بیان کرده ایم (اردو) (۱) دلہن بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مونث۔ عروس۔ بہو۔
نبڑی۔ بانو (۲) دیکھو بید کے چوتھے معنے۔

بیوار | بقول برہان بروزن دیوار عدد ده هزار را گویند و بانیمعنی بحذف الف هم آمده صاحب
سروری بذیل بیور از (سراج سکزائی) سند این آورده (ﷺ) از همت تو کی سزد آخر که بنده را ها
هر سال عشر الف ز بیوار می رسد ها صاحبان رشیدی و ناصری و جامع وانند و هفت و سراج ها
هم ذکر این کرده اند مولف عرض کند که بیور که بهمین معنی می آید مخفف این است چنانکه معاصرینما
بجمی گویند جز این نیست اسم جامد فارسی قدیم است (اردو) دس ہزار۔

بیواره | بقول برہان با ثانی مجہول بروزن بیچاره (۱) بیکس و غریب و تنها و بی قدر و مرتبه و بی اعتبار
را گویند و (۲) چوبی که بدان گلوله خمیره نان تنک سازند۔ صاحب سروری بمعنی اول قانع

بنظر آمده **مولف** عرض کند که مجاز معنی دوم است و آنچه به نون دوم مستعمل باشد مبدل این چنانکه ادیکھ
واو آنچ (اُردو) جواب - مذکر -

پیواسطه | استعمال - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بے وسیلہ و بی ذریعه **مولف** عرض کند که موافق قیاس است (انوری سه) بی واسطۂ بدہش غیر از جنبش روم وقرار چین (اُردو) بے وسیلہ بے ذریعہ کہہ سکتے ہین -

پیوان | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر بمعنی اجازت دہندگی **مولف** عرض کند که وآن بمعنی نگہبان می آید و این بمعنی لفظی بی نگہبان وبی مانع است وکنایه از اجازت - دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده ومعاصرین عجم برزبان ندارند پدون سند استعمال تسلیم نه کنیم (اُردو) اجازت - مونث -

(الف) **پیوباریدن** | مصدر اصطلاحی بقول برہان بکسر اول وثالث مجهول بروزن فرو باریدن باچادیده فرو بردن را گویند که بعربی بلع خوانند و بفتح ثانی هم آمده که بروزن شکم خاریدن باشد

واین اصح است چه در اصل این لغت (باو باریدن) بوده است همزه بیا بدل کرده اند پیوباریدن شده و (او باریدن) بفتح همزه بمعنی ناچاویده فرو بردن وبلع کردن باشد وهم او - - - - - - -

(ب) **پیوبرد** | را آورده گوید که بکسر اول وضم یای تحتانی بروزن پی فشرد (۱) ماضی (پیوباریدن) است (۲) بمعنی مصدر ہم و فرماید که درین لغت همزه را بیا بدل کرده اند همچون بیند آختن که اصلش (بر انداختن) بود - صاحب رشیدی بر (الف) می فرماید که بیان (او باریدن) که گذشت - صاحب ناصری ذکر الف وب هر دو کرده بی را ماضی الف قرار می دهد وبرای الف از حکیم ناصر خسرو سندی آورده (سه) یک گروه از کریم طبعی خویش ٭ مردمی را بجان خریدارند ٭ همچو ماهی یکی گروه از حرص ٭ یکدگر را همی پیوبارند ٭ صاحب جامع بذکر الف گوید که بمعنی گرسنه کالا خورده

(حکیم اسدی ؎) بدو گفت کز خانہ آوارہ ام ٭ ز ایران یکی مرد بیوارہ ام ٭ صاحبان رشیدی و انند و بہار و سراج و جامع ہم ذکر این کردہ اند مولف عرض کند کہ بہر دو معنی اسم جامد فارسی زبان است یکی از معاصرین عجم می فرماید کہ فارسیان الف اول (آوارہ) را بہ تحتانی بدل کردہ اند چنانکہ (تازانہ) را (تازیانہ) کردند و معنی اول حقیقی است و اثر این تبدیل باشد کہ در معنی اول ہم آوارگی باقی ماند و بعضی گویند کہ وارہ در فارسی زبان مقدار را گویند پس معنی لفظی این بی مقدار است و کنایہ از بیکس و بیچارہ و غریب و معنی دوم مجاز معنی اول است و بس (اردو) (۱) دیکھو بیچارہ (۲) بیلن مذکر۔ دیکھو (اسباب نورد مانند)

بیواز | بقول برہان و رشیدی و جامع یای ثانی مجہول بر وزن شیراز (۱) شپرہ را گویند کہ آنرا مرغ عیسی ہم خوانند و بعربی خفاش بجای حرف اول بای فارسی ہم آمدہ صاحب ناصری می فرماید کہ این را بیوازہ ہم گویند مولف عرض کند کہ اصل این (بی آواز) بود الف ممدودہ حذف شدہ مخففش بیواز ماند معنی لفظی این چیزی کہ آواز ندارد و کنایہ از شپرہ کہ پرید نش مطلق آواز نمی دہد و آنچہ بہ بای فارسی می آید مبدل این چنانکہ اسب و اسپ (اردو) چمگادڑ۔ دیکھو بازپرہ کا نمبر ۲-

(۲) بیواز- بقول برہان و سروری و رشیدی و جامع بمعنی اجابت و قبول ہم آمدہ مولف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است (استاد بہرامی ؎) بامید رفتم بدرگاہ او ٭ امید مرا جملہ بیواز کرد ٭ (مولوی معنوی ؎) در جہان روح کی گنجد بدن ٭ کی شود بیواز ہم فرہای ٭ (اردو) اجابت بقول آصفیہ قبولیت عربی۔ مونث-

(۳) بیواز- بقول برہان و سروری و جامع بمعنی پاسخ و جواب و باین معنی بجای حرف ثانی نون ہم

پشمینه خوار نیز - خان آرزو در سراج ذکر (الف) کرده گوید که (بر داو باریدن) یای زائد آمده بسبب آن الف بیا بدل شد چنانکه قاعدهٔ فارسیان است صاحب بحر بر الف گوید بکسر اول (د) واو مجهول است کامل التصریف که مضارع این (دیو بارو) آمده و فرماید که - - - - - - - - - - -

(ج) **بیوبردن** هم بهمین معنی مصدر نیست کامل التصریف که مضارعش (دیو برد) باشد - صاحب نوادر همزبانش **مولف** عرض کند که حقیقت الف همان است که محققین بالا ذکرش کرده اند که اصلش (داو باریدن) است و صراحت ماخذ (داو باریدن) بجایش گذشت (ب) با الف هیچ تعلق ندارد که ماضی مطلق (ج) باشد بضم موحده و سکون رای مهمله و مضارعش بفتح موحده و رای مهمله محققین بالا سکندری خورده اند که (ب) را متعلق به الف کرده اند و اصلاً بمعنی مصدر نباشد و (ج) مصدر نیست مستقل و مخفف (الف) بحذف

الف پنجم و تحتانی هفتم - و ظاهراً همین قدر راست تحقیق (ما) و (ج) بلحاظ ماخذی که بر (داو باریدن) گذشت ولیکن یکی از معاصرین عجم بنسبت (ج) گوید که (دیو) در فارسی قدیم بمعنی داخل است و لغت ژند و پاژند باشد و فرماید که بهمین معنی گره گی را هم نام کردند که داخل پشمین و کاغذ جای اوست ما این را تسلیم نه کنیم و ماخذ بیو بمعنی دومش که گذشت بهتر ازین ماخذ است بالجمله مقصود ما این است که (دیو بردن) یعنی (دیو بردن) بمعنی حقیقی است و خیال ما این را بدین وجه تسلیم نمی کند که بیو بمعنی داخل بجایش مذکور نشد و همه محققین ازین معنی ساکت اند اگر این را تسلیم کنیم یای اول زائد بنا شد بلکه اصلی و الله اعلم بحقیقة الحال - و آنچه صاحب جامع بذیل الف بمعنی کرمک کاغذ و پشمینه را نوشته غلطی اوست که غور بر لفظ نکرده و خلاف قیاس است (اردو) الف و ج دیکھو باریدن (ب) ماضی اور مضارع ہے ج کا -

بیوتات نویسی	اصطلاح ہمان بیوتات نویسی	کہ اشارۂ این درانجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بیوتات نویسی۔

بیور بقول برہان ورشیدی وناصری وجامع وسراج دانند وہفت بروزن زیور بکسر اول و فتح ثالث (۱) بمعنی دہ ہزار صاحب سروری از حکیم فردوسی سند دہد (ے) کجا بیور از پہلوانی شمار ۴ بود در زبان دری دہ ہزار ۴ مولّف عرض کند کہ ما اشارۂ این بر (بیوار) کردہ ایم (اردو) دیکھو بیوار

(۲) بیور - بقول برہان وسروری ورشیدی وناصری وجامع وسراج دانند وہفت نام ضحاک را نیز ہم ہست واورا (بیوراسپ) می خواندہ اند وبتخفیف (بیور) ہم خوانند لیکن صاحب فرہنگ با یای بفتح وضم ثانی آوردہ است (سراج سگزی ے) نہ من عیش دارم زجمشید فر ۴ کہ بیرید بیور میانش بہ ارّہ مولّف عرض کند کہ درانجا ہمین قدر کافی است کہ مخفف (بیوراسپ) است کہ می آید (اردو) دیکھو (بیوراسپ)

(۳) بیور - بقول برہان وسروری وجامع وسراج دانند وہفت گردگان و بادام وپستہ را نیز گفتہ اند کہ مغز آنہا تیز وضائع شدہ باشد مولّف عرض کند اسم جامد فارسی قدیم است بعض گویند کہ تخصیص با مغز بادام وپستہ وگردگان نباشد ہمہ اقسام مغزیات ضائع شدہ را فارسیان بیور گویند (اردو) وہ مغزیات جن کے بگڑجانے سے ذائقے مین تیزی پیدا ہوگئی ہو۔ مذکر۔

بیوراسپ بقول ناصری بدیل (بیور) لقب	آن بیوراسپ تندخو کز کبر گل تمود بود ۴ خار وخسک
ضحاک زیراکہ دہ ہزار اسپ داشتہ صاحبان رشیدی	در چشم او اکنون ببا بیور نگر ۴ مولّف عرض
وبرہان ہم بدیل بیور ذکر این کردہ اند وصاحبان	کند کہ موافق قیاس است (حکیم خاقانی ے)
جامع وسروری ذکر مستقل این کردہ (ناصری ے)	دوش محمّد از در مہر نبوت است ۴ آن دوش بیوراسپ

اند و جامع اند ... (اُردو) ضحاک کا لقب فارسی
میں بیوراسب ہے۔ مذکر۔

بیورپموز | اصطلاح۔ بقول شمس بفتح و تبدیل
بضم اول بمعنی علف مولف عرض کند که پرموز
بمعنی علف بجای خورش می آید و بیور بمعنی شوش
که مغربیات ناقص را نام است پس محقق فی تحقیق
این مرکب را بمعنی حقیقیش دیده باشد و غور بر
معنی ترکیبی نکرده باشد که بمعنی علف مجرد نوشت
ازینجا ست که دیگر همه محققین اهل زبان ازین مرکب
ساکت اند (اُردو) ناقابل ترجمه۔

بیورد | بقول برهان با ثانی مجهول بروزن بیدرد (۱) نام مبارزیست که افراسیاب بدو پیران
داده بود (۲) نام شهریست در خراسان مشهور به باورد صاحبان رشیدی و ناصری و جامع ذکر
این کرده اند بدین صراحت که ابیورد شهر معروف است بنا کرده او۔ خان آرزو در سراج می فرماید
اند شهور است بیورد بمعنی دوم مخفف ابیورد باشد۔ و شهر مذکور را منسوب به مبارز مذکور نمودن
استبعادی دارد۔ مولف عرض کند که وجه تسمیه معنی اول متحقق نشد و حقیقت معنی دوم بر
ابیورد بگذشت و اشاره این همه را انجا مذکور (اُردو) (۱) بیورد ایک پهلوان کا نام ہے
جو افراسیاب کے زمانہ میں تھا۔ مذکر (۲) دیکھو ابیورد۔ مذکر۔

بیورسپ | اصطلاح بقول برهان و هفت
به بای عربی و بقول انند به بای فارسی دوم مراد
بیوراسپ که گذشت۔ مولف عرض کند که بحذف
الف تبدیل موحده به بای فارسی یا بالعکس آن مخففش
چنانکه تب و تپ و اسپ و اسب (اُردو)
دیکھو بیوراسب۔ مذکر۔

بیوس | بقول برهان بفتح اول بروزن عروس (۱) طمع و خواهش و امید و (۲) امیدواری
باشد بمعنی انتظار بهر نوع که بوده باشد و (۳) بمعنی چاپلوسی و (۴) انتظار رحم۔ صاحب سروری

بر معنی اول و سوم قانع صاحب ناصری ذکر هر سه معنی اول کرده فرماید که بیوسنده بمعنی طمع کننده و بیوسنده بمعنی تواضع و چاپلوسی کننده و فرماید که اصل مصدر همه بیوسیدن است صاحب جامع متفق باین هر چهار معنی. خان آرزو در سراج می فرماید که بلوس به لام عوض تحتانی به همین معنی گذشت و ظاهرا به تحتانی تصحیف است و به بای فارسی هم می آید و آن غالباً صحیح نیست مولف عرض کند که این اسم مصدر بیوسیدن است و آنچه به لام عوض تحتانی گذشت تصحیف نباشد آن اصل است و این مبدلش چنانکه نال و نای. هیچگاه تصحیف نباشد مخفی مباد که معنی سوم اصل باشد و دیگر همه معانی مجاز آن و صراحت ماخذ بلوس بجایش گذشت (ابن یمین ۵) هر کرا همت بلند بود ؛ راه یابد به منتهای بیوس ؛ صاحبان موارد و نوادر بذیل مصدر گوید که اصل و صحیح (بیوسی) است به یای مصدری نه تنها بیوس و بسند دعوی خود از انوری سند دهند (۵) افسوس که عمر در بیوسی بگذشت ؛ وین عمر چو جان عزیزم از سی بگذشت ؛ اکنون چه خوشی دگر خوشی دست دهد ؛ صد کاسه بنانی چو عروسی بگذشت ؛ مولف عرض کند که غور نکرده اند وجود بیوس در فارسی زبان از تصدیق محققین اهل زبان و سند ابن یمین ثابت و بیوسی بیای مصدر هم چنانکه امید و امیدواری نمی دانیم که محققین بالا چرا بیوس را غلط و بیوسی را صحیح دانسته اند (اردو) (۱) طمع، خواهش، امید - مونث (۲) امیدواری - مونث (۳) چاپلوسی - مونث (۴) انتظار - مذکر -

بیوسپا بقول شمس مرادف بیوراسپ یعنی لقب ضحاک مولف عرض کند که دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت اند و خلاف قیاس نیست که مخفف همان بیوراسپ است بحذف رای مهمله والف. استعمال این از نظر ما نگذشت (اردو) دیکھو بیوراسپ -

(الف) بیوسد | الف بقول برہان بمعنی طمع
(ب) بیوسنده | کند و امید وار گردد مشتق
(ج) بیوسید | از بیوسیدن و ہم ازنسبت
(د) بیوسیدن | (ب) گوید که تواضع و چاپلوسی
کننده و امید وار شده و بر (د) می فرماید که بر
وزن خموشیدن بمعنی (۱) امید داشتن و امیدوار
گردیدن و (۲) طمع کردن و (۳) چاپلوسی نمودن
صاحب سروری ذکر (الف) کرده متفق با برہان
(حکیم عنصری ؎) نکند میل بی ہنر به ہنرش
که بیوسند ز ہر طعم شکر ۔ و ذکر (ب) ہم کرده
(سنائی ؎) سگ بیوسنده گرگ درّنده است
سفله سالوس و لوس غزّنده است ۔ و بر
(د) می فرماید که امید داشتن و تواضع و
چاپلوسی کردن است ۔ صاحب ہفت (ج)
را بمعنی (الف) آورده ظاہرا غلطی کتابت می نماید
صاحب بحر عجم که محقق مصادر فرس است ذکر
(د) کرده ہمزبان برہان بدین اضافه که (م)
تواضع کردن ہم و فرماید که سالم التّصریف است
که غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید و صاحب
موارد المصادر باتفاق ہر سه معنی بیان کرده
برہان این را کامل التّصریف گوید و صراحت
مزید کند که اصل این بیوسی بیای مصدری صحیح است
نه تنہا بیوس **مؤلّف** عرض کند که ما تصفیۂ بیوس
و بیوسی بجایش کرده ایم و در اینجا ہمین قدر کافی است
که (د) مصدریست مرکّب با اسم مصدر بیوس که
گذشت و جا دارد که بیوسی را ہم اسم مصدر
گوئیم که علامت مصدر دن با آن مرکّب کرده اند
و شک نیست که کامل التّصریف است چنانکه صاحب
موارد گفته و بر ہر چہار معنی بیان کرده صاحب بحر
شامل و ضرورت نداشت که از مشتقات این
مضارع و اسم فاعل و ماضی را بیان کنند
چنانکه محققین بالا کرده اند و حاصل بالمصدر
این ہم (بیوسی) است بر وزن اسم مصدر
(اُردو م) (د) (۱) امید وار ہونا ۔ امیدرکھنا

(۲) طمع کرنا (۴) چاپلوسی اور خوشامد کرنا (۵) نواضع کرنا

بی وضعی اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر و فتح واو و کسر عین مہملہ بمعنی بد اطواری **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است ولیکن بعض از معاصرین ما ہم عوض این استعمال (بد وضعی) می کنند مشتاق سند استعمال می باشیم کہ از نظر ما نگذشت (اردو) بد وضعی کہہ سکتے ہیں۔ مونث۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے بد وضع بمعنی بد اطوار و بد چلن کہا ہے۔ دیکھو بد آئین۔

(۱) **بی وفا** استعمال (۱) اسم فاعل ترکیبی است

(۲) **بی وفا کردن کسی را** بمعنی کسی کہ صفت وفا ندارد (صائب ~~) وفا داری ز عمر بی وفا ہر کس می جوید * ز سیلاب سبک رفتار خود داری طمع دارد * (۳) خوگر بیوفائی کردن کسی را (ظہوری ~~) از جفا ای تو خود را بی وفا کردیم و رفت * از وفا دیگر نگو بی خود جفا کردیم و رفت * **مولف** عرض کند کہ ہر دو موافق قیاس است (اردو) (۱) بے وفا (۲) شخص بے وفا دار نہو۔ بد عہد (۳) بے وفا بنانا۔ (۱۰۷۴)

(۱۰۷۵) **بیوفائی** یای مصدری بر (بیوفای) کہ مزید علیہ بی وفاست زیادہ شد بمعنی مصدری (ظہوری ~~) نبینی تا در نگو ترک وفا دشوار نیست * در جہان دشوارتر از بی وفائی کار نیست * (اردو) بیوفائی بد عہدی۔ مونث۔

بیوگکند استعمال۔ بقول مؤید مطبوعہ مطبع نولکشور بفتحتین با کاف فارسی مفتوح مزید علیہ بیگکند کہ فا را بواو بدل کردند چنانچہ بار ابوا بدل می کنند (کذا فی القنیہ) **مولف** عرض کند کہ تحریف صاحب مطبع (بیوگند) را بیوگکند نوشت و در دیگر نسخ قلمی ہم (بیوگند) مرقوم فا بہ واو بدل می شود چنانکہ فرنج و ورنج۔ موحدۂ اول زائد است۔ ماضی مطلق از مصدر (بیوگندن) (اردو) دیکھو بیوگندن یہ اسکا ماضی مطلق ہے۔

بیوقت استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بی ہنگام **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است مرادف (بی گاہ) کہ گذشت (اردو)

بے وقت بقول آصفیہ بے موقع۔

بی وقر | استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح واو وسکون قاف وزا بمعنی بے اعتنا و بی تمکین **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اُردو) بے وقر بقول آصفیہ۔ بے توقیر۔ ذلیل۔ خوار۔

بیوک | بقول سروری و جامع و انند اصل این بیوگ که بمعنی عروس گذشت **مؤلف** عرض کند که اشاره این ہمه را انجا کرده ایم (استاد رودکی ؎) بیو عزیز من این گرامی شاد باش ؛ اندرین خانهٔ بیان نو بیوک ؛ (فخر گرگانی ؎) ہمه ساله عروسی کرد شهرو ؛ بیوکش دیبه و داماد ویرو ؛ و فرماید که بکاف فارسی نیز آمده (اُردو) دیکھو بیوگ۔

بیوکانی | بقول جامع بروزن خموشانی بمعنی عروسی **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است که بیوکان بزیادت الف و نون مزید علیہ بیوک است و بزیادت یای مصدری بمعنی عروسی است (اُردو) عروسی۔ شادی۔ کتخدائی۔ مؤنث۔ کاف عربی و فارسی ہم ہمه را انجا کرده ایم و رینجا ہمین قدر کافی است که موحده زائد است و فا بدل شده بواو چنانکه فرنج و درنج (اُردو) دیکھو افگندن۔ اسکے تمام معنون پر شامل ہے۔

(۱) **بیوگ** | بقول برہان با کاف فارسی بفتح اول

بیوکندن | بقول جامع مرادف بیفگندن است بتبدیل فا بواو۔ خان آرزو در سراج می فرماید بازائد است **مؤلف** عرض کند که دیگر محققین این را بکاف فارسی نوشته اند که بجایش می آید و حقیقت ماخذ برافگندن بیان کرده ایم و تصفیهٔ

(۲) **بیوگانی** | و ضم ثانی (۱) بمعنی عروس (۲) بمعنی عروسی و فرماید که (۱) بضم اول و یای فارسی ہم آمده و نسبت (۲) فرماید که صاحب مؤید بجای حرف ثانی نون آورده۔ صاحب رشیدی بذیل بیوگ کرده (۱) و (۲) کرده (عنصری ؎) ساخت انگه یکی

هم بر آئین در رسم یونانی و وارسته و بهار عجم برهان رشیدی
صاحب بحر بذیل (۲) ذکر (۱) هم کرده معنی با رشیدی
متفق **مؤلف** عرض کند که بعض از محققین این را
به کاف عربی هم نوشته اند چنانکه گذشت و بیوک که بمعنی عروس
گذشت اصل این است و کاف تصغیر بران زیاده کرده
بیوک کردند برای عروسی که در صغر سنی عقد او شده و
آنانکه به کاف فارسی استعمال این کرده اند از ماخذ این
واقف نباشند و در ینجا چاره جز این نیست که مبدّل
دانیم که کاف عربی بفارسی بدل شود چنانکه کند و گند
و بیوکان بزیادت الف و نون مزید علیه بیوک و (۲)
بزیادت یای مصدری به مزید علیه افاده معنی مصدری
کند و بنو به نون عوض تحتانی در فارسی بدین معنی نیامده
البته لغت هندی است به تشدید یا نون بمعنی عروس
در مؤید الفضلا که (بنوکانی) بنون گذشت ما هم بجایش
جا داده ایم و در ینجا هست مفهوم ما آمده همین قدر که
نیست که فارسیان بنّو را که لغت هندی است بمعنی
عروس به تخفیف مفرّس کرده باشند ولیکن بدون وجود
سند استعمال بر مجرّد قول مؤید این را تسلیم نه کنیم
و جا دارد که فارسیان آنرا بانو بحذف الف بنو
کرده برای عروس استعمال کرده باشند و بزیادت
کاف تصغیر برای عروس خورد سال بنوک و مزید علیه
آن بنوکان و بزیادت یای مصدری (بنوکانی)
یا همین حال سند استعمال باید (اردو) (۱)
دیکھو بیو کے پہلے معنے - چھوٹی دلہن - مؤنث -
(۲) شادی - دیکھو بنوکانی -

(۱) بیوگند | (۱) بقول هفت بمعنی بیفگند
(۲) بیوگندن | و (۲) بقول بحر و سروری و
رشیدی بمعنی بیفگندن **مؤلف** عرض کند که (۲)
همان بیوکندن که به کاف عربی گذشت و تصفیه
کاف عربی و فارسی بر افگندن مذکور شد و این
مبدّل بیفگندن است و (۱) به سکون نون ماضی
مطلقش و بفتح نون مضارع آن (اردو)
(۱) دیکھو افگند (۲) افگندن کی ماضی یا مضارع

بیون | بقول برهان و جامع بفتح اول بر وزن

زبون بمعنی تریاک و افیون صاحب سروری می فرماید که این را ابیون نیز گویند که گذشت خان آرزو در سراج گوید که بوزن زبون تریاک ظاهرا ببای فارسی است مخفف اپیون که افیون مبدل آنست **مؤلف** عرض کند که پیون در محاورهٔ فرس نیامده و اگر استعمالش بنظر آید توانیم گفت که مخفف اپیون است که گذشت و از ینکه استعمال این بقول محققین اهل زبان مسلم است می توانیم عرض کرد که مخفف و مبدل ابیون باشد که الف حذف شد و بای فارسی بدل شد به بای عربی چنانکه تپ و تب دیگر هیچ **(اردو)** دیکھو افیون -

بیوند | بقول برهان و جامع و ناصری و هفت و انند و سراج بر وزن ریوند بمعنی غدر است که بیوفائی کردن باشد **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است - یکی از معاصرین عجم گوید و قرین قیاس است که وند بمعنی خواهش پس معنی لفظی این بی خواهش و نامرغوب - فارسیان برای غدر استعمالش کردند که مرغوب نیست بلکه مکروه و موافق قیاس می نماید والله اعلم بحقیقة الحال **(اردو)** غدر بقول آصفیه - عربی - اسم مذکر - بے وفائی - عہد شکنی - بدعہدی - بغاوت - سرکشی - انحراف

بیوه | بقول برهان و ناصری و جامع بر وزن میوه (۱) بمعنی غریب و تنها **مؤلف** عرض کند که یکی از معاصرین عجم گوید و درست گوید که این مرکب است از بی که افاده معنی نفی کند و وه که در زبان کلمهٔ الیست که در محل انتعاش طبیعت استعمالش کنند و حاصل این مرکب بمعنی غمزده **(اردو)** غریب - تنها -

(۲) بیوه - بقول برهان و سروری و جامع و هفت و انند زنی را گویند که شوهرش مرده باشد یا او را طلاق داده چنانکه (امیر خسرو) بود یکی کودک بیوه سرشت * بر سر ره خفته نگهبان گشت * صاحبان ناصری و فدائی بر زن شوهر مرده قانع - خان آرزو در سراج ذکر این کرده

مولّف عرض کند کہ مجاز معنی اول است و در عرف و محاورۂ عجم برای زن شوہر مردہ مخصوص (اُردو) بیوہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ بدھوا۔ رانڈ۔ نخصمی۔ وہ عورت جس کا خاوند مرگیا ہو۔

(۳) بیوہ۔ بقول برہان و جامع و ہفت و اننددمردی را گویند کہ زنش مردہ باشد۔ خان آرزو ذکر این کردہ می فرماید کہ این متروک الاستعمال است و بمعنی دوم مستعمل مولّف عرض کند مجاز معنی اول باشد نظر بہ تنہائی (اُردو) رنڈوا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ مرد بے زن۔ دیکھو آیم۔

(۴) بیوہ۔ بقول برہان و ہفت و انند و سراج نام داروی است کہ برگ آن ببرگ کبر ماند اما خار ندارد و ثمر آن بخیار و دراز لیکن کوچکتر از ان کہ آنرا بعربی قثاء البری خوانند و قثاء الحمار ہمانست صاحب جامع بر نام گیا و قانع۔ صاحب محیط ذکر این نکرد و بر قثاء الحمار فی فرماید کہ لغت عرب است و نیز بعربی مشیاء الذئب و صاب و بفارسی خیار زہ اسپند و خیار زہرہ و سا ہنگ و خیار دشتی و بیونانی شقوشینا و بقول دیا سقور یدوس سقیس اغریوس بمعنی خیار صحرائی و نیز اسفر اغریوس و سندیوس اغریوس و نثلوریون نامند و بہندی بندال و کہکر بیل خوانند۔ بالجملہ نبات آن شبیہ بہ نبات خیار زہ گرم و خشک در سوم و گویند گرم در دوم و ملطف محلل جالی منقی دماغ و مسہل مرۂ صفرا و بلغم و زرد آب و خون منقی و جہت فالج و لقوہ و صرع و کزاز و صداع و غیرہ نافع و منافع بسیار دارد مولّف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان وانیم (اُردو) بندال۔ بقول محیط اسم ہندی قثاء الحمار اور بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مؤنث ایک قسم کی تلخ گھانس جسے تنگیرہ بھی کہتے ہیں۔

بیہدہ | بقول برہان و جامع بکسر اول و ضم ہا بیہودہ (۱) مخفف بیہودہ بمعنی ناحق و باطل و بفتح۔ چہ بیدہ بمعنی حق است صاحب سروری بہ این تمیز نسبت بہ حکیم فردوسی ۴۱۵ھ مہرخواہی زمن د

بے مہری ؛ بدہ خواہی زمن بیہدہ ؛ صاحب
رشیدی فرماید کہ بیہودہ ہم بمعنی حق است و لہذا
بیہدہ و بیہودہ ہر دو بمعنی ناحق صاحبان ناصری
دانند و ہفت و بہار و جہانگیری ذکر این کردہ اند
مولف عرض کند کہ بقول خان آرزو کہ بذیل
بیہودہ در سراج گفتہ این مخفف بیہودہ است و
بیہدہ ہم مخفف بیہودہ بمعنی حق (اُردو) بیہودہ
بقول آصفیہ - فارسی ناحق - باطل - لغو -

(۴) بیہدہ - بقول برہان و جامع و جہانگیری
بفتح اول جامہ را گویند کہ از حرارت آتش زرد
شدہ باشد خان آرزو در سراج گوید کہ تصحیف
بر ہوو باشد کہ بہمین معنی گذشت مولف
عرض کند کہ در ینجا ہمین قدر کافی است کہ تخفیف
بیہودہ بحذف واو باشد کہ بہمین معنی می آید
و جامہ را کہ بیہودہ ما کہ بہمین معنی می آید مبدل
بر ہودہ دانیم کہ بشدا ... قسم ... اصل ہمین است
و صراحت کامل با خذ بر مصدر (بر ہودن) گذشت
تکمیل بحث بر بیہودہ می آید (اُردو) وہ کپڑا جو آگ کی
حرارت سے پیلا ہو گیا ہو - مذکر -

بیہدہ بال | اصطلاح - بقول وارستہ ہرزہ گرد
(شفائی سے) تہمت آلود تماشا و بدہ حیران ماست ؛
بیہدہ بال گلستان وفا افغان ماست ؛ بہار ذکر این کردہ
از معنی ساکت مولف عرض کند کہ موافق قیاس است
(اُردو) ہرزہ گرد - بقول آصفیہ - فارسی - اسم
مذکر - بیہودہ پھرنے والا - آوارہ گرد -

(۳۰۶۸) (الف) **بیہدہ تاز** | استعمال - بمعنی بیہودہ گرد
آزاد (انوری سے) بموکب جاہ تو فلک بیہدہ تازے
با حجت عدل تو ستم بیہدہ گوئی ؛ مولف عرض کند
کہ موافق قیاس است و از ہمین سند انوری استعمال

(۳۰۶۹) (ب) **بیہدہ گو** | بمعنی بیہودہ سخن و فضول گو پیداست
و بیہودہ اسم فاعل ترکیبی است (اُردو) (الف)
دیکھو بیہودہ بال (ب) بیہودہ گو - ہرزہ سرا -
غیر مہذب گفتگو کرنے والا - بک بک کرنے والا -
فضول گو - صاحب آصفیہ نے (بیہدہ گوئی) کا ذکر

کیا ہے - بمعنی مصدری -

بی ہراس | استعمال - بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بکسر ہای ہوز بمعنی بی خوف و نترس مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بے خطر دیکھو بے خار -

بیہ سوز | اصطلاح - بقول شمس بمعنی از شمع کہ در وپیہ سوزانند مؤلف عرض کند کہ دیگر محققین ازین ساکت ظاہرا پیہ مبدل دپیہ بہ پای فارسی) باشد و این مرکب - اسم فاعل ترکیبی است بمعنی سوزندۂ پیہ و کنایہ از شمع توان کرد و برای این اشتقاق سند استعمال می باشیم کہ از نظر ما نگذشت و مجرد قول شمس بدون سند اعتبار را نشاید (اردو) شمع مونث - دیکھو اسپند آ کا نمبر (۱)

بیہق | بقول برہان و جامع بفتح اول و ثالث و سکون قاف نام شہریست غیر معلوم صاحب ناصری می فرماید بروزن بیرق ناحیہ ایست از سبزوار و از مضافات آنست قریہ موسوم بہ خسرو گرد) (انوری ع) سدید بیہقی را دوش گفتم ؛ و فرماید کہ تاریخ بیہقی در آثار غزنویہ کتابیست پسندیدہ و معروف (اردو) بیہق ایک شہر کا نام ہے جو سبزوار میں واقع ہے - مذکر -

بی ہمال | استعمال - بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بکسر اول و ثالث بمعنی بی نظیر و بی انباز و بی ہمتا مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است اسم فاعل ترکیبی باشد (اردو) بے نظیر - دیکھو بے مثال -

بیہان | استعمال - بقول وارستہ مرادف بیہان بیہان نوشت (والہ ہروی ع) زیر نگین تو باد ملک سراسر ز زمان حکم عرض بیہان و فلان رقم (اردو) دیکھو بیہان -

بی ہمت | استعمال - بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بکسر - آنکہ راسخ دم و ثابت قدم نباشد مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و موافق قیاس (اردو) بے ہمت - دیکھو بے جرأت

بی همتا استعمال - بقول اننداً بفتح ہا و سکون میم و فوقانی بالف کشیده بمعنی بی مانند و بے مثل صاحب روزنامہ ہم بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاجار ذکر این کرده و بہار بر معروف قانع مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بے ہمتا - دیکھو بے مثال -

بیهن بقول برہان بکسر اول بر وزن بیژن خارپشت بزرگ تیرانداز را گویند یعنی خار ہای خود را مانند تیرانداز و صاحب ناصری گوید کہ بیهنا است چونکہ صاحبان انند و ہفت ہم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند کہ با حقیقت این را به بہژک بیان کرده ایم بیهن نیست کہ اسم جا مد فارسی زبان است (اردو) خارپشت - دیکھو اشغی اور بہژک - مذکر -

بی هنجار اصطلاح - بقول بحر و بہار و انند (۱) راہی کہ جاده نداشتہ باشد مؤلف عرض کند کہ (۲) ہر فعل بی راه و بی قاعده (شیخ اوحدی ۵) چون دلیلان مخالف اند بگرد زین گر آہنگ راه بی هنجار (ظہوری ۵) رفت بی هنجار یا و آہم از خاطر غبار دم زین سینہ تحمل صبر یا تحکم نداشت (اردو) (۱) ناہموار اور بیشہ دار راستہ مذکر (۲) بے راه بقول آصفیہ - بدراه بے ڈھنگا بیجا - جیسے بے راه خرچ کرنا - دیکھو بے راه -

بی هنر استعمال - بقول اننداً بحوالہ فرہنگ فرنگ بضم ہا مقابل ہنرمند بمعنی بی وقوف و نادان قبل مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ۵) نیست آسان شہره ہر شہر بودن در ہنر بر جگر خندان نہ از بہر بی ہنر نازی کنش (اردو) بے ہنر - دیکھو بے جوہر -

بی هنگام اصطلاح - بقول اننداً بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح ہا بمعنی بی وقت و بی موقع (شیخ شیرازی ۵) مولان با نگہ بی هنگام بر داشتند کہ چند از شب گذشتہ است مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بے ہنگام

کہہ سکتے ہیں (دیکھو بیے وقت)

بیہود بقول برہان بفتح اول بروزن فرسود (۱) چیزی را گویند کہ نزدیک بسوختن رسیدہ و آتش آن را زرد کردہ باشد و فرماید کہ بکسر اول ہم آمدہ صاحب سروری فرماید مرادف برہود کہ بجایش گذشت (۲) جامہ کہ آتش در آن گرفتہ و لیکن ہنوز نسوختہ باشد (شمس فخری ؎) گفتہ بلا را کہ تن و جان عدو سوز * گفتا کہ چہ نیست ہنوز آنچہ نہ بیہود * صاحبان رشیدی و ناصری و جامع ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مبدل برہود است و این است سند ماضی بیہودن (اُردو) دیکھو برہود۔

بیہودن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) بالفتح بریان کردن (۲) بالکسر باطل گفتن **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اول مرکب است از بیہود کہ گذشت و علامت مصدر (دن) و برہودن ہم بجای خودش گذشت و این را مبدل آن توان گرفت و بمعنی دوم مصدر پیست مرکب از بیہود کہ مخفف بیہودہ باشد کہ علامت مصدر بران زیادہ کردہ مصدری وضع کردہ اند محققین مصادر این را ترک کردہ اند و نزد ایشان متروک است (اُردو) (۱) تلنا۔ بریان کرنا (۲) بیہودہ باتیں کرنا

بیہودہ بقول برہان (۱) بکسر اول بروزن فیروزہ بمعنی بیہدہ است کہ ناحق و بی نفع باشد و (۲) بفتح اول جامہ را گویند کہ نزدیک بسوختن رسیدہ باشد صاحب سروری بذیل بیہدہ ذکر این بمعنی اول کردہ (سعدی ؎) مجال سخن تا نیابی زپیش * بہ بیہودہ گفتن مبر قدر خویش * صاحب رشیدی ہم بمعنی اول قانع صاحب ناصری گوید کہ ہودہ بمعنی حق است و مخففش ہدہ ہم پس بیہودہ مرکب از ان است و بیہدہ مخفف این و او ہم بر معنی اول قناعت کردہ صاحبان جامع و بہار ذکر این بمعنی اول کردہ اند۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اول گوید کہ قوسی بمعنی جامہ نیم سوختہ نیز آوردہ و در جہانگیری وغیرہ چیزی کہ نزدیک بسوختن رسیدہ و حرارت آتش آن را زرد ساختہ باشد اغلب کہ

بمعنی تصحیف بریہود باشد **مولف** عرض کند کہ
مبدل بریہودہ چرا نگوئیم کہ چنانکہ بر بیہدہ نوشتہ ایم
(**اُردو**) دیکھو بیہدہ

(۱) **بیہودہ خند** | اصطلاح - بہار رو اند
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولف** عرض کند
کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ خندۂ بیہودہ کند

(۲) **بیہودہ خندی** | بمعنی ضحک بیہودہ و خندۂ
بیہودہ (صائب ؎) داشت دلتنگی مرا چون
غنچہ در پیدامان ؛ چون گل از بیہودہ خندی خرمنم
برباد رفت ؛ (**اُردو**) (۱) بیہودہ ہنسنے والا
(۲) بیہودہ ہنسی - مونث -

بیہودہ خوارگی | اصطلاح - بقول بہار
و بکر و انند اسراف و خرچ بیجا (نظامی ؎)
چنان نیز کمیسہ پرداز گنج ؛ کہ آلی ز بیہودہ خوارگی
برنج ؛ **مولف** عرض کند کہ معنی حقیقی این حاصل
بالمصدر بیہودہ خوردن و مراد از آن است اسراف
و خرچ بیجا (**اُردو**) اسراف بقول آصفیہ عربی -
مذکر - فضول خرچی - خرچ بیجا -

بیہودہ دارو | اصطلاح - بقول اننداسحاب
غوامض سخن بمعنی داروی بیہوشی (اسیر ؎) خرد
بیہودہ داروی دماغ است ؛ حریفی را کہ درد آشنای
عشق است ؛ **مولف** عرض کند کہ موافق
قیاس است (**اُردو**) داروے بیہوشی - مونث -
وہ دوا جس کے استعمال سے بیہوشی طاری ہو -

(۵۰۲) **بیہودہ رو** | استعمال - **مولف** گوید کہ کسی کہ
روش او بیہودہ باشد - اسم فاعل ترکیبی است
(انوری ؎) باورا ہردم بساطت گویدای بیہودہ رو
عرش واری زیر پا تا ہان بغفلت بسپری ؛ (**اُردو**)
بیہودہ روش - وہ شخص جس کی روش اور چال بیہودہ ہو

(۱) **بیہودہ گرد** | اصطلاح - بقول بہار و انند
مرادف بیہودہ نال **مولف** عرض کند آنکہ سیر بیہودہ
وبی کار کند و از ہمین است - - - - - - - -

(۲) **بیہودہ گردی** | بزیادت یای مصدری
بمعنی گردش بیہودہ (صائب ؎) باسرآزادہ

این بیہودہ گردی تا بچند ؎ کوہ زیر تیغ در دامان خود
یا جمع کرد ؎ (اُردو) (۱) بیہودہ سیر کرنے والا (۲)
بیہودہ گردی بمعنی گردش بیہودہ ۔ مؤنث ۔

بیہودہ گفتن | استعمال ۔ مؤلف گوید کہ سخن بیہودہ کردن است بمعنی حقیقی (ظہوری ؎) ظہوری تا بکے بیہودہ گوئی ؎ زبان در مہر استغفار بنشین ؎ (انوری ؎) گر ز خاصت و بد از خاص تو بیہودہ مگوی ور ز تو زیع ز تو زیع تو باوہ مدرای ؎ (اُردو) بیہودہ کہنا ۔

بیہودہ گوی | استعمال ۔ مؤلف گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ بیہودہ سخن کند و از ہمین است (بیہودہ گوئی) بمعنی مصدری بزیادت یای مصدری در آخر این (ظہوری ؎) پند گو پرداخت فصلی سخن می آیدش ؎ کردہ خوش بیہودہ گوئی تا گرہ بنیاد بست (اُردو) بیہودہ گو ۔ فضول گو ۔ وہ شخص جو بیہودہ باتیں کرے

بیہودہ نال | اصطلاح ۔ بقول بہار و انند مرادف بیہودہ گرد مؤلف عرض کند آنکہ کار از غور نگرفت این اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ نالۂ بیہودہ کند (صائب ؎) مدار از دست چون لیلی زمام محمل تمکین ؎ مبگسل چون جرس دنبال خود بیہودہ نالان را ؎ (اُردو) نالۂ بیہودہ کرنے والا ۔

الف **بی ہوش** | استعمال ۔ الف بقول انند
ب **بیہوش شدن** | بحوالۂ فرہنگ فرنگ
ج **بیہوش کردن** | بالکسر بمعنی دیوانہ و مدہوش مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس و (ب) لازم بمعنی دیوانہ و مدہوش و عاشق شدن و (ج) متعدی آن (ظہوری الف ؎) ہوش آگاہی دگر دارد ؎ تا ظہوری مست بیہوشت شد (ولہ ج ؎) کردہ کیفیت تماشایت ؎ ہر طرف صد نگاہ را بیہوش ؎ (اُردو) (الف) بیہوش بقول آصفیہ ۔ بے سدھ ۔ بے حواس ۔ مدہوش (ب) بے ہوش ہونا (ج) بے ہوش کرنا ۔

بی بار | اصطلاح ۔ بقول بہار (۱) بیدل

بی نظیر و (۲) آنکه از کسی امداد و اعانت نخواهد
صاحب آنند گوید که بی کس هم صاحب بحری فرماید
(۳) مرادف بی آشنا **مولف** عرض کند که
همین است بی کس و مقصودش همین که کسی که
یاری ندارد - برای معنی اول و دوم مشتاق سند استعمال
می باشیم که از نظر ما نگذشت **اُردو** (۱) بے نظیر -
بے مثال (۲) وہ شخص جو کسی سے اعانت اور مدد نہ چاہے
(۳) بے یار کہہ سکتے ہین (دیکھو بے کس)

بای فارسی

پ بقول آنند این حرفی است از حروف مخصوصۂ فارسی **مولف** عرض کند که بدل میشود (۱) با موحده چنانکه پیغاره و بیغاره و اسپ و اسب و تپ و تب و (۲) با تای فوقانی چنانکه پخم و تخم و (۳) با جیم عربی چنانکه پالیز و جالیز و (۴) با غین معجمه چنانکه پرویزن و غرویزن و (۵) با فا چنانکه سپید و سفید و گوسپند و گوسفند و کلپ و کلف و (۶) با کاف عربی چنانکه پنج و کنج و (۷) با لام چنانکه سراندیپ و سراندیل و (۸) با میم چنانکه سپاروک و سماروک و (۹) با واو چنانکه پار پا و چار و او پام و وام مخفی مباد که انحصار این نباشد که بمقابله تبدیل بیان کردۂ محققین فارسی به تحقیق ما اضافه هم شد که داخل بیان بالاست و جا دارد که بضمن تالیف این کتاب تبدیلی تازه هم بنظر آید بالجمله عدد این در جمل مثل موحده دو باشد و این را فارسیان بای فارسی گویند **اُردو** (پ) بقول آصفیہ فارسی - اسم مونث اُردو والف بے لتے کا تیسرا اور ہندی حروف صحیح کا اکیسوان - ششتی کا پہلا حرف جیسے رسم خط مین بای فارسی یا عجمی اور ہندی مین پے کہتے ہین اور یہ حرف اردو مین باے ابجد سے بدلا جاتا ہے اور ہندی مین جب الف کے ساتھ کسی صفت کے اخیر مین آتا ہے تو اس کو اسم بنا دیتا ہے یا نسبت کے معنے دیتا ہے جیسے بڑا پا -

بای فارسی با الف

پا بقول برہان وجہانگیری وناصری (۱) معروفست کہ بعربی رجل خوانند و (۲) تاب وطاقت وقوّت وقدرت را نیز گویند (کمال اسمعیل ص۲) شاد باش ای دل پر دل کہ ندارد پایت ٭ دشمن از خود بشل دستم دستان باشد ٭ خان آرزو در سراج گوید کہ افادۂ معنی مقاومت ہم کند چنانچہ گویند فلانی پای ندارد یعنی با او مقاومت نمیتواند کرد یا قائم نمیتواند بود ودرین مجاز است **مولّف** گوید کہ اسم جامد باشد (اردو) (۱) پاؤں بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ پیر۔ چلنے کا عضو۔ ٹانگ (۲) طاقت۔ قدرت۔ مونث۔

پاآہو اصطلاح۔ بقول برہان وبحر باالف ممدودہ وبا واو رسیدہ باصطلاح بنّایان (۱) خانۂ شش پہلو وآنرا بعربی مسدّس خوانند (خانۂ گج بری) را نیز گویند کہ بعربی آنرا مقرنس نام است و (۲) کنایہ از دنیا ہم باعتبار شش جہت صاحب جہانگیری ذکر معنی اول وووم کردہ گوید کہ حکیم ناصر خسرو در مذمت دنیا نظم نمودہ (ص۱) زین دیو دغا چہ الطمع داری ٭ ہیچ من از زین بنا (ی) پاآہو ٭ وہم او در ملحقات ذکر معنی اول نسبت معنی دوم می فرماید کہ خانۂ را ہم نام است کہ آنرا گچ بری کردہ باشند و (آہو پا) ہم نام دارد وہمین است مقرنس عربی صاحب رشیدی گوید کہ ہمان (آہو پا) ست کہ ممدودہ گذشت خان آرزو در سراج ہم ذکر ہر دو معنی کردہ صاحب ناصری ذکر معنی دوم کردہ **مولّف** عرض کند کہ (آہو پای) در ممدودہ گذشت کہ در انجا بر معنی اوّل اکتفا کردہ اند مخفی مباد کہ صاحب ناصری نسبت مقرنس صراحت مزید کند کہ قرناس در لغت عربی دماغۂ کوہ آمدہ چون دران گچ بری ودطاقہا وطاقچہ باترکیبہ دماغہ از گچ چیزی برآمدہ سازند لہذا تشبیہ بدماغۂ کوہ کردہ آنرا مقرنس گویند **مولّف** عرض کند کہ معاصرین عجم تصدیق خیال ما می کنند کہ خانۂ شش پہلو ومقرنس را بدینوجہ (آہو پا)

پا (پای آهو) گویند که بر هر یکی پهلو و طاقچهٔ آن نقش
سم آهو می کنند و دنیا را آهو پا برای این گفته اند که
همچون آهو زود سیر است و بس (آردو) (۱) دیکھو
(آهو پای) کے پہلے معنے (۲) دنیا ۔ موٴنث ۔

(الف) **پا از پیش بدر رفتن** | مصادر اصطلاحی

(ب) **پا از پیش رفتن** | خان آرزو در چراغ

هدایت منسبت هر دو گوید که (۱) بمعنی لغزیدن و مجاز
(۲) تقصیر و زلت (سلیم ے) هزار رسا الہٰ ند هم و ور
به یک تقصیر ز ره و چو پای کس از پیش در رفتاند
وارسته بذکر معنی اول منسبت معنی دوم گوید که کنایه از
بینا بینا افتادن (سعید اشرف ے) مفلسی کرد
ز زندان وطن آزادم چو پایم از پیش بدر رفت و
بند افتادم چو (مخلص کاشی ے) سرو ای سخن
با سر و سامان نشو و بنه چو این بود که پای قلم از پیش
بدر رفت چو (شفائی ے) رود تا پای دل از پیش
ارباب سلامت را چو فریب سبزهٔ خطش سر جاده
ذوق پوشد چو (تاثیر ے) دست تهی است حالی
از کمال خویش چو از پای پیش رفته منزل رسیده ام
صاحب بحر نقل قول خان آرزو و وارسته کرده
موٴلف عرض کند معنی اول درست است و
تحقیق معنی دوم درست نیست از همه اسناد با
تصدیق معنی اول می شود و اصطلاحی معنی دوم پیدا نیست
و آنچه کنایه پیدا می شود (۳) بر زمین افتادن است
که حاصل بالغزش است و همین است معنی دوم
این هر دو مصادر اصطلاحی خان آرزو و وارسته
هر دو طبع آزمائی کرده اند و پی بحقیقت نبرده و صاف
بحکم مثال هر دو ست به پیروی و اعتبار ایشان
سکندری خورده و از همین اصطلاح عام (پای
قلم از پیش بدر رفتن) بمعنی لغزش پیدا شدن
در قلم است چنانکه از کلام مخلص کاشی پیدا است
و (پای دل از پیش رفتن) لغزش دل باشد
چنانکه شفائی آورده فاعل (اردو) (۱) پاؤں
پھسلنا (۲) زمین پر گرنا ۔

پا از پا بدل... | مصدر اصطلاحی ۔ تعریف

بر د پا از جای بریدن) می آید (اُردو) دیکھو (پا از جاسے بریدن)

(۳۱۰۶) **پا از جا رفتن** | مصدر اصطلاحی - استقلال قائم نماندن ولغزش پا باشد (ظہوری ؎) سہرا نزا می رود و در رزمگاہ عشق پا از جا بجز زخم تبر بر مغفر و جوشن نمی باشد **مولف** عرض کند کہ (از جا رفتن پا) در محدودہ گزشت (اُردو) لغزش واقع ہونا - دیکھو (از جا رفتن پا)

پا ازجای بریدن | مصدر اصطلاحی ومترادف ترک گفتن مراد فش قدم ازجای بریدن بمعنی ترک آمد و شد جاہ کردن (سلیم طہرانی ؎) پا بہ ترک می او چہ عجب گر بریدہ شد ، تا کی بہ روی شیشہ دلہا توان گذشت صاحب بحر ہم با فش **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است (پا ازجا بریدن) مخففش این وجا دارد کہ این را ہم بر علیہ آن دانیم (اُردو) آمد و رفت ترک کرنا -

پا از حد بیرون بردن | مصدر اصطلاحی بقول بہار (۱) کنایہ از حد خود بیرون آمدن (میرزا صائب ؎) پا منہ بیرون ز حد خود بسعادت مند باش ، تو نیست کمتر از ہما تا چند در ویرانہ است ، صاحب بحر گوید کہ (۲) وضع قدیم خود گذاشتن و (۳) کردن کاری کہ نہ درخور او باشد صاحبان ہمزبان بہار **مولف** عرض کند کہ سند صائب متعلق معنی اول است معانی دوم و سوم اگرچہ موافق قیاس است ولیکن سندش از نظر ما نگذشت (اُردو) (۱) حد سے بڑھنا - دیکھو (از جا برآمدن) (۲) قدیم وضع ترک کرنا (۳) وہ کام کرنا جو اپنے لائق نہو -

(الف) **پا از دائرہ برون نہادن** | مصدر

(ب) **پا از دائرہ بیرون نہادن** | اصطلاحی بہار ذکر الف کردہ از معنی ساکت وصاحب اَنند ذکر ب کردہ او ہم از معنی سکوت ورزیدہ **مولف** عرض کند کہ مرادفش (پا از حد بیرون بردن) بمعنی اول است - برون مخفف بیرون است ہر دو مصدر نیک است (وحید ؎) ز تاب سیلی غم چون

صدای وحشت گاهی ؎ برون ز دائرہ پا می نہم
ولی باصول (اُردو) دیکھو (پا از حد بیرون بردن)
کے پہلے معنے۔

پا از سر ساختن مصدر اصطلاحی۔ در مقام
احترام استعمال این می کنند چنانکہ (ظہوری ع)
دل بہ تحقیق خبر پای ز سر ساختہ بود ؎ اینک از
پیش کسی رو بقفا می آید ؎ (اُردو) دکن میں کہتے
ہیں (سر سے چلنا) یعنی مخاطب کی تعظیم کے لئے
با ادب چلنا۔

پا از سر مطلب نہادن مصدر اصطلاحی۔ در
در ہر قدم مطلب خود نگاہ داشتن (ظہوری ع)
بہتر آنست کہ پا از سر مطلب بنہد ؎ در طلب گرچہ
سالک گرو از ما نبرد ؎ (اُردو) ہر قدم پر مطلب کا
خیال رکھنا۔

پا از شادی بر زمین نرسیدن مصدر اصطلاحی
صاحب بحر درین مصدر اصطلاحی بعوض پا
(پای) نوشتہ عیبی نیست کہ ہر دو یکی است

وبقولہ کمال شادمانی و غایت خوشی نمودن مولف
عرض کند کہ تعریف خوشی نکرد کہ این بمعنی خوش شدن
بغایت است وبجائش (غایت خوشی نمودن) فارسی
ہند است و محاورہ نیست (اُردو) بے حد خوش ہونا
(پاؤں زمین پر نہ ٹھیرنا) بقول آصفیہ۔ خوشی کے
مارے ٹھیر نہ رہنا۔ کمال خوش ہونا۔

پا از گلیم دراز کردن مصدر اصطلاحی۔ بہار
ذکر این کردہ گوید کہ شیخ العارفین این را بمعنی از حد بیرون
آمدن استعمال فرمودہ و این مخصوص ایشانست
(ع) تا سر و را ہوای قدرت سرفراز کرد ؎
پا از گلیم ناز چو زلفت دراز کرد ؎ صاحب انند
نقل نگارش مولف عرض کند کہ ہیچ خصوصیت
با شیخ العارفین نیست چرا کہ معاصرین عجم بر زبان دارند
(صائب ع) پا از گلیم خویش نباید دراز کرد ؎
تیغ ستم ببین چہ بزلف آیاز کرد ؎ (اُردو)
چادر سے باہر پاؤں پھیلانا۔ بقول آصفیہ۔
اپنی حد یا بساط سے باہر قدم رکھنا۔

پا از میان کشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و بحر کنایہ از برآوردن خویشتن را از میان کاری (محسن تاثیر ؎) از میان تا شیر اگر پا دختر رزمی کشد ٭ درمیان عاشق و معشوق کی دلالہ بود ٭ **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) کسی کام میں سے اپنا قدم نکال لینا" یہہ دکن کا محاورہ ہے (کسی کام سے کنارہ کرنا)

پا از وضع بیرون کشیدن مصدر اصطلاحی بقول بحر مرادف (پا از حد بیرون بردن) **مولف** عرض کند کہ مرادف معنی دوم اوست و موافق قیاس (اردو) دیکھو (پا از حد بیرون بردن) کے دوسرے معنے۔

پا از وضع بیرون گذاشتن مصدر اصطلاح۔ بقول بہار و آنند بمعنی وضع خود ترک کردن (میر طاہر وحید ؎) برق آہش خویشتن را می زند برخرمنش ٭ چون گذارد پا ز وضع خویشتن بیرون نشان ہلال ٭ **مولف** عرض کند کہ مرادف مصدر

گذشتہ (اردو) دیکھو (پا از حد بیرون بردن) کے دوسرے معنے۔

پا از وضع خود بیرون گذاشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف (پا از حد بیرون بردن) **مولف** عرض کند کہ ہمان اصطلاح گذشتہ (اردو) دیکھو (پا از حد بیرون بردن) کے دوسرے معنے۔

پا افزار اصطلاح۔ بقول برہان بافاو زای منقوطہ بروزن ناہموار کفش و پاپوش را گویند صاحب جہانگیری گوید کہ بحذف الف (پافزار) ہم گویند صاحبان سراج و رشیدی و ناصری و بحر و بہار و آنند و بہار عجم ذکر این کردہ اند و (پای افزار) مزید علیہ اینست بزیادت یای تحتانی (والہ ہروی ؎) مسافران خرد منزلی بسر نبرند ٭ اگر چہ زابلہ در پاکنند پا افزار ٭ **مولف** عرض کند کہ قلب اضافت (افزار پا) است کہ بجایش گذشت و صراحت ماخذ ہم آنجا کردہ ایم

و تکمیل بحث این بر (پای افزار) می آید خان آرزو در سراج صراحت مزید کند که بعضی این را بمعنی پا افشار هم گیرند و لیکن اصح آنست که این همان کفش و جوراب است و پا افشار چیز دیگر که می آید تا می گوئیم که جراب ورای کفش است نباید که ذکر ش درینجا کرد ـ خان آرزو از غور کار نگرفت ـ (اُردو) دیکھو افزار پا ـ

پا افزار پیش نهادن | مصدر اصطلاحی ـ بقول بحر تهیهٔ سفر کردن مؤلف عرض کند که کسی که ارادهٔ رفتن بجائی کند ملازمش در ایران کفش او را پیش او می نهد تا در پا کند و برود ازهمین عادت این مصدر اصطلاحی قائم شده باشد و تخصیص این با سفر البته تقاضای سند استعمال می کند که معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین اهل زبان این را ترک کرده اند (اُردو) تهیهٔ سفر کرنا ـ

پا افشار | اصطلاح ـ بقول برهان باشین قرشت بروزن پا افزار (۱) دو تختهٔ کوچک باشد بمقدار نعلین که بافندگان و جولاهگان چون یک پای بر آن افشارند نصفی از رشتها کی که می بافند پائین رود و چون پای دیگر بفشارند نصف دیگر ـ صاحبان جهانگیری و سراج و رشیدی و سروری و وارسته و ناصری و بحر و انند ذکر این کرده اند بهار گوید که (۲) نعلین چوبین که مزارعان وقت شگافتن زمین در پا کنند مؤلف عرض کند که بدون سند استعمال معنی دوم را تسلیم نکنیم که خلاف همه محققین است و معاصرین عجم بر زبان ندارند (شیخ آذری ـ) نیست بافنده او بدست افزار ؛ نه بپا کو نورد و پا افشار ؛ (سیفی ـ) دست بر سر میزند سیفی ازین غم چون نورد ؛ تا چرا پای تو بیوسته پا افشار ها ؛ مخفی مباد که افشاردن بمعنی محکم کردن پای بجایش گذشت و این اسم فاعل ترکیبی است (اُردو) ۱ ـ دو تختے جن کا عرض

طول پاؤن کے نیچے کے موافق ہوتا ہے جلّا ہے اس پر پاؤن رکھکر اپنا کام کرتے ہین اور تانا انہین سے متعلق ہوتا ہے - مذکر -

پا افشردن | مصدر اصطلاحی - ہمان افشردن پاست کہ بجایش گذشت (ظہوری ؎) ابر در دعوی چشم نہ بجا پا افشرد ؎ رود بردکردہ بہر گوشہ دو صد جیحون را ؎ (ولہ ؎) بر غم پا بہر غیر افشرد ؎ بضرب دست خود ابیوفا کرد ؎ (اُردو) دیکھو افشردن پا -

پا انداز | اصطلاح - بقول انند فرش و بساط کہ برای تعظیم شان خود و تعظیم مہمان در رہگذرش بگسترند (طالب کلیم ؎) تا نباشد یک گلستان خار پا انداز من ؎ کی ز گنج غم قدم در باغ و بستان می نہم ؎ صاحب بحر گوید کہ فرشیکہ برای تعظیم زیر پای مہمانان بگسترند و با لفظ افگندن مستعمل مؤلف عرض کند کہ اسم مفعول ترکیبی است بمعنی حقیقی چیزی کہ بزیر پا انداختہ شود و استعمال این بہ سہ طرز می شود (۱) وقتی کہ مہمانی معزز می آید در راہش فرش کنند و آنرا ہمین نامند و (۲) فرشی خاص کہ صاحب خانہ بدر خانہ خودش اندازد تا صادر و وارد کفش خود را بران صاف کردہ داخل خانہ بیاید و این اکثر کلفت و از اقسام بافت کلفت درست کردہ می شود و در بعضی جاہا از تار آہن ہم و (۳) فرش مخملی خورد کہ بالای فرش خانہ پیش کرسی ہا می کنند تا کرسی نشین پای خود بران قائم کند و این برای زینت فرش مکان است -

(اُردو) (۱) وہ فرش جو مہمان کے اعزاز مین دروازہ مکان سے داخل مکان تک تمام راستے مین سفید چاندنی وغیرہ کیا جاتا ہے - (۲) پا انداز - بقول آصفیہ فارسی - وہ فرش جو مکان کے اندر دروازہ پر پاؤن کی گرد صاف ہو جانے کے واسطے بچھا دیتے ہین (۳) وہ مخملی ٹکڑے جس کو کرسیون یا صوفون کے آگے

بغرض آرایش فرش پر بچھاتے ہین اور کرسی نشین کے پاؤن کے نیچے ہوتے ہین۔ مذکر۔

پااورنجن | اصطلاح۔ بقول برہان باہمزۂ مفتوح و واو ساکن و فتح رای قرشت و سکون نون و جیم مفتوح بنون دیگر زدہ بمعنی خلخال باشد و آن حلقہ ایست از طلا و نقرہ و مانند آن کہ زنان در پای کنند۔ صاحب سروری ذکر این کردہ می فرماید کہ (پارنجن) و (پاورنجن) مخفف این (معروفی ہ) ز پااورنجن آن سرو نوشاد ۂ گل درماندہ پای سرو آزاد ۂ صاحب ناصری بذکر این گوید کہ آنچہ در دست می کنند آنرا (دست اورنجن) نام است و این را (پا برنجن) نیز گویند صاحب بحری فرماید کہ ہمین است در عربی خلخال۔ خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ **مولف** عرض کند کہ (اورنجن) بجای خودش گذشت و حقیقت ماخذش بر (ابرنجن) گذشت۔ آن عام است برای دست و پا و این مخصوص برای پا (اردو) پازیب بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مونث۔ پانو کے ایک زیور کا نام۔

پااوزار | اصطلاح۔ بقول رشیدی مرادف (پاافشار) کہ گذشت۔ خان آرزو در سراج این را آوردہ می فرماید کہ آنانکہ این را بمعنی (پاافشار) گیرند غلط است و اصح آنست کہ این مرادف پاافزار بمعنی کفش و جراب است **مولف** عرض کند کہ ما را اتفاق است با خان آرزو کہ این مبدل (پاافزار) است بمعنی کفش چنانکہ فرنج و فرنج ولیکن بمعنی جراب نباشد و ما اشارہ این بر (پاافزار) ہم کردہ ایم و بدون سند استعمال این معنی را تسلیم نکنیم (اردو) دیکھو پاافزار۔

پااوژارہ | اصطلاح۔ بقول سروری بازای فارسی چوبیکہ جولاہہ در وقت کار کردن پای بران نہد (کذا فی السامی) **مولف**

عرض کند کہ فارسیان برہان (پا ا فزار) کہ یعنی کفش گذشت ہای نسبت زیادہ کردند و زای عربی را بہ زای فارسی بدل کردند چنانکہ آژیر و آژیر بمعنی لفظی این منسوب بہ کفش پا وکنایہ از آلہ جولاہگان کہ زیر پا دارند کہ (پا افشار) ہم گویندش (اُردو) دیکھو پا افشار۔

پاپ | بقول انند و برہان در فارسی زبان خلیفہ دین عیسی علیہ السلام را گویند و با بای فارسی سوم ہم گفتہ اند مولف عرض کند کہ صراحت کامل این ہمانجا کنیم و درینجا ہمین قدر کافی است کہ این مبدل آنست چنانکہ اسپ و اسپ (اُردو) دیکھو (پاپ)

پا باز شدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر نو برفتار آمدن طفل و فرماید کہ حالا خصوصیت طفل نماندہ (کلیم ۔۔) بس پیر کو می او تا باز شد پای سرشک من چو طفلان را باین امید از کتب رہا کردم چو مولف عرض کند کہ معاصرین عجم گویند کہ حالا ہم این محاورہ را با طفلان تخصیص نیست نمی دانیم کہ محقق بالا چرا خصوصیت این را برداشتہ سندش ہم خصوصیت را اظہار نمیکند کہ سرشک طفل است استعارۃً (اُردو) لڑکے کی رفتار کا آغاز۔ لڑکے کا چلنا۔

پا باز کردن | مصدر اصطلاحی۔ بہار این را مرادف (پا باز شدن) گفتہ و سند ابوطالب کلیم را کہ بر پا باز شدن گذشت برای این آوردہ نیز گوید کہ حالا در محاورہ خصوصیتی برای طفل نماندہ صاحب انند نقل نگارش وارستہ ہم ذکر این کردہ معلوم می شود خصوصیت قائم کردہ اوست ضعیف است کہ سند استعمال این پیش نکرد (اُردو) دیکھو (پا باز شدن)

پا بازی | اصطلاح۔ بقول مؤید بمعنی شش و در مولف عرض کند کہ در دیگر نسخ قلمی مؤید این لغت یافتہ نمی شود اضافہ مطبع منشی نولکشور می نماید و دیگر ہمہ محققین فارسی زبان

ہم ازین ساکت بدون سند استعمال این را تسلیم نہ کنیم و اگر سند بدست آید تو انیم گفت کہ چون سوزش و درد در اعضای انسان شود از بیقراری دست و پا زند فارسیان آنرا پا بازی گفتہ باشند (اُردو) سوزش جلن۔ مونث۔ درد۔ مذکر۔

پا بالا کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ کنایہ از حالتی است مرد را کہ در وقت خاص رو دہد (فوقی یزدی سہ) چون روی دربزم ما ای دلبر محبوب من ؛ سر بہ بالا کن بپا نقش سہیل است پا بالا کن ؛ صاحب بحر نیز با وارستہ متفق۔ مولف عرض کند کہ صاحب نجم ہم تصدیق این اصطلاح می کنند و گویند از حالت خاص مراد از وقت اغلام بازی است کہ پای امرد بالا می شود و بر خلاف شان پس معنی این مصدر اصطلاحی مفعول شدن و کون دادن است (اُردو) اغلام کرانا۔ دیکھو برخود کشیدن۔

پا بالا گذاشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحبان آنند و بحر و بہار و وارستہ دویدن و بشتاب رفتن (مخلص کاشی سہ) نیستی بیمار خود ای نالہ پا بالا گذار ؛ درد دل بیجا چرا پیش مسیحا می کنی مولف عرض کند کہ ہمان (پا بالا گذاشتن پا) است کہ بجا بیش گذشت (اُردو) دیکھو بالا گذاشتن پا۔

پا بالا نہادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و وارستہ و بحر و آنند مرادف (پا بالا گذاشتن) کہ گذشت (صائب سہ) داغ ناسور مرا اگر بہ دل صحرا نہند ؛ از خجالت لالہ ہا بر کوہ پا بالا نہند ؛ مولف عرض کند کہ ہمان کہ بر (بالا نہادن پا) گذشت (اُردو) دوڑنا۔ جلدی جلدی چلنا۔ دیکھو بالا گذاشتن پا۔

پا بپا رفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار بمعنی (۱) برابر بودن با کسی در سیر و سفر و (۲) در تعبیہ بالعرض (محسن تاثیر سہ)

پیچ در عشق نرگس پای کمی نسبت مرا ؛ پا بپا چمره مجنون
چو سلاسل رفتم ؛ صاحب بحر گوید کہ معنی اول حقیقی است
و معنی دوم کنایہ باشد بہ مجاز۔ خان آرزو در چراغ
متفق با بحر۔ مولف عرض کند کہ موافق قیاس
(اردو) قدم بقدم چلنا۔ بقول آصفیہ (۱) کسی
کے پنڈے سے چلنا۔ پیچھے پیچھے چلنا۔ ساتھ ساتھ چلنا
(۲) کسی کی پیروی کرنا کسی کی روش اختیار کرنا۔
لکیر پہ فقیر ہونا۔

(۷۴/۱۱) **پا بحساب نہادن** مصدر اصطلاحی۔
بقول بہار کنایہ از غایت حزم و احتیاط کردن
(صائب ؎) خط شبرنگ کز حسن نہد پا بجنا
شب نوروز من و روز حساب است ترا ؛ صاحب
بحر و انند ہم زبان بہار۔ مولف عرض کند کہ
آنکہ از لغزش خوفناک باشد قدم را بشمار و
آہستہ بہ زمین نہد تا سکندری نخورد و از ہمین
عادت این اصطلاح قائم شد (اردو)
گن گن کے قدم رکھنا۔ بقول آصفیہ پھونک

پھونک کر پاؤن رکھنا۔ کمال احتیاط سے
قدم رکھنا۔ ہوشیاری اور عاقبت اندیشی
سے کوئی کام کرنا۔

(۷۴/۱۰) **پانچار رسیدن** مصدر اصطلاحی۔
کنایہ باشد از مبتلای مصیبتی شدن (ظہوری
؎) گوید ش وستم بہ گل در بوستان عافیت ؛
در بیابان بلا پایم بخاری می رسد۔ مولف
عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو)
مصیبت مین مبتلا ہونا۔

پا بخلد نہادن مصدر اصطلاحی۔ داخل
خلد شدن و این مخصوص بخلد نباشد بلکہ برای
ہر ظرف مکان استعمال این توان کرد چنانچہ
(پا بخانہ نہادن) (ظہوری ؎) گل تفرج
کوی تو حور اگر بیند ؛ چو پا بخلد نہد شرمسار
برگردد ؛ (اردو) بہشت مین داخل ہونا۔

(۷۴/۱۲) **پا بدامان آوردن** مصدر اصطلاحی۔
فارغ شدن و باطمینان خاطر نشستن (ظہوری ؎)

پا بدامان عطر در مغز آوردم ؎ یا دگلزار گریبان
بہ تنگ خورد ؎ **مؤلف** عرض کند کہ موافق
قیاس است (اردو) قانع ہونا۔ اطمینان
سے بیٹھنا۔

پا بدامن افشردن | مصدر اصطلاحی۔

بقول بہار مرادف پا بدامن پیچیدن و کشیدن
یعنی تنگ آمدہ وشد کردن (طالب آملی ؎)
طالب توفیق گیر ز وصل بتان کہ ما ؎ پای
طلب بدامن حرمان فشردہ ایم ؎ صاحب بحر تعریفی خوش
کردہ کہ گوشہ گرفتن و صبر و قناعت نمودن است
صاحب انند نقل نگار بہار **مؤلف** عرض
کند کہ پای را در دامن گرفتن یعنی باز آمدن
از رفتار و احتراز از تگ و دو باشد و از ہمین
این اصطلاح قائم شد مخفی مباد کہ از سند طالب
(پا بدامن فشردن) پیدا می شود یعنی نیست
کہ فشردن مخفف افشردن است (اردو)
پاؤں سمیٹنا۔ بقول آصفیہ ترک ملاقات کرنا۔
علیحدگی۔ تنہائی اختیار کرنا۔ کوچہ گردی سے
باز آنا (پاؤں کھینچکے بیٹھ رہنا) (پاؤں کھینچنا) بھی
کہہ سکتے ہیں (صبر کرنا۔ قناعت کرنا)

(الف) پا بدامن پیچیدن | مصادر اصطلاحی

(ب) پا بدامن جمع کردن | ہمہ مرادف

(ج) پا بدامن کردن | (پا بدامن

(د) پا بدامن کشیدن | افشردن است)

صاحبان بحر و بہار و عجم و انند ذکر (الف) کردہ اند
و صاحبان بحر و انند ذکر (ب) و صاحبان
بحر و موید ذکر (ج) و صاحبان بحر و بہار
و انند ذکر (د) **مؤلف** عرض کند کہ ہمہ موافق
قیاس است (ملا قاسم مشہدی الف ؎)
محبت پای صبری گر بدامان یکنفس پیچید ؎
درون پیرہن یوسف گریبان زلیخا را ؎ (اردو)
دیکھو (پا بدامن افشردن)

پا بدور سرگشتگی گردانیدن | مصدر اصطلاحی

بقول بحر و انند وعنایت عاجز ساختن او مولف

عرض کند کہ طالب سند استعمال می باشیم محققین
اہل زبان ذکر این نکردہ اند و معاصرین ہم ساکت
بادی این صاحب غیاث ہندی است و نقل
نگارش بحر و دانند (اُردو) عاجز کرنا۔

پابُر | اصطلاح - بقول بہار و انند بفہم پای
موحدہ ترک کنندۂ آمد و شد (عارف تبریزی
سے) خلق را (پابُر) توان کردن بہ تیغ خلق
کہ چو پی سپر خود را از ترک تندی چو کردہ ایم ؎
مولف عرض کند کہ اسم مفعول ترکیبی است
بمعنی پای بریدہ شدہ و مجازاً بمعنی (کنارہ کش)
باشد و این تعریفی خوش است (اُردو) کنارہ
کش کہہ سکتے ہین - صاحب آصفیہ نے کنارہ کشی کا
ذکر کیا ہے اور (کنارہ کش ہونا) بھی -

(۳۷۱۳) **پابرآمدن بسنگ** | مصدر اصطلاحی -
مانع رفتار شدن سنگ **مولف** عرض کند کہ
موافق قیاس است (ظہوری سے) بسنگ
مصلحت پابر نیاید تیز گامان را ؎ بس اندا و ...

بلای سالکان پیش بین باشد ؎ (اُردو)
مانع رفتار ہونا - کسی کی رفتار کو روکنا -

(۳۷۱۴) **پابراہ ماندن** | مصدر اصطلاحی - و طلب
چیزی وکسی رفتن **مولف** عرض کند کہ موافق
قیاس است (عرفی سے) فیض را نازم
کہ ہر کس پا براہت ماندہ است ؎ دل
بدست آورد و جان را از میان انداختہ ؎
(اُردو) کسی چیز کی طلب مین جانا -

(۳۷۱۵) **پابُریدہ تیغ کردن کسی را** | مصدر اصطلاحی -
صاحب بحر بذیل (پا از جائی بریدن)
گوید کہ (پابُریدہ تیغ کردن) متعدی اوست
مولف عرض کند کہ معنی حقیقی این پای
کسی بہ تیغ بریدن است و (پابُر) درینجا
اسم مفعول ترکیبی است بمعنی پا بریدہ شدہ
و سند این بر (پابُر) گذشت (اُردو)
کسی کا پاؤن تلوار سے کاٹ دینا -
پاؤن کٹا کر دینا -

پابرپی رسیدن | مصدر اصطلاحی بقول بهار کنایه از متابعت کسی کردن صاحب انند با (پای برپای کسی نهادن) ذکر این کرده مولّف عرض کند اگرچه معاصرین عجم بر زبان ندارند و محقّقین اہل زبان ساکت وبدون سند استعمال این را تسلیم نکنیم که بگوش ما نخورده واز نظر ما نگذشت ولیکن موافق قیاس است (اُردو) متابعت کرنا (دیکھو پا بپا رفتن)

پابرپی نهادن | مصدر اصطلاحی - صاحب انند این را بزیادت تحتانی بر پا نوشته گوید که مرادف (پابرپی رسیدن) است بمعنی متابعت کسی کردن که آنرا در عربی (طابق النعل بالنعل) گویند مولّف عرض کند که موافق قیاس است (اُردو) کسی کا پیروی کرنا - متابعت کرنا (قدم بقدم چلنا - دیکھو پا بپا رفتن)

پابرجا | اصطلاح - بقول برهان وبحر وانند ومؤید بفتح بای ابجد وسکون رای قرشت وجیم بالف کشیده بمعنی (۱) دائم وهمیشه (۲) ثابت قدم - صاحب رشیدی بر ثابت وهمیشه قانع صاحب انند این را مرادف (پایدار) گوید بهر دو معنی - صاحب جهانگیری در ملحقات ذکر بهر دو معنی کرده (ظهوری ط) بشد زهر بدل بشهر کام اندائی ؛ داریم همین رنج برآمدت رائی ؛ از سینه پاره پاره گردون دوزی ؛ وز دست شکسته درد پابرجائی ؛ خان آرزو گوید که در اصل بمعنی ثابت است چنانکه دشمن پابرجا گویند یعنی کسیکه در دشمنی ثابت قدم وقائم باشد وگاهی بمعنی همیشه نیز مستعمل مخفی مباد که بعض محقّقین این را بزیادت تحتانی در آخر (پابرجای) قائم کرده اند عیبی ندارد که مزید علیه انیست (صائب ـه) سرو پابر جای را جستن خلاف عادت است ؛
نالهٔ قمری زشوق قامت دلجوی کیست ؛

مولف عرض کند کہ معنی دوم اصل است و معنی اول مجازش (اُردو) (۱) ہمیشہ۔ دائم (۲) ثابت قدم۔

پابرداشتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بمعنی دویدن و شتاب رفتن و آرستہ این را مرادف پابالاگذاشتن و نہادن گفتہ (سالک قزوینی ؎) ہمچو مجنون پی آوازہ درائی بردار؛ سر زنجیر بدوش افگن و پائی بردار؛ **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اُردو) دیکھو پابالاگذاشتن و نہادن۔

پابرزمین فشردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاجار بمعنی ثابت قدمی **مولف** عرض کند کہ طرز تعریف خوب نیست معنی این ثابت قدم بودن است و ثابت قدمی اختیار کردن مجرد (ثابت قدمی) حاصل بالمصدر است مخفی مباد کہ این مرادف ہمان افشردن پا ست کہ در الف مقصورہ گذشت و پا افشردن ہم درہمین باب مذکور شد (اُردو) ثابت قدم ہونا۔

پابرسال وماہ نہادن | مصدر اصطلاحی بقول انند زمانہ را مغلوب خود تصور کردن از جہت فراخی معاش (ظہوری ؎) توقیت کہ برپای ہوس بند نہی ؛ در معرفۂ وقت گرش بر بہند نہی ؛ در طی زمان فراخ مد چون تو کہ دید ؛ تا پای برسال و ماہ تا چند نہی ؛ **مولف** عرض کند کہ ہیچ ضرورت ندارد کہ فراخی معاش را در تعریف این مصدر داخل کنیم معنی این زمانہ گذاشتن و بسر کردن عمرا ست و پس مخفی مباد کہ در نقل شعر غلطی را یافتہ و بلحاظ آن مصدر غلط قائم شدہ کہ صحیحش بہ (پابرسر سال و ماہ نہادن) گیریم (اُردو) عمر گزارنا۔ زمانہ گزارنا۔

پابرسر حرف کسی گذاشتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار روا نداشتن و دارستہ و بحر

بحرف او توجہ نکردن (حسن رفیع ؎) پاپر
حرف من گذاری ؛ آری بمنت سخن نیست ؛
مؤلف عرض کند کہ حرف کسی را زیر پا آوردن
گویا بسخنانش اعتنا نکردن است (اُردو)
کسی کی بات کی پروا نکرنا ۔ کسی کے کہے پر توجہ
نکرنا ۔ کسیکی نصیحت نہ سننا ۔

پاپر سر سال و ماہ نہادن مصدر اصطلاحی

بقول بہار مرادف ہمان (پاپر سال و ماہ نہادن) است کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ سندی کہ از ظہوری در انجا گذشت بہار نقل آن درینجا ہم کردہ کہ بمصرع آخرش (پائی برم) را (پاپر سر) نوشتہ ہمین صحیح است صاحب انند در نقل شعر غلط کردہ و بلحاظ آن مصدر بالا قائم نمود (اُردو) دیکھو (پاپر سال و ماہ نہادن)

پاپر سر لباس نو گذاشتن مصدر اصطلاحی

وارستہ و بہار و بحر و انند گویند کہ رسم عجم است کہ چون جامۂ نو خواہند کہ پوشند اول پا بران گذارند تا تبرک دست و پا کہنہ شود و این رسوم زنان آنجاست چنانکہ از اہلزبان شنیدہ شد
(محسن تاثیر ؎) دولت ز تازہ دولت
خواری کشد ز اوّل ؛ پوشندہ پا گذارد بر سر
لباس نو را ؛ مؤلف عرض کند کہ معنی
این مصدر اصطلاحی لباس نو پوشیدن است
و مصدری کہ از کلام محسن تاثیر پیدا می شود
(لباس نو را پا بر سر گذاشتن) است (اُردو)
نیا لباس پہننا ۔ اور (لباس نو پر پاؤن رکھنا)
یہ بھی عورتوں مین مروّج ہے کہ وہ اول نئے
لباس پر پاؤن رکھنے کے بعد اسکو پہنتی ہین تا
وہ گھس پس کر جسم سے اترے ۔

پاپر سر ماہ و سال نہادن مصدر اصطلاحی ۔ بقول وارستہ ہمان کہ بہ تقدیم سال بر ماہ گذشت دیگر ہیچ و سند این ہم بہ ہمہ را انجا مذکور (اُردو) دیکھو پاپر سر سال و ماہ نہادن

پاپر سنگ آمدن مصدر اصطلاحی

صاحبا انند ذکر این کرده مولف عرض کند که همان (بر سنگ آمدن پا) است که بجایش گذشت (اُردو) دیکھو بر سنگ آمدن پا -

پا بر سنگ خوردن مصدر اصطلاحی - بقول انند مرادف (پا بر سنگ آمدن) مولف عرض کند که همان (بر سنگ آمدن پا) که بجایش گذشت (وحید ۵) پایش بسنگ تا نخورد در ره طلب ؛ کی نقد سودی کیسهٔ صبر احتما می برد ؛ (اُردو) دیکھو بر سنگ آمدن پا -

پا بر سنگ در آمدن مصدر اصطلاحی - بقول انند مرادف (پا بر سنگ آمدن) که گذشت (شیخ اوحدی ۵) نشگفت پای ما که در آید بسنگ غم ؛ زیرا که احتیاط نکردیم راه را ؛ مولف عرض کند که همان (بر سنگ آمدن پا) (اُردو) دیکھو بر سنگ آمدن پا -

پا بر رکاب اصطلاح - بقول بهار (۱) آنکه آماده رفتن باشد و بقول حاشیه نگارش (۲) هر چیزی که قریب ضائع شدن باشد عموماً و مائل شدن شراب بترشی خصوصاً و فرماید که بالفظ داشتن و زدن و شدن و نهادن مستعمل - صاحبان بحر و انند بمعنی اول قانع مولف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است که پا در رکاب داشتن علامت سوار بر اسپ شدن است و سوار اسپ شدن علامت آمادگی است برای رفتن یعنی اول کنایه باشد و معنی دوم مجاز آن برای غیر انسان هم (صائب ۵) غافل ز حال عاشق خونین جگر مباش ؛ مغرور حسن پا بر کاب این قدر مباش ؛ (ولهٔ ۵) همه از درد طلب نعل در آتش دارند ؛ کوه چون ریگ روان پا برکابست اینجا ؛ (ولهٔ ۵) کمتر از جنبش ابروست مراد در نشاط ؛ خون می چون مه نو پا برکاب است مرا ؛ (ولهٔ ۵) نقصان درین بساط بود خوشتر از کمال ؛

بدر از ہلال پا بر کاب است بیشتر ؎ مخفی مباد کہ تخصیصی کہ برای شراب مذکور شد فضول است وتعمیم معنی دوم بران هم شامل وتخصیص مصادر بالا هم نباشد کہ صراحتش در ملحقات می آید - (اُردو) (۱) پا برکاب اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو روانگی پر آمادہ ہو - مذکر (۲) وہ چیز جو قریب ہیں متغیر ہونے والی ہو - مونث ۔

(۶۱۶۳) **پا برکاب باشیدن** | استعمال - آمادہ بودن بہ رفتن - سند استعمال این از کلام صائب بہ (پا برکاب) مذکور شد مولف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است برای انسان وغیرآن کہ صراحتش بہ پا برکاب گذشت (اُردو) پا برکاب ہونا - جانے پر آمادہ ہونا ۔

پا برکاب شدن | استعمال - بہار ذکر این بدیل پا برکاب کردہ از معنی ساکت مولف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است مرادف پا برکاب باشیدن (صائب ؎) پیش از آن دم کہ از مقراض شود پا برکاب ؎ چشم بکشای خط مشکین نشان را دریاب ؎ (اُردو) پا برکاب ہونا ۔

پا برکاب ماندن | استعمال - بہار اشارۂ این بدیل پا برکاب کردہ از معنی ساکت مولف عرض کند کہ مرادف پا برکاب باشیدن موافق قیاس (صائب ؎) از حیا تم نفسی پا برکابم ماند است ؎ میرود وقت کہ از من خبری می گیری ؎ (اُردو) پا برکاب رہنا - جانے پر آمادہ ہونا - دیکھو پا برکاب باشیدن ۔

(۶۱۶۴) **پا برکاب نہادن** | استعمال - مرادف پا برکاب باشیدن موافق قیاس است - (ظہوری ؎) عشق خوبان نہادہ پا برکاب ؎ داده بعض ہمنان زینت ؎ مولف عرض کند کہ درینجا آغاز مراد است کہ ارادہ رفتن ہم آغاز سفر است واین مجاز معنی حقیقی است یعنی مجرد (آمادگی) (اُردو) آمادہ ہونا - آغاز کرنا ۔

(۳۱۵۷) **پابرگرفتن** مصدر اصطلاحی ـ **مولف** عرض کند کہ بمعنی برداشتن پا باشد متعلق بمعنی اوّل (برگرفتن) کہ بجایش گذشت (ظہوری ؎) باظہوری در طلب شاید کہ ہمپائی کند ؛ ہر کہ در راہش بجای پا بپا بان برگرفتہ ؛ (اردو) پاؤں اٹھانا ـ چلنا ـ

(۳۱۵۸) **پابرگلوافشردن** مصدر اصطلاحی ـ جانوری را بعد ذبحش پای بر گلویش نہادن تازہ ومیرد و ویرنہ طپد و دستہا پا زدنش بزور ـ لباس ذابح را بخون نرنگند و این رسم عجم وہندِ سہانیکہ اکثر بر گوسپند یا گاؤ مذبوح مرعی است (ظہوری ؎) بامیدی کہ صیادی کشد سرپنجہ را رنگین ؛ چو ظہوری آہو پا بر گلو افشردہ را ماند ؛ **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) ذبح شدہ کے گلے پر بعد ذبح پاؤں رکھنا تاکہ وہ دیر تک نہ تڑپے اور ہاتھ پاؤن زور سے نہ مارے ـ

پابرمصحف کشیدن مصدر اصطلاحی تبصرۂ وارستہ وبحر کنایہ از کمال بی ادبی (زلالی ؎) چہ زلفی ہندوی ایمان بریدہ ؛ سیاہی پای بر مصحف کشیدہ ؛ **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است ولیکن معنی حقیقی این بی ادبی کردن بدرجۂ کمال است معنی بیان کردۂ محققین بالاحاصل بالمصدرش (اردو) سخت بے ادبی کرنا ـ

پابرنجن اصطلاح ـ بقول برہان بالون ساکن وجیم مفتوح بنون دیگر زدہ بمعنی پاورنجن است کہ گذشت ـ صاحبان جہانگیری و بحر وانند و موید و سراج ہم ذکر این کردہ اند **مولف** عرض کند کہ صراحت کامل بر (ابرنجن) گذشت و (برنجن) مخفّف ابرنجن کہ ترکیب یافتہ است با پاہمان خلخال کہ ذکرش بر (پاورنجن) گذشت (اردو) دیکھو پاورنجن ـ

پابرہوا اصطلاح ـ بقول بہار بمعنی (۱)

ہر چیزی بی اصل عموماً و (۲) حرف بی اصل خصوصاً (میر یحیی ۵۲) منم آن نکتہ پروری کہ دام ٭ صفت کون بچہ ہا گویم ٭ من دو صفت جماع زن ہیہات ٭ حرف پا بر ہوا چرا گویم ٭ مولف عرض کند (۳) کسی کہ پای خود در عالم خواب بر دارد چنانکہ زن در جماع و بندی کہ محققین بالا برای معنی دوم از کلام میر یحیی شیرازی آوردہ اند برای معنی سوم بکار خوردہ اگر ازین سند (حرف پا برہوا) را بمعنی حرف فضول گیریم من وجہ معنی شعر درست می شود و لیکن معنی حرف بی اصل کہ درست نباشد چرا کہ جماع زن حرف بی اصل نیست بلکہ حرف اصل است حاصل اینست کہ معنی سوم اصل باشد۔ اسم فاعل ترکیبی و صفت برای انسانی کہ پایش بخواب بلند باشد و بمعنی اوّل صفت چیزی کہ بی اصل بود عموماً بسبیل کنایہ و بمعنی دوم صفت حرف خصوصاً بمعنی حرف بی اصل و فضول ہم (اُردو) (۱) ہر بے اصل چیز۔ مونث (۲) ہوائی خبر۔ بقول آصفیہ۔ اسم مونث۔ بازاری گپ بے سرو پا خبر۔ افواہ۔ گپ۔ اور بقول مولف فضول بات (۳) وہ شخص جو لیٹ کر پاؤں بلند کیا ہو مرد ہو یا عورت ان معنوں میں (پا بہوا) کا استعمال بھی اُردو میں بقاعدہ فارسی ہو سکتا ہے۔

پا بزمین نرسیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان دانند (پای بزمین نرسیدن) کنایہ از خوشحالی مفرط و انتعاش طبیعت باشد کہ می آید مولف عرض کند کہ موافق قیاس است و این اصل و آن مزید علیہ این بزیادت تحتانی بر پا ہمچون جا و جای فارسیان گویند کہ در خوشحالی و سرور پای انسان بر زمین قائم نباشد و این مبالغہ ایست بخیال فرضی و مصدر (پا از شادی بر زمین نرسیدن) ہم بہمین معنی

بجایش گذشت پس این را مخفف آنهم توان گرفت
(اُردو) دیکھو پا از شادی بر زمین نرسیدن۔

پابست اصطلاح۔ بقول بحر (۱) بنیاد
عمارت و (۲) محکم و (۳) گرفتار و اسیر صاحبان
آنند و غیاث هم ذکر این کرده اند (ظهوری ملا)
رشک و ذره اکردی پابست کاخ دهر ॥ (ظهوری) استاده
وای بر جان من این بنیاد دل بر کند کیست ॥ مولف
عرض کند که اسم مفعول ترکیبی است و برای معنی سوم
معنی موافق قیاس و (۴) بمعنی استحکام هم بنظر آمده
(ظهوری ۵۵) بنای زهد را پابند لاهی باده
پابستی ॥ ظهوری خانه در کوچهٔ خماری باید ॥
(اُردو) (۱) عمارت کی بنیاد۔ مونث (نیو
مونث۔ دیکھو بندیش) (۲) محکم۔ مضبوط (۳)
گرفتار اسیر (۴) استحکام۔ مذکر بمعنی استواری
مضبوطی۔

پابستن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر (۱) محبوس
شدن و بقول آنند (۲) منتظر شدن نیز صاحب
موید ذکر هر دو معنی کرده نسبت معنی دوم
گوید منتظر ماندن باشد مولف عرض
کند که هر دو معنی موافق قیاس ولیکن بمعنی
دوم معاصرین عجم بر زبان ندارند مشتاق
سند استعمال می باشیم که از نظر نگذشت
(اُردو) (۱) قید ہونا (۲) منتظر رہنا۔

پابسته اصطلاح۔ بقول بحر (۱) گرفتار
و محبوس و (۲) اسیر محبت مولف عرض
کند که موافق قیاس است ولیکن استعمال
این بمعنی دوم از نظر ما نگذشت و معاصرین
عجم هم بر زبان ندارند و دیگر محققین فارسی
زبان هم ازین ساکت۔ مشتاق سند استعمال
می باشیم (اُردو) (۱) گرفتار۔ مقید
(۲) اسیر محبت۔

(۴۷۸)

پا بسرا نهادن مصدر اصطلاحی
داخل سرا شدن مولف عرض کند که
این متعلق به ظرف مکان است عموماً چنانکه

(پاپہاون بمیدان یا در خانہ و امثال آن) (ظہوری رہ) آن بہ کہ خرابی نہد پا بسرائی ؛ گر ریختہ توان از گل تعمیر بر آورد ؛ (اردو) گھر میں پاؤں رکھنا - یعنی گھر میں داخل ہونا - دکن میں مستعمل ہے -

(الف) پابسنگ آمدن	مصادر اصطلاحی
(ب) پابسنگ بر آمدن	بقول انند
(ج) پابسنگ خوردن	(۱) معروف
(د) پابسنگ در آمدن	و (۲) کنایہ
(ہ) پابسنگ رسیدن	از بلا و کرہی

پیش آمدن بہار و بحر (ب) را مرادفش گفتہ (طالب آملی رہ) من و زیارت کوئی کہ پای دیدہ برامش ؛ اگر بسنگ بر آید بسنگ سر بر آید ؛ صاحب انند (ج) را مرادف (الف) نوشتہ (وحید رہ) پائی بسنگ تا نخورد در رہ طلب ؛ کی نقد سوی کیسہ صراف می رود ؛ و (د) بقول انند و بحر مثل (شیخ اوحدی رہ) شگفت پای ما کہ در آید بسنگ عمر ؛ زیرا کہ احتیاط نکردیم راہ را ؛ و (ہ) بقول انند و بحر مؤید از پای در افتادن و (۳) ہوشیار شدن **مولف** عرض کند کہ درین ہر پنج مصادر پا و پای مزید علیہش ہر دو مستعمل و ہمانست کہ در موحدہ بر (برسنگ آمدن پا) گذشت ہر دو معنیش - معاصرین عجم می گویند معنی سوم نیز در ہر پنج مصادر راست (اردو) (۱) و (۲) دیکھو (برسنگ آمدن پا) (۳) ہوشیار ہونا - متنبہ ہونا -

پا بقدر گلیم دراز کردن | مصدر اصطلاحی - بقول بحر و غیاث و انند بقدر دسترس و استعداد خود کاری کردن صاحب رہنما ہم بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) دکن میں کہتے ہیں ''جتنی چادر اتنا پاؤں پھیلا'' یعنی جتنا استعداد ہے اسقدر کام کرو -

اس کہاوت کا تعلق مصدر (اپنی چادر کے موافق پاؤں پھیلانا) سے قائم ہو سکتا ہے۔ اردو میں (چادر سے باہر پاؤں پھیلانا) اس کا مقابل مستعمل ہے دیکھو (پا از گلیم دراز کردن) اس موقع پر اردو ترجمہ (حوصلے کے موافق کام کرنا) ہو سکتا ہے۔

پابکلات کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار بکاف تازی و فوقانی۔ فنی است از کشتی کہ حریف را از کمر گرفتہ چنان بردارند کہ پایش بلند شود (میر نجات ۵) کہ چہ پابکلانش کلاہ زرفت عیات؛ بگذر از غیر چہ میخواہی ازین کہنہ کلات؛ صاحب بحر بدین معنی بالا گوید کہ کلات بکاف تازی بر وزن حیات قلعہ کہ بر سر کوہ و پشتہ باشد خواہ آباد بود خواہ ویران (کذا فی المنتخب) وارستہ ہم ہمزبانش۔ **مولف** عرض کند کہ معنی لفظی این پای بلند کردن از قلعہ کلات و کنایہ از (حریف را کمر گرفتہ پایش بلند کردن در کشتی) (اردو) کشتی میں حریف کی کمر پکڑ کے زمین سے بلند کرنا۔

پابگنج فرو رفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار کنایہ از دولت یافتن و مالدار شدن (صائب ۵) پای ویرانہ ہر کس کہ فرو رفت بگنج؛ نیست صائب سر معمار و غم تعمیرش؛ (خواجہ نزاری ۵) مگر داد دولت مرا پای رنج؛ کہ پایم فرو رفتہ زینسان بگنج؛ صاحبان بحر و انند ہمزبانش۔ **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) مالدار ہونا۔ دولت مند ہونا۔

پابلند کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و بحر و برہان و رشیدی و جہانگیری و ملحقات شتاب رفتن و دویدن (امیر خسرو ۵) بعزم تو پای باد بند گشت؛ کہ باد ہر چند پا بلند کند؛ **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است کہ کسی کہ زود و شتاب رود پایش در رفتار زیادہ تر بلند شود و بقا بلند ... معنی (اردو)

ہوتا ۔ بقول آصفیہ ۔ قدم بڑھانا ۔ جلد چلنا ۔ پھرتی کے ساتھ قدم رکھنا ۔ تیز رفتار ہونا ڈگین بھرنا (پاؤن اٹھا کے جانا) بھی کہتے ہین دیکھو بالا گذاشتن پا ۔

پا بمیان نہادن مصدر اصطلاحی ۔ در میان کاری آمدن است **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس و بمعنی حقیقی است (ظہوری ـــ)
بہر جان بکناری چسان رود کہ امید تو نہادہ
پا بمیان کار مشکل افتادہ است (اُردو) قدم درمیان ہونا ۔ بقول آصفیہ بیچ مین پڑنا ۔ آڑے ہونا ۔ دکن مین کہتے ہین قدم بیچ مین آنا جیسے "اون کا قدم بیچ مین آگیا اب تو تصفیہ ہو کر رہیگا"

پابند اصطلاح ۔ بقول بہار (۱) رسنی کہ ہر دو پای اسپ بدان بندند چنانچہ افسار رسنی کہ ہر دو دست اسپان بدان بندند و در عرف اول را پچھاڑی و ثانی را اگاڑی نامند صاحب بحر نسبت معنی اول گوید کہ ریسمانی کہ بدان پای دواب بندند و (۲) شخص گرفتار و (۳) متعلق ۔ صاحب انند ذکر ہر دو معنی اول الذکر کردہ و صاحب موید برای تائید فضلای فرماید کہ (۴) پای را بہ بند و (۵) ضد مجرد **مولف** عرض کند کہ نسبت معنی اول تعمیم بیان صاحب بحر درست است اسم فاعل ترکیبی و معنی دوم موافق قیاس کہ گرفتار و مقید سلاسل در پای دارد و نسبت معنی سوم عرض می شود کہ کسی کہ مقید بکاری است ۔ مجاز معنی دوم و بمعنی چہارم امر حاضر پابندیدن ۔ احسان صاحب موید است کہ برای تائید فضلا این معنی را بیان کرد کہ طفل مکتب صرف خوان ہم ازین واقف است و نسبت معنی پنجم عرض می رود کہ ضد آزاد است و مقصودش از ہمان معنی سوم کہ بالا گذشت (اُردو) (۱) پابند ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی اسم مذکر ۔ گھوڑے کی پچھاڑی **مولف** عرض کرتا ہے کہ بلحاظ معنی بیان کردہ بہار

(پچھاڑی) اور بلحاظ تعمیم صاحب بحر عجم وہ رسّی جس
سے تھان پر چارپایون کے پاؤن کو باندھ دیتے
ہین (۲) قیدی۔ مقیّد (۳) کسی کام کا مقیّد (۴)
پاؤن کو باندھ (امر حاضر) (۵) مجرّد اور آزاد کا مقابل

پابند کیش اصطلاح۔ بقول انند و غیاث بکسر کاف
تازی نام شہرے فرماید کہ بعض شارحین بوستان پابند
بمعنی زمین گل ولای نوشتہ اند و کیش نام جزیرہ۔ **مولف**
عرض کند کہ زمینی را کہ گل ولای دارد و پای مردم
دران فرورود پابند نام کردند استعارہ ایست
و شہری را (پابند کیش) نام کردن درانحالت درست
باشد کہ زمینش گل ولای دارد و جزیرہ باشد
حیف است تعریف مزید این جزیرہ بیان نشد کہ
کجا واقع است (اُردو) پابند کیش ایک شہر کا
نام ہے جو ٹاپو ہے جسکی تعریف مزید معلوم نہ ہوسکی۔ مذکر۔

(الف) پابوس اصطلاح۔ الف۔ بقول بحر
(ب) پابوسی بمعنی (۱) پابوسیدن و (۲)
پابوسندہ صاحب انند بحوالۂ غیاث ذکر ہر دو (ب)

کردہ و ہم او (ب) را بحوالۂ فرہنگ فرنگ
بمعنی قدم بوسی آوردہ صاحب موید نسبت
الف ذکر معنی دوم گوید کہ (۳) بمعنی ابرہم
مولف عرض کند کہ مقصود بحر از معنی اوّل
اسم مصدر باشد کہ از ہمین وضع شد مصدر
(پابوسیدن) و حاصل بالمصدرش ہم صاحب
بحر تعریف خوشی نکرد و بمعنی دوم اسم فاعل
ترکیبی است و بمعنی سوم امر حاضر است از
ہمان مصدر و (ب) حاصل بالمصدرش
(ظہوری ؏) نخل بی برگ و بار فتد کسی ؎
کہ بپا بوس یار خم نشود ؎ (ولہ ؏) سرو
را نیست رخصت پابوس ؎ گرنہ چون شاخ
گل خمیدہ شود ؎ (ب) موافق قیاس است
حاصل بالمصدر پابوسیدن (اُردو)
(الف) (۱) قدم بوس۔ (قدم بوسیدن)
کا اسم مصدر (۲) پاؤن کو بوسہ دینے والا
قدم بوس (۳) قدم کو بوسہ دے (ب)

قدم بوسی ـ مونث ـ

پاپوک اصطلاح ـ بقول اننداجوالۂ فرہنگ فرنگ بضم بای موحده پاپوش را گویند مولف عرض کند که معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت جا دارد که مرکب باشد با پا بمعنی حقیقیش و پوک مجاز ـ معنی پوستش بمعنی مطلق جای پس معنی لفظی این جای پا و کنایه از پاپوش و جا دارد که این را مبدل (پاپوش) گیریم که بای فارسی بدل شده به موحده چنانکه تپ و تب وشین معجمه بدل شده به کاف و سند اول این تبدیل که بنظر رسیده ہمین است والاول اولی من الآخر ولیکن طالب سند استعمال می باشیم (اردو) دیکھو پاپوش اور پا افزار ـ

پا پیش از گلیم کشیدن مصدر اصطلاحی ـ بقول بحر مرادف پا از حد برون بردن مولف عرض کند که اگرچه موافق قیاس است ولیکن مشتاق سند استعمال می باشیم که استعمال این از نظر ما نگذشت (اردو) دیکھو پا از حد برون بردن ـ

پاپ بقول برہان بذیل (پاپ به موحده آخر) مراد فش ـ صاحب ناصری می فرماید که بسکون بای ابجد خلیفه دین حضرت مسیح را گویند و این سلسله پس از زمان عیسی در روم معزز و معظم بوده و ہر کس بعد از خود خلیفه تعیین کرده که در مقام او قائم بوده و ہمیشه ہفتاد نفر در کلیسا ہای بزرگ بعبادت اشتغال دارند و ہر وقتی که تعیین خلیفه لازم شود این ہفتاد نفر باید در تصدیق او متفق باشند و در عمارتی مخصوص تاج سه طبقه بر سر او می گذارند و نصرانان صحیح که ترک دنیا کرده طالب ثواب آخرت اند در خدمت گزاری پاپ در ہر باب مفاخرت می ورزند و شهر مذکور موسوم به روما الکبری شہر ایشان است که بیونان مشہور است وجمعیت آن ملک تخمیناً ده ملیان و ششصد ہزار است و بانی روم ـ رومولوس اول پادشاه

روم بوده که هفصد و پنجاه سال قبل از عیسی آن ولایت را بنام خود بنا نهاده و از جمله عمارات این شهر کلیسائی سنت پطرس استکه در مدت صد و پنجاه سال باتمام رسیده و پاپ تاج بر سر شاهان اروپا یعنی فرنگستان می نهاده و در سال هزار و دویست و سیزده ناپلیان فرانسیس لشکر بآن ملک کشید و متصرف شد و پاپ را تغیر داد و از عزت آن طائفه کاست دیگر باره سلاطین یوربان آن طائفه را محترم داشتند و درین سنوات هنوز (پاپ پیوس) در آن شهر خلیفهٔ بزرگ و پاپ را پاپا نیز گویند - صاحب رہنما بحوالهٔ سفر نامهٔ ناصر الدین شاه قاچار گوید مذهب رومن کیتھولک را خلیفه که آنرا پوپ گویند و هم او تکرار لفظ گوید که جانشین حضرت عیسی را گویند که سردار مذهب باشد مولف عرض کند همین اصل است و پوپ که حالا بزبان نصرانیان است مبدل این باشد و جا دارد که فارسیان همان پوپ را که لغت ایشان است به تبدیل واو بالف پاپ کرده باشند چنانکه دستاو استا (اردو) پوپ بقول آصفیه - انگلش - پاپا - روم کا سردار پادری - رومن کیتھولک کے چرچ کا سرگروه - مذکر -

پاپا | بقول برهان بابای فارسی بروزن کاکا همان پاپ را گویند که خلیفهٔ دین عیسی باشد صاحبان انند و موید و بهار چپال ذکر این کرده اند مولف عرض کند که مزید علیه همان پاپ است که گذشت الف در آخرش زیاده کرده اند (اردو) پاپا - بقول آصفیه - فارسی - دیکھو پاپ - مذکر -

پاپرش | اصطلاحات - بقول انند همان پاپوش است که کافور خشک شده باشد صاحب موید گوید که مرادف پاپوش پیدا است محیط

هر چه نسبت این نوشته ما ذکرش بر (پاپوش) کرده ایم و آن را اصل قرار داده ایم و در اینجا همین قدر کافی است که این مبدل آنست که بای فارسی اول و سوم بدل شد به موحده و واو بدل شد به رای مهمله چنانکه کلاو و کلار و بر موبر مر (اُردو) کا فور غیر خالص - مذکر - دیکھو (پاپوش کا نمبر ۱)

پاپژ اصطلاح - بقول برهان و ناصری بفتح بای فارسی و سکون زای عجمی (۱) زمین پست و ناهموار (۲) گل کهنه و نرم را نیز گفته اند و بعربی طین صاحب انند هم ذکر این کرده **مولف** عرض کند که در فارسی زبان زمین ناهموار را پژ گویند که می آید و گل کهنه و نرم را هم یکی از معاصرین زردشت گوید که معنی حقیقی پژ بزبان زند یا زند خراب و زبون و مجاز زمین ناهموار را نام شد - اگرچه این معنی در کتب لغات نیامده ولیکن موافق قیاس می نماید و معنی ترکیبی این پای را خراب کننده (اسم فاعل ترکیبی) و کنایه از زمین ناهموار و الله اعلم بحقیقة الحال (اُردو) (۱) ناهموار اور پست زمین - مؤنث (۲) پرانی اور نرم مٹی - مونث -

(۱) **پاپس آمد** اصطلاح - بقول انند گوید بمعنی گریخت و هزیمت خورد و کم افتاد و هم او بر - - - - - - - -

(۲) **پاپس آمدن** گوید که کنایه از ترک دادن و گذاشتن و منهدم شدن

مولف عرض کند که معنی لفظی این واپس شدن و کنایه از منهدم شدن موافق قیاس است و (۱) ماضی مطلق همین مصدر است دیگر هیچ مخفی مباد که صاحب انند ذکر (پای پس آمدن) کرده شبهی ندارد که پا و پای

مزید علیہش ہر دو یکی است (اُردو) (۱) بھاگا۔ واپس ہوا۔ شکست پایا (۲) پیچھے ہٹنا۔ بھاگنا۔ واپس ہونا۔ شکست پانا۔

پاپس آوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان و بحر (۱) کنایہ از ترک دادن و قطع نظر کردن و واگذاشتن و باز ماندن از طلب بحبز و (۲) منہدم شدن در رزم۔ بہار بر ترک کردن و گذاشتن قانع۔ و بقول رشیدی ترک دادن و بقول سراج و (جہانگیری در ملحقات) کنایہ از ترک دادن۔ صاحب انند ہم ذکرش کردہ مولف عرض کند کہ مرادف (پاپس آمدن) است موافق قیاس (اُردو) (۱) ترک کرنا۔ چھوڑنا (۲) دیکھو پاپس آمدن۔

پاپس شد اصطلاح۔ بقول (مؤید مطبوعہ مطبع نولکشور) پا بر جای نماند و ریجا یا نبردگاہ مولف عرض کند کہ در دیگر نسخ قلمی این لغت را نیافتیم۔ صاحب انند (پای پس شدن) را مرادف (پاپس آمدن) گفتہ کہ گذشت و موافق قیاس است (اُردو) دیکھو پاپس آمدن۔

پاپوش اصطلاح۔ بقول بہار کفش و فرماید کہ بالفظ دریدن مستعمل (محمد قلی سلیم ـــــــ) باقتضای قضا کار خویش را بگذار تو کوشی بیہدہ پاپوش می درد مثل است تو صاحب بحر گوید کہ آنچہ در پای پوشند و صاحب مؤید بحوالہ قنیہ ہمزبانش بدین صراحت مزید کہ مثل موزہ و جز آن مولف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی ہیچ خصوصیت با مصدر دریدن ندارد۔ فارسیان پاپوش پوشیدن و ہمپای کردن و از پای برآوردن و غیرہ استعمالش می کنند (اُردو) پاپوش۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مونث۔ جوتی۔ کفش۔

پاپوش دریدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند (بذیل پاپوش) کنایہ از سعی

بیہودہ نمودن و سند این ہمان شعر سلیم نقل کردہ که به پاپوش گذشت مولف عرض کند که بمعنی حقیقی ضائع کردن پاپوش است که از سعی بسیار ضائع میشود و کنایه از سعی بیہودہ کردن از این شعر ثابت نمی شود اگرچه موافق قیاس است لیکن بدون سند استعمال این را تسلیم نه کنیم که محققین اهل زبان این را ترک کرده اند و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند (اردو) فضول دوڑ دھوپ کرنا ۔

پاپیاده | اصطلاح ۔ بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ بمعنی پیاده پا مولف عرض کند که مقصودش از تکثیر ادا است بعض معاصرین عجم هم بر زبان دارند محققین فارسی زبان از این مرکب ساکت ۔ و این که مجرد پیاده ہم ہمین معنی دارد خلاف قیاس نمی نماید (اردو) پاپیاده ۔ بقول آصفیه ۔ فارسی پیدل ۔ بغیر از سواری ۔

پاپیچ | اصطلاح ۔ بقول وارسته پای بپا پیچیدن از ضعف و ناتوانی (طغرا ع) گردون غلط فہم بسر منزل جانان ؏ پاپیچ مرا پیچش دستار شمرده ؏ بہار رہبر با نش (زکی ندیم ع) نشد پاپیچ اشکم طرف دامن پره انتها و این طفل از دویدن ؏ صاحبان بحر و انند نقل نگارش مولف عرض کند که نشانی ہر سه محققین است که تعریف غلط کرده اند فارسیان پاپیچ پارچه بسیار کم عرض طولانی را نام نہند که در انگلیسی زبان آن را (بیانڈیج) نام است کودکان را در پای می بندند تا از سیر باز مانند و بجای خود شان باشند و جوانان لشکر از شتالنگ تا بزانو بر پای خود می پیچند تا پای از و گرم باشد و قوت رفتار تیز شود و زکی ندیم در کلام خود استعمال این بمعنی اول کرده و طغرا معنی دوم را آورده (اردو) ده بیانڈیج جو جسم میں لڑکوں کے

دونو پاؤن مین باندھ دیتے ہین تا وہ اپنی جگہ پہ رہین اور جوانان لشکر ہند و عجم ہر ایک پاؤن پر ٹخنے سے گھٹنون تک لپیٹے رہین تا کہ اس کی حرارت قوّت رفتار کو تیز کرے - مذکّر-

پاپیچال | اصطلاح - بقول بہار بابای دوم فارسی بتحتانی رسیدہ و جیم فارسی بالف کشیدہ و لام نباتیست از عالم عشق پیچان کہ ساق ندارد و بدرخت دیگر پیچیدہ بالا رود و چنین نبات را بیارہ گویند بیای تازی (محسن تاثیر ع) چو پاپیچال دارم دست پیچے فاش می گویم ٭ کہ باشد مصرف رنگین زری بر خاک افشاندن ٭ یکی از صاحب عجم گوید کہ اصل این (پاپیچ دوال) است یعنی دوالی کہ پای را بہ پیچد) دال و واو حذف شدہ (پاپیچال) باقی ماند و این نام نبات نیست بلکہ آن اقسام نباتات را نام است کہ بیارہ عوض تنہ دارد و مولّف عرض کند کہ قول قرین بقیاس است کہ صاحب محیط محقق مفرداتِ طب ہم این را ترک کردہ است اگر نباتی خاص می بود البتہ ذکرش می کرد و برادر عشق پیچہ و لبلاب ہم اشارہ این نشد پس بجز این نمی گوئیم کہ این را مرادف بیارہ دانیم (اُردو) دیکھو بیارہ

پات | بقول برہان بسکون تای قرشت اورنگ و سریر و تخت را گویند صاحبان سروری و ناصری و جہانگیری و رشیدی دانند و موٗید ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج گوید کہ مغیّر پاد است کہ بمعنی تخت می آید و نیز باید کہ رشیدی مرادف گفتہ و این غلط است مولّف عرض کند کہ آنچہ خان آرزو و مغیّر گوید آنہم غلط است بلکہ مبدّل است دال مہملہ بہ فوقانی بدل میشود چنانکہ زردشت و زرتشت اگر این مبدّل را معنی مراد گوئیم چہ غلط است کہ پات را مرادف پاد ہم خوانیم کہ معنی ہر دو یکی است صاحب ناصری

صراحت مزید کند که از همین تبدیل لغت بعضی پادشاه را (پاتشاه) هم گفته اند که بجاش می آید بالجمله این اسم جامد فارسی زبان است و مبدّل پاد صراحت باخذ بر پاد کنیم (اردو) تخت بقول آصفیه - مذکر - دیکھو ارشیا -

الف پاتابه **ب پاتابه پیچ** بقول بهار و انند (الف) چیزی که زیر موزه پوشند و عیاران بدون موزه در پا کنند از ینجهت عیاران را (ب) پاتابه پیچ گویند (رفیع واعظ ~~ع~~)
سرینگ مصر گوشه نشینی کنون منم ٭ پاتابه پیچ کوچهٔ عزلت زدامنم ٭ (مخلص کاشی ~~ع~~)
پاتابه پیچ و سرکش و طرف کله شکن ٭ مغرور تند و سرخود و بیجا عتاب کن ٭ صاحب بحر (ب) را بمعنی مکّار و دغاباز گفته و خان آرزو در چراغ هم به همین معنی آورده مؤلّف عرض کند که (الف) مرکّب است با پا بمعنی معروف و تابه بمعنی بافته شده پس معنی این لباسی که بافته شده برای پا بعضی گویند که تاب بمعنی گرمی و های آخره برای نسبت یعنی لباسی که منسوب بحرارت پاست و (ب) بمعنی مجازی پاتابه پوش است گویند در عجم شرفا عموماً عوض پاتابه موزه در پا می کردند که آن قسمی از کفش لطیف است و از چرم نرم ساخته می شود و بالای آن پاپوش در پا میکشیدند و در مقامات متبرّکه کفش را دور می کردند و با موزه می رفتند برخلاف شان عیّاران و اوباشان عوض موزه پاتابه در پای کرده بدون موزه پاپوش استعمال می ساختند و این در زمانه سلف مروج بود و حالا موزه مخصوص است بموسم سرما برای همه و پاتابه برای گرما که بنسبت موزه حرارت کم پیدا می کند از همین رواج قدیم عیّاران و مکّاران را (پاتابه پیچ) نام شد (اردو) (الف)

پاتابہ ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ مذکر ۔ وہ چیز جو پاؤن کو گرمی سے بچاسے ۔ موزہ ۔ جراب (دیکھو ازار پا کے تیسرے معنے) مولف کی راے مین پاتابہ اور ہے اور جراب اور ۔ درحقیقت چمڑی پاتابون کا نام جراب ہے اور یہی ہے موزہ اور ادنی یا سوتی یا ریشمی غلاف پا کو پاتابہ کہتے ہین لیکن زبان اردو مین یہہ امتیاز باقی نہین رہا ہے (ب ۔ م) عیار مکار فریبی ۔

پاتابہ کشادن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار وانند کنایہ از سفر باز آمدن و اقامت کردن مولف عرض کند کہ اگرچہ موافق قیاس است کہ کسی کہ بخانہ خود میرسد لباس مختصر قائم کردہ ملبوس زائد را از تن بیرون کند و پاتابہ را ہم دور کند ولیکن استعمال این از نظر ما نگذشت معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) سفر سے واپس آنا ۔ گھر آنا ۔

پاتابہ تیمی | اصطلاح ۔ بقول وارستہ مخصوص عیاران و تیمان است و پاتابہ چیزیست کہ زیر موزہ پوشند و عیاران بدون موزہ در پا کنند (رفیع واعظ ـــ) سرہنگ مصر گو نشنید شکیبا منم کنون تو پاتابہ تیمی من ملامت و امین آن ز بہار و صاحبان بحر و انند نقل نگار و آر سند مولف عرض کند کہ ہمہ محققین بالاتفاق ناخوشی کردہ اند چہ دانی گو بیند کہ این مرکب اضافی و کنایہ از پاتابہ کہ (بی موزہ یا لا ابتی) باشند و این مخصوص تیمان است کہ از فقر و فاقہ استطاعت خرید موزہ ندارند و بر پاتابہ قناعت میکنند اگر عیاران ہم بوجہ مفلسی چنین کنند آنرا (پاتابہ عیاری) توان گفت لیکن از (پاتابہ تیمی) (پاتابہ عیاری) مراد نباشد فتامل (اردو) تیمون کا پاتابہ جو بغیر موزہ کے ہوتا ہے ۔ مذکر ۔

پاتاوہ | بقول انند سوالہ فرہنگ فرنگ ہمان پاتابہ کہ گذشت مولف عرض کند کہ مبدل پاتابہ کہ موحدہ بہ واو بدل میشود چنانکہ آب و آو (اردو) دیکھو پاتابہ ۔

پاتراس | اصطلاح ـ بقول برہان بکسر فوقانی و سکون بای فارسی و رای قرشت بالف کشیده و سین بی نقطه زده بلغت ژند و پاژند جغرافی و مکافات بدی را گویند صاحب ناصری هم ذکر این کرده گوید که پیشه و پاداَفراه معروف است صاحب انند نقل نگار **مؤلف** عرض کنند که اسم جامد فارسی قدیم و حالا بر زبان معاصرین عجم متروک است همین لغت به تحتانی سوم عوض بای فارسی هم می آید (اردو) دیکھو پاداَفراہ ۔

پاتت | بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ بفتح فوقانی و سکون تا بمعنی لائق و شایسته **مؤلف** عرض کند که زردشتیان معاصر تصدیق این می کنند که اسم جامد زند و پاژند است و حالا از زبان معاصرین عجم متروک (اردو) لائق ـ شایسته ۔

پاتخته | اصطلاح ـ بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ مرادف معنی اوّل پا افشار است **مؤلف** عرض میکند که موافق قیاس و بعض معاصرین عجم هم بر زبان دارند که پا افشار را از تخته درست می کنند از این وجه این را پاتخته نام کردند (اردو) دیکھو پا افشار ۔

(۱) **پاتر** | اصطلاح ـ بقول بہار و انند (۱) گروہی (۲) **پاتر باز** | از زنان که در ہندی باشند و در خوش سرائی ضرب المثل (نثر ملا طغرا در جلوسیه) و بحسر کاشت پاتر بازان بحر اصول زیاده از ہنده توان گفت ۔ **مؤلف** عرض کنند که سند طغرا اقتضای آن می کند که این اصطلاح را (پاتر باز) قائم کنیم مخفی مباد که پاتر لغت ہندی است بقول آصفیه بمعنی قحبه و لولی ۔ ملا طغرا همین لغت ہندی را مفرس کرده (پاتر باز) بمعنی واحد استعمال کرد که مفرس است (اردو) (۱ و ۲) پاتر بقول آصفیه ـ ہندی ـ مونث ـ کسبی ـ بیسوا

تحقیہ درندگی کیفیتی -

پاترگاه اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرہنگ بکافِ عجمی بمعنی پیطریق است مولف عرض کند کہ ہیچ معلوم نشد کہ پیطریق چہ چیز است ہمہ لغات فرس ازین ساکت و (پاترگاه) را ہم غیر از انند دیگر کسی از محققین ذکر نکرده و بلحاظ لغت گذشتہ کہ مفرس است ہمچون (پاتر باز) این را بمعنی مقام زنان فاحشہ توانیم قیاس کرد اگر پیطریق در فارسی زبان ہمین معنی می بود من وجہ قول صاحب انند درست می بود و از آنکہ پیطریق در ہیچ لغت فارسی بمعنی فارسی یافتہ نمیشود و معنی بطریق عربی با این لفظ ہیچ تعلق ندارد چارۂ نیست کہ با این را تصحیف دانیم و ناقابل قبول (اردو) ناقابل ترجمہ -

پاتسند اصطلاح - بقول جہانگیری و ملحقات بانون مفتوح بمعنی پرسیده مولف عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین ساکت - باشد کہ در فارسی قدیم لغتی بدین معنی بوده باشد حالا متروک (اردو) پوچھا ہوا - پوچھنا کا اسم مفعول -

پاتکیہ اصطلاح - خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ تکیہ کہ وقت خواب زیر پا گذارند (مفید بلکی ص) آسوده گی زسیر گلستان نیافتیم پاتکیہ زگوشۂ دامان نیافتیم و صاحبان بہار عجم و بحر و انند نقل نگارش مولف عرض کند کہ محققین بالا از طرز نقل کار نگرفتہ اند این نام تکیہ [illegible] کہ در خواب ما زیر زانو دارند زیر پا (اردو) وہ تکیہ جو کروٹ سے لیٹتے وقت [illegible] رکھتے ہیں - مذکر (پاتکیہ) [illegible] -

پاتلہ اصطلاح - بقول برہان بکسر ثالث و فتح لام مخفف پاتیلہ است و آن [illegible] دیگ باشد عموماً و دیگ دہن فراخ حلواپزی خصوصاً - صاحب سروری [illegible] الخ

نسخهٔ وفائی ذکر این کرده (ابو العباس ره) دی چو پاگنده شدم یافتم پاآخر چون
پاتلهٔ سفالگان ٭ صاحب رشیدی بر معروف قانع و صاحب ناصری ذکر معنی خاص
کرده از قسم ساکت بهار گوید که پاطیه معرّب این است و پاتیل هم آمده و دیگ
حلوائیان را نام است که بصورت نصفی کرده بود ـ صاحب مؤیّدی فرماید که آلتی است
حلوائیان را که هندی کراهی نامند ـ صاحب انند هم این را آورده ـ **مولّف** عرض کند که
پاتیله اصل اسم جامد فارسی زبان است بزیادت تحتانی و پاتله و پاتیل هر دو مخفّفش (اردو)
پتیلا ـ بقول آصفیه (اردو) اسم مذکر ـ بڑے منہہ کا دیگچہ ـ تانبے کا کہلے منہہ کا دیگچہ ـ
آپ فرماتے ہیں کہ اگرچہ فارسی میں پاتیلہ ـ پاتلہ ـ پتیل عموماً ہر ایک دیگ کو کہتے ہیں مگر
اردو والوں نے ایک خاص وضع کی بڑی دیگچی کا نام پتیلا رکھہ لیا ـ **مولّف** عرض
کرتا ہے کہ غالباً آپ نے فارسی میں محققین کے اقوال کو ملاحظہ نہیں فرمایا یہہ لفظ
ہندی ہے فارسی کے پاتیلہ کا بحذف الف دوم و تبدیل ہاے ہوز آخر بالف ـ

پاتنی | بقول سروری بکسر تا و نون یعنی طبق چوبین که بدان غلّه برافشانند و پتنی
بحذف الف هم آمده (سراج الدین راجی ره) هرچه آیدت بدست برافشان چو
پاتنی ٭ مانند غم مباش که برکشیش تنگ ٭ صاحب رشیدی صراحت مزید کند که
که آلتی است چوبین مانند بیخچه که بدان غلّه افشانند و گاه از غلّه جدا کنند و پتنی و غلّه
افشان نیز گویند **مولّف** عرض کند که بقول معاصرین عجم پتنی اصل است و پاتنی
مزید علیه آن و حالا بزبان متروک و بجایش غله افشان مستعمل ـ اسم جامد فارسی زبان است

دیس (اُردو) دکن میں اس سوپ کو جو کسی قدر مستطیل اور لانبا ہوتا ہے پٹی کہتے ہیں جس
سے کاشتکار غلّہ کو بلندی پر سے گراسلتے ہیں تاکہ ہوا کے ذریعہ سے خس و خاشاک سے صاف
ہو جائے - (دیکھو پواشنہ جس پر اردو کا لفظ چھاج ہے)

پاتو | بقول برہان و سراج با ثالث بوا رسیدہ (۱) خانہ و منزل عطارد را گویند و آن
برج جوزا و سنبلہ است و بعضی (۲) منزل مریخ را گفتہ اند کہ برج حمل و عقرب باشد و
(۳) ظرفی را نیز گویند کہ از گل سازند و گندم و جو در میان آن کنند صاحب ناصری و
سروری بر ہر دو معنی اوّل الذکر قانع (شمس طبسی ؎) گر تیر فلک عرض دہد منصب کلک او
بی آب شود خنجر بہرام بپاتو ؛؛ صاحب رشیدی بمعنی دوم اکتفا کردہ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد
فارسی قدیم است و حالا بر زبان معاصرین عجم نیست (اُردو) (۱) منزل عطارد - مؤنث
یعنی برج جوزا اور سنبلہ (۲) منزل مریخ - مؤنث یعنی برج حمل اور عقرب (۳) مٹی کا
ظرف - مذکر - جس میں اناج رکھتے ہیں جس کو دکن میں گولی کہتے ہیں -

پاتیراس | اصطلاح - بقول جہانگیری
در ملحقات با وا افراد و جزا صاحب مؤید
گوید کہ جزا و مکافات مؤلف عرض کند کہ ہمین
اسم جامد با بای فارسی عوض تحتانی سوم گرز
بخیال ما تصحیف کتابت باشد کہ و نسخ
راہ یافتہ مخفی مباد کہ در دیگر نسخ قلمی مؤید
لغت را نیافتیم و کتابت جہانگیری ہم مؤید
پس بخیال ما لغت گذشتہ اصح است کہ صاحب
برہان درانجا ذکر بای فارسی بصراحت کردہ
(اُردو) دیکھو پاتیراس -

(الف) **پاتیل** | اصطلاح - صاحبان
(ب) **پاتیلہ** | بہار عجم و انند و مؤید ذکر

(الف) کرده اند و صاحبان برہان واشند و بہار و سروری و رشیدی و خان آرزو و در سراج (ب) را آورده مولف عرض کند که ما پر پاتلہ که گزشت حقیقت این را عرض کرده ایم (ملا طغرا الف) چو پاتیل گردون سراپا شده ز حلوای غم چشم من سیر شد (ملا نا سبه) خایگان او چو کا بیاله شده ست (اردو) ردی او چون کدن پاتیله شده است (اردو) دیکھو پاتلہ -

پاتیپار اصطلاح - بقول برہان و ناصری و جہانگیری با میم بر وزن شالیکار بمعنی تعجیل و شتاب باشد و بزبان زند و پازند ہم ہمین معنی وارد - صاحب جہانگیری در ملحقات ہم این را آورده - صاحب رشیدی می فرماید که معنی ترکیبی این رنج پا و (۱ ۲) پا زنج دهزو پا خان آرزو در سراج ذکر ہر دو معنی کرده برای معنی دوم سندی خواہد مولف عرض کند که صاحب رشیدی در معنی غلط کرده و لفظ پا بمعنی تحود است و لفظ تیمار بمعنی غمخواری پس معنی لفظی این غمخواری پاست و کنایه از شتاب که در شتاب رفتن غمخواری است مخصوص به پا در تجر و تعجیل و شتاب به مجاز آن تعمیم این است حقیقت این لغت و معنی دوم ہم برین قیاس (اردو) (۱) تعجیل جلدی - مونث (۲) مزدوری - مونث -

پاتینی اصطلاح - بقول برہان با فوقانی بتحتانی رسیده و نون بیای حطی کشیده طبقی باشد از چوب که غله بدان بیفشانند و پاک سازند صاحبان جہانگیری وانند و ناصری و (خان آرزو در سراج) ہم ذکر این کرده اند مولف عرض کند که مزید علیه ہمان پاتنی است که بدون تحتانی سوم گزشت (اردو) دیکھو پاتنی -

پاجامه اصطلاح - بقول برہان با جیم بالف کشیده و فتح میم شلوار و تنبان را گویند صاحبان بحر و انند و موید ہم ذکر این کرده اند

موٓلف عرض کند که قلب اضافت جامهٔ پاست و موافق قیاس (اُردو) پاجامہ ـ بقول آصفیہ فارسی اسم مذکر ـ ازار ـ سُتھنا ـ شلوار ـ

پاجامه کردن اصطلاح ـ بقول سفرنگ بشرح (شصت ویکی فقرهٔ نامهٔ شت وخشور یاسان) نجاست کردن که پاجامه نجاست را اگویند چون بول و براز موٓلف عرض کند که موافق قیاس است که جا در پای دارند معنی حقیقی این است وکنایه از بول و براز (اُردو) ہگنا ـ موتنا ـ

پاجفت دویدن مصدر اصطلاحی ـ بقول بحر و بهار دانند پایکدیگر دویدن که یکی بر دیگری تقدیم نکند (میرزا طاهر وحید ــه) فگنند ند از شوق مشتاق پیوسته پا جفت دویدند

پاجفت در راه دوست ۞ موٓلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) دو شخصوں کا ایک ساتھ دوڑنا ـ

(الف) پاجفت کردن مصدر اصطلاحی ـ

(ب) پاجفت نمودن دارند ذکر (الف) کرده گوید که در تلاش کار سعی فوق مقدور بجاآوردن (طغرا ــه) زند تا لکد بر سر آن کلفت ۞ کمیت قلم پای خود کرده جفت ۞ (ولــه) زگنبد ابلق گردون زند بطاق دلم ۞ اگر کند بسر وجهر پای خود را جفت ۞ صاحبان بحر و بهار عجم دانند هم ذکر این کرده اند وصاحب بحر (ب) را مرادف این گفته موٓلف عرض کند که موافق قیاس است (اُردو) کسی چیز کی تلاش میں طاقت سے بڑھکر کوشش کرنا ـ

پاجی بقول بهار دانند بجیم تازی مردم اجلاف و فرومایه و فرماید که این در کلام قدما یافت نشده و گوید که جمع این پواج از تصرفات فارسی زبان مستعرب و ظاهر آنست که بجیم فارسی باشد مشتق از پاچیدن مبدل پاشیدن که بمعنی از هم ریختن است پس بمعنی

ترکیبی آن تردار هم برینده بود و اطلاق آن بر مردم فرومایه از جهت کم حوصلگی باشد و میتوان گفت که مرکب است از پا بمعنی تحت که مقابل فوق است و جی که کلمه نسبت است چنانچه میانجی و برین تقدیر معنی ترکیبی این منسوب به تحت بود و پس اطلاق آن بر مردم فرومایه مجاز باشد و این اقوی است (محمد قلی سلیم ؎) دل شکسته ام از جور پاجیان خون شد * چه هند هر نفر هند هم جگر خوار است * خان آرزو در سراج پواج جمع آنرا غلط گفته چه این وزن جمع عربی است و در فارسی نیاید و نیز گر ماخذ بالا که متعلق به مصدر است گوید که حق آنست که بی تکلف لفظی است موضوع برای معنی مذکور بی ملاحظه این مراتب **مولف** عرض کند که ما این را باتفاق خان آرزو اسم جامد فارسی زبان دانیم دیگر هیچ (**اردو**) پاجی - بقول آصفیه - فارسی - کمینه - فرومایه - رذیل - سفله - شریر - بدذات - لچا - شهدا - حرامزاده -

پاجی بطواف کعبه حاجی نشود مثل -

صاحبان خزینة الامثال در امثال فارسی ذکر این کرده اند از معنی و محل استعمال ساکت **مولف** عرض کند که فارسیان این مثل را بحق اجلاف و فرومایه می زنند مقصود شان همین است که فرومایه و اجلاف اگرچه عبادت کنند لیکن از فرومایگی باز نیاید در اصلیت آن او را باز بفرومایگی می آرد یعنی اگر او طواف کعبه کند حق العباد که بذمه اوست ازو ادا نمیشود (**اردو**) دکن میں کہتے ہیں ’’پاجی تھے اب حاجی بھی ہیں‘‘ اس کا یہ مطلب ہے کہ حج ہو آئے ہیں اور خدا سے منہہ پھیر آئے ہیں یعنی حج کے بعد پہلے سے زیادہ بدذات اور پاجی ہو گئے ہیں

پاجی پرست اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ سفلہ پرور و فرومایہ دوست مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است اگرچہ دیگر محققین ذکر این نکردہ اند ولیکن عیبی ندارد کہ موافق قیاس است و معاصرین عجم بزبان دارند (اُردو) پاجی پرست - سفلہ پرور - اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو کمینوں کے ساتھ دوستی رکھتا ہو -

پاچال اصطلاح - بقول برہان و ناصری بروزن پامال (۱) گوی باشد کہ جولاہگان در وقت بافندگی پاہای خود دران آویزند و (۲) اِستاد - بقال و نانوا و آتش پزان کہ دران استادہ چیزی فروشند صاحبان سروری و جہانگیری بمعنی اوّل قانع (خاقانی سلہ) بلوچ پای و بہ پاچال و شغر غرہ بکرہ بہ بنا بژہ و بکوک و تبار دپود ثیاب ہٖ صاحب رشیدی این را مرادف (پاچاہ) و (پاچاہہ) گوید بمعنی اوّل کہ می آید خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل گوید کہ چال و چاہ بمعنی گو است مؤلف عرض کند کہ چال بقول برہان در فارسی زبان گوی و مغاکی را نام است کہ دران توان ایستاد یعنی زیادہ بردو گز نباشد نیز گوی کہ جولاہگان پاہای خود دران آویزند پس حرفی نیست کہ لفظ پا مرکب است با چال و چال بقیاس مبدل چاہ است چنانکہ چاہ رنج و چال رنج و افادۂ این تبدیل ہمین قدر است کہ چال - چاہ حقیقی نیست (اُردو) (۱) پاچال - اس گڑھے کو کہتے ہیں جس میں جولاہے پاؤں رکھ کر بیٹھتے ہیں اور اپنا کام کرتے ہیں - مذکر - (۲) وہ جگہ جس میں نان بائی وغیرہ کھڑے ہو کر بیوپار کرتے ہیں - مؤنث -

پاچان اصطلاح - بقول ناصری بروزن لیشان بمعنی (۱) پاشان است یعنی پاشندہ - صاحب برہان گوید کہ (۲) بمعنی پاشیدن

صاحب جہانگیری ذکر ہر دو معنی کردہ (حکیم ناصر خسرو) طاعت ارکان بہ بین مر چرخ و انجم را بالطبع ؛ تا بطاعت چرخ و انجم شان ہمی پاچان کنند ؛ و فرماید کہ مصدر این پاچیدن. صاحب رشیدی گوید کہ پاچان پاشان معروف است صاحب انند ہمزبان ناصری مؤلف عرض کند کہ ہمہ محققین بالاحیف است کہ از قواعد فارسی زبان خبر ندارند ازینجاست کہ یکی ہم ازینان حقیقت این را بیان نکرد و پاچیدن بقول بحر بمعنی پاشیدن و نرم و آہستہ براہ رفتن بجای خودش می آید و این اسم حال ہمین مصدر است و تعریف اسم حال بجایش گذشت پس معنی اول درست است و معنی دوم ہیچ کہ صاحبان برہان و جہانگیری تسامح کردہ اند (اُردو) دیکھو پاچیدن یہ اس کا اسم حال ہے۔

(۱) پاچاہ | اصطلاح (۱) بقول بحر

(۲) پاچاہہ | چاہکہ جولاہگان. صاحب رشیدی ذکر (۱) و (۲) کردہ گوید کہ مرادف ہمان پاچال بمعنی اولش کہ گذشت. صاحب انند بذکر (الف) ہمزبان رشیدی. صاحبان برہان و سروری (۲) را مرادف معنی اول پاچال گفتہ اند. خان آرزو در سراج ہر دو را مرادف پاچال قرار دادہ. مؤلف عرض کند کہ (۱) کنایہ باشد کہ چاہی کہ در ان پای نہند ہمان گو جولاہگانست و در (۲) ہای ہوز در آخر زیادہ کردہ اند دیگر ہیچ (اُردو) دیکھو پاچال کے پہلے معنے۔

پاچایہ | اصطلاح. بقول برہان بفتح تحتانی پلیدی و نجاست کہ بول و غائط باشد صاحب ناصری ہمزبانش. خان آرزو در سراج ذکر این کردہ و غالب دہلوی در قاطع برہان اعتراض فرمودہ گوید کہ اصل پاجا بہ جیم عربی است

نہ فارسی و صاحب قاطع القاطع جواب ترکی بترکی
دادہ مولف عرض میکند کہ خان آرزو را
اگر ہند نژاد خوانیم و معتبر تر از برہان ندانیم
صاحب ناصری را چہ گوئیم شک نیست کہ او
محقق اہل زبان است و در فرہنگ خود بجہیم
فارسی آوردہ پس چرا این را مبدل پاچابہ
نگوئیم کہ بہ (پاچابہ کردن) گذشت و سند
این تبدیل کاچ و کاچ است و صراحت
ماخذ ہمدر انجا کردہ ایم - غالب خوب کاری
نکرد کہ اوقات خود را بہ زبان درازی ضائع
کرد و برای شہرتش احتیاج این نبود کہ خود
از مشاہیر وقت ... بود (اردو) بول و
براز - مذکر -

پاچک | اصطلاح - بقول برہان بروزن
ناوک (۱) سرگین گاو را گویند کہ خشک شدہ
باشد یا (۲) بدست پہن کردہ بجہت سوختن
خشک کردہ باشند - صاحب سروری بذکر
معنی اول گوید کہ آنرا پاچک و غوشا نیز
گویند - صاحب جہانگیری بذکر ہر دو معنی
نسبت معنی دوم می فرماید کہ این را غوشا
و غوشاک ہم نام است کہ بہندی اوپلی نامند
صاحب رشیدی بر معنی دوم قانع صاحب
موید و انند و سراج ہم ذکر ہر دو معنی کردہ اند
مولف عرض کند کہ اسم مفعول ترکیبی است
بمعنی چکیدہ بر پای و کنایہ از سرگین گاو
کہ بر پایش چکیدہ خشک می شود و معنی دوم
مجاز آنست و آنچہ بود او سوم می آید مزید
علیہ اینست چنانکہ برومندہ تومندہ (اردو)
(۱) گائے اور بیل کا گوبر جو ان کے پاؤں پر
گر کر خشک ہو جاتا ہے - مذکر (۲) اُپلا -
بقول آصفیہ ہندی اسم مذکر - پاچک دہتی
گوبر کا تھاپا ہوا اپندھن ہے - دکن میں اسکے بڑے
گیدوں کو اُپلا اور چھوٹے گیدوں کو اُپلی
کہتے ہیں - مونث)

پاچله اصطلاح - بقول برہان بروزن قافله چیزی باشد مانند غربال کوچکی که بجهت کوفتن برف بر پای بندند تا مردم قافله و لشکر وغیره بفراغت بگذرند - صاحب جهانگیری هم ذکر این کرده (حکیم سنائی ره) دروردن کعبه رسم قبله نیست ؎ چه غم ار غواص را پاچله نیست ؎ صاحب انند هم ذکر این کرده - خان آرزو در سراج این را مخفف پاچیله بزیادت تحتانی گفته که می آید **مولف** گوید که آن مرکب است از پا بمعنی حقیقی و چیله بمعنی بنده و شاگرد و مرید - فارسیان این را کنایه از آله کردند که بندهٔ پاست و برف رو دوری کند و می کوبد از راه تا راه روان را سهولت رفتار بدست آید - آنانکه در کلام حکیم سنائی چلّه به تشدید خوانده اند و برای چله سند آورده اند سکندری خورده اند بلکه سنائی استعمال همان چیله کرده که بجایش می آید آن اصل است و این مخفف آن (اردو) وہ آلہ جو مثل غربال کے مختصر سا ہوتا ہے جس کو پاؤں میں باندھکر برف پر چلتے ہیں تاکہ برف کو توڑے اور دور کرے اور رفتار میں تکلیف نہ ہو - مذکر -

پاچنار اصطلاح - بقول بہار (مطبوعہ مطبع سراجی دہلی) (۱) مجاز خدمتگار دائم الحضور (قدسی ره) نسیم پای چنار قدیمی چمن است ؎ که گه مطیع غرابست و گه مرید بهار ؎ وارسته به (پاچناری) گوید که (۲) پاچنار نام مقامی خاص در ایران و ساکنانش را پاچناری گفته میشود **مولف** عرض کند که این مرکب است از پا بمعنی حقیقی این و چنار که بمعنی حلقه هم می آید - پس معنی لفظی این حلقه در پای دارنده و مجاز کنایه از خدمتگاری که در زمانهٔ پیشین وحال خدمتگاران مقبول را حلقه از طلا یا نقره یا برنج در یک پای نشان

می انداختند و این رسم عجم است و علامت مقبولیت
چاکر چنانکه حلقہ بگوشی علامت غلامی است ولیکن
حلقہ در پا خصوصیت انعام خدمتی است و حلقہ
در گوش علامت عام غلامی یعنی در پای کسی که
حلقہ باشد می دانند که این خدمتی مقبول مولی است
و دائم الحضور و همین دائم الحضوری وسیلۂ مقبولیت
باشد مخفی مباد که از سند قدسی (پای چنار) پیدا است
عیبی ندارد که پا و پای هر دو یکی است اول
اسم جامد است و دوم مزید علیہش و معنی دوم
مجاز معنی اول باشد یعنی مقامی را که مسکن و
مقام خدمتیان یا جائی که تجارتگاه غلامان بود
(پاچنار) نام کردند دیگر هیچ (آرزو) (۱)
وہ خدمتگار جو ہمیشہ حاضر باش ہو۔ مذکر (۲)
ایران کے ایک مقام کا نام پاچنار ہے۔ مذکر۔

پاچناری | اصطلاح۔ بقول وارستہ
(۱) ساکنان مقام پاچنار که بمعنی دوم
گذشت۔ بہاری فرماید که نام محلہ ایست
در ایران که ساکنان آنجا همه نامقید و
اجلاف اند لهذا (۲) هر نامقید و فرومایه
را پاچناری گویند۔ صاحب بحر عجم با نش
بهر دو معنی و نیز بقولش (۳) مجاز خدمتگار
دائم الحضور را گویند۔ خان آرزو در چراغ
هدایت بر ذکر معنی دوم قانع و از سلیم برای
این معنی سند آورده (سلیم ۵۲) بہار به
صفت سبزه پاچناری باش ؛ سلیم می
روی از باغ ہمچو آب کجا ؛ صاحب آنند
ذکر ہر سه معنی کرده (طغرا ۵۳) کار
ہر یک را که می بینی ز سرسبزان باغ ؛
ہمچو کار پاچناری بی ثبات و ابتر است ؛
(میر صیدی ۵۳) سروی تو و این بوالہوسان
پای چناری ؛ زنہار بر ایشان مفگن
سایۂ یاری ؛ (محمد قلی سلیم ۵۳) حدیث
عہد گل و دور لاله از من پرس ؛ که ہمچو
آب روان پاچناری چمنم ؛ صوله ؛

عرض کند کہ سند اوّل سلیم متعلق بمعنی سوم است
نہ بدوم خان آرزو بمعنی شعر غور نکرد و ہیچکس
غور نکرد در معنی اوّل یای نسبت است و معنی
دوم مجاز آن و در معنی سوم بلحاظ ماخذ
کہ بہ (پاچنار) گذشت یای زائد دائیم
و چار و ارو کہ یای نسبت گیریم یعنی منسوب
بہ خدمتی کہ حلقہ در پای دارد و کنایہ از
خدمتی مقبول مولی و دائم الحضور (اردو)
(۱) مقام پاچنار کا رہنے والا (۲) کمینہ
آزاد (۳) دیکھو پاچنار کے پہلے معنے۔

پاچناریان | اصطلاح۔ بقول آنند بحوالہ
غیاث جمع پاچناری بمعنی اوّلش موّلف
عرض کند کہ ہیچ خصوصیت بامعنی اوّلش
نباشد بہر سہ معنی جمع پاچناری است و
ضرورت بیان این نداشت (اردو)
پاچناری کی جمع اسکے تینوں مضمون میں یعنے
مقام پاچنار کے رہنے والے۔ کمینے آزاد

خدمتیان دائم الحضور۔

پاچناری گری | اصطلاح۔ بقول وارستہ
(۱) بمعنی نامنقبتی و فرومایگی (یحییٰ کاشی ص)
نیم سایہ کز پاچناری گری پہ یکجائی روم ہر زمان
سر سری پد (۲) بمجاز بمعنی خدمتگاری دائم الحضور
استادی کہ برای این معنی پیش کردہ ہمہ متعلق
بہ پاچناری است و بہار از انجا بر قوم صاحبان
بہار عجم و بحر و آنند بر معنی اوّل قانع موّلف
عرض کند کہ تسامح وارستہ کہ معنی دوم را
بذیل این قائم کرد کہ بمعنی سوم پاچناری
گذشت و معنی اوّل موافق قیاس است
(اردو) (۱) آزادگی۔ آزادی کمینگی
صوفت۔ (۲) نا قابل ترجمہ۔

پاچ نامہ | اصطلاح۔ بقول برہان
بروزن شاہنامہ (۱) لقب را گویند و
(۲) بمعنی بہالہ و قرینہ ہم صاحبان جہانگیری
و ناصری [illegible]

این را بهر دو معنی مرادف پاژنامه و پاشنامه
گفته صاحب موید بر معنی اول قانع و خان آرزو
در سراج ذکر هر دو معنی کرده مولف عرض
کند که همین لغت به موحده و جیم عربی هم بمعنی
اول گذشت بجایش ما (بارنامه) به موحده
اول و رای مهمله سوم اصل است و باجنامه
بموحده اول و جیم عربی سوم مبدلش و بحث
ما حذفش همه را آنجا کرده ایم و همین معنی با زای
هوز سوم هم بجایش گذشته است - ما این را
مبدل (باج نامه) دانیم که موحده بدل شده
به بای فارسی چنانچه در تسبیب و تسپیب و جیم عربی بدل
شد به جیم فارسی چنانکه پچه و پوچه - نسبت
معنی دوم با حذفش [illegible] نمی آید [illegible]
استعمال می باشیم و معنی دوم از این مرکب با
موافق قیاس نیست مشکل بر اشتقاق صاحب
ناصری که محقق اهل زبان است این را
جاداده ایم که استعمال خلاف قیاس باشد

(اردو) (۱) دیکھو (باجنامه) کے دوسرے
معنے (۲) همتا - مذکر۔

پاچنگ اصطلاح - بقول برهان
بر وزن آهنگ (۱) دریچه کوچکی را گویند
که در خانه و کوشک وغیره از پنجره را مثال
آن سازند که بیک چشم از آن نگاه توان
کرد و (۲) کفش و پا افزار و فرماید که پاشنگ
و پاآهنگ مرادف این است - صاحب
سروری بحواله تحفه ذکر معنی اول این کرده
(شمس فخری ۱۵) هزار گونه گل از شاخ
چهره نمود چو لعبتان گل اندام نازک
از پاچنگ و بحواله نسخه میرزا ذکر معنی
دوم - صاحب جهانگیری بصراحت کاف
فارسی آخر کرده هر دو معنی را آورده
صاحب رشیدی بحواله سامانی می فرماید
که پاژنگ به زای فارسی اصل است
و این مبدلش بهر دو معنی صاحب ناصری

ہمزبان برہان ۔ خان آرزو در سراج این را بہر دو معنی اصل قرار می دہد و پاژنگ و پاشنگ را مبدلش مؤلف عرض کند کہ ما (پاژنگ م) را کہ بہ زای فارسی می آید برای معنی اوّل اسم جامد فارسی زبان دانیم و پاشنگ را کہ بہ شین معجمہ عوض جیم فارسی می آید مبدلش چنانکہ باژگونہ و باشگونہ و این را مبدل پاشنگ خوانیم چنانکہ پاشان و پاچان و برای معنی دوم این مرکب است با پا بمعنی حقیقیش و شنگ کہ بمعنی شاہد و زیبا می آید و معنی لفظی این شاہد پا و زیبای پا و کنایہ از کفش (اردو) (۱) بچھونا دیکھو بیناسک (۲) دیکھو پا افزار ۔

پاچوک | اصطلاح ۔ بقول اند بحوالہ فرہنگ فرنگ بضم جیم فارسی ہمان پاچک است کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت و از نظر ما ہم نگذشت اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ مزید علیہ آنست کہ واو درین زائد است چنانکہ منقل و منقول (اردو) دیکھو پاچک ۔

پاچہ | اصطلاح ۔ بقول برہان بفتح ثالث (۱) تصغیر پای و بعربی کراع خوانند بسکون عین بی نقطہ صاحب سروری گوید کہ (۲) پاچہ زیر جامہ (شاعر ؎) شلوار تو گنج روانست ای غلام ٭ از پاچہ تا بہ نیفہ بود پر زسیم خام ٭ و ہر سر پا را گویند عموماً و پای گوسفند را نیز کہ پزند و خورند و روغن آن در کمال لطافت باشد و اشکنۂ آن نہایت لذت بخش (بسحق ؎) آنکہ منعم کند از عشق ترید پاچہ ٭ تا بخوردش ندہم پر منش انکاری ہست ٭ و فرماید کہ پاژہ نیز گویند صاحب ناصری بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم می فرماید کہ یعنی شلوار پای نیز استعمال

شده (شاعر ۲ـ۵) نگار پاچه پز من که دل سراچه
اوست * تمام لذّت عالم میان پاچهٔ اوست *
صاحب مؤید بمعنی اوّل قائل ـ صاحب محیط گوید
که آن اسم وست و پای چهارپایان است و
بهترین آن پاچهٔ بز و گوسپند جوان فربه و گرم
تر و باعتدال اقرب مولد کیموس لزج غیر غلیظ
ولیکن محمود کم فضول و جهت سرفهٔ حار یابس
نافع خصوصاً با کشک شعیر بهر آنکه ملین است و
منافع بسیار دارد مؤلف عرض کند که پا بمعنی
حقیقی اوست و چه علامت تصغیر و بمعنی اوّل
حصهٔ خورد پا و همین است کراع در عربی
و بمعنی دوم شلوار نباشد بلکه جزو شلوار است
و شلوار از دو پاچه درست میشود و نیفه هم داخل
شلوار و ذکر این بر (بر پاچه ریدن) گذشت
و پاچه هم گویند (اردو) (۱) پاؤں کا چھوٹا
حصہ ـ یعنی گھٹنے کے نیچے کا حصہ ـ مذکر (۲)
پائینچہ دیکھو بداق ـ پائچہ بھی کہتے ہیں یعنے
ازار کا نشست حصہ جس میں ایک ٹانگ
رہتی ہے ـ

پاچیدن | مصدر اصطلاحی ـ بقول
برہان (۱) بر وزن و معنی پاشیدن باشد
که پاشانیدن نست و (۲) نرم و آهسته براه
رفتن هم صاحب رشیدی این را مرادف
پاشیدن گفته صاحب بحر که محقق مصادر
فارسی است نسبت معنی اوّل می فرماید که
پریشان شدن و پریشان کردن و افشاندن نیز
و ریختن و ریخته شدن ـ سالم التصریف
غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نباید مؤلف عرض
کند که اصل این پاشیدن است که می آید
و این مبدّل آن که شین معجمه بجیم فارسی
بدل شده چنانکه کاشی و کاچی و صراحتش
ماخذش همدرد انجا کنیم و معنی دوم این مجازی
اوّل است که نرم و آهسته رفتن مماثل پاشیدن
آبست دیگر هیچ (اردو) (۱) دیکھو

پاشیدن (۲) آہستہ چلنا -

پاچپلہ | اصطلاح - بقول برہان بروزن پاتیلہ (۱) کفش و پا افزار - صاحب سروری هم ذکر این کرده (نظامی ؎) برون کن پا ازین پاچپلۂ تنگ ؏ که کفش تنگ دارد پای را لنگ ؏ (مولانا رومی ؎) در درون کیسه هم قلبیست؛ چه غم از غواص را پاچپله نیست ؏ و بحوالۂ فرهنگ می فرماید که (۲) چیزیست مانند غربال کوچک که پیاده ها برای کوفتن برف بر پا بندند صاحب رشیدی به معنی دوم قانع و سند دوم را متعلق بدان کند صاحب ناصری ذکر معنی دوم کرده مولف عرض کند که همین سند دوم را که با مولانا روم منسوب است صاحب جهانگیری با حکیم سنائی گفته و بذیل پاچپله که مخفف این گذشت نقل فرموده ما همدرانجا اشاره کرده ایم که در بیت شعر پاچپیده باشد و صراحت ماخذ این هم همدرانجا کرده ایم حالا عرض میشود نسبت معنی اول که دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و تسامح برهان در تعریفاست که صراحت کافی نکرد پا افزاری خاص را پاچپله نام است که مخصوص است برای سفر بر برف پس معنی اول و دوم یکی است (اردو) (۱) دیکھو پا افزار (۲) دیکھو پاچپلہ-

پاخاکی کردن | مصدر اصطلاحی - بقول وارسته (۱) کنایه از سفر کردن - صاحب انند نقلش بر داشته مولف عرض کند که پای مسافرین پر از گرد و غبار باشد ازین است این مصدر مرکب و هم او گوید که (۲) طلب نمودن (مخلص کاشی ؎) ز دل هردم عزیزی همچو غم را عذر می خواهم ؏ که پاخاکی کنم جائیکه پیکانش فرود آید ؏ نسبت معنی دوم عرض میشود از سند مخلص کاشی هم معنی رفتن بجائی پیدا است نمی دانیم که وارسته چطور این معنی را ازین شعر قائم کرده و بر

(پای خاکی کردن) صاحب انند هم در معنی
دوم باستناد همین سند سکندری خورده و بر
معنی شعر غور نکرد ازینجاست که تسامح واقع شد
در تعریف بخیال ما تعریف معنی اوّل هم درست
نیست که خصوصیت با سفر نباشد که در سیر کردن
هم پا خاکی میشود و مجرّد رفتن و سیر کردن معنی
این باشد که سفر هم داخل همین است صاحب
انند بر (پای خاکی کردن) تهیهٔ سفر کردن
در رجوع آوردن بچیزی و قدم رنجه فرمودن
نوشته و بحوالهٔ شعرا معنی سخن گفته که پای خاکی
کردن (سوم) آنست که از روز سفر یکبار روز
پیشتر اسباب را در خانهٔ دیگری نهند یا خود
در خانهٔ او فرود آیند و روز دیگر سفر کنند که
این را در هندوستان پاترا بیٹھ گویند مؤلف
عرض کند که اگر سند استعمال این پیش شود
این را مجاز معنی اوّل دانیم (اُردو) (۱)
سفر کرنا۔ چلنا۔ سیر کرنا (۲) طلب کرنا
(۳) دکن کی بولچال میں (پاتراب کرنا) یعنی
سفر سے ایک دن پہلے اپنے گھر سے نکل کر
کسی دوسرے مکان میں قیام کرنا یہ
عمل اس حالت میں کیا جاتا ہے جب کہ
تاریخ سفر غیر مبارک ہو اور تبدیل تاریخ
سفر بوجوہ ممکن نہ ہو۔

پاخره | اصطلاح۔ بقول برہان بفتح
خای نقطه دار و رای بی نقطه صفّه و
نشیمنی را گویند که در پیش در خانه بسازند و
فرماید که بکسر خای نقطه دار هم آمده و بسکون
آن هم۔ صاحب سروری این را با خای
موقوف و فتح رای مهمله گفته بمعنی نشستنگاه
پیش در۔ صاحب رشیدی بفتح خا آورده
صاحب ناصری اینقدر صراحت مزید کند
که برین نشیمن نشسته پای بیاویزند صاحب
مؤیّد می فرماید که بهندش رتھ بیٹھا خوانند
خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا بحواله

قوسی گوید که بمعنی رکابخانه و طشت خانه و تحقیق آنست که پاخیره و پاخره و در اصل بمعنی بناست مطلق- ازینجهت (پاخیره زن) بنّا را گویند و بمجاز بر عمارات اطلاق آن آمده مؤلّف عرض کند که این مخفّف (پاخیره) است و چنانکه چشم از گرد و خیره شود فارسیان پای را هم گویند یعنی پای هم بوجه سفر و سیر از گرد و خیره می شود و عادت ایشانست که چون از سیر و سفر بخانه رسند بر این جای بلند که بازوی در به هر دو جانب ساخته میشود می نشینند و پای بیا ویزند و آنرا هم می گیرند و چاکر ایشان طشت حاضر می دارد و پای را بوسیله آب گرم از گرد و غبار صاف می کند از ینجاست که این مقام را موسوم کردند به پاخره معاصرین عجم تصدیق این ماخذ می کنند (اُردو) وہ چبوترہ جو دروازۂ مکان کے دونوں جانب بنایا جاتا ہے جس پر پاؤں لٹکائے ہوئے بیٹھتے ہیں - مذکّر-

پاخسه اصطلاح - بقول انند و مؤیّد باخای موقوف و سین مهمله (۱) رسته بنا که هندش رَدّه نامند و در فرهنگی مرقوم است که (۲) چبچه بلند مؤلّف عرض کند که این مرکّب است از پا بمعنی خود ش و خسه بمعنی خس و خاشاک و های نسبت و معنی لفظی این چیزی که منسوب است به پا و خس و خاشاک و کنایه از رسته بنا مخفی مباد که بنّایان قدیم برای عمارت خاک را با خس و خاشاک و آب بوسیلهٔ پای لگد کوب می کردند و پس ازان از ین مرکّب یک حصّه دیوار بنا می کردند و چون خشک می شد حصّه دیگر بالای آن قائم می کردند و برای عمارات امرا و سلاطین همین کار لگد کوبی از فیلان میگرفتند گویند که ازین طرز عمل (خاک مخلوط با خس و خاشاک) بسیار بکار آمد برای رستهٔ بنا می شد و آن رسته بیش از دیوار خشت و ...

مستحکم می شد و ما این قسم بنا را مشاہدہ کردہ ایم
کہ خیلی مستحکم بود و در انہدام آن شبند آہنی کار نمی کرد
و معنی دوم مجاز است و بس ولیکن برای آن طالب
سند استعمال باشم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند
(اردو) (۱) ردّا۔ بقول آصفیہ اردو۔ اسم
مذکر۔ پرت۔ ایک چُنائی کے بعد دوسری چُنائی
(۲) چھجّا بقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔ دیکھو باران گریز

پاخطّہ | اصطلاح۔ بقول بہار بخای معجمہ
و طای مہملہ مشدّدہ نام یکی از ابزار حکّاکان
(میرزا طاہر وحید در صفت حکّاک ے)
چو خاتم بود عشق در کار ما ٭ سر ما و پاخطّہ یار
ما ٭ ز نقش نگین دانش آموختم ٭ بپای خطش
چشم خود دوختم ٭ صاحب بحر ہمزبانش خان
آرزو در چراغ ہدایت صراحت تشدید طای
حطّی نکرد و حق ہمین است کہ بسند استعمال طای
وحید کہ دران طای مشدّد است نباید کہ
تشدید را لازم گردانیم این محاورہ
اصطلاحی مرکب است از پا بمعنی خود و از خط
بمعنی حقیقیش و ہای نسبت و معنی لفظی این چیزی
کہ نسبت دارد بپای خط و کنایہ از آلہ نازکی
کہ بوسیلۂ آن خط نگین را عمیق کنند و نزاکت
سر و پای حروف را درست سازند و نیز
عمق حروف را صاف و پاک می کنند فارسیان
پای خط ہمان عمق حروف نگین را کنایۃً نام
کردہ بزیادت ہای نسبت (پاخطہ) آلہ را گفتند
کہ از آہن درست کردہ بشود و مثل حکّاک
سر آن تیز می باشد و آنرا حکّاک ہم گویند
(اردو) وہ آہنی نہرنی جس سے حکّاک
مہروں کے حروف کندہ ہو جانے کے بعد
ان کے نوک پلک کو درست کر لیتے ہیں اور
عمق حروف کی صفائی کر لیتے ہیں۔

پاخواست | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ
فرہنگ فرنگ مرادف پاخوست بمعنی پایمال
شدہ صاحب برہان بر (پای خوست) کہ

می آید صراحت کرده که بمعنی چیزی است که در
زیر پا کوفته شده باشد اعم از اینکه زمین باشد
یا چیز دیگر و این مرادف آن باشد و آن
مخفف این که الف پنجم حذف شد. صاحب بحر
بضمن مصدر خواستن بذیل (فائده) صراحت
مزید کرده که (خواست) سامان و راه کوفته
شده را گویند مولف عرض کند که خواستن
بدین معنی نیامده و مصدر خوستن هم متروک است
صراحت معنی مصدری بجایش کنیم و دینجا همین
قدر کافی است که این مخفف (پاخواسته)
است بحذف های هوز آخر (اردو) وه
چیز جو پامال ہوئی ہو۔ مونث۔

پاخوانی | اصطلاح - بهار ذکر این کرده از
معنی ساکت و صاحب انند نقلش برداشته
و هیزده برای این از کلام ملا فوقی یزدی سند
آورده اند (ب) لیلی بکر خیالم چون از ار
انداخته شد ز از فروغ حقیقه برخورشید پاخوانی
کند * مولف عرض کند که از سند بالا (پاخوانی
کردن) بمعنی بول و براز کردن است و از معنی
ثابت می شود که در کتابت این از کتاب
تحریفی و تصرفی شده که (پاخانی) را (پا
خوانی) بزیادت واو نوشته و از (پاخانی)
ثابت است که (پاخانه) بمعنی بیت الخلا
و صاحب انند بحواله فرهنگ فرنگ بر (پاخانه)
همین معنی نوشته پس فوقی یزدی از همین (پاخانه)
بزیادت یای مصدری و حذف ها معنی مصدری
ریدن پیدا کرده و (پاخانی کردن) را بمعنی
ریدن آورده و قیاس می خواهد که از (پاخانه
یا پای خانه) مصدر (پاخانیدن) بمعنی ریدن
هم آمده و (پاخانی) حاصل بالمصدرش
(پاخوانی کردن) مصدر مرکب بهان معنی
ریدن از ینجاست که صاحب فرهنگ آصفیه
که محقق لغات اردو ست (پاخانه) را لغت
فارسی نوشته (اردو) ہگنا

پاخوردن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول خان آرزو در چراغ ہدایت (۱) بمعنی فریب خوردن مطلقاً خواہ در کشتی و خواہ غیر آن (سلیم ؎) براہ شوق نشان تا ز نوک خاری ہست ؛ ز موج لالہ و گل پائی خورد پایم (ملا وحشی ع) ایکہ از کشتی غرور باش کہ پائی نخوری ؛ (سالک قزوینی ؎) ہرگز فریب خواہش دنیا نخوردہ ایم ؛ از روی دست اہل کرم پانخوردہ ایم ؛ بہار نقل نگارش و صاحب بحر ہم برہان معنی قانع (ظہوری ؎) ظہوری پای خوردی تو بہ بشکستی غلط کردی ؛ ندانستی غنیمت کانچنان ساقی بدست آید (ابوطالب کلیم ؎) زاہد از افسون نگاہ تو بہ واداد زمی مرا ؛ پانخوردہ ہم خورد تا دستم بمینا می رسد ؛ (باقر کاشی ؎) دل از ان زلف کج دغا نخوردہ ؛ کارش از دست رفتہ پانخوردہ ؛ (محسن تاثیر ؎) پا بر رقیب خفتہ زدہ و تخوردہ دیدہ ظلم ؛ کس در قمار عشق چو من پانخوردہ است ؛ **مولف** عرض کند (۲) معنی حقیقی این بسکندری خوردن است و معنی اول مجاز باشد (اردو) (۱) فریب کھانا (۲) ٹھوکر کھانا ۔

پاخوست | اصطلاح ۔ بمعنی ہمان (پاخواستہ) کہ بجایش گذشت و صراحت معنی این ہمانجا کردہ ایم (اردو) دیکھو پاخواست ۔

(الف) **پاخیرہ** | اصطلاح ۔ بقول برہان بروزن کاجیرہ بنای دیوار و خانہ و امثال آن ہم بعربی رہص خوانند ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(ب) **پاخیرہ زدن** | بنا و گلکار و دیوارگر و بعربی رہّاص صاحب جہانگیری ذکر الف کردہ بذیل آن ذکر (ب) ہم و صاحب رشیدی پیرو او را آوردہ صاحب بحر بر (ب) قانع **مولف** عرض کند کسی کہ گل را با خاشاک و آب بواسطۂ پاہای خود مخلوط کردہ برای پاشنہ دیوار درست کند پاہای او از کار خیرہ

می شود بنا بر این فارسیان این خاک مخلوط را
پا خیرہ نام کردند کہ اسم فاعل ترکیبی است
یعنی خیرہ کنندۂ پا و (ب) موافق قیاس (اردو)
(الف) دکن مین اِس کو اصل کہتے ہین

یعنے وہ مٹی جس کو پانی کیچڑ کے ساتھہ
کہندن کر دیوار کا ردّا قائم کرنے کے لیئے
تیار کرین (گلا ئی ہو ئی مٹی۔ موئنث) (ب)
سمار دیکھو پانیکار ۔

پاد بقول برہان وجہانگیری ورشیدی وسروری وناصری وجامع بروزن شاد بمعنی (۱) پاس خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی پاس وحفظ **مولف** عرض کند کہ بایں معنی اسم جامد فارسی قدیم است (اردو) پاس۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ نگہبانی۔

(۲) پاد۔ بقول برہان وجہانگیری ورشیدی وسروری وناصری وجامع بمعنی پاسبان ونگہبان **مولف** عرض کند کہ جزین نباشد کہ مجاز معنی اوّل است کہ نگہبانی را بمعنی نگہبان استعمال کردند باعتبار سروری وجامع وناصری کہ از اہل زبانند بدون سند ہم این را تسلیم کنیم وجا دارد کہ (پادشاہ) از ہمین مرکّب باشد بمعنی شاہ نگہبان قلب اضافت (اردو) پاسبان بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ نگہبان۔ محافظ۔

(۳) پاد۔ بقول برہان وجہانگیری ورشیدی وسروری وناصری وجامع بمعنی پائیدن کہ اندوام وثبات در نظر داشتن است خان آرزو در سراج ذکر این کردہ **مولف** عرض کند کہ طرز بیان محقّقین بغلط می اندازد معنی این دوام است وثبات وہمین است اسم مصدر پائیدن کہ می آید کہ دال مہملہ آخر بدل شدہ بیا چنانکہ آدہ آمی ترجمۂ این در فارسی زبان پایندگی است (اردو) دوام بقول آصفیہ۔ ہمیشگی۔ دائمی۔

(۴) پاد۔ بقول برہان وناصری وجامع وسراج بمعنی سامان و وارندگی مولف عرض کند که باعتبار صاحبان ناصری وجامع که از اہل زبانند این را مجاز معنی سوم دانیم وضرورت سند استعمال نیست که قول شان سندی را ماند (اُردو) سامان بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ اسباب۔ اٹالا۔ چیز بست۔ ساز۔ لوازمہ (مومن ؎) کس کام کے رہے جو کسی سے رہا نہ کام ہو سر ہو مگر غرور کا سامان نہیں رہا ؎

(۵) پاد۔ بقول برہان وسروری وناصری وجامع وسراج بمعنی بزرگ وعمدہ و (پادشاہ) مرکب ازہمین است مولف عرض کند که نگہبان اصل است که بہ معنی دوم گذشت واین معنی را بمجاز پیدا کردہ اند وسند استعمال مرکب (پادشاہ) متعلق ازہمان است باعتبار صاحبان سروری وناصری وجامع که محقق اہل زبانند ایہمعنی را ہم تسلیم کنیم (اُردو) بزرگ۔ دیکھو بزرگ۔

(۶) پاد۔ بقول برہان وجہانگیری ورشیدی وسروری وناصری وجامع بمعنی تخت واورنگ وفرماید که دراصل این لغت پات بود وتای فوقانی بدل شد بدال مہملہ۔ خان آرزو در سراج ذکر این کردہ مولف عرض کند که موافق قیاس است واشارۂ این بہ پات ہم گذشت (اُردو) دیکھو پات۔

(۷) پاد۔ بقول سروری بحوالۂ تحفۃ السعادت رمۂ گاوان۔ خان آرزو در سراج ذکر این کردہ گوید که مخفف پادہ۔ مولف عرض کند که با خان آرزو اتفاق داریم که پادہ بہمین معنی می آید (اُردو) ریوڑ۔ دیکھو پادہ کے نویں معنے۔

پادادن	مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر (۱)	روان کردن و (۲) قوت وقدرت دادن

مولّف عرض کند که هر دو معنی موافق قیاس است
ولیکن ازین که محققین اهل‌زبان و معاصرین عجم ازین
ساکت اند و استعمال این از نظر ما نگذشت مشتاق
سند استعمال می باشیم و سوقیان معاصرین عجم
گویند که (۳) بمعنی کون دادن و آماده شدن
زن برای جماع هم (اُردو) (۱) روان کرنا۔
چلانا (۲) قوّت اور قدرت عطا کرنا (۳) گانڈ
مرانا۔ عورت کا جماع کے لیئے آمادہ ہونا۔

پادار | اصطلاح۔ بقول برہان و جہانگیری
و ناصری و جامع و بهار و بحر بر وزن دادار (۱)
بمعنی باقی و همیشه و برقرار صاحب سروری گوید
که بمعنی باقی و متفاوت کننده (جلال خوافی
۵) حکم و تمکینت مخلّد جاه و قدرت مستدام؛
عزّ و اقبالت مؤیّد ملک و عمرت پایدار؛ صاحب
رشیدی گوید که مرادف پایدار بمعنی ثابت و
محکم۔ خان آرزو در سراج محکم و ثابت را معنی
اصلی گیرد و همیشه و باقی را مجازی و فرماید که
احتمال دارد که مخفف پایدار باشد و احتمال
دارد که مرکّب باشد از پا بمعنی پائیدن و
آر که کلمهٔ نسبت است **مولّف** عرض کند که
اسم فاعل ترکیبی و اصل این پایدار مبدّل
پادار است صراحت این تبدیل بر معنی
سوم پاد کرده ایم و جا دارد که از (پاددار)
یک دال حذف شد و دار را امر حاضر داشتن است
نه کلمهٔ نسبت چنانکه خان آرزو خیال کرده بعضی
این را اصل و پایدار را مزید علیه می گیرند لیکن
اوّل بهتر از آخر است (اُردو) پائدار۔ باقی
آصفیه۔ فارسی (صفت) مضبوط۔ دیرپا۔ محکم۔
رہاو۔

(۲) پادار۔ بقول برہان و سروری و جہانگیری
و ناصری و جامع و سراج و بحر نام روز بیستم است
از ماه‌های ملکی **مولّف** عرض کند که معاصرین عجم
گویند که فارسیان این تاریخ را بسیار مسعود
و محمود دانند و عید کنند و لباس های نو می پوشند

می دانند کہ ہرچہ درین روز کنند بیمن آن پایدار می باشد ازینجاست کہ این روز را بدین اسم موسوم کردند مجاز معنی اوّل است دیگر ہیچ (اُردو) ہرماہ فصلی شمسی کا بیسوان روز۔ فارسی مین پادار سے موسوم ہے۔ مذکر۔

(۳) پادار۔ بقول برہان وجہانگیری ورشیدی وناصری وجامع وسراج وبحر بمعنی اسپ جلد وتند وتیز رو صاحب سروری برجلد وتند وتیز رو قانع وتخصیص اسپ نکردہ مولف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است کہ معنی لفظی این ثابت قدم دارندہ متعلق بہ معنی اوّل ومجاز تندرو وتیز پا را گفتہ اند وکنایہ از اسپ باشد (اردو) تیز رو گھوڑا۔ مذکر۔ جس کو فارسیون نے پادار کہا ہے۔ اردو مین بھی پادار کہہ سکتے ہین۔

(۴) پادار۔ بقول برہان وناصری وبحر امر پاداشتن صاحب رشیدی بذکر این گوید کہ بمعنی پائین دار ہم (از ناصری سے م) منضو

وارگر بسر ندت بپای دار ما مردانہ پای دار کہ آن پایدار نیست خان آرزو صراحت مزید کند کہ پاداشتن بمعنی راسخ بودن است مولف عرض کند معنی پائین داشتن کہ بیان کردۂ رشیدی است بفہم ما نیامدہ می دانیم کہ تسامح اوست وپاداشتن وپای داشتن بجایش می آید (اُردو) دیکھو مصدر پاداشتن یہ اس کا امر حاضر ہے۔

(۵) پادار۔ بقول روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاجار نام قریہ ایست مولف عرض کند کہ جادارد کہ وجہ تسمیہ این متعلق باشد از معانی گذشتہ ولیکن از ہیچ تعریف ترکش اولی بود ہیچ نکشود کہ این موضع کجا واقع است وچہ خصوصیت دارد کہ فارسیان ذکرش در لغت کردند (اُردو) پادار۔ بقول روزنامہ ایک قریہ ہے جس کی تعریف مزید افسوس ہے کہ معلوم نہ ہو سکی۔

پاداش اصطلاح - بقول برہان بروزن پاداش جزا و مکافات نیکی باشد و آنرا جزای خیر خوانند و بقول بعض مطلقاً بمعنی مکافات خواہ جزا و مکافات نیکی باشد خواہ بدی - صاحب جہانگیری این را مرادف پاداشت و پاداشن بمعنی مکافات نیکی گفته که می آید (انوری ؎) دست عدلی دراز کردستی * ہم بپاداش دہم بیاد افراہ * صاحب رشیدی گوید که پادش ہم بہمین معنی آمدہ و فرماید که مرکب است از پاو داشت بمعنی ملاحظہ از باب پائیدن و داش مخفف بمعنی حفظ پس معنی ترکیبی این حفظ و ملاحظہ نیکوئی صاحب سروری ہم ذکر این کردہ بمعنی جزای نیکی (انوری ؎) ای بتو زندہ سنت پاداش * وے بتو مردہ رسم بادافراہ * صاحب ناصری ہمزبانش صاحب جامع متفق با برہان - خان آرزو در سراج معنی با جہانگیری متفق و قول قوسی را ہم با خود دارد و قوسی را بر خلاف تعمیم معنی بہتر از برہان می شمارد و با ماخذ بیان کردہ رشیدی ہم اختلاف دارد - مؤلف عرض کند که باداش که بموحدہ اول گذشت مبدل این که بای فارسی بموحدہ بدل شد و ماخذ خیال کردہ ما ہمدرانجا مذکور و نسبت تعمیم معنی این عرض میشود که ما ہمدرانجا عرض کردہ ایم که تعمیم بلحاظ ماخذش درست است ولیکن درینجا این قدر صراحت مزید کنیم که این لغت زند و پازند بقول سفرنگ بشرح (ہفتاد و ششمی فقرہ نامہ شت حی افرام) بمعنی سزا است و حالا معاصرین عجم ہم بہمین معنی بر زبان دارند و برای جزا بمعنی صلۂ نیکی استعمال نمی کنند نمی دانیم که خان آرزو چرا تردید تعمیم می کند اصل لغت تخصیص سزا دارد و اگر در کلام قدما برای جزا ہم مستعمل شدہ باشد جائز باشد (ظہوری ؎) زیادہ بود گناہ از عقوبت پاداش * بشرمساری عفو ازش انتقام کشید * (اردو) دیکھو باداش -

پاداشت | اصطلاح - بقول برہان وجامع
بسکون تای قرشت بمعنی پاداش است صاحبان
جہانگیری وسروری ورشیدی وناصری وسراج
ذکر این کرده اند (استاد فرخی ـہ) خدایگان
جہان آنکه از خدای جہان بجہانیان را پاداشت
است و باد افراه مولف عرض کند که مستقیم
ماخذ این به پاداش عرض کرده ایم (اُردو)
دیکهو پاداش -

پاداشن | اصطلاح - بقول برہان وجامع
وجہانگیری ورشیدی وناصری وسراج مرادف
ہمان پاداش که بدون نون آخر گذشت مولف
عرض کند که مزید علیه آنست که فارسیان در آخر
بعض کلمات نون زائد می آرند چنانکه گذارش
وگذارشن وانچه به موحده باداشن بجایش گذشت
مبدل این است چنانکه تب وتبن (لامعی جرجانی
ـہ) یگانه که دو دستش گه عطا بدهد بهر هزار خانه
با صد هزار پاداشن (اُردو) دیکهو پاداش

پادام | اصطلاح - بقول برہان وناصری
وجہانگیر واشند و موید وجامع برہان آنرا هم (۱)
حلقه موی را گویند و آن دامی است که از
دم اسپ سازند و در راه جانوران پرنده
گذارند و (۲) پرنده را نیز گفته اند که بدیکه
پدام بندند تا جانوران دیگر بهوای او آیند
و در دام افتند و او را بعربی ملواح خوانند
صاحب رشیدی گوید که پادام وپاپدام هردو
آمده وبمعنی اوّل نوعی از دام که بعربی حبالة نام
دارد وآن چنان بود که شاخهای پاره یک از چوب
تراشند بقدر یک وجب و بر یک سر آن دامی
نصب کنند وسر دیگرش تیز ساخته بزمین فرو
برند و از جانب دیگر چپا و در پناه چیزی که از
شاخهای سبز ساخته باشند در آمده پیش رود
تا جانوران رم کرده بجانب دام بیایند و پای
ایشان دران بند شود (نزاری ـہ) ولی
خلایق از آنست صید آب ردان که بکه یاد

برید بہ آب می نہند پادام ۔ (حکیم سوزنی لہ)
اصل پای دامی نہادہ است صعب ۔ پنا کام
پا یہ ہمی در فتادہ ۔ مولف عرض کند کہ بمعنی
اول قلب اضافت دام پاست بمعنی حقیقی و
بمعنی دوم اسم مفعول ترکیبی است یعنی دام
پا گرفتہ شدہ (اُردو) (۱) بال کا پھندا
جو طیور کے پکڑنے کے لیے لگاتے ہیں ۔ مذکر
(۲) وہ پھندا جو پرند کے پاؤں میں پھنسا کر اس کو اڑا
چھوڑ دیتے ہیں تاکہ اس کو دیکھ کر جانور آئیں ۔ مذکر

پادامان | اصطلاح ۔ بقول بحر عجائب را گویند از دامن
تہ بہ زمین نرود یکجا باشد ۔ مولف عرض کند کہ آنچہ
دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت اند لیکن
موافق قیاس است مرکب اضافی کہ اضافت
پای در امان یعنی تہ بہ زمین دامان (اُردو)
دامن کا حصہ زیرین جو زمین کے قریب ہو ۔ مذکر

پادرنیا | اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ
فرہنگ بکسر نون بیخی است مشابہ بگزر صاحب
محیط ذکر این نکردہ و بر گزر و گاجر ہم اشارہ کا این
تقریر و دیگر محققین فارسی زبان ہم ازین ساکت
مولف عرض کند کہ حیف است ما از تحقیق مزید
ازین قاصریم و متحقق نہ شد کہ چہ چیز است ترک
این بر ذکرش تفوق داشت (اُردو) ایک
نامعلوم درخت کی جڑ ہے جو گاجر سے مشابہ ہوتی ہے
مونث ۔ افسوس ہے کہ اسکی کیفیت مزید معلوم نہو سکی ۔

پاداو | اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ
فرہنگ (۱) زن سالخوردہ را گویند و (۲) نام
جامہ است از اقطاع کا زرین ۔ مولف عرض
کند کہ دیگر محققین و معاصرین عجم ازین اصطلاح
ساکت اند و داعی ثانی مستند و بجا بیش می آید
و از انجملہ یکی بمعنی ہر چاینہ و دوم ہر مرتبہ دیوار کہ در [illegible]
باشد (کذا فی البرہان) پس پای مثل ردہ
دیوار دارندہ کنایہ کردہ اند برای زن سالخوردہ
بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم نسبت معنی دوم
وجہ تسمیہ این و تعریف مزیدش ہیچ متحقق نشد

(اُردو) (۱) بڈھی عورت (۲) ایک مقام کا نام جو اقطاع کازرون سے ہے جسکی تعریف مزید افسوس ہے کہ معلوم نہ ہوسکی۔ مذکر۔

پادبان | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی پالہنگ و پای بند مولف عرض کند کہ معنی لفظی این صاحب حفاظ کہ پاد بمعنی نگہبانی آمدہ ومراد از پالہنگ اسپ موافق قیاس (اُردو) باگ ڈور۔ دیکھو افسار۔

پادر | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ رعشۂ دست و پا و امثال آن مولف گوید دیگری از محققین ذکر این نکرد جز این نیست کہ این را اسم جامد فارسی زبان دانیم بلکہ یکی از معاصرین عجم کہ سوتی است تصدیق این میکند وگوید کہ کسی را گویند کہ رعشہ در پا دارد پس عجبی نیست کہ مخفف (رعشہ در پا) بہ تخفیف و قلب بمعنی باشد وجا دارد کہ این معنی خاص را عام کردہ باشند واللہ اعلم بالصواب (اُردو) ہاتھ اور پاؤں وغیرہ کا رعشہ۔ مذکر۔

پادراز | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی (۱) آسودہ و آرمیدہ مولف عرض کند کہ (۲) بمعنی حقیقی کسی کہ پای خود دراز دارد۔ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی اول مجاز آن کہ در عالم آسودگی ہم پای را دراز کنند (اُردو) (۱) آسودہ۔ آرام لیا ہوا (۲) وہ شخص جس نے اپنے پاؤں کو دراز کیا ہو۔ پھیلایا ہو۔

پادراز کردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار بہ (پای دراز کردن) مراد است (پادراز کشیدن) (۱) کنایہ از غلطیدن و (۲) بمعنی کردن (والہ ہروی [illegible]) تا بدامان قناعت طعن نخواہش نہ کنند ٭ سرو از سایہ کشد جو پای دراز ٭ (میر خسرو [illegible]) بباغ با تو ہمی کرد سرو پای دراز ٭ بپیکہ طپانچہ کہ باد بزود دراز بجفت ٭ (ولہ [illegible]) بیکبر دان را

ز نیستان [illegible] تا زبر خرچه کند با شتران پا درازتو

مولف عرض کند که معنی حقیقی این (۳) درانا کشیدن پا ست وبمعنی اول ودوم مجاز آن و (۴) بمعنی آسوده شدن بلحاظ معنی پا دراز که بجایش گزشت (اردو) (۱) لیٹنا - لوٹنا پوٹنا (۲) ہمسری کرنا (۳) پاؤں لمبا کرنا (۴) آسودہ ہونا - آرام لینا - پاؤں پھیلانا - آرام سے سونا

پا دراز کشیدن | مصدر اصطلاحی - بقول بهار (بذیل پای دراز کشیدن) مرادف بمعنی اول ودوم پا دراز کردن که گذشت (جمال الدین سلمان) سرو بر دامن جو پای کشیده است دراز تو راستی خرم و آراسته جائی داری مولف عرض کند که مرادف همان معانیش وانچه بهار سند سلمان را متعلق بمعنی اول کند ما او را با معنی چهارم متعلق کنیم فتامل - صاحب بحر متفق با بهار (اردو) دیکھو پا دراز کردن

پا در رکاب | اصطلاح - بقول برهان وانند و بحر و مؤید (۱) بمعنی سوار - بهار بر بیان (پا بر کاب) قانع که بجایش گزشت مولف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی که پای خود در رکاب کرده سوار اسپ شد (اردو) گھوڑے پر سوار -

(۲) پا در رکاب - بقول برهان وانند و بحر و مؤید بمعنی سواری سفر - مولف عرض کند خلاف قیاس و تعریف ناخوشی - بدون سند استعمال هرگز این معنی را پسند و تسلیم نه کنیم تسامح محققین می نماید (اردو) سفر کی سواری -

(۳) پا در رکاب - بقول برهان وانند و بحر و مؤید کنایه از مہیا بودن و مستعد شدن اسباب سفر مولف عرض کند که تعریف ناخوشی است به تحقیق ما و تصدیق معاصرین عجم کسی را گویند آماده سفر باشد و دیگر هیچ (اردو) پا بر کاب اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو سفر پر آمادہ ہو -

(۴) پادررکاب - بقول برہان وبحر ومؤید دم نزع که ابتدای سفر آخرتست مؤلف عرض کند خوش تعریفی نکردند البتہ قریب المرگ را بالتطرّق مجاز معنی سوم میتوان گفت - اسم فاعل ترکیبی است (اُردو) قریب المرگ یعنی وہ شخص جو حالت نزع مین ہو -

(۵) پادررکاب - بقول برہان وبحر ومؤید چیزی که نزدیک بضائع شدن باشد عموماً و شرابی که مائل بترشی شده باشد خصوصاً (صائب ؎) چون موبر آتشش است ومی پیچ وتاب خط ؛ غافل مشو زدولت پادررکاب خط ؛ (ولہ ؎) نیست چندانی که سازد گرم چشم روزنی ؛ جلوهٔ پادررکاب آفتاب زندگی ؛ (ولہ ؎) زندگی گردید از تندروتا پادررکاب ؛ پرواز عالم برون این اسپ چوگانی مرا ؛ (ولہ ؎) تا ہوش در رسالهٔ خط رفت شد پادررکاب ؛ باعث آوارگی گروهی کرد گلدسته را ؛ (ولہ ؎) نالهٔ آتش عنانم رخنه در گردون کند ؛ گریه پادررکابم شهر را ہامون کند ؛ (ولہ ؎) جلوهٔ پادررکاب خط دوروزی بیش نیست ؛ غافل از فرصت مشو وذوق تماشا نازکست ؛ مؤلف عرض کند که مجاز معنی اول است وبس که برای غیرانسان ہم مستعمل (اُردو) ہر چیز جو ضائع اور زائل ہونا چاہتی ہو - ہماری راے مین اس موقع پر غیرانسان کے لیئے بھی (پابرکاب) کہہ سکتے ہین جیسے "آپ کا حسن پابرکاب ہے" یعنی عنقریب زائل ہونا چاہتا ہے -

پادررکاب باشیدن | مصدر اصطلاحی - یعنی پادررکاب بودن است بہمه معانی (پادررکاب) بہار سند این از صائب بذیل پادررکاب نقل کرده (؎) با قامت خم از عمر استادگی مجو ہیہ ؛ پادررکاب باشد تیری که در کمان است ؛ مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اُردو) پابرکاب رہنا -

پا در رکاب رفتن مصدر اصطلاحی۔ یعنی سوار رفتن۔ بہار سند این بذیل (پا در رکاب) آوردہ کہ متعلق بہ (پای در رکاب) است یعنی نیست کہ ہر دو یکی است (میر معزی ؎) خدمت کنان عنان و رکاب ترا قدر ؛ چون دست در عنان رود و پای در رکاب ؛ مولف عرض کند کہ موافق قیاس است وشامل بر ہمہ معانی (پا در رکاب) (اُردو) سوار جانا۔

پا در رکاب شدن مصدر اصطلاحی۔ یعنی پا در رکاب گردیدن متعلق بہ ہمہ معانی پا در رکاب سند این بہار بذیل (پا در رکاب) آوردہ (والہ ہروی ؎) تو ندروا ز زود ہمچون مہر گرفتی جہان دل ؛ ز رشک بدر شد پا در رکاب آہستہ آہستہ ؛ مولف عرض کند کہ موافق قیاس است (صائب ؎) تا جہش دبالہ غلط رفت شد پا در رکاب ؛ باعث آوارگی گرد و کمر گلدستہ را ؛ (اُردو) پا بر رکاب ہونا۔

پا در رکاب کردن مصدر اصطلاحی یعنی آمادہ کردن کسی را برای روانگی و آمادہ سفر شدن ہم کہ پای را در رکاب کردن معنی لازم پیدا میکند (ظہوری ؎) کند چون شہ عقل پا در رکاب ؛ فتند در جہان شکیب انقلاب ؛ مولف گوید کہ موافق قیاس وشامل بر ہمہ معانی (پا در رکاب) بہار بذیل (پا در رکاب) بر نقل ہمین سند قانع (اُردو) پا بر رکاب کرنا۔ پا بر رکاب ہونا۔

پا در رکاب گردیدن مصدر اصطلاحی۔ مرادف پا در رکاب شدن و آمادہ شدن بہ روانگی کہ گذشت بہار سند این بذیل پا در رکاب نقل کردہ (صائب ؎) زندگی گردید از قد دوتا پا در رکاب ؛ بر دو از عالم برون این اسپ چوگانی مرا ؛ مولف عرض کند کہ موافق قیاس است وشامل بر ہمہ معانی (پا در رکاب)

(اردو) روانگی پر آمادہ ہونا - کوی تو پا در گلم ز عمر چہ سود ؎ ہزار جان گرامی

(الف) پا در زمین آمدن | مصدر اصطلاحی - و یکقدم رفتار ؎ صاحب بحر بذکر معنی اول گوید

بقول بحر بمعنی (۱) بسیار افتادن صاحب انند که (۲) دام و (۳) استوار و (۴) بنیاد

بذکر معنی اوّل می فرماید که نیز (۲) کنایه از کم عبارت صاحب انند بر معنی اوّل قانع مولف

افتادن صاحب مؤید (مطبوعه مطبع نولکشور) عرض کند که معنی حقیقی این (۵) کسی که پای او

بحواله قنیه ذکر هر دو معنی کرده مولف عرض در گل فرو رفته باشد اسم فاعل ترکیبی است

کند که در بعض نسخ قلمی مؤید معنی اول و دوم را بر - و معنی اوّل مجاز آن و دیگر معانی هم بر سبیل

(ب) پا در زمین آوردن | نوشته بحیال ما مجاز موافق قیاس باشد و لیکن استعمالش

معنی دوم موافق قیاس است و برای معنی اول بگوش ما نخورد و مشتاق سند استعمال می باشیم که

طالب سند استعمال می باشیم که موافق قیاس معاصرین عجم هم بر زبان ندارند و دیگر محققین

نیست و معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر محققین اہل زبان هم ذکرش نکرده اند (اردو) (۱)

اہل زبان هم این را نه نوشته اند (اردو) مقیّد - گرفتار (۲) دام - مذکر (۳) استوار

الف و ب (۱) کثرت سے گرنا (۲) کم گرنا - بقول آصفیه مضبوط - مستحکم - پائدار (۴) عمارت

پا در گل | اصطلاح - بقول بہار (۱) کنایه کی بنیاد - مونث (۵) وہ شخص جس کے پاؤں

از مقیّد و گرفتار (صائب ؎) ز شرم جلوهٔ کیچڑ میں پھنس گئے ہوں -

مستانهٔ او سرو پا در گل ؎ ز طوق قمریان چون پا در نشتر آمدن | مصدر اصطلاحی - نشتر

دود از روزن ہوا گیرد ؎ (عرفی ؎) ز نشتر فرو رفتن بپای (ظہوری ؎) نہال نخل زدگی

در لاله زار داغ دل گرد و بو اگر در سینه پامی
صد بر در نشتر نمی آید بو مؤلّف عرض کند که در سند
ظهوری استعمال پای عوض پاست که مزید علیه
است عیبی ندارد و این مصدر اصطلاحی موافق
قیاس است (اُردو) پاؤن میں نشتر کیا جانا۔

پادرنگ | اصطلاح۔ بقول انند بحواله
فرهنگ فرنگ (۱) نوعی از خیار باشد و (۲)
بمعنی ترنج۔ دیگر کسی از محققین ذکر این نکرده مولف
عرض کند که (پادرنگ) بمو عدهٔ اوّل به همین
دو معنی بجا بیش گذشت و صراحت ماخذش هم
همدر انجا مذکور جز این نیست که این مبدّل آن
باشد چنانکه تب و تپ و از ینکه دیگر همه محققین
ذکر این نکرده اند و معاصرین عجم نیز بر زبان
ندارند طالب سند استعمال می باشیم که از نظر ما
هم نگذشت (اُردو) دیکھو پادرنگ کے پہلے
اور دوسرے معنے۔

(الف) پا در هوا | اصطلاح۔ بقول بهار
مرادف پا بر هوا که بجا بیش گذشت (محسن تاثیر
ﮯ) لب پا در هوا کو صاحب دانش نمیداند و
کمان کودکان پیش افگند تیر هوائی را و (ولہ
ﮯ) خوشم بو عدهٔ پا در هوای سیم بران و چشم
تشنه لبان موجهٔ سراب خوش است و (ملا
طغرا در هجو مفتی ﮯ) سخن های آن لغو شیخ ریا و
بود چون الف لام پا در هوا و (ولہ ﮯ) زبس
میزند حرف پا در هوا و بود سقف مسجد پر از
نقش پا و (حکیم زلالی ﮯ) نزاکت آنچنان
دست آزما بود و که تعریف هوا پا در هوا بود
صاحب بحر همزبان بهار و خان آرزو در چراغ
هدایت هم این را آورده مؤلّف عرض کند
که موافق قیاس بهر سه معنی آن و صراحت کامل
این همدر انجا مذکور و از همین است (پا در
هوائی) بزیادت یای مصدری و در آخر مزید علیه
این بمعنی مصدری یعنی لغویت و فضولی (شاعر
ستاع) با زنان یکسه صحبتند (پا در هوائی) مانده

مخفی نماند که درین مصرع شاعر نظر بر معنی سوم (پا به
هوا) که گذشت صنعت ایهام هم باشد خصوصاً از
لفظ صحبت که دران هم ایهام است فتامّل و
خان آرزو در چراغ هدایت بذیل این سندی از
محسن تاثیر آورده که ازان ----------

(ب) پا در هوا گفتن | بمعنی لغو گفتن گرفته

(و هو هذا) تمیز نیک و بد پیوسته در دست کسی باشد
که باشد چون ترازو کار او پا در هوا گفتن ها بکیه
بر معنی این شعر غور کرده ایم (پا در هوا گفتن) را
درین شعر خلاف ادّعای محقّقین بالا نمی دانیم و
نمی توانیم که پا در هوا گفتن را بمعنی (سنجیده گفتن)
گیریم که معنی لفظی آن اجازتش نمی دهد پس چاره بجز
این نماید که در مصرع اوّل تحریف خیال کنیم
که کاتب مطبع (نبود) را (باشد) نوشته
ما را بحث در تشبیه ترازو ست نسبت این
عرض می شود که فارسیان ترازو را در مثال
سنجیدگی هم می آرند و در تمثیل پا بر هوائی
هم که هر دو پلهٔ آن که پای ترازو ست
طابع هوا است و از اثر هوا زیر و بالا
می شود - فتامّل (اردو) (الف)
دیکهو پا به هوا - که تینون معنے اور (پا
در هوائی) بمعنی لغویت - فضولی مونث
(ب) هوائی باتین کرنا - فضولی کرنا -
لغو باتین کرنا -

پادری | اصطلاح - بهار گوید که بفتح دال و کسر رای مهمله بین و در اکبرنامه بزبان فرنگ
عالم و فاضل (خان آرزو گوید) هر کیش را پادری و شیخ و برهمن چه از زبان دیگر
و مجه بیان نیست چه مولف عرض کند که در کلام قدما استعمال این یافته نشد - وارسته
هم ذکر این کرده محقق هند نژاد استعمال این کرده است و معاصرین عجم هم بر زبان دارند
(اردو) پادری بقول آصفیه - پرتگالی - اسم مذکر - عیسوی مذهب کا پیشوا -

پادزہر اصطلاح - بقول سروری مرادف (پای زہر) و (پازہر) مخففش بحذف یا (کہ بہمین باب می آید و آن مخفف ہمین (پادزہر) است و در پاے زہر) مزید علیہ آن صاحب رشیدی گوید کہ ہمین است بمعنی پاس زہر دارندہ و پازہر مخففش بحذف دال مہملہ و بہار عجم و جہانگیری گوید کہ او توہم کردہ کہ پادزہر بہ واو سوم عوض دال مہملہ باشد بمعنی شوئندہ زہر کہ پاو بمعنی شستن و پاک کردن می آید مؤلف عرض کند کہ درینجا ماخذ بیان کردۂ رشیدی درست است و ماخذ دوم برای (پاوزہر) است کہ باو او عوض دال مہملہ می آید و (پای زہر) غلط است کہ پا درینجا بمعنی پای نیست بلکہ مخفف پاد است فتامل مخفی مباد کہ (پادزہر) کہ بر جلد بجایش گذشت مبدل این است و اشارۂ این در انجا کردہ ایم (اُردو) فازہر - مذکر - یہ مخفف ہے (فادزہر) معرب کا دیکھو پازہر

پادست اصطلاح - بقول برہان بفتح ثالث بر وزن پاسست بمعنی نسیہ باشد و آن خریدن چیزی است امروز کہ فردا قیمت بدہند صاحبان بحر و جامع و مؤید ہم ذکر این کردہ اند - خان آرزو در سراج گوید کہ ضد نقد است و بس و ہمین است نسیہ در عربی مؤلف عرض کند کہ یکی از معاصرین عجم نسبت وجہ تسمیہ می فرماید کہ این فک اضافت پای دست است یعنی ضد (دستا بدست) کہ نقد باشد و از پا درینجا پشت دستا و زیر دست مراد است یعنی فردا ضد امروز ہم او گوید کہ چون معاملہ بیع منعقد شود فارسیان تاجر دست بائع گرفتہ از انگشت شہادت بر پس دست اشارہ کنند و ازین اشارہ مراد ہمین است کہ معاوضہ قیمت فردا ادا کنیم پس معاملہ را پادست نام شد کہ تکمیل آن یعنی ادای زر قیمت بروز دوم شود (اُردو) وہ معاملہ بیع جس کی قیمت دوسرے دن ادا ہو نا قرار

پاسنے ۔ مذکر ۔

پادش اصطلاح ۔ بقول ناصری و رشیدی و سراج و انند مخفف ہمان پاداش کہ بجایش گذشت بحذف الف مولف عرض کند کہ موافق قیاس است (فخر گرگانی ع) ترا پادش دہد ایزد بنیو ۔ ما صراحت کافی بر پاداش کردہ ایم (اردو) دیکھو پاداش ۔

(الف) پادشا اصطلاح ۔ (الف) بقول بہار

(ب) پادشاہ مرادف (ب) و بخیال ما مخففش صاحب انند نقل انگار بہار و صاحب موید ہم ذکر این کردہ مولف عرض کند کہ (۱) اصل ہمان بادشا و بادشاہ کہ بموحدہ گذشت این اصل است و آن مبدل این و صراحت ماخذ ہم در انجا مذکور شد (کمال اسمعیل الف) من و ملازمت در گہت کزین معنی چو شد است محرم اسرار پادشا پدرہ (محمد قلی سلیم ب) چشم خویشان را حسد از بس بدولت شور کرد شد چو یوسف پادشاہ اول پدر را کور کرد و پادشہ کہ بجایش می آید ہم مخفف (ب) باشد بحذف الف دوم و بہ تحقیق ما (۲) مالک و حاکم و خود مختار و مطلق العنان و فارغ البال و نہایت متمول و این بر سبیل مجاز است و صراحت این معانی در ملحقات می آید (اردو) (۱) الف و ب دیکھو بادشا و بادشاہ (۲) (پادشاہ) بقول آصفیہ مالک ۔ حاکم ۔ خود مختار ۔ بے پروا (اپنے گھر کے سب بادشاہ ہیں) فارغ البال نہایت مالدار ۔

پادشاہ است مقولہ ۔ بقول بہار یعنی در حکم کسی نیست (محمد قلی سلیم ہ) گر رو نہد بگلشن و رجا نہد بگلخن ز چیزی نمیتوان گفت دیوانہ پادشاہ است چو وارستہ و چمن را انند ہم ذکر این کردہ اند مولف عرض کند کہ معاصرین بجم تصدیق خیال ما می کنند کہ اصلا این مقولہ نیست و ضرورت ندارد کہ کلمۂ است را با اخل اصطلاح

کنیم لفظ پادشاہ بمجاز بمعنی مطلق العنان مستعمل شدہ متأمل (اُردو) مطلق العنان ہے کسی کے حکم میں نہیں۔ بادشاہ ہے جیسے وہ اپنے گھر کا بادشاہ ہے یعنے حاکم ہے۔ مختار ہے۔

(الف) پادشاہ چین | اصطلاح۔ بقول

(ب) پادشاہ ختن | برہان و رشیدی و بحر و انند و جہانگیری در ملحقات (۱) ہر دو کنایہ از آفتاب جہانتاب است صاحب مؤید بر (ب) بذکر (الف) می فرماید کہ (۲) زر ہم مؤلف عرض کند کہ استعارہ باشد و ہیچ بفہم ما نیاید کہ درین استعارہ خصوصیت چین و ختن چہ باشد جز این کہ ہر دو شہر در مشرق واقع عجیب است کہ محققین اہل زبان یعنی ناصری و سروری و جامع ذکر این نکردہ اند و معاصرینا ہم ہم این استعارہ را پر زبان ندارند و بلا سند استعمال ما این را تسلیم نہ کنیم و معنی دوم را مجاز معنی اول ندانیم (اُردو) (۱) دیکھو آفتاب (۲) دن۔ مذکر۔

پادشاہ خود | اصطلاح۔ بقول بہار و بحر و انند کنایہ از غایت صاحب سامان و فارغ البال (محمد قلی سلیم ؎) سر من زمی چو شود گرم پادشاہ خودم ؎ چو شمع افسرین شد کلاہ شب پوشم ؎ خان آرزو در چراغ ہدایت ہم این را آوردہ مؤلف عرض کند کہ ہیچ ضرورت ندارد کہ لفظ پادشاہ را با لفظ خود مرکب کردہ اینچنین گیرند حق آنست کہ لفظ پادشاہ بمجاز این معنی دارد چنانکہ اشارہ آن ہمہ را انجا کردہ ایم (اُردو) دیکھو پادشاہ کے دوسرے معنے۔

پادشاہ گردش | اصطلاح۔ بقول بہار زمان انتقال سلطنت از پادشاہی بہ پادشاہی دیگر ما را کہ نظم و نسق این پادشاہ بر وجہ اتم و اکمل صورت گیرد (محمد سعید اشرف ؎) رفت از خرابی دل جمعیت حواسم ؎ لشکر شود پریشان از پادشاہ گردش ؎ صاحبان بحر و

انند نقلش بر داشتہ اند مؤلّف عرض کند کہ معاصرین عجم تصدیق خیال ما می کنند کہ این بمعنی واپسی پادشاہ است از کارزار یعنی گریختش از مصاف رزم و ہمین است گردش بخت او و دیگر ہیچ و انتقال سلطنت نتیجۂ لازمی آنست در کلام اشرف استعمال این بمعنی حقیقی است پس ضرورت ندارد کہ معنی مجازی پیدا کنیم از کلام اشرف (اُردو) لڑائی سے بادشاہ کی واپسی اور فراری۔ مؤنّث۔

پادشاہ نیمروز | اصطلاح۔ بقول برہان و بحر و رشیدی و مؤیّد و (جہانگیری در ملحقات) و سراج (۱) کنایہ از آفتاب است مؤلّف عرض کند کہ عروج آفتاب تا نصف النہار است و پس ازان زوالش ازینجاست او را بدینجا اسم موسوم کردند (اُردو) دیکھو آفتاب۔ (۲) پادشاہ نیمروز۔ بقول برہان و بحر و مؤیّد و (جہانگیری در ملحقات) پادشاہ سیستان کہ نیمروز نام سیستان است۔ صاحب برہان بر نیمروز گوید کہ سیستان را باین سبب نیمروز گویند کہ چون سلیمان بآنجا رسید زمین آن پر آب دید دیوان را فرمود تا خاک بریزند و در نیمروز پر از خاکش کردند و بقول بعض شہر و ہمین نام نیمروز آنجا را لشکرگاہ کردہ بود و وجوہات دیگر نیز دارد مؤلّف عرض کند کہ مرکّب اضافی است (اُردو) سیستان کے بادشاہ کو شاہ نیمروز کہتے ہین۔ مذکّر

(۳) پادشاہ نیمروز۔ بقول برہان و بحر و مؤیّد مردم نیک پی و مبارک قدم مؤلّف عرض کند کہ جز این نیست کہ بلحاظ معنی اوّل بر سبیل مجاز مردم نیک پی و مبارک قدم را بدین اسم موسوم کردہ باشند (اُردو) مبارک قدم۔ وہ شخص جس کے آنے کو میمنت خیال کرین۔ (۴) پادشاہ نیمروز۔ بقول برہان و بحر و رشیدی و مؤیّد و (جہانگیری در ملحقات) و سراج کنایہ

از حضرت آدم ہم بسبب آنکہ تا نیمروز در بہشت بود مولّف عرض کند کہ موافق قیاس است (اُردو) آدم علیہ السلام کو فارسیون نے پادشاہ نیمروز کہا ہے۔ مذکر۔

(۵) پادشاہ نیمروز۔ بقول برہان وبحر ورشیدی ومؤید (جہانگیری در ملحقات) وسراج اشارہ بحضرت رسالت پناہ صلوات اللہ علیہ بجہت آنکہ شفاعت امتان خود را تا نیم روز خواہد کرد مولّف عرض کند کہ موافق قیاس است (اُردو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فارسیون نے پادشاہ نیم روز کہا ہے۔ مذکر۔

پادشاہ وقت خود | اصطلاح۔ بقول بہار وبحر بمعنی (۱) پادشاہ خود (صائب سه) درِ اقلیم تجرّد پادشاہ وقت خود بودم ٭ نمیدانم چہ کردم تا بزندان بدن رفتم ٭ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ این و (پادشاہ خود) بمعنی (۲) کنایہ از نہایت فارغبال وصاحب جمعیت مولّف عرض کند کہ بمعنی پادشاہ عہد خود است وبمعنی حقیقی ومعنی دوم مجاز آن کہ صراحت اینمعنی ہم بر لفظ پادشاہ گذشت (اُردو) (۱) اپنے عہد کا پادشاہ (۲) نہایت فارغبال۔ بے فکر خود مختار۔ حاکم۔

پادشاہی کردن | مصدر اصطلاحی بقول بحر (۱) معروف و (۲) بمعنی تحکم کردن وظلم نمودن مولّف عرض کند کہ معنی اوّل حقیقی است ومعنی دوم مجاز آن کہ برای غیر پادشاہ ہم می آید چنانکہ گویند "درین معاملہ از رای خود کار می گیری و پادشاہی می کنی" (اُردو) (۱) پادشاہی کرنا (۲) پادشاہی کرنا بمعنی حکومت اور ظلم کرنا۔

پادشہ | استعمال۔ بقول بہار وانند ومؤید مرادف ہمان پادشاہ کہ بجایش گذشت مولّف عرض کند کہ مخفّف اوست بحذف الف دوم شامل برہمہ معانیش (اُردو) دیکھو پادشاہ۔

پادکّان | اصطلاح - بقول بہار مرادف (پادکّانی) و (پای دکّانی) (۱) بمعنی مردم کم مایہ وقلیل البضاعت کہ در پای دکّان دیگری نشستہ بامداد تا شام سود وسودا کنند چنانکہ در بازارہا دیدہ می شود و (۲) دلّال را نیز گویند صاحب انند نقل نگارش مولّف عرض کند کہ (پای دکّانی ومخفّف آن پادکّانی) اصلست بہ ترکیب توصیفی واین بہ ترکیب اضافی اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی کہ تخت دکّان لب راہ نشستہ دکانداری خود کند ومعنی دوم مجازاست کہ دلّالان ہم بہ تخت دکّان چیزی حاصل کنند خان آرزو در چراغ ہدایت بذیل پادکّانی نسبت ماخذ معنی دوم گوید کہ دلّال پای دکّان استادہ آیندہ وروندہ را آواز کند (اردو) (۱) وہ غریب دکاندار جو لب سڑک بڑی دکانوں کے تخت میں بیٹھ کر اپنا سامان فروخت کرتے ہیں (۲) دلّال بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر بچولیا - سودا کرا لینے والا - بائع اور مشتری میں واسطہ ہو کر خرید و فروخت کرا دینے والا - آڑہتیا

پادکانہ | اصطلاح - بقول برہان بکسر ثالث بروزن شادیانہ (۱) بام بلند و (۲) دریچہ را نیز گویند وبسکون ثالث ہم بنظر آمدہ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم گوید کہ دریچہ را بدین اسم موسوم کردہ اند کہ بر بام بلند است مرادف (بادگیر) کہ آن را بادغر یعنی خانۂ باد ہم گویند و (پادکانہ) در اصل ہمان معنی بادخانہ بودہ بای عربی را ببای پارسی وخا را بکاف بدل کردہ اند از معنی اصلی دور افتادہ چنین شد الحمد للہ علی فہم المعانی والمبانی صاحب انند نقلش برداشتہ وخان آرزو در سراج گوید کہ (بادکانہ) بہمین معنی گذشتہ میتوان گفت کہ آن صحیح باشد ببای تازی مرکب از باد و کانہ کہ کلمۂ نسبت است مولّف عرض کند کہ طبع آزمائی خان آرزو در ماخذ

... کہ بہر دو کانہ کلمہ نسبت نباشد بلکہ ہمان بتبدیل خانہ و ما صراحت کامل بر (پادگانہ) کردہ ایم بمعنی اوّل مجازش موحّدہ بدل شدہ بہ بای فارسی چنانکہ اسب و اسپ (اُردو) (۱) بلند مکان - (۲) دیکھو پادگانہ بہ کاف فارسی اور دیکھو پادکانہ بکاف عربی -

پادکانی اصطلاح - بقول بہار و وارستہ بمعنی مرادف ہمان (پادکان) کہ گذشت بہر دو معنیش (حکیم شفائی ﷺ) لقد جان برکف بہاز تو می آییم ما ٭ کول خوردن از حریف پادکانی زود بود ٭ (ولہ ﷺ) پادکانی شود بلند آوازہ ٭ کہ پدامان بہ بر متاع نیاز ٭ مولف عرض کند کہ بہ تحقیق ما (۳) بمعنی مصدری بمعنی دلّالی ہم (ولہ ﷺ) زہی نگاہ تر افتنہ پای دلّالی ٭ بطرّہ تو مقید دل پریشانی ٭ (اُردو) (۱) و (۲) دیکھو پادکان (۳) دلّالی - بقول آصفیہ اردو - اسم مونث - دلّال پنے کا کام - آڑہت -

پادگانہ اصطلاح - بقول سروری بحوالہ زفانگویا بوزن شادمانہ (۱) بام بلند و بحوالہ شرفنامہ می فرماید کہ (۲) دریچہ مولف عرض کند کہ ما حقیقت این بر (پادکانہ) بیان کردہ ایم کہ بکاف عربی گذشت (اُردو) دیکھو پادکانہ - کاف عربی کے ساتھہ -

(الف) پادنگ اصطلاح - بقول برہان **(ب) پادنگہ** (الف) بکسر ثالث و سکون نون و کاف فارسی چوبی باشد بہیئت سرگردن اسپ و بدان شلتوک را کوبند تا از پوست برآید و (ب) بفتح کاف فارسی ہمان پادنگ صاحب جہانگیری بذکر ہر دو گوید کہ چوبی بدان غلّہ بکوبند علی الخصوص شلتوک و آن را چنان سازند کہ چون پا بر یکسر آن چوب نہند سر دیگرش بلند شود و ہمین کہ پا را بردارند آن سر بر غلّہ بخورد بنوعی کہ سبوس از غلّہ جدا شود و از شلتوک جدا شود و آن را دنگ نیز خوانند

صاحب رشیدی ہم ذکر ہردو کردہ۔ صاحب
ناصری بر ذکر (الف) قانع و اینقدر صراحت
مزید کند کہ شخصی کہ این کار کند آنرا دنگی نام است
و بذیل (الف) اشارہ (ب) ہم کردہ۔ خان آرزو
در سراج بر (الف) (ب) را اہم آوردہ مولف
عرض کند کہ دنگ اسم جامد است بہمین معنی کہ
بجایش می آید و چون آنرا الف قدر از درست
کردہ بپا استعمال کنند آن را (پادنگ) گویند
یعنی دنگی کہ بپا کار گرفتہ میشود و در (ب) ہای
ہوز آخر زائد است یکی از معاصرین عجم گوید کہ
دنگ در فارسی زبان مطلق آلہ چوبین را نام است
کہ بواسطہ آن کار صاف کردن غلہ از پوست
و مخلوط کردن آہک با ریگ برای تیاری گچ
ازو کار گیرند و آنچہ خصوصاً برای مقصد اول
بکار می آید آنرا پادنگ نام است (اردو)
وہ چوبی آلہ جس کا سر مثل گھوڑے کے ہوتا
ہے جس کے ساتھ ایک ڈنڈا لگا ہوتا ہے
جس میں ایک ستون بھی ہوتا ہے جس پر یہ
ڈنڈا قائم کیا جاتا ہے اسی سے چمڑے کوٹتے
ہیں اور دھان بھی تاکہ اس کا پوست جدا ہو جائے
اکثر بھڑبھونجے اس سے کام لیتے ہیں۔ مذکر۔
دکن میں اس کو گھٹر کو کہتے ہیں معلوم ایسا ہوتا
ہے کہ اس کی اصل گھرکوب تھی یعنے وہ لکڑی
کا گھوڑا جس سے چمڑے یا دھان کوٹتے ہیں
دہلی میں اسی کو ڈھینکلی اور ڈھینکی کہتے ہیں۔
صاحب آصفیہ نے دونوں کا ذکر کیا ہے مونث۔

پادو | اصطلاح۔ بقول بہار و بحر و اننذ بفتح
دال آنکہ پیادہ در رکاب کسی دود مولف
عرض کند کہ موافق قیاس و اسم فاعل ترکیبی
(اردو) آقا کے ہمرکاب پیدل دوڑنے
والا شخص۔ مذکر۔

پادہ | اصطلاح۔ بقول برہان بر وزن سادہ
(۱) گلہ خر و گاو را گویند و (۲) چراگاہ اسپان
و شتران و گاوان را نیز و (۳) بمعنی چوب دستی

هم آمده صاحب سروری بدیگر هر سه معانی بالا گوید که این را بمعنی (۴) چوپان هم نوشته اند (فرالاوی ـــه) باده گاوان پاده اش هر یکیا پادشاه پرور بود چو چوپان پ صاحب جهانگیری بمعنی اول و سوم قانع (حکیم سنائی ـــه) خصم در دست قهرت افتاده چو پاپها در رکاب چون پاده پ صاحب رشیدی بدیگر معنی اول و سوم می فرماید که شبان و چوپان را (پاده بان) هم گویند که می آید صاحب ناصری هم بمعنی اول و دوم قناعت کرده خان آرزو در سراج ذکر معنی اول و دوم کرده نسبت معنی سوم گوید که بدین معنی بموحده و زای تازی گذشت پس در یکی تحریف باشد مولف عرض کند که بمعنی اول اسم جامد فارسی زبان است در پادوان با مخففش این که بمعنی مخففش گذشت و چاوارد که این را مبدل پاده گیریم که بمعنی ممثلش گذشت موحده بدل شد به بای فارسی چنانکه تب و تپ و رای مهمله بدل شد به دال مهمله چنانکه پاروان و پادوان اگر بمعنی سوم پاره را اصل گیریم این مبدل آن که موحده بدل شد به بای فارسی چنانکه اسب و اسپ و زای هوز بدل شد به دال مهمله چنانکه سرخ مرز و سرخ مرد و دیگر همه معانی مجاز معنی اول (اردو) (۱) دیکھو پاد کے ساتوین معنے (۲) چار پایون کی چراگاه ـ مونث (۳) ہاتھ کی لکڑی ـ مونث چهدرا ہا ـ مذکر ـ

| پاده بان | اصطلاح ـ بقول برهان بروزن ساربان (۱) گله بان و چوپان و (۲) پاسبان

صاحب رشیدی و انند همزبانش مولف عرض کند که موافق قیاس است که پاده بمعنی رمه گاوان گذشت و بمعنی دوم مجاز آن (اردو) (۱) چرواہا ـ بقول آصفیه اسم مذکر ـ چارپایوں کا محافظ ـ گله بان (۲) پاسبان دیکھو پاد کے دوسرے معنے ـ

| پادپاسپه | اصطلاح ـ بقول برهان و جهان

بایای حطّی بروزن ماهتاب بمعنی شستن و پاکیزه
ساختن چیزها بود و با دعا خواندن صاحب ناصری
بذکر معنی بالا می فرماید که این در میان پارسیان متعارف
و مستعمل بوده و آنرا (پادیاب) بروزن آب سا
نیز گفته اند و لغت زند و پاژند است صاحب
انند نقل نگارش مؤلف عرض کند که طرز بیان
محققین بالا بغلط می اندازد معنی لفظی این مرکب
آب است و پاکیزگی آب که پاو بمعنی [illegible] بجایش
گذشت و یای مصدری و لفظاً آب با او مرکب
شده و کنایه باشد از پاکیزگی چیزها که بآب شستنه
برای عبادت (اردو) اشنان [illegible] عبادت
کی پاکیزگی [illegible]

پادیاو | اصطلاح - بقول برهان و انند
بمعنی همان پادیاب که گذشت مؤلف عرض
کند که این مبدل آنست [illegible]
بشو و چون آب و آو (اردو) دیکھو پادیاب

پادیر | اصطلاح - بقول [illegible]

جاگیر عوضی که بجهت استحکام بر پشت دیوار شکسته
بزنند تا نیفتد و با ذال نقطه دار هم گفته اند و
این اصح بنا بر قاعده کلیه که هرگاه ماقبل دال
حرف علت ساکن باشد ذال است و بازای
نقطه دار نیز بامعنی آمده صاحب ناصری بذکر این معنی
و فرماید که اصل این پادو یعنی پادیر پا. صاحب سروری
هم ذکر این کرده (استاد رودکی) نه پاده
باید ترا نه ستون و نه دیوار خشت و نه زاهن
ذرا [illegible] مؤلف عرض کند (پادیر) بجایش
گذشت و ما صراحت ماخذ همه را آنجا کرده ایم
که این اصل است و آن مبدل این و دیگر
لغات جیشه بالا هم ازین قبیل که صراحتش بجایش
کنیم (اردو) دیکھو پادیر۔

پاذیر | اصطلاح - بقول جهانگیری همان
پادیر که گذشت و سندش هم همان که از کلام
رودکی همه را آنجا ذکر [illegible] صاحب سروری آنرا
[illegible] (پادیر [illegible] پادال مهمله) آورده و صاحب

جهانگیری درینجا بذال معجمه نقل کرده صاحب
رشیدی بحوالهٔ سامانی گوید که بمعنی مطلق پشتیبان
وجهانگیری تخصیص بچوب خاص کرده و آن ناحق
لیکن بدال مهمله بهتر است بمعنی دیرپا - خان آرزو
در سراج به نقل همین قول رشیدی می فرماید که
درین نظر است چرا که قاعدهٔ تفرقهٔ دال مهمله
و ذال معجمه می خواهد که درینجا معجمه بود لیکن پشتوان
گفت که آنجا شرط است که از جزو کلمه باشد و اینجا
مرکب است از دو کلمه و بحوالهٔ فرهنگ توسی
گوید که به زای تازی است و این اصح است

مؤلف عرض کند که خان آرزو چرا بر رشیدی اعتراض
کند و همان جواب را خود می دهد که جواب اوست
شک نیست که اصل این بدال مهمله باشد و
این مبدل آن چنانکه آدر و آذر و جا دارد
که بعض عربان فارس این را بموحده و ذال
معجمه (پاذیر) استعمال کرده باشند و فارسیان
بیای فارسی خود استعمالش با ذال معجمه هم
کردند و این اختلاف زبان مخصوص
مقام است دیگر اینجا (اردو) دیکهو
پاویه

پار - بقول برهان بروزن خار (۱) بمعنی سال گذشته و پیش از این صاحبان جهانگیری و سروری
و رشیدی و ناصری و جامع ذکر این کرده (سعدی ؂) سال دیگر را که می داند شمار ؛
تا کجا رفت آنکه با ما بود پار ؛ (فرخی ؂) پار آن اثر مشک بود است بدیدار ؛ امسال
و میدانچه همی خواسته ام پار ؛ مؤلف عرض کند که مخفف (پارسال) است که می آید و
صراحت ماخذ همدر انجا کنیم (اردو) پارسال - بقول آصفیه - فارسی - گزشته سال پچهلا برس -
(۲) پار - بقول برهان و جهانگیری و سروری و رشیدی و ناصری و جامع مخفف پاره (حکیم
سنائی ؂) دین زردشت آشکار شده ؛ پردهٔ رحم پار پار شده ؛ (حکیم سلطانی ؂)

زینت باغ بیشتر گردد چو چون گل سرخ جامه پار کند. و صاحب سروری زین شعر عماد سلطانی را امال عماد شهریاری گفته مولّف عرض کند که موافق قیاس است و استعمال این با مصدر شدن و کردن از شعر و اسناد بالا پیدا است که بجای خود مش می آید (اُردو) پارہ بقول آصفیہ ٹکڑا (دیکھو برخ)

(۳) پار - بقول برہان و جہانگیری و سروری و رشیدی و ناصری و جامع بمعنی چرم دباغت کرده مولّف عرض کند اسم جامد فارسی زبان است. باعتبار سروری و ناصری و جامع که اہل زبان بوده اند سند. استعمال ہم این معنی را تسلیم کنیم گو قول شان سند را ماند (اُردو) دباغت کیا ہوا چمڑا - مذکر۔

(۴) پار - بقول برہان و جہانگیری و سروری و رشیدی و ناصری و جامع بمعنی پرواز و پرش چه پاریدن بمعنی پریدن آمده (مولوی معنوی ؒ) از خوف و رجا پارد و پر داشت دل من را امسال چنانم که پر از پارندانم مولّف عرض کند که ہمین است اسم مصدر پاریدن که بجایش می آید و حاصل بالمصدر ش ہم (اُردو) اڑان بقول آصفیہ - اسم مؤنث - پرواز - آپ نے پرواز کو اس کی جگہ پر ترک فرمایا ہے اردو میں پرواز کا استعمال بھی ہو سکتا ہے - مؤنث۔

پاراب اصطلاح - بقول رشیدی (۱) مرادف پاراو - پارپاب - پارپاو - مراد از زراعتی که بآب چشمه و کاریز و رود خانه و مانند آن مزروع شود ضد (دیمی) و (۲) نام شہری است طرف ترکستان و آنسوی سمرقند و معرب آن فاراب - خان آرزو در سراج بذکر معنی اول نسبت معنی دوم گوید که غالب که زراعت آن ملک بآب جوی و کاریز باشد و لہذا بدین

اسم موسوم شده فرماید که نسبت شهر طرف ترکستان
اصل لفظ. مؤلف عرض کند که (پاراب) بمعنی
اول بهمین دو معنی بجایش گذشت و آن اصل است
و این مبدل آن چنانکه اسب و اسپ و معنی
لفظی آن فراب یعنی زراعتی که از آب نهر و چشمه
و غیره مزروع شود و نسبت با خود معنی

دوم هم ما را با خان آرزو اتفاق است
وجه تسمیه همین باشد و اصل این هم همان
به معنی‌ده اول و این را بهره و معنی غیر از
سند استعمال تسلیم نکنیم که معاصرین عجم و محققین
اهل زبان ازین ساکت (اردو) دیکھو
پاراب کے دونوں معنے -

پاراج | اصطلاح. بقول اننددہ بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بدیہ و پیشکشی که به بزرگان و
مهتران و امرا دہند. مؤلف عرض کند که دیگر محققین اهل زبان و زبان‌دانان ازین
لغت ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند. و استعمال این از نظر ما نگذشت و بگوش ما
نخورده مشتاق سند استعمال می‌باشیم که مجرد قول محقق هندی را اعتبار نشاید (اردو)
پیشکش. مذکر. بقول آصفیہ. نذر. تحفہ. ہدیہ. سوغات -

پاراچ | اصطلاح. بقول خان آرزو در سراج به بای فارسی و جیم فارسی (۱) قابله و (۲) فرغره
که ما چه وزن شیره باشد. و فرماید که این است در برهان و در فرهنگ قوسی و غیره
پس آنچه صاحب جهانگیری نوشته که تنها بمعنی ماما است و آنکه بمعنی شیره بسته ثبوت کرده
غلط است. مؤلف عرض کند که خان آرزو سکندری خورده است که قول برهان و جهانگیری
نقل کرده هر دو محققین اصلا این لغت را تایم نکرده‌اند و قول شان به پاژاج بزای فارسی
عوض رای مهمله می‌آید و ما مادۀ و تحقیقش همانجا کنیم البته زین لغت بهمین معنی با موحده

اوّل و جیم عربی گذشت و در اینجا هم مجرّد قول انند بحوالۂ فرهنگ فرنگ است در اینجا میتوانیم گفت که این مبدّل آنست که موحّده به بای فارسی بدل شود چنانکه اسبه و اسپ و جیم عربی هم بفارسی تبدیل می یابد چنانکه جوجه و چوچه ولیکن قیاس ما این است که اصل این لغت همان بازای هوّز است - صاحب انند در اینجا و خان آرزو در اینجا هر دو در نقل لغت غلط کرده اند که بارای حطی نوشته اند صراحت کامل بر پازاج کنیم (اردو) دیکھو پازاج -

پارار | اصطلاح - بقول انند و غیاث سه سالۂ گذشته را گویند مؤلف گوید که از همان پار باشد که گذشت معاصرین عجم بزبان ندارند محققین اهل زبان از بیرون ساکت اگر سند استعمال بدست آید اسم جامد فارسی زبان گوئیم (اردو) گذشتہ تین سال کو ناسمجھوں سے پارار کہا ہے

پاراو | اصطلاح - بقول برهان و جامع (۱) زن پیره پیره زال را گویند و (۲) نام بلوکیست از بلوکات قزوین صاحب جهانگیری هم فرماید که این را پاره - پاروب نیز گویند که بمعنی پیر باشد و ذکر معنی دوم هم کرده - صاحب سروری با جهانگیری اتفاق دارد - صاحب ناصری

ذکر معنی دوم نسبت معنی اوّل پیر و پیره زال گفته - صاحب رشیدی بذکر معنی دوم گوید که آن را پاراب هم گویند و فاراب معرب آن و ابو نصر فارابی از همین شهر است و (۳) زراعتی که به آب چشمه و رودخانه و کاریز و مانند آن شود - خان آرزو در سراج نقل نگار رشیدی و هر دو محققین معنی اوّل را ترک کرده اند صاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم می فرماید که (۴) مقام جائزۂ لشکر و میدان تیر اندازی مؤلف عرض کند که بمعنی اوّل اسم جامد فارسی زبان دانیم و از ینکه این معنی را صاحبان سروری و جامع ذکر کرده اند که صاحب

زبان تند اسم جامد فارسی قدیم و انیم و بمعنی دوم و سوم این را مبدّل (باراب) گوئیم که گذشت موحّدہ اوّل بدل شدہ بہ بای فارسی چنانکہ اسپ و اسپ و موحّدہ آخر بدل شدہ بہ واو چنانکہ آب و آو و بمعنی چہارم اسم جامد فارسی جدید کہ زبان معاصرین عجم است (اُردو) (۱) پٹہ با۔ مذکر۔ بدیہی عورت۔ موٴنث (۲) و (۳) دیکھو باراب (۴) وہ میدان جس میں فوج کا جائزہ ہو۔ قواعد فوج کا مقام۔ مذکر۔

پاربد اصطلاح۔ بقول انند و موٴید باربدی موقوف نام سرودگوی پرویز کہ سرود بسیج گفتی و قیل با بای تازی است مولف عرض کند کہ مبدّل ہمان باربد کہ بجایش در موحّدہ گذشت و بہ در انجا صراحت کافی کردہ ایم کہ نام مطربی است (اُردو) دیکھو باربد۔

پاربودی قطبک و امسال گشتی قطب دین سال دیگر گرمانی قطب دین حید شوی مثل۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مولف عرض کند کہ (۱) فارسیان چون کسی را در مراتب علوم و کمالات ترقی کنان بینند این مثل روای زنند و (۲) طنزاً بحق کسی ہم مستعمل کہ ہر سال برنگی دیگر باشد مرادف (سال اوّل شیخ بودی رفتہ رفتہ خان شدی ؛ غلہ گر ارزان شود امسال سید می شوی ؛) (اُردو) (۱) کل تھا ستارہ رات ہے چاند صبح کرے سورج کو ماند" اہل دکن اس کا استعمال اس شخص کے لئے کرتے ہیں جو اپنے علم و فضل اور جاہ و مرتبہ میں جلد جلد ترقی کرے (۲) بمقام طنز وہی فارسی مثل دکن میں بھی مستعمل ہے جس کا ذکر تعریف بالا میں ہوا صاحب محاورات ہند نے کہا ہے (سال اوّل جلاہہ بودم سال دیگر میرزا ؛ غلہ چون ارزان شود امسال سید میشوم ؛) دکن میں اس موقع پر یہ بھی کہاوت ہے " شیخ سے

پٹھان ہوئے سید ہونا کیا مشکل ؟

پارچہ | اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی (۱) پارہ و قطع و (۲) ثوب و پوشاک **مولف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و بمعنی اول اصل باشد و پارہ کہ بہمین معنی می آید مخفف این و بمعنی دوم مجاز آن کہ ثوب و پوشاک را ہم پارچہ گفتند معاصرین عجم بہر دو معنی بر زبان دارند (ظہوری ؎) روزی نشو و منت اغنیا رکشیدن ؛ منت کشی از پارچہ مقدار گرانست ؛ (**اردو**) پارچہ ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر (۱) ٹکڑا ریزہ ۔ پارہ ۔ قاش (۲) کپڑا ۔ پوشاک ۔ لباس ملبوس ۔

پارچہ پینہ | اصطلاح ۔ بقول بہار و بحر و انند (۱) کنایہ از محبوبۂ یک سال و گویند (۲) کنایہ از فرج الثانی ہو الاقوی (محمد سعید اشرف ؎) شد پارہ لباس طاقتم از غربی ؛ یک پارچہ پینہ خدایا برسان ؛ و فرماید کہ بعرب مرد بی زن و زن بی مرد را گویند و در اینجا معنی اول مراد است وارستہ نسبت معنی اول گوید کہ معشوقۂ خرد سال باشد و صراحت کند کہ برای مہملہ و جیم و بای فارسی و یای حطی و نون است **مولف** عرض کند کہ مرکب است از پارچہ بمعنی اولش و پینہ کہ بقول برہان پوست اعضا کہ بسبب کار کردن سخت شدہ باشد و معنی لفظی این یک پارۂ پوست سخت و کنایہ از فرج کوچک تنگ و معنی اول مجاز آن کہ محبوبۂ خرد سال فرج تنگ دارد (**اردو**) (۱) کم عمر محبوبہ ۔ مونث (۲) چھوٹی سی فرج ۔ تنگ فرج ۔ مونث ۔ فرج کی تعریف (بیاض نخدین) پر گزری ہے

پارچہ کار | اصطلاح ۔ بقول بہار بسکون ہا ۔ شوخ و شنگ و عیار و فرماید کہ بدین معنی پارہ کار باضافت نیز آمدہ (میرزا عبد الغنی قبول ؎) شوخ پر از نگاری کہ تراست ؛ دست خود ۔ پارچہ کاری عجبی ؛ صاحبان بحر و انند و

وارستہ ذکر این کردہ اند و ارستہ صراحت مزید کند کہ فک اضافت است مولف عرض کند کہ یکی از معاصرین عجم گوید کہ فارسیان (پارچہ کار) پارچہ را گویند کہ سوزن کار باشد کہ بران گلہای رنگارنگ از سوزن و ریسمان کنند پس اینجا استعارہ باشد (اردو) معشوق یعنی پارچہ شوخ ہو۔ مذکر۔

پارچۂ مفتول اصطلاح۔ بقول سفرنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار۔ پارچہ کہ از تار نقرہ و طلا ساختہ باشند مولف عرض کند کہ مرکب اضافی است مراد از پارچہ کہ زرین و زرکار باشد یا تارکش یا پارچہ کہ بران از تار طلا و نقرہ گلکاری کردہ باشند (اردو) زرین اور زرکار کپڑا۔ مذکر۔

پارد بقول بول چال بحوالۂ معاصرین عجم مرادف بہیل کہ بمعنی دومش گذشت اسم جامد فارسی جدید است۔ معاصرین عجم بزبان دارند (اردو) دیکھو بہیل کے دوسرے معنے

پاروان اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ باراى موقوف (۱) بحوالی را گویند و (۲) بمعنی آب خورہ و (۳) پیالۂ شراب صاحب موید گوید کہ معنی اول نسبت معنی سوم گویا کہ آوند شراب را گویند مولف عرض کند کہ آوند شراب بمعنی ظرف شراب است و این مرکب است از پار کہ مخفف پارہ است و مجازاً بمعنی قدری و وان کلمہ کہ بحالت ترکیب بالفظی افادۂ معنی ظرف دہد پس معنی لفظی این ظرفی کہ با قدری تعلق دارد یعنی ظرفی کہ بدان آب خورند و پیالۂ شراب ہم و معنی اول مجاز آن کہ بحوال ہم برای نقل غلہ و سامان ظرفی است خورد و محققی میباد کہ در فارسی زبان آب خورہ نیامدہ (اردو) (۱) خرجی۔ دیکھو ابرغنچ (۲) دیکھو آب خور کے دوسرے معنے (۳) شراب کا پیالہ۔ مذکر۔

پاردم | اصطلاح - بقول برہان بضم دال
وسکون میم رانکی را گویند و آن چرمی باشد
پہن کہ بر پس پالان چاروا دوزند و بر پس ران
چاروا اندازند و بقول بعضی چرمی کہ بر پس
زین اسپ بندند و بر زیر دم اسپ اندازند
و این اصح است صاحب رشیدی گوید کہ
مرادف پالدم است کہ بترکی قشقون گویندش
و معنی ترکیبی این ریسمان دم یعنی ریسمانی کہ در
دم حیوانات کنند چہ پال بمعنی ریسمان آمدہ
صاحب سروری با برہان متفق و گوید کہ بعربی
ثفر گویند (حافظ شیرازی) در اغلاط شہر
بین کہ چون لقمہ بشبہہ می خورد و پاردمش
دراز باد این حیوان خوش علف کو فرماید
کہ بلام پالدم ہم آمدہ - صاحب ناصری بکر
تعریف بیان کردہ کہ بر این رشیدی می تازد
و دارستہ می فرماید کہ پاردم تسمہ اسپ و خر کہ
از مصالح زین و پالان است (حکیم شفائی)
ای خرقہ آلودہ بچون زن حائض تر
وی پاردم کون خر گم شدہ افسار تو صاحب
موید آوردہ کہ دوالی را نام است کہ زیر
دم اسپ بود - صاحبان بہار عجم و بحر و انند
ہم ذکر این کردہ اند مولف عرض کند کہ
پالدم اصل است و ماخذ بیان کردۂ رشیدی
درست و پاردم مبدل آن کہ لام بدل شدہ
بہ رای مہملہ چنانکہ الوند و اروند و ریسمانی
را گویند کہ برای قیام زین قدیم بر پشت اسپ
و خر و امثال آن زیر دم قائم کنند و بجای
کون بران رسن پارۂ چرمی ہم تا کہ از سختی
رسن در آنجا زخم نشود (اردو) دمچی
بقول آصفیہ - فارسی - اسم مونث - ساز
کا وہ تسمہ جو گھوڑے کی دم کے نیچے رہتا
ہے پاردہ دمچی

پارژد | اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرہنگ انجمن بفتح زای فارسی وسکون دال مطلق

دروا را گویند مولف عرض کند که (بارزد) به موحده و زای هوز بمعنی داروی خاص گذشت اگر سند استعمال این بدست آید توانیم قیاس کرد که این مبدل آنست بمجاز که تخصیص معنی	بوجه تبدیل مبدل شد به تعمیم معنی مبادکه موحده بپای فارسی وزای هوز به زای فارسی بدل میشود چنانکه اسب و اسپ - آزیره و آژیره - دیگر همه محققین فارسی زبان ازین لغت ساکت اند (اردو) دوا - مونث ۔

پارس | بقول برہان (۱) بسکون ثالث بروزن و معنی فارس که شیراز و توابع آن باشد و صفاہان و کرمان و یزد را نیز گفته اند - صاحب سروری بر ولایت معروف قانع و زائد که فارس معرب است (سعدی ؎) اقلیم پارس را غم از آسیب دهر نیست ٭ تا بر سرش بود چو توئی سایهٔ خدا ٭ صاحب ناصری فرماید که تمام ایران موسوم بنام پارس پسر هوشنگ است که به معنی سوم مذکوراست و زبان پارسی منسوب بدوست (حافظ شیراز ؎) عراق و پارس گرفتی بشعر خود حافظ ٭ بیا که نوبت بغداد و وقت تبریز است صاحب موید صراحت مزید کند که در پارس شیراز و سپاهان و کرمان و یزد داخل است خان آرزو در سراج گوید که ولایت مشهور که شیراز دار السلطنت آنجاست و در قدیم اصطخر بود و عمارت چهل منار که بزعم بعضی منسوب به جمشید و بزعم بعضی باردشیر بابکان در اصطخر است و پاس بحذف را نیز آمده به همین معنی و آن مخفف پارس است و فارس بکسر رای مهمله معرب آن مولف عرض کند موافق قیاس (اردو) فارس - بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر (اصل پارس) ملک ایران جس میں شیراز - اصفہان کرمان - یزد وغیرہ داخل ہیں -

(۲) پارس ۔ بقول برہان نام جانور یست شکاری کوچک از پلنگ و او را یوز ہم گویند خان آرزو در سراج گوید کہ بدین معنی لغت ترکی است مؤلف عرض کند کہ آن بموحدہ است (کذا فی لغات ترکی) و این مفرسش بہ بای فارسی و مبدل آن چنانکہ تب و تپ (اُردو) یوز ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ چیتا ۔

(۳) پارس ۔ بقول برہان نام پسر پہلو بن سام کہ اصطخر بنا کردۂ اوست صاحب ناصری می فرماید کہ نام پسر ہوشنگ شاہ مشہور و بنام او ایران تمامی را پارس خوانند خان آرزو در سراج ذکر این کردہ با برہان متفق مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبانست بحیی نیست کہ در وجہ تسمیہ این معنی دوم را دخل باشد و جا دارد کہ این را فارسیان بمعنی نگہبان گرفتہ باشند بزیادت رای مہملہ در لفظ پاس کہ گذشت چنانکہ شنا و شنار و (برا و بر آرہ بمعنی خوبی) و تصدیق از لغت پارسا می شود (اُردو) پارس ایک بادشاہ کا نام ہے جو ہوشنگ کا لڑکا تھا جسکے نام سے سلطنت پارس موسوم ہے ۔ مذکر ۔ صاحب آصفیہ نے بذیل معنی اول اسکا ذکر فرمایا ہے ۔

پارسا | اصطلاح ۔ بقول برہان با رابع بالف کشیدہ (۱) بمعنی پرہیزگار و دور از معاصی و دائم و (۲) بمعنی پارسی ہم آمدہ جمع آن پارسیان است صاحب جہانگیری ہم ذکر ہر دو معنی کردہ (حافظ شیرازی) گر مطرب حریفان این پارسی بخواند در رقص و حالت آرد پیران پارسا را ۔ صاحب سروری بر معنی اول قانع و صاحب رشیدی بذکر ہر دو معنی نسبت معنی اول گوید کہ مرکب است از پارس کہ لغتی است در پاس بمعنی حفظ و نگہبانی و الف کہ چون لاحق شود افادہ معنی فاعلیت کند ۔

یعنی ترکیبی حافظ و نگهبان - چه پارسا پاسدار
الفش چو است صاحب ناصری بذکر هر دو معنی
می فرماید که (۳) هم بمعنی لغت و لفظ پارسی است
و فرماید که پارس بمعنی نگهبانی آمده یعنی چون شبها
سگان فریاد کنند فارسیان گویند "پارس میکنند"
یعنی نگهبانی خانه و حفظ آن از دزد و بیگانه می
نمایند - خان آرزو در سراج ماخذ بیان کرده
رشیدی را که صاحب ناصری هم با آن متفق
است غلط گوید چه پاپس که لغتی است در پاپس
یا پاس مخفف آنست بمعنی ملک فارس باشد
نه نگهبانی پس صواب آنست که گوئیم ماخوذ است
از پارسه که بمعنی گدائی است پس برین تقدیر
بمعنی گدا خواهد بود و بر پرهیزگاران زاهد بطریق
مجاز اطلاق کرده باشند چنانکه لفظ درویش و فقیر
که بر صوفیان و زهاد و ریاضت پیشه صاحب کمال
اطلاق کرده می آید بعد از ان مشهور شده باشد
و آنکه الف آن را الفی گفته که افاده معنی فاعلی

کند خطا ست چرا که آن الف در الفاظی می آید
که مشتق باشد چنانکه کوشا و نیوشا بخلاف پارسا
پس صحیح آنست که گوئیم الف برای نسبت است
که گاهی افادهٔ معنی فاعلی کند چنانکه در کوشا و
نیوشا و گاهی افادهٔ مصدری کند چنانکه در فراخا
و پهنا و ژرفا و گاهی افادهٔ معنی صاحب بخشد چنانکه
پارسا و میتواند که قلب پاسار باشد که مرکب است
از پاس و آر که کلمهٔ نسبت است و این بهتر است
(هذا افادة من فضله سبحانه) و فرماید که در برهان
بمعنی پارسی نیز آورده و گفته که جمع آن پارسیان است
و این هم غلط - هم از روی لفظ و هم از روی معنی
(از وجه غلطی صراحتی نکرده) و فرماید که (۴)
لقب خواجه محمد پارسا که مرید خواجه بهاء الدین
محمد نقشبند اند قدس الله تعالی سرهما و این لقب
ایشان از ان قرار گرفته که چون اول بر در
و دولت سرای حضرت خواجه آمده و شکایت از
کنیز خواجه قدس سره بدآمده و احوال پرسیده ایشان

عرض کردند بگو مشتاق زیارت شخصی آمده کنیز
مذکور رفته عرض نمود که جوانی پارسا بر دروازه
استاده حضرت خواجه بیرون تشریف آوردند پرسیدند
که جوان پارسا شما بوده اند از آن روز این لقب
برای خواجه محمد مذکور مقرر شد (انتهی کلامه)
مولف عرض کند که خان آرزو ذوق محاورهٔ
زبان ندارد ازینجاست ماخذ بیان کردهٔ رشیدی
را غلط می شمارد - صاحب ناصری که محقق اهل
زبانست نسبت لفظ پارس صراحت کرده که
بمعنی نگهبانی بر زبان است و معتقد که فارسیان
راهم پسند آن نقل کرده پس اینقدر تحقق که لفظ
پارس بمعنی نگهبانی آمده و شبهی نیست که پاس بمعنی
مخفف آن باشد یا این هر دو علیحده آن و خیال
اول بهتر از آخر - پس لفظ پارس را مرکب با
الف کردند و این همان الف است که بقول
خان آرزو افاده معنی صاحب کند پس معنی لفظی
این صاحب نگهبانی باشد و کنایه از کسی که نگهبان

نفس خود است و همین است پارسا پس صاحب
رشیدی هیچ غلط کرد که این الف را مفید معنی
فاعلی گفت و خان آرزو چه جهت پیدا کرد که همان
الف را مفید معنی صاحب گفت - شک نیست که
فارسیان این الف فاعل را مخصوص با صیغهٔ امر
حاضر کرده اند چنانکه دانا که الف آخر با لفظ دان
مرکب شد که امر حاضر دانستن است و این
تخصیص برای الفی هم باشد که افادهٔ معنی صاحب
کند و بدین لحاظ الف آخر (پارسا) ظاهرا غیر
این نمی نماید ولیکن حقیقت آنست که (پارسیدن)
مصدری بود در فارسی زبان بمعنی نگهبانی کردن
که حالا متروک و عوض آن مخففش (پاسیدن)
بحذف رای مهمله بر زبان است و از امر حاضر
همین مصدر متروک که پارس بود (پارسا) یادگار
در محاورهٔ زباندانانست (اعلموا یا ایها المحققون)
این است حقیقت پارسا - پس هرچه صاحبان
رشیدی و ناصری نسبت ماخذ این بمعنی اول

کرده اند اصح است و آنچه خان آرزو سخن آرائی
کرده است هیچ۔ حالا عرض میشود نسبت معنی دوم
بیان کردهٔ برهان که خان آرزو آن را هم غلط
می گوید۔ صاحب ناصری که محقق زبان خود است
ذکر همین کرده و خان آرزو و الف نسبت را تسلیم
فرموده پس باشندهٔ پارس را پارسی و پارسا
گفتن غلط نیست نمی دانیم که خان آرزو چه اصول
این را غلط از روی لفظ و معنی گوید و حالانکه
لفظاً و معنیً صحیح است فتأمل (اردو)
(۱) پارسا بقول آصفیہ۔ فارسی۔ متقی۔ پرہیزگار
نیک۔ صالح۔ جنتی۔ زاہد۔ پاکدامن۔ درویش
باخدا فقیر (۲) پارسی۔ بقولہ۔ فارسی۔ اسم
مذکر۔ آتش پرست۔ مجوسی۔ فارس کا رہنے
والا (۳) فارسی زبان کا لفظ۔ مذکر (۴)
پارسا۔ خواجہ محمد کا لقب جو خواجہ بہاء الدین
محمد نقشبند کے مرید اور خواجہ محمد پارسا سے
مشہور تھے۔ مذکر۔

پارساگرد اصطلاح۔ بقول ناصری نام
شہریست از پارس و معنی ترکیبی آن شہر پارسایان
یعنی پرہیزگاران و پاکان بوده زیرا که گرد
بمعنی شہر است و بنا کردهٔ [illegible] آن را تخفیف کرده
پارسا خوانند و آن را نیز حذف کرده و بسا گفتند
و از آنجا بوده (بساسیری) که عربان بساسیری
گفته اند و ابو الحارث کنیت او بوده و بزرگی
از سلاطین ماضیه نامیده آخر بدست خلیفه کشته
شد و شیخ روزبہان بقلی فارسی از بسا بوده
و از مشائخ معروف است و بسیار از معززین
گروه فسا خوانند و منسوب به آن جا را فسائی
و فسوی مانند بصائی و بصوی که منسوب به
بصاست و آن را بصا نیز خوانده اند صاحب
انند نقلش برداشته مؤلف عرض کند که محقق
اہل زبان تعریف خوشی نکرده ترکیب لفظی این
متقاضی آنست که پارسا نامی کسی یا پارسایان
این شہر را آباد کرده یا بنایش نہاده و بیان

باخذ ناصری بر ہر قدم خلاف قیاس تامّل دیگر محققین ساکت عیث است کہ از تعریف مزید این شہر ہیچ نہ شد کہ ترکش بہ ہیچ بیان نفوق داشت (اُردو) پارسا کرد۔ ایک شہر کا نام ہے۔ مذکر۔

پارسال اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ و مؤیّد سال گذشتہ را گویند مؤلف عرض کند کہ پار بمعنی گذشتہ و سال بجنبش پس آنچہ پار بمعنی سال گذشتہ مذکور شد محققین این است (اُردو) دیکھو پار کے پہلے معنے۔

پارسائی اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرہنگ بمعنی عفّت و پرہیزگاری مؤلف عرض کند کہ یای مصدری بقاعدۂ پارسی بر پارسا زیادہ کردہ اند دیگر ہیچ (ظہوری ۵) نیست جز می کشی و رندوشی چارہ مرا ٭ پارسائی شدہ رہبر نتو میخوارہ مرا ٭ (اُردو) پارسائی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ پرہیزگاری۔ پاکدامنی۔ عفّت۔ عصمت۔ زہد۔

پارسنگ اصطلاح۔ بقول برہان بسکون ثالث بر وزن آبرنگ بمعنی پاسنگ است و آن چیزی باشد کہ در یک کفّہ ترازو نہند تا با کفّہ دیگر برابر شود و صاحب سروری ہم ذکر این کردہ (مولانا کاتبی ۵) بست دوران بر رکوی چرخ چندین سنگ و خاک ٭ لیک در میزان حلمت کم نمود از پارسنگ ٭ رشیدی در مصرع ثانی سند بالا بجای (پاسنگ) (پای سنگ) نقل کردہ ذکر (پارسنگ) ہم بہ ہمین معنی می کند۔ خان آرزو در سراج می فرماید کہ ظاہرا (پارسنگ) اصل و (پاسنگ) مخفف آنست یا (پارسنگ) تصحیف (پای سنگ) مؤلف عرض کند کہ (پارسنگ) بمعنی پارۂ سنگ است کہ پار مخفف پارہ بجایش گذشت و ہمین است اصل آنانکہ استعمال (پای سنگ) درست دانند

مقصود شان از مزید علیه (پاسنگ) است که
پآ را پای کرده اند و نمی دانند که پآ در اصطلاح
(پاسنگ) بمعنی قدم نیست بلکه مخفف پارست
پس در کلام کاتبی تصرفی است که در نقل رشیدی
است بوجه بی خبری از ماخذ (اردو) پاسنگ۔
دیکھو (پارسنگ)

پارسه | اصطلاح۔ بقول برہان بروزن
پارچه بمعنی گدائی صاحب سروری گوید که بکسر و
الف پرسه هم گویند صاحبان جهانگیری و رشیدی
ذکر این کرده اند صاحب ناصری صراحت مزید
کند که گردش و گدائی درویشان در بازارها
و درخانهای شهر۔ و آرسته می فرماید که اهل لغت
این را بمعنی گدائی مطلق نوشته اند و نزد اهل
ایران گدائی هنگامه گیرانست خصوصاً صاحبان آن
چنانست که این جماعه در عین گدائی هنگامه دست
از کار برداشته بدریوزه پردازند چنانکه صادق
دست غیب در دستور العمل سیر صفاهان آورده
(فقره) هرگاه آن ملائم حرکات غوره متوجه پار
گشته بغمزه جانگداز از ورود دل ها دریوزه آرام
و قرار نماید نقد جان نیز در خطر است" بهار
نقل نگارد و آرسته و خان آرزو در سراج ذکر این
و تحقیقش کرده مولف عرض کند که مرکب است
از همان پارس که ماخذ پارسا است با های هوز
بمعنی منسوب به نگهبانی نفس و مجازاً برای گدائی
مستعمل۔ اسم جامد فارسی زبان (اردو)
گدائی بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مونث۔
فقیری۔ بھیک مانگنا۔ حاجت خواہی۔

پارسی | استعمال۔ بقول انند بحواله فرہنگ
فرنگ (پارسیان) آتش پرستان را گویند
مولف عرض کند که جمع پارسی و پارسی مرکب
از پارس و یای نسبت یعنی منسوب به پارس
(۱) باشنده پارس و کنایه از آتش پرست
که بعالم جاهلیت آتش را پرستیدن خاصه
ایشان بوده (۲) زبان فارس (حافظ ره)

خوبان پارسی گو بخشندگان عمر اند ؎ ساقی بده
بشارت پیران پارسا را ؎ (اردو) پارسی
(۱) بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ گبر۔ آتش
پرست۔ اس کی جمع بھی بقاعدہ اردو پارسی
ہے (۲) مونث۔ فارسی زبان۔

(الف) پارش | اصطلاح۔ الف بقول انند
(ب) پارشنگ | بحوالۂ فرہنگ فرنگ بسکون
رای مہملہ و شین معجمہ بمعنی پوزہ پلنگ و ب بقولش
بہ رای زدہ و شین مفتوحہ و سکون کاف تازی
(۱) معزز و موقر و (۲) دلیر و شجاع و (۳) بمعنی
حاسد ہم مولف عرض کند کہ الف مبدل پارس
کہ بہ سین مہملہ گذشت ہمچو ان کشتی لا کشتی و (ب) بہ کاف
تعظیم چنانکہ تاک و تاکک مجاز آن بہ معنی دوم
و معنی اول مجاز مجاز و تحقیر برای معنی سوم کاف
تحقیر گیریم کہ حاسد ہم و ہم ذلیل است (اردو)
(الف) دیکھو پارس (ب) (۱) معزز۔ موقر۔
عزتمند۔ صاحب عزت (۲) دلیر شجاع (۳)
حاسد۔ حسد کرنے والا۔

پارکاب | اصطلاح۔ بقول انند و موید
بمعنی پا در رکاب مولف عرض کند کہ مخفف
پا بر رکاب و پا در رکاب است دیگر ہیچ و
صراحت این در ملحقات می آید (اردو)
دیکھو پا بر رکاب و پا در رکاب یہ اسکا مخفف ہے

پارکاب برداشتن | مصدر اصطلاحی۔
بقول بحر بمعنی سواری کردن صاحب انند
بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید کہ بر اسپ سوار
شدن مولف عرض کند کہ مخفف (برداشتن
پا بر رکاب) است موافق قیاس (اردو)
پا بر رکاب ہونا۔ گھوڑے پر سوار ہونا۔
سواری کرنا۔

پارکابی | اصطلاح۔ بقول بحر بمعنی مقدار
قلیل صاحب انند بحوالۂ غیاث ہمزبانش
گوید کہ پا بمعنی ذلیل و خوار و زبون است
و رکابی طبقچۂ خورد مولف عرض کند کہ از

تعریف ماخذ برنخورده ازینجاست که بسوی
رکابی وطبقچه خورده رفت معنی لفظی این پامی
بردن برکاب (حاصل بالمصدر) وازینکه
پا برکاب بردن درآنی ودقیقهٔ می شود
فارسیان کنایتًا این را بمعنی مقدار قلیل استعمال
کردند دیگر هیچ معاصرین عجم ماخذ بیان کردهٔ
ما را پسند کنند که موافق ذوق زبان شان است
(اردو) قلیل مقدار - مونث -

پارگین | اصطلاح - بہار (مطبوعہ نولکشور)
ذکر این کرده از معنی ساکت و به نقل سند ظہوری
اکتفا می کند و در نسخهٔ دیگرش بکاف فارسی
بمعنی ناودان وجاییکه آب غساله وآب گنده
جمع شود (ســ) تشنه گرمیری مبین دریا
گین پر راه میدانی بسوی کوثر آی ، مولف
عرض کند که همان پارگین است که می آید ودر
شعر ظهوری هم استعمال همان پارگین به کاف
فارسی است صراحت کامل بجایش کنیم
درینجا همین قدر کافی است که اگر سند استعمال
به کاف عربی بدست آید این را مبدل آن
دانیم چنانکه ذکر کند (اردو) دیکھو پارگین -

پارگی | اصطلاح - بقول برہان وسروری
بسکون ثالث وکاف فارسی به تحتانی رسیده
(۱) ٹھگی را گویند صاحب ناصری ذکر این
بحوالهٔ برہان کرده گرپایکه نیا نقیم صاحب جامع
ذکر این کرده بیفزاید که (۲) حیل وحیله گر وازمعنی
اول ساکت صاحب موید متفق با برہان
مولف عرض کند که مبدل پارگی که مع
بجایش گزشت چنانکه اسپ واسپا بمعنی
دوم این مجاز معنی اول (اردو) (۱) ٹھگی
مونث - دیکھو پارگی کا نمبر (۳) (۲) حیله
باز بقول آصفیه مکار - فریبی - دغاباز مذکر

پارگین | اصطلاح - بقول برہان باکاف
فارسی بروزن آستین (۱) گوی را گویند که آبهای
کثیف وچرگین چو زیر آب حمام ومطبخ وامثال

آن بدانجا برده بود (۲) آب گنده و بدبوی را نیز گفته اند و معرّب آن فارقین است صاحبان جهانگیری و ناصری و جامع بر ذکر معنی اوّل قانع (حکیم سنائی ؒ) گرچه سوی صورتیان گاه گل باز زیرک خامه پوده یَن است و یَن چو نهیب در انسان کرده اند خرد چو چشمهٔ حیوان در تن پارگین چو (کمال اسمعیل ؒ) گر با تو دشمن تو زند لاف سرکشی باشد حدیث چشمهٔ حیوان و پارگین چو صاحب مؤید بذکر هر دو معنی بحوالهٔ قنیه می فرماید که چیزیست که چون حوض بزرگ است و در زمستان آب در وی جمع کنند و اکثر در ولایت ماوراءالنهر یافته شود خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل و قول برهان گوید که خطاست و صحیح به بای موحده است معنی نجاست آرد چنانکه گذشت مولّف عرض کند که محققین اہل زبان بر معنی اوّل قناعت کرده اند و [illegible] مبدل پارگین بموحده باشد چنانکه ثبت شد و ذکر معنی دوم غیر از برهان کسی نکرد ولیکن آنهم موافق قیاس است اگر در کلام کمال اسمعیل عطف پارگین بر حیوان نگیریم معنی دوم حاصل می شود و اگر بر (چشمهٔ حیوان) عطف قرار دهیم معنی اوّل معلوم می شود که همین یک شعر که در عطف دو پہلو دارد برهان را بر معنی دوم رجوع داد زانکه (پارگین) بموحده اصل است و معنی دوم این در آن یافته نمیشود و ضرورتی ندارد که در پیش قائمش کنیم سکوت دیگر محققین هم متقاضی این است (اُردو) (۱) دیکهو بارگین بموحده و دوم معنے (۲) گنده پانی - مذکر -

پارلمنٹ | بقول رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ مظفرالدین شاه قاجار مجلس یا مجلس ارکان سلطنت صاحب بول چال بحوالهٔ صاحب [illegible] اینجا (پارلمنت) نوشته مولّف عرض کند که مفرّس است از لغت انگلیسی [illegible] (اُردو) پارلیمنٹ

بقول آصفیہ۔ انگلش۔ اسم مونث۔ مویدین قانون۔ قانون بنانے والوں کی جماعت
مجوزان قانون۔ اراکین ملک و ملت و مختاران رعایا کی مجلس۔ مجلس وزرا و امرا۔ پارلیمان

(الف) **پاربنج** اصطلاح۔ بقول برہان
پیدوزان آربنج زری باشد کہ بر شاعران و
مطربان و امثال ایشان دہند تا در جشن
و مہمانی حاضر شوند و زری را نیز گویند کہ
باجرت قاصدان دہند۔ صاحب جہانگیری
بمعنی اول الذکر قانع (نظامی عروضی) مثنوی
سکہ پاربنجی بداوی تو بہر دستان کم از گنجی نداوی
صاحب سروری (بذکر معنی اول بحوالہ فرہنگ)
گوید کہ بخاطر این ضعیف میرسد کہ آن زر کسی
دہند کہ بجائی فرستند مثل قاصد و پیک و
امثال ایشان را نیز پاربنج توان گفت
صاحب رشیدی گوید کہ بمعنی مطلق
(پامزد) است و تخصیص ندارد و صاحبان
ناصری و جامع با برہان متفق۔ بہار گوید کہ
آنچہ عوض محنت پای کسی دہند مقابل

(دست رنج) و اطلاق آن بر مطلق اجرت حق کہ
بر انعام مطربان و صلۂ شاعران مجاز است
و بالفظ دادن و کشیدن مستعمل (میر خسرو)
گر افشانم ہزاران کان و گنجست چو نباشد ہم ہنوز
پای رنجست ۔ صاحب بحر نقلش کردہ۔ خان
آرزو در سراج متفق اللفظ با ناصری مولف
عرض کند کہ ما ہم تخصیص را نمی پسندیم و با
تفہیم اتفاق داریم (پای رنج) مزید علیہ
این است و ہر دو یکی است ۔۔۔۔۔۔

(ب) **پاربنج دادن** | ہر دو بمعنی واحد
(ج) **پاربنج کشیدن** | است کہ گذشت

(پاربنج پیش کشیدن) است و بہ نسبت
(ب) مترادف (نظامی عروضی) بخیر مود تا شد
رفیقان گنج و کشند از پی مہمان پای رنج گا
(آرزو) (الف) دو سہ بیت با معاصرانم

بجز مهمان وغیره کو دیا جاسے۔ مذکر (ب و ج) پارنج دینا۔ پارنج پیش کرنا۔

پارنجن | اصطلاح۔ بقول برهان بروزن آگندن میل طلائی باشد که در پای کنند و آنرا بعربی خلخال گویند صاحب جهانگیری با (پابرنجن) این را مرادف گوید و (پاورنجن) هم بهمین معنی می آید صاحبان رشیدی و سروری و بحر هم ذکر این کرده اند۔ خان آرزو در سراج می فرماید که (ابرنجن) اصل است و اورنجن متغیر آن یا برعکس۔ مولف عرض کند که ما تحقیقات این بر (ابرنجن) بیان کرده ایم آن عام است برای دست و پا و این مخصوص برای پا مثلا مرادف این تحقیقات (پابرنجن) بحذف موحده و پای تحتانی و خصوصیت بالا هم نباشد (اردو) پازیب۔ مذکر۔ دیکھو پابرنجن

پارندگی | اصطلاح۔ بقول انند بکر الکه فرهنگ فرنگ بفتح رای مهمله و کسر کاف تازی بمعنی (۱) ظرافت و (۲) ناملائم و ناگوار و (۳) باران و (۴) شبنم دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مولف عرض کند که این مبدل (بارندگی) است که به موحده گذشت و آن حاصل بالمصدر باریدن چنانکه تب و تپ و کنایه از معنی سوم و همین اصل است و معنی چهارم مجاز آن و برای معنی اول و دوم طالب سند می باشیم که موافق قیاس نیست و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند (اردو) (۱) ظرافت دل لگی۔ مونث (۲) ناملائم۔ ناگوار (۳) دیکھو باران (۴) شبنم۔ دیکھو اپکسا۔

پارو | اصطلاح۔ بقول برهان با واو مجهول بروزن جادو (۱) پیره زال زن پیر و (۲) میل مانندی از چوب که بدان برف پارو کنند صاحب جهانگیری بگوید معنی اول اشاره است معنی دوم صغیر باید

که سرگین اسپ و امثال آن را هم بدان
کشند صاحب سروری به ذکر معنی دوم
قانع و معنی اوّل را ترک فرموده صاحب
ناصری با صاحب جهانگیری متّفق و صاحب
رشیدی بذکر معنی اوّل گوید که (۳) پاکیستا
از بلوکات قزوین و بقول بهار بمعنی (۴)
چوبی که بدان پای اسپ از گاه پاک کنند
از عالم جاروب صاحبان بحر و آراسته
همزبانش صاحب رهنما بحواله سفرنامه ناصرالدین
شاه قاجار (۵) چوبی را گفته که بدان کشتی
می رانند - خان آرزو در سراج متّفق با برهان
در هردو معنی و صاحب جامع بذکر هردو معنی
با برهان اتّفاق دارد و در معنی دوم پریل
مانند چوبی معروف) قانع مؤلف عرض کند
که به تحقیق ما (پاروب) اصل است اسم
مفعول ترکیبی بمعنی روبیده شده از پا و
کنایه باشد با پیرزال که معنی اوّل است

و اسم فاعل ترکیبی بمعنی دوم و چهارم و پنجم - و
نسبت معنی سوم عرض می شود که طرز بیان
رشیدی این معنی را متعلّق باینه کرده و نظر بسلوک
همه محقّقین اهل زبان تسامحش خیال می کنیم
که مقصودش از (پاراو) است مخفی مباد که
ذکر معنی چهارم و آراسته کرده و صاحبان بهار
عجم و بحر نقلش بر داشته اند اگرچه موافق قیاس
می نماید ولیکن سند استعمال پیش نشده و معاصرین
عجم به زبان ندارند بدون سند تسلیمش نه کنیم
و بمعنی پنجم فارسی جدید معاصرین عجم دانیم و
و موافق قیاس است که این چوب از
پای خود آب را می راند و کشتی را می راند
(اردو) (۱) بڑھیا عورت - مونث (۲) دیکھو
پاچلہ (۳) قزوین کا ایک شہر (دیکھو پاراو)
(۴) وہ لکڑی جس سے گھوڑے
کے سموں کو کیچڑ سے صاف کریں
مونث (۵) [illegible]

پاروا | بقول رشیدی (۱) بمعنی زن پیرو (۲) بلوکیست از قزوین مؤلف عرض کند که دیگر همه محققین فارسی زبان ازین ساکت اگر سند استعمال معنی اوّل پیش شود این را مزید علیه (پارو) دانیم به معنی اوّل و نسبت معنی دوم وهم برای معنی اوّل خیال ما این است که رشیدی (پاراو) را (پاروا) نوشته که بهمین هردو معنی گذشت و اگر سند استعمال بدست آید توانیم قیاس کرد که قلب بعض باشد (اُردو) دیکھو پاراو کے پہلے اور دوسرے معنے۔

پارواژ | اصطلاح. بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بر وزن تارساز بمعنی کفش و پاافزار مؤلف عرض کند که دیگری از محققین اهل زبان ذکر این نکرده، پارواز بقول برهان بمعنی خدمتگار زنان هم می آید پس معنی مجاز این خدمتی پای و کنایه از کفش و پاافزار (اُردو) دیکھو پاافزار۔

پاروب | بقول برهان بر وزن جاروب بمعنی پاروست که (۱) زن پیرو (۲) بیل چوبین باشد صاحب جهانگیری همزبانش و صاحب رشیدی این را مرادف پارو گفته که بجایش گذشت بمعنی بیل چوبین که برف بدان روبند و بقول بعض (۳) چیزی که دسته دراز دارد که روبنده بپا ایستاده جا بروبد و مطلق جاروب نیست چنانکه بعضی گمان برده اند. صاحب سروری بر معنی دوم قانع بصراحتی که صاحب رشیدی کرد و صاحب ناصری همزبان برهان و بصراحت معنی دوم گوید که بدان برف و سرگین پاک کنند. دارسته گوید که (۴) چوبی که بدان پای اسپ پاک کنند بهار همزبانش صاحب بحر همزبان بهار و صاحب مؤید بر معنی اوّل قانع. خان آرزو در سراج ذکر معنی اوّل و دوم کرده همزبان ناصری مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی چیزی که روبنده است پا را و بپا و کنایه باشد و

این اصل است و پارو که بدون موحّده گذشت مخفف این و بہر چہار معانی بالاموافق قیاس و صراحت بر (پارو) ہم گذشت (اُردو) (۱) بڈّہی عورت۔ مونّث (۲) لکڑی کا ڈنڈا۔ مذکر۔ جس سے برف اور پیلا صاف کرتے ہین (۳) وہ جہاڑو جس کو ایک لکڑی کا دستہ ہوتا ہے جس سے کہڑے ہو کر جہاڑو دیتے ہین۔ مونّث (۴) وہ لکڑی جس سے گہوڑون کے سمون کا میل اور کچرا پاک وصاف کرین۔ مونّث۔

پاروت | اصطلاح۔ بقول رشیدی بمعنی (۱) زن پیر (۲) نام بلوکیست از بلوکات قزوین صاحب جامع بذکر معنی اوّل گوید (۳) بمعنی بیل مانند چوبی ہم مولّف عرض کند کہ خیال ما این است کہ ہمان پاروب را کہ بموحّدہ آخر گذشت کاتبین تصحیفاً بہ فوقانی آخرہ نوشتہ اند یا باعتبار صاحب جامع کہ محقّق اہل زبان است توانیم گفت کہ مبدّل پاروب باشد چنانکہ تبکوب و تبکوت و تخصیص معانی بالا ہیچ تعجب خیز نیست کہ از بعض تبدیلات ہمین گونہ شکل منظر آمدہ (اُردو) (۱) دیکہو پاروب کے پہلے معنے (۲) دیکہو پارو کے تیسرے معنے (۳) دیکہو پاروب کے دوسرے معنے۔

پارودن | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ غلّہ را در ہوا افشاندن مولّف عرض کند کہ دیگر ہمہ محقّقین فارسی زبان عموماً و محقّقین معاصرین فرس خصوصاً ذکر این نکردہ اند اگر سند استعمال این بدست آید توانیم قیاس کرد کہ اسم این مصدر پارو است کہ بمعنی بیل مانندی از چوب گذشت کہ بدان برف بروبند و آن چوبی است کہ سرش پہن باشد و مشابہ این آلۂ دیگر ہم کہ در پہنائی سرش سوراخ ہا دارد مزارعین آن را بدست گیرند و بوسیلۂ پہنش غلّہ را در ہوا بردارند و خس و خاشاک از

سوراخہای ریزد و غلّۂ خالص دران باقی
می ماند کہ آنرا در انبار خالصہ می اندازند
و پس ازان ہمین کار کنند ولیکن فارسیان
این را پاروُنہ گفتہ اند بلکہ پاتیپی نام کردہ اند
چنانکہ گذشت یکی از معاصرین عجم کہ طہرانی است
تصدیق این مصدر می کند و می فرماید کہ پاروُدن
مرکب است از پارو بے و علامت مصدر و دن
اصل این مصدر (پارو بیدن) بود بمعنی روبیدن
غلّہ از پای ستوران کہ عادت کاشتکاران ستا
کہ خوشہ ہای غلّہ را بر زمین فرش کنند و رمۂ گاوان را
بالای آن بدفعات می رانند تا از لگد کوب
شان دانہ از خوشہ ہا جدا شود و سوفیان یمانی
را بہ تخفیف موحّدہ و تحتانی پارودن ہم گویند
و ہمین است زبان و اصطلاح زبان و ہرگاہ
آن غلّہ را با پاتیپی بردارند و بہوا از خس و خاشاک
پاک کنند این را ہم بجاز پارودن میگویند (اُردو)
غلّہ کو پتیی کے ذریعہ سے ہوا مین کچرے
سے پاک کرنا۔

پاروزدن مصدر اصطلاحی۔ بقول
روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ
قاچار کشتی را روان کردن مؤلّف
عرض کند کہ موافق قیاس است کہ پارو
بمعنی چوبی گذشت کہ بدان کشتی می رانند
(اُردو) ناو چلانا۔

پارولہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ
فرہنگ فرنگ بضمّ رای مہملہ و فتح لام
و سکون ہای ہوّز بمعنی تراشہ و لاف زن
و خود فروش و بذلہ باز و نقّال مؤلّف عرض
کند کہ معاصرین عجم بہ زبان ندارند و دیگری
از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد اگر سند
استعمال بدست آید اسم جامد فارسی زبان اہم
دیگر نیچ (اُردو) مسخرہ۔ دیکھو الواط۔

پارہ بقول برہان و سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری و دارستہ بروزن

پاره (۱) معروفست که در مقابل درست باشد و بعربی قطعه خوانند بهار به قدری از
چیزی قانع و صاحب بول چال بحوالهٔ معاصرین عجم هم ذکر این کرده - خان آرزو
در سراج گوید که قطعه از چیزی است مولّف عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است
و پاره که بهمین گذشت مخفف این (اُردو) پاره - بقول آصفیه - فارسی - مذکر - ٹکڑا - ریزہ -
(۲) پاره - بقول برهان و جهانگیری و رشیدی و ناصری و وارسته و بهار و سراج بمعنی
گرز آهنین (مسعود سعد سلمان ؎) بری را کوفته پاره و لی را دوخته روبین ٭
سری را خار و خس بالین تنی را خاک و خون بستر ٭ مولّف عرض کند که این را هم
اسم جامد فارسی زبان دانیم (اُردو) آهنی گرز - صاحب آصفیه نے گرز پر فرمایا ہے
فارسی - اسم مذکّر ایک ہتھیار کا نام جو سر پر مارا جاتا اور اوپر سے موٹا ہوتا ہے -
(۳) پاره - بقول برهان و سروری و رشیدی و ناصری و بهار بمعنی رشوت (عنصری
؎) هر آنجا که پاره شد از در درون ٭ شود استواری ز روزن برون ٭ (سوزنی
؎) قاضی دعویٰ مرا نشنود ٭ تا نبرم سوی زنش پاره کیر ٭ (مولوی معنوی ؎)
مکن ای دوست ز جور این دلم آزرده مکن ٭ جان پی پاره بگیر و جگرم پاره مکن ٭
وارسته گوید که (پاره خوار) بمعنی رشوت خوار می آید - خان آرزو در سراج می فرماید
که معنی سوم و چارم نزدیک بهم مولّف عرض کند که تحفه چیزی دیگر است و رشوت
چیز دیگر فارسیان این را پاره از آن گفتند که قدری می آید از مقدار مقصود یعنی
کاری و پولی که متعلق از مقدمه باشد گویا پارهٔ آن را به حاکم می دهند برای کامیابی خود

ہمین است وجہ تسمیۂ این کہ معاصرین عجم تصدیق این می کنند و بارہ بہ موحدہ ہم گذشت کہ مبدل این است چنانکہ تپ و تب (اردو) رشوت - مونث - دیکھو بارہ کا نمبر ۱۳ -

(۴) پارہ - بقول برہان و سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری و سراج بمعنی تحفہ و تبرک (ناصر خسرو ؎) بہ از نیکو سخن چیزی نیابی ٭ کہ زی دانا بری بر رسم پارہ ٭ مولف عرض کند کہ بلحاظ مقداری قلیل کہ اکثر برای تحفہ می باشد فارسیان این را بدین اسم موسوم کردند (اردو) تحفہ - دیکھو ارسال -

(۵) پارہ - بقول برہان و سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری و سراج نوعی از حلوا باشد کہ بشکر پارہ مشہور است (ناصر خسرو ؎) پندی بمزہ چو قند بشنو ٭ بی عیب چو پارۂ سمرقند ٭ مولف عرض کند اسم جامد فارسی زبان و مجاز معنی اول است یعنی پارۂ از شکر (اردو) شکر پارہ بقول آصفیہ (اردو) اسم مذکر - ایک قسم کی مٹھائی جو بہ شکل مربع پارہ پارہ ہوتی ہے - شکر برگ - شکر پرہ - فارسی میں صرف پارہ بھی کہتے ہیں (بحر ؎) واہ کیا یار کے ہونٹوں کی میں تعریف کروں ٭ جان پیاری نہیں جس سے وہ شکر پارے ہیں گو

(۶) پارہ - بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری و سراج بمعنی پر بدن و پرواز کردن (حکیم سنائی در صفت اسپ ؎) گر بہ پرّ دیو پرہای بود ٭ پارۂ او بدست و پای بود ٭ مولف عرض کند کہ طرز بیان محققین بالا خوب نیست مقصود شان از پرواز است و پارہ بدین معنی اسم جامد فارسی زبان و ہمین است اسم مصدر پاریدن کہ می آید بحذف ہای ہوز (اردو) پرواز - دیکھو پار کے چوتھے معنے -

(۷) پاره - بقول برہان و ناصری جزو را نیز گویند چنانکہ سی جزو قرآن را سی پاره گویند (مولوی معنوی سہ) سی پاره بکف در چلّه شدی کہ سی پاره منم ترک چله کن کہ او له .... ب) آن قبلۂ مشتاقان ویران نشود ہرگز کہ وان مصحف خاموشان سی پاره نخواہد شد کو خان آرزو در سراج گوید کہ بہ نوشتن معنی قطعہ بمعنی جزو نیز سہواست مولّف عرض کند کہ در پارۂ چیزی و جزو کتابی فرق بیّن است خان آرزو غور نکرد موافق قیاس و مجاز معنی اوّل باشد (اُردو) پاره بقول آصفیہ جُز - حصّہ - مذکر-

(۸) پاره - بقول برہان ناودشیره را ہم گویند کہ دختری بکارت باشد - خان آرزو در سراج بذکر این گوید کہ اغلب کہ بہمعنی مجاز باشد مولّف عرض کند کہ استعمال این بہمعنی بدون ترکیب از نظر ما نگذشت و بہمعنی (خام پاره) توان گفت کہ معاصرین عجم دختری را گویند کہ قبل از بلوغ بکارتش زائل شده باشد پس ناودشیره وی بکارت را پاره گفتن اگرچہ موافق قیاس است ولیکن محتاج سند باشد کہ محققین اہل زبان ازین ساکت اند برای قول برہان غیر از سند (خام پاره) کہ زبان ... است سندی دیگر بدست نیامده (اُردو) وہ لڑکی جس کی بکارت نابالغی میں زائل ہو گئی ہو - مونّث -

(۹) پاره - بقول برہان بمعنی زاده ہم چنانکہ گویند (مخدوم پاره) یعنی مخدوم زاده - مصبا ناصری بذکر این ... کہ ... در فرہنگ‌ ... ما نیافتیم - خان آرزو در سراج بذکر این گوید ... اغلب کہ مجاز ... مولّف عرض کند کہ (مخدوم پاره) ... باشد ... (مہ پاره) متعلق بہمعنی نیا شد بلکہ

متعلق بمعنی اوّل است فتأمّل (اُردو) لڑکا - مذکر -

(۱۰) پارہ - بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری بزبان رومی زری است کہ در ہمان ولایت رائج صاحب سروری گوید کہ قسمی از درم است و ریالا و درم و بقول ناصری باندک مایہ بہا (فضولی سے) اکثر پسران شہر بغداد بکانند نہان و آشکارہ بکو نیکہ ازان درست تر نیست بپاشد بدو پارہ یا سہ پارہ بہ خان آرزو در سراج گوید کہ لغت رومی است مؤلف عرض کند کہ فارسیان این لفظ رومی را ہم بزبان دارند و ہمین سکہ در بغداد رائج است و کم کم در ایران ہم چنانکہ معاصرین عجم گویند (اُردو) پارہ ایک رومی سکّہ کا نام ہے جو مثل درم کے کم قیمت ہے جیسے ہند مین دوانیّ اور چوانیّ - مذکر -

(۱۱) پارہ - بقول برہان و جہانگیری و سراج بہندی سیماب را گویند مؤلف عرض کند کہ چون فارسیان استعمال این بطور تفریس نمی کنند ضرورت بیان این نداشت ولیکن بعضی از معاصرین عجم گویند کہ در لغات ہندی بالف آخر است و فارسیان بہای ہوز آخرہ بزبان دارند واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اُردو) پارہ - بقول آصفیہ - ہندی - اسم مذکر - دھات کا نام - زیبق - سیماب -

پارۂ آرد | اصطلاح - بقول برہان باہمزہ بالف کشیدہ و بہ دال ابجد نیز آمدہ آتش آردی است کہ بارہا جج شہرت دارد و آنرا بقدر گندمی از خمیر سازند و بپزند صاحبان سروری و رشیدی و ناصری ہم ذکر این کردہ - خان آرزو در سراج

گوید که صاحب رشیدی که این را مخصوص
به قصر اکرده بیجاست مؤلف عرض کند
که صاحب مؤید هم برای تائید فضلا حصر این
این تخصیص کند و معنی ترکیبی این موافق قیاس
و کنایه باشد (اُردو) دیکھو ادماج -

پارهٔ تن | اصطلاح - بقول وارسته (۱)
خویش و نزدیک که حکم پارهٔ تن دارد و
(۲) جزو تن (مخلص کاشی ــه) ناپدیکار
پارهٔ تن روز احتیاج کو کی شناسد یا دل طرهٔ
شمشاد می کند ؎ (میر نجات ــه) در جهان
هر که هست دشمن تست ؎ غیر کو نیست که پارهٔ
تن تست ؎ صاحبان بهار عجم و بحر و همزبان
وارسته و صاحب آنند نقل نگار بهار مؤلف
عرض کند که معنی اوّل حقیقی است و معنی
دوم مجازش بر سبیل کنایه (اُردو) (۱)
قرابت دار (۲) بدن کا ایک حصه -
جزو بدن - مذکر -

پارهٔ جاها | اصطلاح - بقول رهنما بحواله
سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار بمعنی بعض
مقامات و بعض مساکن مؤلف عرض کند
که بمعنی حقیقی است و موافق قیاس (اُردو)
بعض مقامات - مذکر -

پاره خوار | اصطلاح - بقول بحر و بهار
و آنند بمعنی رشوت خوار مؤلف عرض
کند که موافق قیاس و اسم فاعل ترکیبی است
(مفید بلخی ــه) ابیت که بشب خیزی او
آدم نیست ؎ وز کبر بهیچکس سر او خم نیست ؎
بی قطعه کس نظر نسازد باکس ؎ چون او
تو پاره خوار در عالم نیست ؎ (اُردو)
رشوت خوار -

پاره دادن | استعمال - بقول بحر بمعنی
رشوت دادن مؤلف عرض کند که موافق
قیاس و متعلق بمعنی سوم پاره که گذشت بمعنی
حقیقی (اُردو) رشوت دینا -

پارہ دوز اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) آنکہ جامہ ہای کہنہ ودریدہ را ادوزدو (۲) بمعنی خیمہ دوز مولّف عرض کند کہ معنی اوّل حقیقی وموافق قیاس ومعنی دوم مجاز آن (اسم فاعل ترکیبی) (اُردو) (۱) وہ شخص جو پھٹے پرانے کپڑون کو پیوند لگائے (۲) خیمہ دوز۔ مذکر۔ ڈیرا بنانے والا۔

پارۂ زرد اصطلاح۔ بقول برہان بفتح زای نقطہ دار وسکون را ودال بی نقطہ پارچۂ زردی باشد کہ یہودان برای امتیاز بردوش جامہ دوزند وآنرا بعربی غیار و غیارہ خوانند۔ صاحب رشیدی بذکر این گوید کہ این را بعربی عسلی گویند صاحب سروری ہم این را آوردہ (خاقانی ؎) گرد ون یہود یانہ بکتف کبود خویش ؏ آن زرد پارہ بین کہ چہ عمدا برافگند ؏ صاحب ناصری ہمزبالنش۔ خان آرزو در سراج گوید کہ این معنی مجازی است کہ شہرت گرفتہ مولّف عرض کند کہ مقصودش جزین نباشد کہ نظر بمعنی حقیقیش استعارہ ایست (اُردو) وہ زرد کپڑا جس کو یہودی اپنے امتیاز کیلئے لباس کے کہندے پر لگایا کرتے ہین۔ مذکر۔

پارہ کار اصطلاح۔ بقول برہان با کاف بروزن لالہ زار شوخ وشنگ را گویند صاحب جہانگیری در ملحقات میفرماید کہ کنایہ از ماہ روی دانا وچست وچالاک (شیخ نظامی ؎) چو شاپور آمد اندر چارہ کاری ؏ دلم را پارہ کرد آن پارۂ کاری ؏ صاحب ناصری میفرماید کہ برہان دروزن لفظ خطا کردہ وہمان سند نظامی پیش کردہ کہ بالا مذکور شد صاحب رشیدی ہم با صاحب ہای ہوز نوشتہ صاحب انند نقل نگار ناصری وصاحب جامع متفق با برہان دروزن لفظ۔ خان آرزو بلا وجہ سراج بذکر این بروزن لالہ زار گوید کہ بمعنی

معشوقی که دل را پاره پاره سازد و فرماید که این مجاز است مولّف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است یعنی معشوقی که پاره پاره کردن دل کار او ست و بقاعدۂ فارسی همان وزن لاله زار صحیح است اگر نظامی استعمال این با ضافت های هوّز کرده تصرّف او ست در لغت عجیب است از ناصری که از قواعد زبان خود خبر نداشت و با عتماد استعمال نظامی اعتراض بر برهان کرده (اُردو) معشوق - مذکر -

۸۸۷۸ **پاره کردن** استعمال - بمعنی چاک کردن است و حصّه حصّه کردن هم (ظهوری ﷺ)
چون چنار از جلوۂ شمشاد قدّش سرو را
در گریبان پاره کردن دستیاری می رسد
(اُردو) پاره پاره کرنا - چاک کرنا - ٹکڑے کرنا -

پارۂ کمترک اصطلاح - بقول بهار بمعنی قدری کمتر و این مبالغه در مقدار قلیل است (میرزا یحیی شیرازی ﷺ) که امثال غنیمت کش اهل حرص را
پابست پارۂ کم زر کمترک
خورد و صاحبان بحر دانند هم زبانش مولّف گوید که موافق قیاس است (اُردو) بهت چهوٹا حصّه - ٹکڑا - قدر قلیل -

پاریاب اصطلاح - بقول برهان بر وزن فاریاب (۱) زراعتی که با آب رود خانه و امثال آن مزروع شود صاحب جهانگیری گوید که (پاریاو) هم گویند و فاریاب و فاریاو هم صاحب سروری گفته که فاریاب معرّب این صاحبان رشیدی و موید هم ذکر این کرده اند که حصّه دیگر باشد - خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل گوید که (۲) نام دو شهر هم اوّل نزدیک بلخ و دیگر در اقصای ترکستان و اشارۂ این بر پارآو هم گذشت مولّف عرض کند که ظاهراً اصل این پاریاب بهای موحّده یافته می شود و بمعنی حاصل کنندۂ ثمر

وزراعتی که با آب رودخانه وامثال آن سیراب
شود شاداب می شود وحاصلش بهتر و زیاده تر
دہی است واین مبدل آن به تبدیل موحّدہ
بابای فارسی و پاراو که گذشت مخفف ومبدل
این که تحتانی حذف شده وموحّده بدل شده
بہ واو چنانکه آب وآو بمعنی دوم مجازش
که زراعت این هردو شهر تمام تر پارياب
باشد که موسوم شده بهمین اسم (اُردو)
دیکھو پاراب ۔

پاریاو | اصطلاح ۔ بقول صاحبان برہان
وسروری وناصری وجہانگیری ورشیدی
وسراج مرادف پاریاب مولف عرض کند
که مبدلش همچون آب وآو ۔ دیگر ہیچ (اُردو)
دیکھو پارياب ۔

پاریدن | بقول برہان بروزن خاریدن
بمعنی پرواز کردن صاحب ناصری ہم زبانش
صاحب بحر که محقق مہماورا ست ہمی فرماید

که بمعنی پریدن و پرواز کردن است (سالم التصریف)
که غیر از ماضی ومستقبل واسم مفعول نیاید
مولف عرض کند که اسم مصدر این ہمان
پار که بمعنی پرواز گذشت و پریدن که همی
آید مخفف این (اُردو) اڑنا ۔ پرواز کرنا ۔

پاریس | اصطلاح ۔ بقول رہنما بحوالۂ
سفرنامۂ ناصرالدین شاه قاچار مرادف
پیرس ۔ دارالسلطنت فرانس مولف
عرض کند که مفرّس پیارس باشد بہ قلب
بعض دیگر ہیچ (اُردو) پیرس ۔ ملک فرانس
کے دارالسلطنت کا نام ۔ مذکر ۔

پارین | اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ
فرہنگ فرنگ بکسر رای مہملہ (۱) سال گذشتہ
مولف عرض کند که معنی لفظی این (۲)
منسوب به سال گذشته و مجازاً بمعنی کہنہ
ومرادف عتیق این پارینه که می آید برای معنی
اوّل طالب سندی باشیم که استعمالش از

بنظر ما گذشت و معاصرین عجم بر زبان ندارند و معنی دوم موافق قیاس که یا و نون نسبت بر لفظ پار زیاده کرده اند (اردو) (۱) دیکھو پار کے پہلے معنے (۲) پرانا۔ دیکھو پارینہ۔

پارینه | اصطلاح۔ بقول سروری آنچه منسوب باشد بسال گذشته (سعدی ع) چند خرامی و تکبر کنی * دولت پارینه تصور کنی * صاحب انند گوید که بمعنی کهنه و چیزی که سال تمام بر وی گذشته (سعدی ع) که تقویم پارینه ناید بکار * **مؤلف** عرض کند که یای هوز در آخر این زائد باشد و یا و نون نسبت با لفظ پار مرکب شده است معنی لفظی این همان که صاحب سروری ذکرش کرده و معنی بیان کرده صاحب انند صحیح است که کنایه باشد و از هر دو سند سعدی همین معنی پیدا است (اردو) پرانا۔

پاژ | بقول برهان بسکون زای نقطه دار بمعنی (۱) بخشش و (۲) نازک و لطیف صاحب ناصری هم ذکر این کرده۔ صاحب سفرنگ بشرح (پنجاه و ششمی فقرهٔ نامهٔ شت حی افرام) ذکر این فرموده۔ مؤلف گوید که این فارسی قدیم و اسم جامد زند و پاژند است و حالا بر زبان معاصرین عجم متروک (اردو) (۱) خالص (دیکھو ادمن) (۲) نازک۔ لطیف۔

(الف) پاژاج
(ب) پاژاچ | اصطلاح (الف) بقول سروری (۱) دایه باشد (منصور شیرازی ع) نباشد مادر ایام طفل بخت ترا * بزرگ می کند اندر کنار چون پاژاج * و فرماید که در فرهنگ بمعنی (۲) قابله آورده که (نام

و (ماماچه) نیز گویند (سوزنی ـه) گفته من
حلال زاده بطبع ؛ نبود مر خشوک را پازاج ؛
دفرموده که منصور شیرازی سهو کرده که بمعنی دایه
نظم کرده امّا بخاطر این بی بضاعت میرسد که
چون زآج زن زائیده باشد پازآج بمعنی
زنیکه خدمت او می کند پس دایه را نیز پازاج
توان گفت که او نیز متعهّد خدمت زن زائیده
می کند. صاحب مؤیّد این را به جیم عربی و فارسی
هر دو نوشته می فرماید که با جیم فارسی درست
تر است و اشارهٔ پارآج هم کند که به رای مهمله
گذشت و زای معجمه را صحیح داند و معنی این (دایه
ماف) گفته که مقصودش غیر از قابله نیست صاحب
برهان ذکر (الف) نکرده و بذکر (ب) از معنی اوّل
مرضعه مراد گیرد و ذکر معنی دوم هم. صاحب
جهانگیری بذکر (ب) ذکر معنی اوّل بحوالهٔ منصور
شیرازی کرده گوید که بعربی مرضعه خوانند و فرماید
که همانا منصوری درین سهو کرده و بذکر معنی دوم
می طرازد که قابله و مام نات و همین را
ماماچه هم نامند صاحب سراج بر (پاراج
به رای مهمله) ذکر هر دو معنی کرده و اعتراض
جهانگیری نسبت معنی دوم هم نقل کرده گوید
که خطای اوست مؤلّف عرض کند که (با
راج) به موحّده و رای مهمله و جیم عربی گذشت
و ما خیال خود همدر انجا ظاهر کرده ایم و
(بازاچ) به موحّده و زای هوّز و جیم فارسی
هم بجایش مذکور شد و ما در انجا اشاره
(ب) کرده ایم و (پاراچ) به بای فارسی
و رای مهمله و جیم فارسی هم بجایش نوشته شد
که آنرا مبدّل (ب) گفته ایم و (ب) را
اصل قرار داده ایم و حق همین است که
این مرکّب است از پا بمعنی خودش و زآج
بمعنی زن نوزائیده و مبدّل آن زاج
به جیم عربی پس کسی که پیش پای زن نوزائیده
می نشیند همان قابله است و معنی اوّل

مجاز باشد که هر قطعه را اسم به همین یک اسم
خوانده اند صاحب جامع هم که محقق اهل
زبان است ذکر (ب) بهر دو معنی بالا کرده
غالب دهلوی در قاطع برهان ذکر (ب) کرده
نسبت معنی دوم بر برهان اعتراض می کند
و صاحب قاطع القاطع جواب ترکی به ترکی می دهد
و ما بجدیکه غور کردیم فضولی غالب است
و این اعتراضش پیدا کردهٔ او نیست بلکه
مال صاحب جهانگیری است که او هم مثل
غالب بر معنی دوم زبان اعتراض کشاده
و به تحقیق ما نظر بر صراحتی که صاحبان جامع
و سروری کرده اند هر دو معنی را درست می دانیم
و همین که معنی دوم اصل است و معنی اوّل
مجاز که دایه هم بضمن رضاعت نو مولود
خدمت زن نوزائیده می کند و هرگاه
محققین اهل زبان هر دو معنی را تسلیم کنند
غالب دهلوی را نمی رسد که دخل در منقولات
کند که من وجه معقول هم هست (اُردو)
(۱) قابله دیکھو بازاج (۲) انّا - بقول آصفیہ
اسم مونّث - دودھ پلانے والی عورت - دایہ -

پازار اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ نوعی از کفش که مزارعان پوشند صاحب مؤیّد
برا انزار و کفش قانع و تارک خصوصیّت بیان کرده
اند مولّف عرض کند که اصل این (پا انزار)
بود الف دوم حذف شده (پازار) شد مخفی
مباد که (انزار پا) بسه معنی گذشته که دران معنی
کفش و انزار داخل نیست اگرچه خلاف
قیاس نیست لیکن بدون سند استعمال این
را تسلیم نه کنیم که معاصرین عجم بر زبان
ندارند و دیگر محققین زباندان و اهل زبان
ازین ساکت ما تخصیص را نمی پسندیم (اُردو)
دیکھو پاانزار -

پازبا اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ زهر مهره را گویند مولّف عرض

کند اسم جامد فارسی قدیم یعنی زند و پازند باشد دیگر محققین ازین ساکت - معاصرین
عجم بزبان ندارند (اُردو) زہرمہرہ (دیکھو بادمہرہ)

پازتاری اصطلاح - بقول برہان بانای قرشت بروزن آبیاری بمعنی جزئی کہ دربرابر کلّی است و بازتاریان بمعنی جزئیات - صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ گوید کہ این لغت از دساتیر است صاحب انند نقلش برداشته صاحب سفرنگ بشرح دہمی فقرہ (نامۂ شت ساسان نخست) این را بزای ششم عوض رای مہملہ نوشته و استعمال جمع اینا ہم کردہ صراحت حروف ہم کند مؤلف عرض می کند که ہر دو محققین اوّل الذّکر یا اینکه در کتابت غلط کردند که زای ہوّز را به رای مہملہ نوشتند یا این مبدّلش باشد چنانکه بزغ و برغ - بہرحال قیاس می خواہد که (پازتار) اسم جامد فارسی قدیم باشد بمعنی جزو و بزیادت یای مصدری این لغت بمعنی جزئی مستعمل شد (اُردو) جزئی - کلّی کی ضد - مؤنث - ناکامل - ناتمام - منطق میں وہ جسکا نفس مفہوم زیادہ چیزوں پر صادق نہ آسکے جیسے زید جزئی ہے انسان کا -

پازدن مصدر اصطلاحی - بقول بہار بمعنی بازی دادن (فطرتی ـه) جلوۂ آن ساق سیمین دل زقمری می برد ٭ قدرد آن دربردن دل سرو را پا می زند ٭ و ترک کردن (صائب ـه) دستِ چون دركمر موج تہیدست زنم ٭ منکه چون رشتهٔ گوہر پا زدہ ام ٭ و دارستہ ذکر معنی دوم کردہ صاحب بحر عجم باتّش و صاحب انند نقل نگار بہار بہر دو معنی مؤلف عرض کند که از شعر اوّل ہم معنی دوم حاصل میشود مخفی مباد که در نسخۂ بہار مطبوعۂ سراجی دہلی بر معنی اوّل الذّکر قناعت شدہ و مطبع نولکشور

معنی آخرالذکر ہم نوشتہ و نظر بہ معنی ترکیبی (۱)
بمعنی حقیقی زدن پا بہ چیزی است (محمد سعید
اشرف سہ) از تغافلہای پی در پی گر بازش
کنم ؛ پا زنم چندان بجنت خود کہ بیدارش کنم ؛
و (۲) کنایہ باشد از ترک کردنش چنانکہ از کلام
صائب کہ بالا مذکور شد پیداست (ولہ سہ)
صد گل بنچار دارد و در قفا ہر زخم خار ؛ پای
زد بر دولت خود ہر کہ خار از پا کشید ؛ (اردو)
لات مارنا۔ بقول آصفیہ (۱) خفگی سے
ٹھوکر مارنا (۲) ترک کرنا (جرأت سہ)
موا ہون جس کے لئے مین ہزار حیف وہ
شوخ ؛ کبھی نہ لات بھی آکر مزار پہ مارے ؛
(لا ادری۔ از آصفیہ سہ) مع قارون زمین
مین دھس گیا گنج زر قارون ؛ کسی نے
دولت دنیا پہ ایسی لات ماری تھی ؛

پازدہ اصطلاح۔ بقول اننداجو الہٰ
فرہنگ فرنگ بمعنی پائمال مولف عرض
کند کہ موافق قیاس است و متعلق بمعنی اوّل
(پازدن) اسم مفعولش (اردو) پائمال
بقول آصفیہ۔ فارسی۔ روندا ہوا۔ پامال۔

پازش اصطلاح۔ بقول برہان بکسر زای
ہوّز بر وزن خواہش گیاہ و علف زیادتی
را از میان غلّہ زار کندن و دور افگندن
ہمچنانکہ پیرایش شاخہای زیادتی درخت
را بریدن صاحبان ناصری و انند ہم ذکر
انہمعنی کردہ اند مولّف عرض کند کہ این
حاصل بالمصدر (پازیدن) بود و مبدّل
پاچیدن بمعنی بیان کردۂ محققین با لا یعنی
خس و خاشاک از بن پای غلّہ زار چیدن و
صاف و پاک کردنش۔ حالا مصدر (پازیدن)
بر زبان نیست و محققین مصادر آنرا ترک
کردہ اند و این حاصل بالمصدرش خبر میدہد
از وجود آن و اصلش پاچیدن مستعمل است
بدیگر معانی چنانکہ گذشت این است

تحقیقت این لغت که معاصرین عجم تصدیقش میکنند (اُردو) دکن مین اس کو کلچاپی کہتے ہین اور محاورۂ زبان مین (نلائی) بقول آصفیہ۔ اسم مونث۔ کھیت نلانے کا کام۔ صفائی۔

پاز گیر اصطلاح۔ بقول انشا بحوالۂ فرہنگ فرنگ دُم ماروا ژدہا۔ مولف عرض کند که اگرچه دیگر محققین این را ترک کرده اند و لیکن معاصرین عجم تصدیق این می کنند که اصل این (از پاگیر) بوده بکثرت الاستعمال و قلب بعض پازگیر شد یعنی چیزی که کسی را از پای او گیرد و قید کند دم مار و اژدها ست و این کنایه باشد (اُردو) سانپ اور اژدہا کی دُم۔ مونث۔

پازن اصطلاح۔ بقول برہان بر وزن وادن (۱) بز کوہی را گویند صاحب ناصری خوش صراحت کرده که بمعنی پازدن است و اصطلاحاً معنی بالاقرار یافت نیز چرا که (۲) بمعنی رقاصی که در هند آنرا پاتر گویند۔ مولف عرض کند که اشارۂ این بر معنی دوم بر تو ن گذشت و این بمعنی اوّل اسم فاعل ترکیبی است بمعنی پای زننده و مطلقاً برای بز که چون او را برای ذبح می گیرند پا های خود زند و همین است عادت او و بخیالش علاج رستگاری و در بزان کوهی این عادت بیشتر است بحدی پا های خود می زنند که اکثر از دست گیرنده جلد او رها می شوند ازینجاست که فارسیان این را بدین اسم موسوم کردند که کنایه باشد و ماخذ معنی دوم هم همین که چون رقاص را از پی هایش گیرند پا های خود می زند بدین امید که او را بگذارند (اُردو) (۱) بز کوہی۔ مذکر۔ جنگلی بکرا (۲) پتنگا۔ بقول آصفیہ۔ مذکر۔ پروانہ۔ پردار کیڑا۔ اسی کو دکن مین پاتر کہتے ہین۔

پازنامہ اصطلاح۔ بقول ناصری و انند بمان

پاچ نامہ یعنی لقب و قرین و ہمال گزشت
مولف عرض کند کہ صراحت ماخذش
ہم در انجا کردہ ایم و درینجا ہمین قدر کافی
است کہ مبدل آنست چنانکہ پچشک و
پزشک (اردو) دیکھو پاچنامہ۔

پازند | اصطلاح۔ صاحب برہان گوید کہ
بروزن پابند تفسیر زند باشد و زند کتاب
زردشت است و بر عکس این ہم گفتہ اند
یعنی زند تفسیر پازند است و بعضی دیگر گویند
کہ (زند و پازند) دو کتاب اند از تصنیفات
ابراہیم زردشت در آئین آتش پرستی و دیگری
گوید کہ ترجمہ کتاب زند است و پازند ای فارسی
ہم آمدہ۔ صاحب جہانگیری ہم ذکر این کردہ
(انوری سے) حرف صوت از قضا بگردانند
مرحبا زند حبذا پازند۔ و صاحب سروری
بذکر معنی بالا صراحت سے کند کہ زند و پازند
نام تفسیر کتاب ابستا باشد صاحب رشیدی
می فرماید کہ چیزی کہ بر آتش زنہ زنند تا از آن
آتش برآید و معنی ترکیبی آنکہ ہمپائی و معاونت
با آتش زنہ در برآوردن آتش کند و بدین
مناسبت شرح زند را گویند چہ احکام آتش
کہ در زند مکنون است باعانت آن شرح
ظاہر می شود و صاحب ناصری متفق با برہان
(حکیم ناصر خسرو سے) ای خواندہ کتاب زند و
پازند چو نہ ہمی خوانی زند تا کی و چند ازین
پر ز فضول و زند بر لب و زردشت چنین
نوشتہ در زند و خان آرزو در سراج بذکر قول
برہان و رشیدی گوید کہ تحقیق این در ابستا
گذشت مولف عرض کند کہ اسم جامد
فارسی قدیم است کہ آن را زند و پازند
گویند (اردو) دیکھو ابستا جو معنی شرح زند
گذرا اور بعضوں نے زند و پازند کو کتاب
کہا ہے جو ابراہیم زردشت کی مصنفہ ہے
دونوں حالتوں میں مونث۔

پازوپرمی | اصطلاح - بقول جهانگیری نوعی از انگور - دیگر از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده - پاز بمعنی نغز و نازک و لطیف بجایش گذشت و چونکه پر از شراب از انگور مستفاد که می آید مولف عرض کند که این ترکیب هم کنایه از قسم خاص انگوری توان گرفت که شیره دار و لطیف باشد - موافق قیاس (اردو) انگور کی ایک خاص قسم کو فارسی والے پازوپرمی کہا کرتے ہیں۔

پازوهم | اصطلاح - بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بضم زای هوز بمعنی طعام و غذا (لغت) مولف عرض کند که دیگر همه محققین ازین ساکت - معاصرین عجم بر زبان ندارند اگر سند استعمال پیش شود توانیم گفت که اسم جامد فارسی قدیم است یکی از معاصرین زردشت که دستور شان است این را لغت ژند و پاژند گوید که اعتبارش کنیم (اردو) غذا مونث۔

پازهر | اصطلاح - بقول برهان بفتح زای هوز و سکون ها و رای قرشت بمعنی مخصوص و اصل این پادزهر بوده یعنی شوینده زهر و پاد بمعنی شستن و پاکیزه کردن آمده و دال حذف شده و معرب آن فادزهر است و آن را تریاق نیز گویند و بعربی حجر التیس خوانند اگر با آب بسایند ترکیبا بینند و بگزندگی ها طلا کنند نافع باشد صاحبان جهانگیری و رشیدی و سروری و (ناصری) بذیل پازهر ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج اصل این را به دال مهمله عوض داده اند یعنی (پادزهر) که بجایش گذشت و قول برهان و جهانگیری را به دال غلطی پندارد مولف عرض کند که پاد بمعنی شسته شده و پاکیزگی بجایش می آید اگر بقول جهانگیری اصل این را (پادزهر) قرار دهیم این محقق آنست و خیال ما ماخذ بیان کرده رشیدی را هم خیال ما بیند و که بر (پادزهر) به دال مهمله عوض داده گذشت و لیکن ماخذ

اوّل الذکر را غلط ندانیم (اردو) دیکھو
پاوزہر۔

پازی بقول سفرنگ بشرح (رسفدہمی
فقرۂ نامۂ شت ساسان نخست) بمعنی لختی
وجزوی مولّف عرض کند کہ پاز بمعنی بیشیش
و نازک و لطیف بجایش گذشت با زای ہوّز
و پار بمعنی پارہ بہ رای مہملہ قیاس می خواہد
کہ درینجا پاری بہ رای مہملہ باشد بمعنی لختی
وجزوی واگر باعتماد صاحب سفرنگ این را
بہ زای معجمہ صحیح دانیم توانیم گفت کہ مبدّل آنست
کہ رای مہملہ بہ زای معجمہ ہم بدل میشود چنانکہ
بہیج و بزیج تحتانی آخرہ برای وحدت است
و پیش ما وارد کہ اصل این در فارسی قدیم
پاذ بود است کہ ذکرش بر پاذیرہ می آید و این
مخفف آن بحذف زای فارسی واللہ اعلم
بحقیقۃ الحال (اردو) ایک ٹکڑا۔ ایک جزو۔

پازیب اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ
فرہنگ فرنگ بکسر زای ہوّز زیوری است
مر پای را مولّف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی
است بمعنی زیب دہندۂ پا و این زیور خلخال
ہم نام دارد (اردو) پازیب (دیکھو پاورنجن)

پازیر اصطلاح۔ بقول برہان بروزن
جاگیر چوبی را گویند کہ در زیر سقفی یا دیواری
کہ شکستہ کردہ باشد زنند تا نیفتد صاحبان
ناصری و انند ہم ذکر این کردہ اند مولّف
عرض کند کہ موافق قیاس بہ چیزی کہ زیر پای
چیزی است قلب اضافت زیر پاو (پاوپر)
بہ موحّدہ و دال مہملہ عوض زای ہوّز ہم بہمین
معنی گذشت (اردو) وہ ستون یا لکڑی
جو ضائع شدہ چھت کے نیچے سہارے کے لیے
قائم کرتے ہیں تاکہ وہ گرنے سے محفوظ
رہے اسی کو دکن میں پوٹی اور ٹھونی کہتے
ہیں۔ صاحب آصفیہ نے ٹھونی پر یہی معنے
لکھے ہیں۔ اڈواڈ (دیکھو پاوپر)

پازیژه | اصطلاح - بقول آنند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بکسر زای هوّز حصّهٔ از شب باشد مولّف عرض کند که همین لغت به همین معنی با موحّده و زای مهمله عوض زای فارسی گذشت که ذکر با خودش همه را آنجا کرده ایم و دینجا همین قدر کافی است که پاز بقول دستوران معاصر یزد و شب بمعنی حصّه و جزو است و یای نسبت بران زیاده شده مخصوص شد برای حصّهٔ شب (اردو) رات کا ایک حصّه

پاژ | بقول برهان بسکون زای فارسی نام دیهی است از بلوکات طوس - صاحبان آنند و ناصری هم ذکر این کرده اند مولّف عرض کند که باژ به موحّده بمعنی چارمش به همین معنی گذشت و جز این نیست که این را اصل دانیم و آن را مبدّل این چنانکه اسپ و اسب (اردو) دیکھو باژ کے پہلے معنے -

(الف) **پاژخ** | بقول برهان و مؤیّد بر وزن آزخ بمعنی مالش و آزار صاحب جهانگیری این را بمعنی نالش گفته (عماد زوزنی سه) ای کرده دلم غم تو رخ رخ ۞ تا چند کنم ز عشق پاژخ ۞ صاحبان رشیدی و ناصری و جامع همزبانش - خان آرزو در سراج متّفق با جهانگیری و رخ را تخفیف این گوید صاحب آنند صراحت مزید کند که به زای هوّز هم به همین معنی آمده مولّف عرض کند که ما تعریف بیان کردهٔ محقّقین آخر الذکر را درست دانیم و معاصرین عجم هم اتّفاق دارند گویند که فارسی قدیم است و از کلام عماد هم مصدّق

(ب) **پاژخ کردن** | بمعنی نالش کردن ثابت (اردو) (الف) نالش بقول آصفیه فریاد - شکایت (ب) نالش کرنا - شکایت کرنا - فریاد کرنا -

پاژگیر | اصطلاح - بقول آنند بحوالهٔ فرهنگ‌ها فرهنگ بکاف فارسی بمعنی باج گیر است

مولف عرض کند که پاژ درینجا مبدل باج
است یا برعکس این که پاژ بمعنی باج اصل
باشد که جیم عربی بزای فارسی و بالعکس آن
بدل میشود چنانکه سنج و کژ و کژک و کجک و گرفت
گیر بحذف تحتانی و صراحت معنی باج گیر بحذف
تحتانی و صراحت بمعنی باجگیر بجایش مذکور شد اسم فاعل
ترکیبی است (اردو) دیکھو باج گیر

پاژگین | اصطلاح - بقول انند بحواله
فرهنگ فرنگ همان پارگین که گذشت مولف
عرض کند که درین اصطلاح هم پاژ را مبدل
پار دانیم چنانکه پرگم و پژگم و صراحت ماخذ
بر پارگین مذکور که به موید قول اول ورای ماهم
اصل هر دو است (اردو) دیکھو پارگین
اور پارگین -

پاژنامه | اصطلاح - بقول برهان مرادف
همان پارنامه و باج نامه که گذشت صاحبان
جهانگیری و موید و رشیدی دانند هم ذکر این

کرده اند مولف عرض کند که این مبدل
آن چنانکه شپ و شپ و برگم و پژگم و اشارهٔ اینهم
بمدر انجا مذکور و از ماخذ این هم همدرانجا
بحث کرده ایم (اردو) دیکھو بارنامه کے
پانچوین معنے -

پاژند | بقول ناصری (۱) مرادف همان
پاچنگ است که گذشت صاحب انند بیفزاید
که بهیچ زای فارسی (۲) آلتی است آهنی که
بدان آتش را اشکنند و بگیرند و بمناسبت
همین معنی (۳) نام تفسیر ژند که کتاب زرتشت
است در بیان دین آتش پرستان (کذا فی
الخیابان) به تحقیق الله ناصری ذکر معنی اول هم
کرده و صاحب موید بغیر معنی اول و دوم
نسبت معنی سوم می فرماید که کتابی است
متعلق است در احکام دین آتش پرستی و قیل
صحف ابراهیم مولف عرض کند که معنی
اول این را مبدل پاچنگ گیریم که جیم

فارسی بدل شد به زای فارسی چنانکه تاشچه و
تاژه و کاف فارسی بدل شد به دال مهمله
چنانکه اورنگ و اورند بمعنی دوم اسم جامد
فارسی قدیم بمعنی سوم این را اصل پاژند
دانیم که به زای هوز گذشت و آن را مبدل
این که زای فارسی بدل میشود به زای عربی
چنانکه مژده و مزده دیگر هیچ (اردو) (۱)
دیکھو پاچنگ (۲) دیکھو آتش گیر (۳) دیکھو پاژند

پاژنگ | اصطلاح - بقول برہان بازای
فارسی بروزن آہنگ مرادف پاچنگ است
صاحبان جہانگیری و رشیدی دانند ہم ذکر
این کردہ اند صاحب رشیدی صراحت میفرماید
کند که بقول سامانی اصل ہمین است و پاچنگ
که گذشت مبدل این مؤلف عرض کند که
که ما اشارہ این ہمہ را انجا کردہ ایم (اردو)
دیکھو پاچنگ -

پاژو | اصطلاح - بقول انندراج الفرہنگ
فرہنگ بروزن بازو (۱) نوعی از ترہ و (۲)
بازوی در و (۳) لب در راگویند مؤلف
عرض کند که دیگر ہمه محققین ازین ساکت
و خصوصاً سکوت صاحب محیط از معنی اوّل
تقاضای آن میکند که بدون وجود سند استعمال
معنی اوّل را تسلیم نکنیم و بمعنی دوم جا دارد که
این را مبدل بازو دانیم که بموحده و زای
ہوز گذشت چنانکه اسب و اسپ و باژ
و باژ بہمین تبدیل این معنی خاص را پیدا
کرد که مخصوص به در است و جا دارد که
ہمین را اسم جامد بمعنی دوم گیریم به ہیئت
ماخذ و پس از ان بازو را که به ہمین معنی گذشت
مبدل این دانیم و آنچه بمعنی سوم لب در
گفته تصحیف مشتق می نماید که بی خبر پیش
از ماخذ لب در را داخل معنی کردہ و اگر
برای آن سند استعمال بدست آید مجاز
معنی دوم دانیم (اردو) (۱) ایک ترکاری

کا نام فارسی مین پاژو ہے جس کی تعریف مزید افسوس ہے کہ معلوم نہ ہو سکی ۔ مونث (۲) دیکھو پاژو کے دوسرے معنے (۳) لب ور مذکر۔

پاژوه اصطلاح ۔ بقول آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ بضم زای فارسی و فتح واو (۱) اسپی کہ سہ یا چہار پای او سفید باشد و (۲) مرضی کہ بر بدن پیدا شود ۔ مولف عرض کند کہ بمعنی اول مرکب است از پا بمعنی حقیقتش وژوه کہ مبدل جوه است بمعنی سپید ۔ محققین فارسی زبان از جوه بمعنی ساکت و معاصرین زروشت گویند کہ جوه بمعنی سپید لغت ژند و پاژند است درجوہی نام گلی سپید از ہمین لغت قرار یافت پس معنی لفظی این (پاسپید) و استعاره از اسپی کہ ہر چہار پایش سپید باشد و مجازاً برای اسپی ہم کہ سہ پایش سفید است و نیز بر سبیل مجاز مرضی را بدین اسم موسوم کردند کہ بر بدن داغ ہای سپید پیدا می کند چنانکہ در آغاز مرض برص ۔ بالجملہ تبدیل جیم بہ زای فارسی موافق قیاس چنانکہ کج و کژ و از نیکہ معاصرین ہم این لغت را بہ زبان ندارند و دیگر محققین فارسی زبان ہم ازین سکوت ورزیده اند ما برای ہر دو معنی مشتاق سند می باشیم خصوصاً برای معنی دوم (اگردو) (۱) وہ گھوڑا جس کے چارون پاؤن یا صرف تین پاؤن سفید ہون ۔ مذکر (۲) ایک مرض جس مین جسم پر سپید دھبے پیدا ہون از قسم برص ۔ مذکر۔

پاژه اصطلاح ۔ بقول برہان بفتح زای فارسی بمعنی پاچہ کہ بعربی کراع خوانند ۔ صاحبان سروری و جہانگیری و ناصری ذکر این کرده اند ۔ مولف عرض کند کہ این مبدل آن است چنانکہ نایچہ و نایژه ۔ صراحت ماخذش ہمارہ انجا نا مذکور (اگردو) دیکھو پاچہ۔

پاس بقول برهان وجهانگیری ورشیدی وناصری وموید وجامع بروزن طاس (۱)
بمعنی نگاهداشتن ونگاهبانی وحراست کردن (فخر گرگانی ے) گشایم یکی را ازنکشوده راز
سپارم یکی جنس نسبوده را ٭ بشرطی که داری زاغیار پاس ٭ نیاری درِ معنوی را قیاس ٭
صاحب سروری بر نگاهبانی وحراست قانع (انوری ے) ای برسم دولت از آغاز
دوران داشته ٭ طارم قدر ترا هندوی هفتم چرخ پاس ٭ بهار باتفاق صاحب سروری
گوید که بدینمعنی بالفظ داشتن ودیگر داشتن مستعمل هرچند لفظ نگه دران مستدرک. خان آرزو در
سراج می فرماید که بمعنی نگاهداشت است وپاسبان ازهمین ماخوذ مولف عرض کند
که این اسم جامد است به معنی بیان کردهٔ سروری ومخفف پارس که بجایش گذشت
بحذف رای مهمله ومصدر پارسیدن که حالا متروک است ازهمان پارس وماصرحتش
بر لفظ پارسا کرده ایم که گذشت وپاس اسم مصدر پاسیدن باشد که بجایش می آید سند
گرگانی با این تعلق ندارد بلکه متعلق به معنی هشتم است که مجاز همین باشد محققین بالا غوره
بر نزاکت معنی نکرده اند وازسند انوری که بالا مذکور شد مصدر (پاس داشتن) پیدا
است که بجایش مذکور شود وهیچ تخصیص دومصادر بیان کردهٔ بهار نیست استعمال این
بامصدر ستعدده درملحقات می آید (اردو) حفاظت. نگهبانی. مونث.
(۲) پاس. بقول برهان وموید وجامع بمعنی استوار داشتن مولف عرض کند که مقصود
محققین بالا از استواری است که حاصل بالمصدر (استوار داشتن) باشد طرز بیان شان
از معنی مصدری بغلط می اندازد. وبدینمعنی مجاز معنی اوّل دانیم وباعتبار قول جامع که محقق

اہل زبان است انیمعنی را بدون سند استعمال تسلیم کنیم (اُردو) استواری۔ مونث۔

مضبوطی۔ پائداری۔

(۳۳) پاس۔ بقول برہان بمعنی نوبت مولّف عرض کند که مشتاق سند استعمال می باشیم
که دیگر محققین زباندان این را ترک کرده اند و مجاز معنی چهارم می دانیم که من وجهٍ ازان
نوبت را تعلق است (اُردو) نوبت۔ مونث۔ دیکھو بنانہ۔

(۳۴) پاس۔ بقول برہان و جہانگیری و سروری و رشیدی و ناصری و جامع یک حصّه
از ہشت حصّهٔ شب و روز چه شبانه روزی را بہشت حصّه کرده اند و ہر حصّه را پاسی
نامیده اند (حکیم فردوسی ؎) یکی گفت صد ره ز یزدان سپاس ٭ نیایش کنم روز و شب
در سه پاس ٭ (وله ؎) چو یک پاس بگذشت از تیره شب ٭ ز پیش اندر آمد خروش
جلب ٭ صاحب سروری بحوالهٔ حسین وفائی می فرماید که پاس یک بخش شب باشد
و آن کس که در آن وقت بیدار باشد آن را پاسبان گویند (نظامی ؎) چو پاسی از
شب دیجور بگذشت ٭ ازان در شاه دل رنجور بگذشت ٭ صاحب رشیدی بحوالهٔ
سامانی صراحت مزید کند که حصّهٔ روز و شب را ازان پاس گویند که نگاهداشت ہر
پہرے پاسبانی متعلق است و باقی پاسبانان خفته باشند و پس از پہر دیگر خفتگان پاس
دارند و لہٰذا الطریق مجاز پاس گویند۔ صاحب مؤیّد گوید که چہارم حصّهٔ روز و شب
است که شب و روز ہشت پاس دارد۔ خان آرزو در سراج باتّفاق مؤیّد می فرماید
که بدینمعنی مجاز است مولّف عرض کند که اسم جامد فارسی زبان دانیم معنیً با محققین

اوّل الذّکر اتّفاق داریم (اُردو) پاس - بقول آصفیہ پہر یعنی تین گھنٹا کا وقفہ -

(۵) پاس - بقول برہان و جامع شخصی را نیز گویند کہ در وقت پاس عمداً بیدار باشد یعنی پاسبان - صاحب جہانگیری بر پاسبان و نگاہبان قانع (حکیم اسدی ؎ گرداندَہ روز و شب از بس ہراس ٭ بہر کوہ و بیدہ بہر و یہ پاس ٭ صاحب سروری بذکر قول جہانگیری می فرماید کہ بواسطۂ مناسبت دیدہ کہ دیدبان باشد پاس را پاسبان گفتہ والّا پاس بمعنی حراست خوب است خان آرزو بذکر این معنی بحوالۂ برہان گوید کہ خطا سہت مولّف عرض کند کہ با خان آرزو اتّفاق داریم محقّقین بالا در معنی سند حکیم اسدی سکندری خوردہ اند کہ پاس دران بمعنی نگہبانی و حفاظت است نہ بمعنی نگہبان اگرچہ نظر بر قول جامع کہ محقّق اہل زبان است ہمعنی را مجاز معنی اوّل توانیم گفت ولیکن نہ باستنادِ قول اسدی بلکہ طالب سند دیگر باشیم کہ از نظر ما استعمال این بدینمعنی نگذشت (اُردو) دیکھو پاسبان -

(۶) پاس - بقول برہان و جامع و سراج بمعنی حصّہ و بخش مطلقاً اعم از آنکہ از شب و روز باشد یا غیر آن - خان آرزو در سراج ذکر اینمعنی بحوالۂ فوسی کردہ مولّف عرض کند کہ باعتبار صاحب جامع کہ محقّق اہل زبان است بدینمعنی مجاز دانیم از معنی چہارم کہ این تعمیم از ہمان تخصیص پیدا کردہ اند (اُردو) حصّہ - جزو - مذکّر -

(۷) پاس - بقول برہان و جہانگیری و سروری و جامع بمعنی تنگی و اندوہ دل (حکیم فردوسی در صفت شب ؎ فرشتہ گرفتہ ز شب بیم پاس ٭ پری در نہیب اہرمن در

ہراس ؛ صاحب رشیدی گوید کہ بمعنی اندوہ و بیم۔ باس است بموحدہ و آن عربی است و فرماید کہ در جہانگیری کہ بمعنی تنگدلی آوردہ اصلی ندارد و سند آن ظاہر نیست و ظاہرا باس بہای موحدہ را پاس خواندہ صاحب ناصری می فرماید کہ جہانگیری ہمانا سہو کردہ باس عربی را بہای پارسی دانستہ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی ہراس باید۔ مؤلف عرض کند کہ شک نیست کہ سند فردوسی بکار این نمی خورد و از ان معنی تنگی و اندوہ دل یا بیم یا تنگدلی پیدا نیست ولیکن با اعتبار صاحبان سروری و جامع کہ محقق اہل زبانند این را بمعنی مفرس و مبدل باس عربی دانیم۔ عیبی ندارد (اردو) دیکھو باس کے دوسرے معنے۔

(۸) پاس۔ بہ تحقیق مؤلف بمعنی حق و لحاظ ہم آمدہ چنانکہ پاس ایمان و پاس نمک کہ بجایش می آید و مجاز معنی اول است (ظہوری ؎) منشور مہربانی خود مہر کردہ ایم ؛ پاس وفا بعہدۂ عہد الست ماست ؛ (ولہ ؎) در پاس ننگ و نام بغفلت نمیزند ؛ آری ہمیشہ در دل آگاہ گشتہ است ؛ (ولہ ؎) آبروی پاس ہر چیزی ظہوری برنست ؛ گریہ شیرین شد بچشم و شور عمّان کم شد است ؛ (اردو) پاس بقول آصفیہ لحاظ۔ خیال۔ مذکر۔

(۹) پاس۔ بقول بہار بمعنی ترصد و انتظار (نظامی ؎) چو آگاہ شد ہر دو ایزد شناس ؛ کہ ونزدان در ان قلعہ دارند پاس ؛ مؤلف عرض کند کہ با شعر نظامی را متعلق بمعنی اول دانیم و از ہمین شعر نظامی (پاس داشتن) پیدا است کہ بجایش می آید

(اُردو) امّید ـ انتظار (دیکھو پاس کے پہلے معنے)

پاس آمدن استعمال ـ صاحب آصفی بذکر این از معنی ساکت مولّف عرض کند کہ متعلق بمعنی ہشتم پاس است یعنی لحاظ آمدن و لحاظ عائد حال شدن (راقم مشہدی ؎) پیش ازینا پاس دل بدخومی مرا ٭ گرچہ با این دلنشین پہلو نشین خوکردہ ام ٭ (اُردو) لحاظ آنا ـ بقول آصفیہ ـ شرم آنا ـ خیال آنا لیکن استعمال شعرا سے معنی مطلوب حاصل ہوتے ہیں (ناظم ؎) سچ ہی تہا عہد وفا لیکے دل اسکو دینا ٭ آگیا وقت پہ کرتے ہوے تکرار لحاظ ٭ (ولہ ؎) جیب و دامن کو کیا سربسر آلودۂ خون ٭ کچہ نہ آیا تجہے اے دیدۂ خونبار لحاظ ٭ مولّف عرض کرتا ہے پاس کرنا کا لازم ہے ـ پاس رہنا بہی کہہ سکتے ہیں جیسے (ان کو ہمارا مطلق پاس نہ رہا)

پاساخت اصطلاح ـ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی مستعد و آمادہ مولّف عرض کند کہ فارسی قدیم باشد کہ حالا بر زبان معاصرین عجم نیست و محققین اہل زبان ہم ازین ساکت اگر سند استعمال پیش شود تو اینہم عرض کرد کہ مخفف (پاساختہ) باشد یعنی برخاستہ و کنایہ از آمادہ کہ در آمادگی و مستعدی عادت است کہ برخیزند (اردو) دیکھو آمادہ ۔

پاساد استعمال ـ بقول برہان و موئید و ناصری و انند و سراج و جامع بر وزن آزاد بمعنی صیانت و آن محافظت کردن است خود را از سخنان ہزل و قبیح و افعال شنیعہ و قبیحہ مولّف عرض کند کہ مزید علیہ پاسد کہ مضارع پاسیدن است چنانکہ کشاد از کشد و شواد از شود و باد از بود کہ بوجہ زیادتی این الف معنی دعائیہ پیدا

پیشود کہ ذکرش بر (الف و عا) گذشت محققین بالا در تعریف این از صراحت ماخذ کار نگرفته اند و بر نزاکت معنی غور نفرموده معاصرین عجم با ما اتفاق دارند و گویند که معنی بیان کرده محققین بالا درست نیست (اُردو) خدا کرے کہ حفاظت کیا چاہیے محفوظ رہے۔

پاسار (۱) اصطلاح۔ بقول برہان بروزن آزار (۱) بمعنی لگد باشد۔ صاحب جہانگیری این را مرادف پاسپار بہمین معنی گفته که می آید و صاحب رشیدی پاسپار بہای فارسی با تہام و پاسار ہر دو را (۲) بمعنی لگد کوب و پایمال گفته و بقول سامانی فرماید که مرکب از پای معروف و سار بمعنی ماناو مان از ماندن بمعنی گذاشتن و معنی ترکیبی این بپا گذاشته شده و فرماید که آنانکه بمعنی مجرد لگد گفته اند خطاست۔ صاحب مویّد (پاسپار و پاسپار) ہر دو را بمعنی لگدکوب و صاحب جامع پاسار و (پاسپار) نیز یاوت مو تحّدہ بعد سین مہملہ را بمعنی لگد گفته۔ خان آرزو در سراج ہمزبان برہان **مولف** عرض کند که شک نیست که پاسار مخفف است از پاسپار بمعنی لگدکوب و پاسپار مبدّل (پاسپار به بای فارسی) چہارم که می آید چنانکه اسپ و اسپا و صراحت ماخذش بجایش کنیم و شک نیست که مجرد لگد معنی لفظی این نیست پس معنی دوم حقیقی است و معنی اول باعتبار قول جامع که محقق اہلزبان است مجازش و تو ثیقش سندی برا ماند و جا دارد که معنی لفظی (پاسپار) را که می آید سپارنده پاگیریم که اسم فاعل ترکیبی است و کنایه از لگد که لگد سپارنده پاست و برای لگدکوب ہمین مرکب را اسم مفعول ترکیبی دانیم که پای بد و سپرده شده این است حقیقت ہر دو معنی محققین

ہشد نژاد در انہیر سنہ کہ از غور رکار نگیرند و بمعنی
بیان کردہ اہل زبان را سکلفت غلط گویند۔ فنائل
(اُردو) (۱) لات ۔ بقول آصفیہ ۔ ہندی
اسم مونث ۔ لکد ۔ لت ۔ لیج ۔ پاؤں کی ضرب
آپ ہی سے لگد کو بھی اردو میں انہوں نے معنون
میں مستعمل کہا ہے (۲) پائمال ۔ دیکھو پازدہ

پاس ایمان | استعمال ۔ بمعنی لحاظ ایمان
باشد متعلق بمعنی ہشتم پاس و سند این بمعنی
اوّل پاس گذشت (اُردو) پاس ایمان
ایمان کا پاس کہہ سکتے ہیں جیسے "افسوس
ہے آپ کو مطلق پاس ایمان نہیں ۔ یا ایمان
کا پاس نہیں"

پاسبار | ایمان کے بدل پاسبار بہ کسر گذشت
(اُردو) دیکھو پاسبار ۔

پاسبان | اصطلاح ۔ بقول برہان و بہار
آسمان شب زندہ دار و حافظت کنندہ
صاحبان بحر و بہار عجم و سروری و رشیدی
ذکر این کردہ اند (اُشکی ؎) بر فراز
بارۂ او پاسبان در نیم شب ؛ تا در یا چون
چشم ماہی بیند از سوی مغاک ؛ مولف
عرض کند کہ از قبیل نگہبان و (باغبان) کہ
گذشت متعلق بمعنی اوّل پاس (اُردو)
پاسبان ۔ دیکھو پاؤ کے دوسرے معنے ۔

پاسبان خطۂ اوّل | اصطلاح ۔ بقول
انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی فرشتگان
مولف عرض کند کہ از خطۂ اوّل آسمان
اوّل مراد است اگرچہ موافق قیاس است
ولیکن مشتاق سند استعمال می باشیم کہ محققین
اہل زبان این را ترک کردہ اند (اُردو)
فرشتے ۔ دیکھو اولی اجنحہ ۔

پاسبان طارم نہم | اصطلاح ۔ بقول
برہان و بحر و موید کنایہ از کوکب زحل و
مرادف مطلق (پاسبان فلک) کہ می آید
صاحبان بحر و موید و انند ہم ذکر این کردہ اند

غالب دہلوی در قاطع برہان اعتراض میکند که مقام زحل فلک ہفتم است و فلک ہشتم کرسی و نہم عرش پس چگونه زحل پاسبان فلک نہم باشد **مولف** عرض کند که ضرورت ندارد که پاسبان عرش متصل آن بر فلک نہم باشد پس عیبی نیست که پاسبان عرش بر مقام خود یعنی بر فلک ہفتم پاسبانی عرش و کرسی کند و این را پاسبان طارم نہم گوییم (مرکب اضافی است) و مقصود از پاسبانی نیست که خود بر فلک نہم باشد۔ حق آنست که غالب در اکثر تردیدات برہان سکندری خورده و تضییع اوقات خود نموده وای بر و (اُردو) زحل۔ دیکھو برید فلک۔

پاسبان طارم ہفتم اصطلاح۔ بقول رشیدی ہمان زحل۔ صاحب جہانگیری در ملحقات این را آورده و خان آرزو در سراج ہم **مولف** عرض کند که مرکب اضافی است یعنی پاسبانی که بر فلک ہفتم است که نگہداشت عرش و کرسی می کند (اُردو) دیکھو پاسبان فلک نہم اور (برید فلک)

پاسبان فلک اصطلاح۔ بقول برہان و رشیدی و بحر و (جہانگیری در ملحقات) و خان آرزو در سراج و موید ہمان ستارۂ زحل که بر فلک ہفتم برای پاسبانی عرش قائم است **مولف** عرض کند که مرکب اضافی است و در سبعه سیاره این را پاسبان ازین گفتند که بر فلکی قائم است که زیر عرش و کرسی است خلاف قیاس نیست (اُردو) دیکھو پاسبان فلک ہفتم و نہم۔

(۲۸۲۷) **پاسبانی** استعمال۔ فارسیان بر پاسبان یای مصدری زیاده کرده بمعنی نگہبانی استعمال کرده اند که موافق قیاس است (ظہوری ــه) پاسبانی به ظہوری نازان ز خواب بیدارتر از بیداریست ز (اُردو) پاسبانی بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مونث۔ چوکیداری

محافظت ۔ رکھوالی ۔ چوکسی ۔ دربانی ۔

پاسبز اصطلاح ۔ بقول وارستہ (۱) بمعنی
مبارکی (واعظ ؎) کند صفای چمن خلق را
بی تکلیف ہ شدہ است و مختصر زر راہوال
گل پاسبز ہ و (۲) شوم قدم ۔ آن تا بیپر وفست
خان آرزو در چراغ بذکر معنی اوّل ہمی فرماید کہ
(۳) دلیل راہ و راہ نما ہم باشد (وحید ؎)
بعاشق می نماید آشنا خط لعل جانان را کہ ہہ
از خضر پاسبزی نباشد آب حیوان را و بہار
بذکر معنی اوّل گوید کہ (۴) و لال ہم و سند
(لالہ وری) پیش می کند (؎) بنماید شمع
شبہا عارض او را بخیر گشتن پاسبز فرض
آمد بہر مذہب کہ ہست ہ نیز صراحت کند
کہ بمعنی دوم (سبز پا) ست صاحب بحر بہ
معنی اوّل و دوم و سوم قانع مولف عرض
کند کہ از معنی اوّل قاصد مراد است و بمعنی
دوم قلب اضافت سبز پا کہ فارسیان بمعنی

و سبز قدم شوم و بد قسمت را گویند از نیکہ
پای کسی کہ سبز بیشود علامت بیماری است
و قوت سیر ندارد و قاصد و راہ نما را ہم
سبز پا بمجاز گفتند کہ از تعب و کثرت سیر خون
زائد در پاہای شان ہم جمع شدہ رنگ
پاسبزی نماید معنی چہارم ہیچ است کہ سندش
خود متقاضی معنی دوم است پس ضرورتی
ندارد کہ معنی تازہ پیدا کنیم (اردو) (۱)
قاصد دیکھو اسکو (۲) سبز قدم بقول
آصفیہ ۔ سبز پا ۔ منحوس قدم ۔ شوم بخت
منحوس ۔ نامبارک ۔ وہ شخص جس کا آنا مبارک
نہ ہو جس کے آنے سے نقصان یا تکلیف
یا خرابی ہو جائے (رنگین ؎) آکے وہ
پھر بھی گئے دیکھو ابتک نہ پھری ہے لینے
بازار جو وہ سبز قدم پان گئی ہے (حشمت
؎) خط نے ترے حسن سب گنوایا ہے
یہ سبز قدم کہاں سے آیا ہے (۳) راہ نما

بقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔ ہادی۔ راستہ دکھلانے والا (۳) دلال۔ دیکھو پادکان کے دوسرے معنے۔

پاسبک اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح سین مہملہ و ضم بای موحدہ (۱) تیزگام و تیز قدم و (۲) نوعی از تیر۔ **مؤلف** عرض کند کہ دیگر محققین فارسی زبان و معاصرین عجم از این ساکت و بلحاظ معنی ترکیبی اسم فاعل ترکیبی و موافق قیاس (اردو) (۱) تیز قدم۔ جلد چلنے والا (۲) تیر کی ایک قسم۔ مذکر۔

پاسپار اصطلاح۔ بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری بمعنی ہمان پاسار کہ گذشت۔ صاحب برہان بحوالہ مؤید صراحت مزید کند کہ لکد بازی طفلان در آب و در خشکی (انند جہانگیری)۔ لاآوری ۞ چون شدندی چو پیشان در خواب ما پاسپاری بہ پاسپانش زود۔ صاحب مؤید این را مرادف پاسار گفتہ بحوالہ فرہنگ قواس گوید کہ این را در بیان بازیہا آوردہ ازین معلوم میشود کہ آن لکد بازیست کہ بچگان در آب و در ساحل می بازند **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت ماخذ این بہ پاسار گذشت و معنی بیان کردۂ مؤید و محققین زباندان ترک کردہ اند صحیح و قیاسش ہیچ و تکمیل بحث این بر پاستار می آید (اردو) دیکھو پاسار اور بلحاظ بیان مؤید الفضلا لڑکون کا وہ کھیل جو پانی اور خشکی مین کھیلتے ہین۔ مذکر۔

پاستادہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ مخفف بپا استادہ کنایہ از مستعد و آمادہ **مؤلف** عرض کند کہ بہ سین مہملہ موافق قیاس است کہ ہر مستعد و آمادہ کاری بپا خیزد برای سرانجام آن کار معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین زباندان

ذکر این نکرده اند (اردو) دیکھو آماده۔

پاستار اصطلاح۔ بقول رشیدی مرادف همان پاسپار که گذشت و سندش همان سند لاادری که صاحب جهانگیری بر پاسپار نقلش کرد رشیدی درینجا به فوقانی عوض بای فارسیها نقلش کرده و خان آرزو در سراج ذیل پاسپا و پاسپار گوید که قوسی پاسپار را بمعنی پی سپر و لگد کوب تنها آورده و همین صحیح است چراکه پی سپر در اصل پاسپار بود که الف اوّل را اماله کرده اند والف دوم را حذف از جهت تخفیف و پی سپر خود بی شبه بمعنی لگدکوب است و این نیز بهمان معنی باشد و پاستار مخفف پاستار است به فوقانی چنانکه جهانگیری گفته پس این لفظ جدا باشد وازین باب نبود مولف عرض کند که جهانگیری ذکر این نکرد بلکه ذکر پاسپار به هر دو بای فارسیها کرده ندانیم که خان آرزو چگونه پاستار را در جهانگیری یافت عجب است که شعر یکی از قدما که نقلش در جهانگیری است و با نقلش بر پاسپار کرده ایم و در سراج اللغات خان آرزو هم به تای فوقانی عوض بای فارسی است۔ بالجمله چنان معلوم میشود که نقل خان آرزو نسخهٔ جهانگیری که داشت غلطی کتابتش او را در غلطی انداخت۔ ما اشارهٔ ماخذ بین هم بر پاستار کرده ایم (اردو) دیکھو پاسار۔

پاستان اصطلاح۔ بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بمعنی پیشین و سابق و پاستانیان بمعنی پیشینیان مولف عرض کند که پاستان به موحده به همین معنی گذشت و صراحت ماخذش همانجا بر معنی اوّلش کرده ایم و درینجا همین قدر کافی است که مبدل آنست چنانکه تب و تپ (فرهنگی سند) را یکی نامه بکار از که پاستان چو فرادان اندرون داستان ها (اردو) دیکھو پاستان

کے پہلے معنے۔

پاس جستن | اصطلاح۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ است از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی لحاظ داشتن

متعلق بمعنی ہشتم پاس کہ بجالیش گذشت (صاحب ...) دلیل جوہر ولیست پاس اہلیت جستن ہو زنا محرم نگہدارند ابکار معانی را ہو (اردو) لحاظ رکھنا۔ لحاظ کرنا

پاسخ | بقول برہان بضم ثالث وسکون خای نقطہ دار جواب را گویند کہ در مقابل سوال است صاحب سروری از شیخ نظامی سند آوردہ (ـــہ) زبانش کرد پاسخ را فرامشت ہو نہاد از عاجزی بر دیدہ انگشت ہو صاحبان جہانگیری و رشیدی ذکر این کردہ اند صاحب ناصری گوید کہ بمعنی جواب مطابق سوال معروفست ولی اصل لغت پاسخ بودہ چہ سخن بمعنی شنیدن آمدہ پنہان معلوم می شود کہ آنکہ در پایان صفحہ راست می نگارند کہ مطابق اوّل سطر صفحۂ چپ است کہ آن را پاورقی می گویند۔ پاسخ بود و بتدریج بمعنی جواب مستعمل و مطابقۂ آن را جواب دہ می گویند و پاہی رس و پی رس را سلف و پی رس بہمین معنی۔ پاسخت و پہرس نیز گفتہ اند و پہرس را فہرست معرب است و پاسخ بفتح سین صحیح باشد نہ بضم۔ چہ سخن مفتوح است خان آرزو در سراج بر مطلق جواب قانع۔ بہار گوید کہ با لفظ آوردن و دادن و کردن و نمودن مستعمل و این ظاہرا ماخوذ از پاس است کہ جواب ہم مجیب را محافظت و نگاہبانی می کند و سائل را از بازگفتن باز میدارد و این مجازی است کہ مشہور شدہ و حکم حقیقت بہم رسانیدہ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال مؤلف عرض کند کہ طبع آزمائی ہر دو محققین در تلاش ماخذ اسم جامد مضحکہ خیز است و حق آنست کہ بتلاش ماخذ اسمای جامد

رفتن مصدر انجامی رسید که اجزای لفظ مرکبہ معنی تغیر باشد ماخذ بیان کردہ ہر دو محققین پیچ است بعض معاصرین عجم گویند واشارہ آن در تعریف ناصری ہم کہ جوابی کہ موافق دلمنظوری سوال است نہ برخلاف آن پاسخ باشد و استعمال عام مجاز آن و از ہین تصدیق اینقدر واضح میشود کہ در ترکیب و وضع این لفظ۔ پاس بمعنی لحاظ و اخل است و خای معجمہ زائد چنانکہ سیاوش وسیاوخش البتہ این ماخذ قرین قیاس است۔ انحصار استعمال این بصراحت چار تا مصادر بیان کردہ بہار و ملحقات اینہا باقی نماند۔ (اردو) جواب۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ سوال کا نقیض۔ اتر۔ پاسخ۔

پاسخ آوردن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مولف عرض کند کہ بمعنی جواب دادن است (فردوسی ع) برایشان چنین پاسخ آورد شاہ۔ کہ گر زایشان بدیدہ ندیدم گناہ (اردو) جواب دینا۔

پاس خاطر | اصطلاح۔ بقول بہار بمعنی خاطر داشت (میرزا رضی دانش ع) در چمن عمرم بپاس خاطر بلبل گذشت۔ دست بر ہم سیر و ہم گر گل بدامن داشتم۔ صاحب انند نقل نگارش مولف گوید کہ متعلق بہ معنی بہشتم پاس و موافق قیاس است (ظہوری ع) نی ز رنجم ظہوری یار را خندو رسید ازہم گہ۔ ز پاس خاطر من خاطر اغیاری ماند (اردو) پاس خاطر کہہ سکتے ہیں یعنی لحاظ خاطر سے

پاسخت کردن | مصدر اصطلاحی بمعنی پا آہستگی کردن مولف عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ع) پاسخت کردہ ام نتوان زود در گذشت۔ بیچارہ سائلی کہ جوابش نمیدہم (اردو) پاؤں اٹھانا لیتا۔ آہستہ چلنا۔

پاسخ دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مولف عرض کند کہ بمعنی جواب سوال دادن است (نظامی ؒ) چنین داد پاسخ کہ عمر اینقدر ز بلخم خریدہ و لیکن چون رسانم بسر ۔ (اردو) جواب دینا۔

پاسخ شنیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مولف عرض کند کہ یافتن جواب باشد (اسدی طوسی ؒ) قوس گفتا بسکہ گفتی بادہ اکنون یک بیک ۔ ز پاسخ از من بشنو و غفلت بہ نظم برگمار ۔ (اردو) جواب سننا۔ جواب پانا۔

پاسخ کردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر اینرا کردہ از معنی ساکت مولف عرض کند کہ جواب قرار دادن و قائم مقام جواب کردن است (زلالی خوانساری ؒ) چنان در حق من اہل تناسخ ۔ ز جواب شرع را کردند پاسخ ۔ (اردو) جواب قرار دینا۔

پاسخ گذاردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولف** عرض کند کہ بمعنی جواب دادن موافق قیاس است (اسدی طوسی ؒ) رمح گفت ای شوخ خامش یکزمان تا فضل خویش ۔ من بگویم چون بگفتم آنزمان پاسخ گذار ۔ (اردو) جواب دینا۔

پاسخ نمودن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولف** عرض کند کہ بمعنی جواب دادن است و موافق قیاس (نظامی ؒ) بپاسخ نمودن زن ہوشمند ۔ ز یاقوت سربستہ بکشاد بند ۔ (اردو) جواب دینا۔

پاس دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالہ غوامض سخن بمعنی نگہبانی کردن (نیمی

نیاضی ؎ زین پیش مده مجاز را پاس ؎ عشقی که حقیقی است بشناس ؎ مولف عرض کند که بمعنی لحاظ کردن متعلق بمعنی ہشتم پاس (اردو) نگہبانی کرنا۔ لحاظ کرنا۔

(الف) پاسدار اصطلاح۔ (الف)

(ب) پاسداشتن بقول بہار وانند و بحر بمعنی پاسبان (استاد فرخی ؎) گفتم بگرد مملکتش پاسدار کیست ؎ گفتا سخاوتش نه پسندید پاسبانی صاحب آصفی ذکر (ب) کرده از معنی ساکت مولف عرض کند که (۱) لحاظ داشتن سہبت (شفائی اصفہانی ؎) پاس خود دار لطف نگاه گرم و بی روئی مکن ؎ تا بہ اظہار محبت نیست محجوب ترا ؎ (سعدی ؎) رضا بما حق اول نگہداشتی ؎ دگر پاس فرمان شه داشتی (ظہوری ؎) تو خود می دار پاس ط عزت تو ؎ نه کوته و ستیم ہمت بلند است ؎ و بلحاظ معنی پاسدار (۲) نگہبانی کردن ہم و سند این از نظامی بر معنی اول پاس گذشت (اردو) (الف) دیکھو پاسبان (ب) (۱) پاس کرنا۔ لحاظ رکھنا (۲) نگہبانی کرنا۔

پاس دانستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مولف عرض کند واقف بودن از لحاظ کسی (خسرو دہلوی ؎) اگرچه پاس و لحاظ نازنین من نمیداند ؎ دعای عاشقان ہر جا که باشد پاسبان بادا (اردو) پاس و لحاظ سے واقف ہونا۔

پاسره اصطلاح۔ بقول برہان و ناصری و موید و جہانگیری و جامع بفتح ثالث بر وزن ناصره زمینی را گویند که صاحب زراعت و رو چه اخراجات جدا کرده بمزارعان و اہل دیوانی و غیره کنند۔ خان آرزو در سراج گوید که اینہا ہم ہمین وجه موجه گذشت تا ایشان حاصل آن را صرف اخراجات ... مولف عرض کند که تخصیصی که در معنی این قائم است

ہمچنین تبدیل است کہ فارسیان موحدہ را
بہ بای فارسی بدل کردہ این را مخصوص کردند
بہ چیزی کہ در وجہ اخراجات دیوانی جدا کنند
یعنی بادشاہان سلف اراضی مفوضہ مزارعان را
بر دو حصہ منقسم میکردند یکی برای مصارف کاشت
و اہل حقوق و معاوضہ محنت مزارع و دیگری
برای حقوق انتفاعی کہ داخل خزانہ شاہی
می شد جا دارد کہ فارسیان اوّل را بدین وجہ
بہ پاسترہ موسوم کردہ اند کہ مرکب است از بہر
و پار یای نسبت یعنی منسوب بہ محنت کاشتکار
(اُردو) وہ حصہ زمین جو زمین مفوضہ کاشتکار
میں مصارف کاشت اور کاشتکار کی محنت
کے معاوضہ میں جدا کی جاتی ہے جسکا محاصل
خزانہ شاہی میں نہیں آتا۔ مؤنث۔

پاسق بقول مؤید مطبوعہ مطبع نولکشور یعنی پوست مولف عرض کند کہ در دیگر نسخ
قلمی ما این را نیافتیم و باسق با موحدہ عوض بای فارسی در عربی زبان درازو بالیدہ
را گویند و نام میوہ ہم کہ زرد رنگ است اگر سند استعمال فارسیان پیش شود توانیم
قیاس کرد کہ فارسیان بہ تبدیل اوّل (چنانکہ تب و تپ) این را برای پوست
اسم جامد قرار دادہ اند کہ مثل میوہ باشد از ینکہ ہر قسم پوست را از گوشت لذیذتر
دانند واللہ اعلم (اُردو) پوست۔ مذکر۔

پاسک بقول برہان بضم ثالث بر وزن
نازک خمیازہ و دہان دررہ فرمایدکہ بفتح ثالث
ہم آمدہ و صاحب سروری ہم ذکر این کردہ
(شاعر؟) انتہاء عرض چون علامہ زند و مخزن
تفنگ و آنچہ از حضرت آن بادہ کمان را
پاسک و دفرمایدکہ با موحدہ ہم گذشت
صاحبان ناصری و مؤید و اند ہم ذکر این
کردہ اند خان آرزو در سراج گوید کہ بفتح

شین معجمہ ہم می آید ظاہر ایکی از این دو تصحیف باشد ومیتواند کہ باشد مولف عرض کنند کہ با صراحت ماخذ بر (باسک) کردہ ایم کہ بموحدۂ اوّل گذشت جز این نیست کہ این مبدل آن باشد چنانکہ اسب و اسپ و آنچہ بہ شین معجمہ عوض سین مہملہ می آید نیز مبدل این چنانکہ کستی و کشتی (اُردو) دیکھو باسک۔

پاسن | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ غیاث بکسر سین مہملہ بمعنی پاشنہ صاحب غیاث گوید کہ ما این را از شرح قران السعدین یافتہ ایم مولف عرض کنند کہ مرکب است از پا بمعنی خود وش وسن بالفتح کہ بمعنی مثل و مانند می آید فارسیان این مرکب را وضع کردہ اند برای پاشنہ (اُردو) دیکھو پاشنہ۔

پاسنگ | اصطلاح۔ صاحبان برہان و ناصری و سروری و جہانگیری و رشیدی و بہار و مؤید و سراج ذکر این کردہ اند مولف عرض کنند کہ ما حقیقت این بر پارسنگ بیان کردہ ایم (ظہوری سے) از ان ہیچم کہ ہیچی را بپاسنگ کمی آرم ٭ کسی این پلہ گر خواہد ز سنجیدن بروں آیم (اُردو) دیکھو پارسنگ۔

پاسنگی | استعمال۔ بزیادت یای مصدری بر پاسنگ است بمعنی برابری کہ مجاز باشد صاحب سروری بر پاسنگ سند این آوردہ (اثیر الدین اخسیکتی سے) وجود خصم چہ وزن آورد دران میزان ٭ کہ بو قبیس نیابد مجال پاسنگی ٭ مولف عرض کنند کہ موافق قیاس است (اُردو) برابری۔ مؤنث۔

پاس نمک | اصطلاح۔ بقول بحر نگاہ داشتن حق نمک و این کلمہ با کلمۂ داشتن و نگاہ داشتن مستعمل مولف عرض کنند کہ موافق قیاس است و سند این بر معنی اوّل پاس گذشت و متعلق بمعنی ہشتم اوست و مرکب اضافی باشد (اُردو) پاس نمک۔

نسک کا پاس۔

پاسوار | اصطلاح۔ بقول برہان و جامع بمعنی سوار پاست کہ پیادہ و چابک و چابک است صاحبان بحر و بہار عجم داشند و ناصری ہم ذکر این کردہ اند **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) پیادہ پا۔ پیدل۔ جلد چلنے والا۔

پاسوان | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ مبدّل پاسبان است **مولف** عرض کند کہ خلاف قیاس نیست کہ موحّدہ بہ واو بدل می شود چنانکہ آب و آو (اردو) دیکھو پاسبان۔

پاسوختہ | اصطلاح۔ بہار و انند ذکر این کردہ از معنی ساکت و در نسخہ دیگرش (۱) ہرزہ گرد و بیقرار **مولف** عرض کند کہ (۲) کنایہ باشد از کسی کہ سفر و رپا ستمد؟ و رفتار۔ اسم فاعل ترکیبی است و موافق قیاس (میر الٰہی ہمدانی ۱۰۶۳ھ) شعر ابدال و پاسوختہ در کوچہ دوان ٭ بیدل جیفہ پرست و لب نالہ گداز ٭ (اردو) (۱) دیکھو بیقرار (۲) پاسوختہ اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جس کے پاؤں جلے ہوئے ہوں اور چلنے سے معذور ہو۔

پاسودن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و بہار و انند کنایہ از راہ رفتن (درویش والہ ہروی ۱۰۴۳ھ) سر خاری نبود در ہمہ راہ طلب ٭ کہ بدریوزہ نسود ہم بدر او پائی ٭ **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است و کنایہ کہ در رفتار پای سودہ میشود (اردو) چلنا۔

پاسوز | اصطلاح۔ بقول بول چال بحوالہ معاصرین عجم (۱) بمعنی بی قرار و مضطرب و (۲) عاشق **مولف** عرض کند کہ ہمہ محققین فارسی زبان از بن ساکت ولیکن موافق قیاس است و فارسی جدید و کنایہ ایست

پرمعنی (اُردو) (۱) بیقرار۔ مضطرب (۲) عاشق۔ گرفتہ
پاسہ | اصطلاح۔ بقول برہان و جامع بروزن
کاسہ (۱) بمعنی تاسہ و قلواسہ کہ میل کردن بہر چیز است
و (۲) غم و اندوہ و (۳) فشردن گلو و باین معنی
بجای حرف اوّل تای قرشت ہم آمدہ۔ صاحب
انند نقلش برداشتہ۔ خان آرزو در سراج بذکر
قول برہان گوید کہ تحقیق آنست کہ تاسہ بفوقانی
است چنانکہ شہرت دارد و بیای فارسی تصحیف
مؤلف عرض میکند کہ بخیال ما برای معنی اوّل این
اصل است بترکیب پاس بمعنی پاشتش و یای
نسبت مخفی مباد کہ معنی اوّل میل است نہ
میل کردن و برای معنی دوم پاسہ بموحدہ
اوّل اصل است و مغیرش بہ ترکیب پاس پی
و یای نسبت و این مبدّل آن چنانکہ اسپ
و اسپ و معنی سوم فشردگی گلو ست کہ حاصل
بالمصدر معنی بیان کردہ مشتقین بالاست و
مجاز معنی دوم و آنچہ بہ فوقانی اوّل عرض
بای فارسی بمعنی دوم می آید ظاہرا مبدّل
این می نماید چنانکہ پخم و تخم و جا دارد کہ آنرا
مرکب از تاس و یای نسبت گیریم کہ تعلق
ازین ندارد و باشد کہ این را بمعنی دوم
مبدّل آن دانیم (اُردو) (۱) میل بقول
آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ رجحان طبع۔ رغبت
میلان (۲) غم اندوہ۔ مذکر (۳) فشردگی
گلو کا ترجمہ۔ گلا گھوٹنا کا حاصل بالمصدر
پاسیدن | مصدر اصطلاحی بقول برہان
و سروری و ناصری بروزن مالیدن بمعنی
(۱) نگاہبانی و بیدارخوابی و (۲) پاس
داشتن و بقول بحر بمعنی نگاہبانی کردن
و پاس داشتن (سالم التصریف) کہ غیر
ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید **مؤلف**
عرض کند کہ مرکب است از اسم مصدر
پاس کہ گذشت بزیادت تحتانی معروف
و علامت مصدر و آن ظاہرا باصول مشتقین

فارسی زبان مصدر جعلی است و با صول
با مصدر حقیقی که صراحت هر دو بر (اسم مصدر)
گذشت و ما این را کامل التصریف دانیم
که مضارع این پاسد باشد و هر دو معنی بیان
کردهٔ صاحب بحر درست است و معنی
اوّل بیان کردهٔ محققین اوّل الذکر برای
حاصل بالمصدر (اُردو) (۱) نگاهبانی
کرنا (۲) پاس رکھنا۔

پاش بقول برهان و ناصری بر وزن
ماش (۱) بمعنی پریشان و افشان و (۲)
بمعنی از هم پاشیدن و بر افشاندن هم و (۳)
امر بایں معنی نیز یعنی پریشان کن و از هم جدا ساز
و بر افشان (سعدی ــه) جوانمرد و خوش
خوی و بخشنده باش چو حق بر تو باشد تو
بر بنده باش و صاحب سروری گوید که
(۴) بمعنی افشانده و نثار کننده (سراج الدین
راجی ــه) زلفش از بوی گشته عنبر پاش
که ردیش از زلف گشته عنبر پوش بجز ذکر معنی سوم
هم کرده صاحب مؤید بذکر معنی سوم و چهارم
برای تائید فضلا صراحت مزید کند که (۵)
پاملی و پای اوراــخان آرزو در سراج می فرماید
که بمعنی افشان است بجمیع معانی و بمعنی از هم
ریختن هم مؤلف عرض کند که مقصود از معنی
اوّل اسم جامد و اسم مصدر پاشیدن است
که می آید و مقصود از معنی دوم که محققین بالاتفاق
خوشی نکرده اند حاصل بالمصدر پاشیدن است
که یعنی پاشندگی باشد و معنی سوم درست است
و معنی چهارم غلط محض و خبر میدهد از بی خبری
محققین که این معنی غیر از ترکیب امر حاضر با کاف
حاصل نمی شود و سند سراج الدین راجی سند
تحقیق ماست و بمعنی پنجم مخفف پایش ـ صراحت
صاحب مؤید الفضلا برای تائید بطلان کتب
درست باشد و فضلا ازین بی خبر نباشند
(اُردو) (۱) دیکھو افشان (۲) چھڑکاؤ

بقول آصفیہ۔ آبپاشی۔ پانی وغیرہ کا زمین پر
چھڑکنا (۳) چھڑک (۴) چھڑکنے والا (۵) اسکا
پاؤں۔ اس کے پاؤں کو۔

پاشا اصطلاح۔ بقول اننده بحوالۂ فرہنگ
فرہنگ لغت ترکی است بمعنی خداوند معظم و سرور
بزرگ مولّف عرض کند کہ در فارسی زبان ہم
این را مخفف پادشاہ بحذف دال مہملہ و ہای
ہوز توان گرفت و بمعنی بالا ہم مجازِ پادشاہ کہ
بمعنی سلطان باشد (اردو) بڑا سردار۔

پاشامہ اصطلاح۔ بقول اننده بحوالۂ
فرہنگ فرنگ بروزن (؟) و بمعنی پاجامہ مولّف
عرض کند مبدّل پاجامہ باشد کہ گذشت
چنانکہ کاج و کاش۔ معاصرین عجم بربان ندارند
و محققین اہل زبان ازین ساکت صاحب مؤید
بر پاجامہ ذکر این بحوالۂ زفانگویا کردہ بالجملہ
لغت متروک می نماید (اردو) دیکھو پاجامہ

پاشان اصطلاح۔ صاحب رشیدی
ذکر این کردہ گوید کہ مرادف پاجان است
کہ گذشت مولّف عرض کند کہ ہمین اسم
حال است از پاشیدن و پاجان کہ گذشت
مبدّل این چنانکہ ہمدرانجا اشارہ کردہ ایم
و حقیقت (اسم حال) بجایش گذشت (اردو)
زمانۂ حال میں چھڑکنے والا۔

(الف) پاشانی استعمال۔ خان آرزو
در چراغ ہدایت گوید کہ مشتق است از پاشیدن
و باصطلاح خطّاطان برابر نبودن لی قرینہ
نوشتن مدّات و دوائر حروف بسیار کشادہ
نوشتن چنانکہ تاثیر گوید (۵) از دونی قدر
است پریشانی خاطر کو پاشانی خطہا سبب
حجم کتاب است بہار ہمین شعر تاثیر

(ب) پاشانی خط را نوشتہ بدکر بمعنی بیان
کردہ خان آرزو گوید کہ ازین سند محسن تاثیر
مستفاد میشود کہ عبارت از دور دور نوشتن
حرف است مولّف عرض کند کہ بہار درست

گوید و بتحقیق ما (الف) حاصل بالمصدر (پاشیدن) پاشا
است که می آید و (پاشائی غلط) که مرکب از
همان است بمعنی تحریر پریشان و دور دور است
برخلاف تحریر گنجان - خان آرزو غلط کرده که
(الف) را متعلق به مصدر پاشیدن دانسته
(اردو) (الف) دور دور گنجان کی ضد
صاحب آصفیہ نے چھدرا پن لکھا ہے جو فرق
فرق ہے (ب) تحریر کی غیر گنجانی تحریر کا
چھدرا پن - مذکر -

پاشاشیدن | بقول بحر متعدی پاشیدن
که می آید و کامل التصریف است که مضارعش
این (پاشاند) آمده و شامل بر همه معانی پاشیدن
بر سبیل متعدی (اردو) دیکھو پاشیدن بھر
اس کا متعدی ہے جیسے بکھرنا سے بکھرانا -

(الف) **پاش پاش** | اصطلاح بقول
بحر و بہار و انند بمعنی (۱) متفرق و پراگنده
(خواجه آصفی سه) در گلستان هرکه نام و نشان

حسنت به دو صد صد آنهم کند اوراق گل را پاش
پاش ز مولفش عرض کند (۲) فارسیان استعمال
این بمعنی ریزه ریزه و پاره پاره هم می کنند چنانکه
گویند ”او دلم را پاش پاش کرد“ یعنی پاره
پاره کرد و این معنی مجاز معنی اول است و پس از
درین اصطلاح تکرار اسم مصدر پاشیدن است
دیگر نیست و از همین شعر خواجه آصفی مصدر ....

(ب) **پاش پاش کردن** | بمعنی (۱)
متفرق و پراگنده و پریشان کردن پیدا است
و (۲) پاره پاره کردن هم (اردو) (الف)
(۱) پراگنده - پریشان (۲) پاش پاش بقول
آصفیہ فارسی - پارہ پارہ - ریزہ ریزہ - ٹکڑے
ٹکڑے - پرزے پرزے (ب) (۱) پراگندہ
کرنا - پریشان کرنا (۲) پاش پاش کرنا -
بقول آصفیہ پارہ پارہ کرنا -

پاشیدن | مصدر اصطلاحی بقول بہار
بمعنی ... شاہ قاچار بمعنی

برخاستن **مولف** عرض کند که محاورهٔ جدید است و معاصرین عجم بر زبان دارند و موافق قیاس و کنایه ایست لطیف بمعنی ایستادن بپا و مخفف بپا شدن است که موحده حذف شده پا شدن باقی ماند استعمال این در کلام قدما نیست البتہ بپا شدن بجای خودش به همین گذشت که اصل این است (اُردو) کھڑا ہونا۔

پاشک اصطلاح ـ بقول برهان بفتح ثالث بروزن ناوک بمعنی خمیازه باشد صاحب ناصری گوید که همان پاسک است که پیشتر گذشت **مولف** عرض کند که این مبدل آنست و بس چنانکه فرسته و فرشته (اُردو) دیکھو پاسک۔

پاشمرده گذاشتن مصدر اصطلاحی بقول بهار کنایه از غایت حزم و احتیاط کردن (صائب) ای برق بی مروت پا را شمرده بگذار ـ هر خار این بیابان رزق برهنه پائیست ـ **مولف** عرض کند کسی که باحتیاط رود و نگاه دارد بر قدم خود که بر جای ناهموار سکندری نخورد از همین عادت این مصدر اصطلاحی قائم شد و معنی لفظی این سیر باحتیاط کردن است و مجازاً غایت حزم کردن عموماً (اُردو) نہایت احتیاط کرنا۔

پاشنا اصطلاح ـ بقول برهان و جامع بروزن آشنا (۱) پاشنهٔ پا را گویند و (۲) تنبار و خربزه و هندوانه و کدو و امثال آن را نیز که بجهت تخم نگاه دارند ـ صاحب جهانگیری بذکر این از امیر خسرو سند دهد (له) چنان هم دیده ام کافسرده پائی ـ بتخت زر رسیده پاشنائی ـ صاحبان رشیدی و سروری و ناصری و بهار بر معنی اول قانع ـ خان آرزو در سراج بذکر معنی اول می فرماید که بعید نیست که های مختفی بالف بدل شده **مولف** عرض کند که (پاشنه) که اصل این است مرکب است از پا و شنه و معنی لفظی این بعقب

(حافت اسپ پاو کنایہ از عقب کہ پای بر شود آن است و حامل پا - یکی از معاصرین عجم می گوید کہ سوار اسپ را بپاشنہ می راند ازینجاست کہ فارسیان عقب عربی را پاشنہ نام کردند یعنی پای اسپ یعنی پاے کہ بدان اسپ می رانند و لیکن بخیال ما ماخذ اول الذکر بہتر ازین است - مخفی مباد کہ معنی دوم مجاز معنی اول است کہ خیار و خربزہ وغیرہ کہ برای تخم نگاہ دارند خشک و سخت همچون عقب می باشد و انچہ بہ پای عربی گذشت مبدل این همچون اسپ و اسب (ولہ سہ) نسبت بد بر اہل ترک ار خود ندارد کنش از انکہ ہر شگاف از پاشنا یش دین و دولت بد او بستہ

(اردو) (۱) دیکھو پاشنہ (۲) سوکھا ہوا خربزہ وغیرہ جس سے کاشت کے لیے تخم لیتے ہیں -

پاشنامہ اصطلاح - بقول برہان بر وزن شاہنامہ بمعنی لقب و قرینہ و ہمال - صاحبان جہانگیری و رشیدی ہم ذکر این کردہ اند - مولف عرض کند کہ مبدل (بارنامہ) کہ گذشت چنانکہ اسب و اسپ و انگاردن و انگاشتن - صراحت ماخذ ہمدرانجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بارنامہ کا نمبر

پاشنگ اصطلاح - بقول برہان و جامع با کاف فارسی بروزن آونگ (۱) خوشہ کوچک انگور (۲) خیار و خربزہ و ہندوانہ و کدو و امثال آن را نیز گویند کہ بجہت تخم نگاہ دارند و (۳) با (پاشنگ و پاچنگ) مترادف است صاحب جہانگیری ہم ذکر ہر دو معنی اول الذکر کردہ (حکیم اسدی ؒ) تو گوئی درخشندہ پاشنگ بود و بچہ دریا در دل شب بشب آہنگ بود و صاحب ناصری بذکر ہر دو معنی بالا گوید کہ در فرہنگ ساسانی گوید کہ بمعنی دوم مخفف پاشنگ است مرکب از پا و بمعنی پایندہ و شنگ کہ لولی است از خیار کہ برای تخم نگاہ دارند و معنی ترکیبی خیار پایندہ و خوشہ خشک انگور ہم دو معنی دوم داخل باشد - خان آرزو در سراج بذکر قول

سامانی گوید که عجب از سامانی چرا که هرگاه پشنگ
بمعنی خیاری باشد که برای تخم نگاه دارند لفظ پا
بمعنی پاینده مشترک در آنکه تحقیق خواهد بود و پس
صحیح همان است که بمعنی مطلق ثمری است که
برای تخم نگاه دارند و لهذا پاشنگ و پاشنگه بمعنی
خوشهٔ انگور نیست که بر تاک خشک شود و حق
تحقیق آنست که پاشنگه در اصل پاشنده بدال
بود و دال به کاف فارسی بدل شده چنانکه
در استخوان رنده و استخوان رنگ و چون ثمری
برای تخم نگاه دارند خوب آن همانست که از
هم نپاشد بدین نام موسوم شده و پاشنگ
بحذف ها مخفف آنست و پاچنگ مبدل آن
چنانکه پاشیده و پاچیده پس مرادف نیست
چنانکه بعضی گمان برده اند **مؤلف** عرض کند
که شک نیست که پاشنده اصل است بمعنی انگور
خشک که برای تخم نگاه دارند و در تاک خشک
شده می پاشد یعنی می ریزد و پاشنگه مبدل
آنست چنانکه خان آرزو خیال کرده و همین
است معنی اصلی و مطلق خوشه انگور و خربزه
وغیره که برای تخم نگاه دارند مجاز آن و مرادف
در معنی سوم به سبیل تبدیل است که جیم فارسی
به شین معجمه بدل شد چنانکه کاچی و کاشی و
سند تبدیل های هوز بشین در همین لغت که
مرادف پاهنگ است پس متحقق شد که این
مخفف پاشنگه باشد بحذف های هوز آخره و آنچه
بسعده اول به همین معنی گذشت مبدل این
چنانکه اسپ و اسب. خان آرزو و تعریف
پاشنده صحیح نکرد (**اردو**) (۱) و
(۲) دیکھو پاشنگ (۳) دیکھو پاچنگ اور پاہنگ

پاشنگه | اصطلاح - بقول برهان و جهانگیری
و مؤید همان پاشنگ بمعنی اول و دوم **مؤلف**
گوید که ما صراحت معنی و ماخذش و اشارهٔ
این همه در اینجا کرده ایم که این اصل است
و آن مخفف این (**اردو**) دیکھو پاشنگ کے

پہلے اور دوسرے معنے جن کی صراحت پاشنگ
پر گزری ہے۔

پاشنہ | اصطلاح۔ بقول بہار و سروری
و مؤید و انند مرادف پاشنا کہ گذشت مؤلف
عرض کند کہ این اصل است و آن مبدل
این و صراحت ماخذ این ہمہ را انجا کردہ ایم
(اُردو) دیکھو پاشنا۔

پاشنۂ در | اصطلاح۔ بقول وارستہ
چیزی است کہ تختۂ در را بگرد اندند و در
ہند آن را چول گویند (شفیع اثر ست) خانہ صاحب
دولت زسنجاعی گردد چو این در از پاشنۂ پائی
گدائی گردد چو بہار این را مرادف (پائی
در) گوید و بر (پائی در) ہمین معنی می نویسد
(ناصر خسرو ست) نیستند برابل ترک
تو خود ندارد کفش از آنکہ پاہر شگاف از
اشتیاق دین و دولت را درستہ چو صبا
[illegible] مؤلف عرض کند کہ ہمہ محققین
بالا تعریف خوشی نکردہ اند حق آنست کہ در سنگین را
تجربہ و بر حلقۂ آہنی (چوب آستانہ) نمی گذارند کہ پاشنۂ
در می باشد بلکہ بہ پائین در یک پارۂ چوبین پاسنگ
چسپیدہ بہ در قائم کنند تا در بہ (چوب زیرین
آستانہ) قائم باشد و تحمل وزن سنگین در می کند
ہمین پارۂ چوب پاشنۂ انسان را مانند کہ قیاس
برانست پس (پاشنۂ در) مرکب اضافی است
و کنایہ باشد (اُردو) دروازے کی وہ ایڑی
جو چوکھٹ کی نیچے کی لکڑی میں قائم رہتی ہے
تاکہ دروازے کا وزن صرف (نر مادون) یعنی
انہیں پر نہ رہے اسی کو دکن میں دروازے
کی چول کہتے ہیں۔ صاحب آصفیہ نے چول
پر فرمایا ہے۔ مؤنث۔ پاشنۂ در یعنی لکڑی کا
وہ سرا جو دوسری لکڑی میں داخل کیا جائے
مؤلف عرض کرتا ہے کہ آپ سے تعریف
میں تسامح ہوا ہے چول سے پاشنگ لکڑی کے
اسی سرے کو کہتے ہیں جو دوسری لکڑی میں

داخل ہو لیکن (پاشنۂ در) فارسی میں پٹ کے
اس سِرے کا نام ہے جو چوکھٹ پر صرف اسلئے
قائم رہتا ہے کہ دروازے کے وزن کو سنبھالے
رہے ۔ ہماری رائے میں اس کو (دروازے
کی چول) کہنا چاہیئے یا (پٹ کی چول)

پاشنہ کوب | اصطلاح ۔ بقول بہار (۱)
تعاقب نمودن و پی در پی رسیدن بحیثیتی کہ پاشنۂ
گریزندہ را بسر انگشت پای خود گرفتہ و طاقت
نمودہ می رسیدہ باشد ۔ صاحب انند بنقل نگارش
صاحب بحر درست گوید کہ (۲) کسی را گویند کہ
در پی گریختہ بدود و آنرا در عربی متعاقب گویند
و برای معنی اوّل می فرماید کہ پیاپی در پی رسیدن
ہم **مولف** عرض کند کہ بمعنی دوم اسم فاعل
ترکیبی است یعنی تعاقب کنندۂ کہ بر پاشنۂ
پاشنۂ گریزندہ می دود آنرا می گویند و بمعنی اوّل
(پاشنہ کوب شدن) یا حاصل بالمصدر پاشنہ
کوبی ۔ درست باشد و معنی اوّل انند (پاشنہ کوب)
ہرگز پیدا نیست پس محققین بالا غور بر لفظ و
معنی نہ کردہ اند و سکندری خوردہ اند و معاصرین
عجم ہم با ما اتفاق دارند و معنی اوّل را برای
این اصطلاح غلط می نگارند (اردو) (۱)
تعاقب کرنا (۲) تعاقب کرنے والا ۔

پاشو | اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ بضم شین معجمہ (۱) عصای چوپانان
و مسافران و بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ
ناصر الدین شاہ قاچار (۲) بفتح شین بمعنی
برخیز **مولف** عرض کند کہ بمعنی اوّل حالا
بر زبان معاصرین عجم نیست ولیکن موافق
قیاس است کہ اسم فاعل ترکیبی است
بمعنی پاشوندہ و قائم مقام پای یعنی ہمان
عصا است کہ بامدادش چوپانان و مسافران
بر خیزند و کار رفتن و در رفتار می گیرند و بمعنی
دوم امر حاضر مصدر مرکب (پاشدن) کہ بجای
خود ثابت است محقق بہار بفتح شین در معنی دوم

تصرّف محاورہ باشد (اُردو) (۱) چڑھاؤ اُونچان اور مسافروں کا عصا۔ مذکّر (۲) اُٹھ۔ کھڑا رہ۔ (پاشدن) کا امر حاضر۔

پاشیب اصطلاح۔ بقول برہان و جہانگیری و رشیدی بروزن آسیب نردبان و زینۂ پا را گویند۔ (مولانا مظہر ؎) ساحت بستان سرای و بام قصرش کز علو * کاخ دوّارہ فراز لامکان آوردہ اند * از عمود صبح پاشیبی برین پیشتہ اند * وز بنات نعش آنرا نردبان آوردہ اند * صاحب ناصری بذکر این گوید کہ شیب بمعنی زیر است صاحب رشیدی بر (پای شیب) میفرماید کہ عقبہ ایست دشوار برای رمی جمار و بجذف پای اوّل زینہ پایہ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی زینہ پایہ و بمجاز عقبۂ دشوار گذار کہ برای رمی جمار است و فرماید کہ آنچہ صاحب رشیدی بمعنی ثانی حقیقت فہمیدہ خطاست **مولّف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی بمعنی پا در نشیب آورندہ و شیب مخفف نشیب است (اُردو) سیڑھی۔ مونث۔ دیکھو زینہ۔

پاشیدن بقول بہار بمعنی (۱) پریشان شدن و کردن (صائب ؎) دل پریشان بہم می پاشد آخر جسم صائب را * کتان کی پردۂ آن ماہ سیما میشود اندر شدہ * صاحب رشیدی نو کر این کردہ بر معروف قانع و صاحب موید گوید کہ (۳) ریختن و ریختہ شدن و (۳) پرکردن و پرکردہ شدن صاحب بحر بذکر معنی اوّل و دوم گوید کہ (۴) افشانیدن ہم میفرماید کہ کامل التصریف است و مضارع این پاشد **مولّف** عرض کند کہ پاشانیدن کہ گذشت متعدی این بدو مفعول و این مصدر لیست اصلی کہ مرکّب شد از اسم مصدر پاش و یای معروف و علامت مصدر دن و معنی اوّل لفظی است و معنی دوم و چہارم مجاز ش و معنی سوم مجاز مجاز کہ از پاشیدن آب پری جام

ممکن است و این نتیجۂ آن است و این معنی را
غیر از مؤید و یکی دیگری از محققین فارسی زبان ذکر
نکرد (ظہوری ؎) زہر شہد آنجا کہ پاشید است
تلخی بہ شکر چو کاہ کوہ آنجا کہ بہ پرانش گرانی کردہ
است ۔ (اُردو) (۱) پریشان ہونا ۔ پریشان
کرنا (۲) ڈالنا ۔ پڑنا ۔ جیسے پانی ڈالنا (۳) بکھر جانا یا
بکھرا جانا (۴) چھڑکنا ۔

پاشیدن صحبت | مستند و اصطلاحی بیقول
بہار از ہم متفرق و پراگندہ شدن مردم در مجلس
کہ لازم و متعدی ہر دو آمدہ یعنی (پراگندہ کردن
مردم) صاحب بحر عجم با او متفق ۔ خان آرزو در
چراغ گوید کہ تمام شدن صحبت و رفتن اہل
بزم بجای دیگر **مولف** عرض کند کہ معنی حقیقی
است و معنی بیان کردۂ خان آرزو نتیجۂ آن
(تاثیر ؎) گوشہ گیری با حضور دل بہ جا صحبت
دولت است ۔ و آنکہ با ہم بپاکن صحبت
پاشید و را ۔ (صائب ؎) بہشتی بہ پا شدان
را بہ از خلوت نمی باشد ۔ گلابی بہتر از
پاشیدن صحبت نمی باشد ۔ **مولف** عرض
کند کہ متعلق بہ معنی اول پاشیدن است
(اُردو) صحبت برہم ہونا ۔ صاحب آصفیہ
نے (صحبت برخاست ہونا) پر کہا ہے
یاروں کا جلسہ برخاست ہونا ۔ مجلس اٹھنا
(داغ ؎) تیری مجلس میں رسائی بھی ہوئی
تو کیا ہوا ۔ ہم گئے اوسوقت جب برخاست
صحبت ہو گئی ۔

پا علم | اصطلاح ۔ بہار گوید کہ بدون اضافت
و از بعضی استفسار کردہ شد گفتند کہ در ولایت
رسم است کہ چون خواہند ہنگامۂ کشتی گرم
نمایند پہلوانان ہر جانب علمی برپا می
کنند و زیر آن می ایستند و بعضی گویند (پا علم)
بہ تقدیم نام فنی از کشتی و فرماید کہ سند این
ذیل (بزیر علم نواختن) گذشت **مولف**
عرض کند کہ از سند محولہ ہم معنی بالا پیدا است

و معنی لفظی این (علم برپا) یعنی قیام علم است
و بس و مقصود از ہمان عادت کشتی گیران باشد
حاصل بالمصدر (پاکردن علم) یعنی پاعلمی و
این مخفف آن (اُردو) علم کا قیام۔

پاعلم خوان اصطلاح۔ بقول بہار (۱)
کسیکہ در عاشورا پای علم تابوت خصوصاً
یا در زیر علم مردہ عموماً چیزی بخواند (میرنجات
ؔ) نہ عشور و نہ عزا ایست و نہ ہم فقرا ؎
پاعلم خوان ز برای چہ شدی ای ملا ؔ صاحب
بحر می فرماید کہ کسی را نام است کہ پای علمی
در عاشورہ چیزی بخواند و نیز (۲) کسی کہ زیر
علم پہلوانان چیزی بخواند۔ وارستہ بمعنی اوّل
قانع۔ خان آرزو در چراغ ہدایت ذکر ہر دو
معنی کردہ و صراحتی کند کہ بہار نقلش نمیر
پاعلم کرد۔ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی
است و موافق قیاس و مخفف (بپاعلم خوان) بہ
حذف موحدۂ اوّل (اُردو) (۱) وہ شخص
جو علموں کے پاس مرثیہ پڑھے (۲) وہ شخص
جو پہلوانوں کے علم کے نیچے اوس کی تعریف پڑھے۔

پاعلم رنگین کردن مصدر اصطلاحی۔
بہار گوید و صاحب انند ہم کہ (۱) چون در روز جنگ
تقابل صفین روی دہد۔ جمعی یکہ تاز از یک جانب
سبقت کردہ یکی یا چندی را از فوج غنیم بگیر
آوردہ بہ پای علم خود گردن زنند و گویند پاعلم
رنگین کردیم (میرنجات ؔ) جان من خون
دل دشمن بہ آئین کن ؎ ہمو از سش بزمین
پاعلمی رنگین کن ؎ و فرماید کہ (۲) باصطلاح
لوطیان کنایہ از اغلام بود۔ مؤلف عرض
کند کہ بیچارہ فروق بیان نداد۔ معنی اوّل
رنگین کردن پای علم بخون دشمن است
و بمعنی دوم ہم کنایہ باشد کہ کیر را استعارہ کردہ
بہ علم و رنگینی پای علم کنایہ باشد از رنگ برا
کہ کیر را رنگین کند۔ و کنایہ از لواطت کردن
است یا معنی دوم را از زبان معاصرین عجم

نشنیدیم و برای آن طالب سند استعمال می یابیم (اردو) (۱) دشمن کے خون سے اپنے علم کے پاؤں کو رنگین بنانا (۲) لواطت کرنا۔

پاغر اصطلاح۔ بقول برہان بروزن لاغر ستونی را گویند که سقف خانه بدان قرار گیرد صاحبان رشیدی و ناصری و موید ہم ذکر این کرده اند **مولف** عرض کند که ظاہر این مخفف پاغره که به ہای ہوز آخری آید و ماخذش ہم درانجا بیان کنیم و معنی آن فیلپاست که مرضی است از امراض پای انسان فارسیان بحذف ہا (پاغر) نام کردند چوبی و ستونی سطبر را که برای حفاظت سقف ناقص زیر آن گذارند و این استعاره باشد (اردو) دیکھو پازیر۔

پاغره اصطلاح۔ بقول برہان بضم غین نقطه دار و فتح رای بی نقطه مرضی است که پای آدمی مقابل بجگی میشود و آن را بعربی داء الفیل خوانند و بعضی گویند که زحمتی و آزاری است که بسبب و بگرہم رسیده باشد مانند غلوکه تا زحمت اول بر طرف نشود و آن ہم بر طرف نگردد۔ صاحب ناصری بر داء الفیل قانع۔ خان آرزو در سراج گوید که این مرکب است از پا و غر که بمعنی ستون است و ہای نسبت که پا را مثل ستون می سازد و بعضی گویند مرکب است از پا و غر که لغتی است در گره و معنی ترکیبی آن کننده پا مثل پای فیل و بقول رشیدی بحواله جہانگیری غر بمعنی گره و ورم است درینصورت بکسر غین خواہد بود **مولف** عرض کند که غر در فارسی زبان بر آمدگی اعضا را گویند پس معنی لفظی این بر آمدگی پاست و سطبری و کلنگی آن و با ہای نسبت در آخر مرض داء الفیل را نام کردند و بگر ہیچ (اردو) فیل پا۔ بقول آصفیه۔ اسم مذکر۔ ایک مرض کا نام جو اکثر بارده اور مرطوب ملکون مین ہوتا

اور اس سے پاؤن ہاتھی کے پاؤن کے مانند موٹا ہوجاتا ہے۔ فارسی مین پاغر کہتے ہین

(الف) پاغند اصطلاح الف بقول برہان

(ب) پاغنده بضم ثالث وسکون نون

گلولا پنبہ حلاجی کردہ و نسبت (ب) میفرماید که بفتح ثالث ہم صاحب سروری نسبت (الف) بر پنبۂ زدہ قانع۔ خان آرزو در سراج گوید که در موحّدہ گذشت صاحب موید بذکر ہر دو فرماید که ہندش گالہ گویند که پنبۂ برزدہ و گرد کردہ باشد (شمس فخری الف) چه لا و

بر تیغ سپاهیش چه پولاد ؤ چه کوه بر گرز کلا ما چه پاغند ؤ صاحبان جهانگیری و ناصری و رشیدی و جامع ہم ذکر این کردہ اند (مولوی معنوی ب) ہچو منصور تو بردار مکن ناطقه را ؤ چون زنان چند برین پنبۂ پاغند زنی (مدرجاچی ب) تا وقت شام بیهوده زنی پنج شویه را ؤ پاغنده بر کنار نهند چو نخ اسفند

(شمس فخری ب) فلک ریسمان بکر فکر مرا ؤ باشد از جهر وما و پاغنده ؤ مولّف عرض کند که پاغنده بموحّدۂ اوّل بجایش گذشت و صراحت ماغندش ہمدر انجا کردہ ایم پس (ب) مبدّل آن باشد ہمچون تب و تپ و (الف) مخفّف (ب) گنده پائی ہوتا آخر (اردو) دیکھو پاغنده

(الف) پاغوش | اصطلاح (الف)

(ب) پاغوش خوردن | بقول برہان

(ج) پاغوش زدن | و جهانگیری

و سروری و رشیدی و بہار و سراج با واو مجہول بروزن آغوش بمعنی غوطه باشد یعنی سر بآب فرو بردن۔ صاحب ناصری بذکر معنی بالا گوید که قدری در زیر آب توقف کردن مولّف عرض کند که ہمین لغت بموحّدۂ اوّل بجایش گذشت و صراحت ماغند این ہمدر انجا کردہ ایم که این اصل ... آن مبدّل این و (ب) بمعنی

غوطه خوردن ۞ (ج) بمعنی غوطه زدن مصدر لازم و متعدی از همین الف است (شمس فخری ۵) نه هرکه غوطه خورد دُر برآورد ز بحار ۞ بسا کسا که بود مرده‌ای از پاغوش ۞ (فردوسی ۵) درین آب پاغوش خوردن روا است ۞ که یک تیر بالا بود آب راست ۞ (استاد رودکی ۵) بود زود آنکه آئی نیک خاموش ۞ چو مرغابی زنی در خاک پاغوش ۞ (اُردو) (الف) دیکھو پاغوش (ب) غوطه کھانا (ج) غوطه لگانا۔

پافته | اصطلاح۔ بقول اننددبحواله فرهنگ فرنگ بر وزن تافته هیچهای طلا و نقره و همین سفر بالای اسپ و لگام و مانند آن نصب سازند مؤلف عرض کند که دیگر همه محققین فارسی زبان ازین ساکت و معاصرین عجم هم پر زبان ندارند اگر سند استعمال پیش شود اسم جامد فارسی زبان دانیم و معنی ترکیبی این ظاهر نمیشود جزین که این را مبدّل بافته گیریم که به موحّده گذشت چنانکه تب و تپ و آن اسم مفعول مصدر بافتن است که بمعنی آراستن هم آمده پس پافته بمعنی آراسته کنایه باشد از معنی بالا که برای آراستگی اسپ و لگام بکار برند قیاس می‌خواهد که این نام چیزی را نهند که ازین چیزها آراسته شده و لیکن فارسیان ذریعهٔ آراستگی را مجازاً نام نهادند (اُردو) چاندی اور سونے کی وہ میخیں جن کو لگام اور زین وغیرہ میں خوبصورتی کے لئے نصب کرتے ہوں۔ مؤنث۔

پافزار | اصطلاح۔ بقول برهان مخفف همان پاافزار که گذشت۔ صاحبان سروری و بحر و انند و مؤید هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (کمال اسمٰعیل ۵) و ست انعام بر سرش می دارد ۞ ورنه ترتیب پافزار کند ۞ (نزاری قهستانی ۵) بنده بی ترتیب و بی برگ و نوا ۞ نوکران بی جامه و بی پافزار ۞ (اُردو) دیکھو پاافزار

پافشردن مصدر اصطلاحی بمعنی ثابت قدم بودن
مؤلف عرض کند که مخفف پاافشردن است که بجایش گذشت
و همان (افشردن پا) که در الف مقصوره مذکور شد

(ظهوری ـه) عاشقان چون نظر بر اندازندی ٭
پافشارند و بر سر اندازندی ٭ (اردو) دیکھو پافشردن
و افشردن پا ـ

پاک بقول برهان بر وزن خاک (۱) بمعنی صاف و بیغش و پاکیزه و (۲) بمعنی همه و تمام و (۳) بمعنی باقی هم چنانکه گویند که حساب ما پاک شد یعنی تمام شد و چیزی نماند صاحبان جهانگیری و جامع بذکر معنی اول و دوم گویند که مقصود معنی دوم از پی باقی است صاحبان رشیدی و سروری و مؤید هم بر معنی اول و دوم قانع و ناصری ذکر معنی سوم هم کرده (حکیم ناصر خسرو ـه) همه بگذشت بر تو پاک چو باد ٭ مال و ملک و تن درست و شباب ٭ (شاعر ـه) باده بیار ای پسر خوش که پاک ٭ باده برد زین دل غمگین غبار ٭ خان آرزو در سراج بذکر معنی اول و دوم و ترک معنی سوم گوید که (۴) بمعنی انفصال معامله هم و راست معاملگی نیز آمده چنانکه گویند (حساب فلانی پاک شد) یعنی معامله او فهمیده شد و چنانکه شیخ فرماید (آنرا که حساب پاک است از معامله چه باک) یعنی کسیکه حساب او درست است و راست است و صاحبان فرهنگها درین قسم موقع بمعنی تمام گفته اند و آن خالی از ضعفی نیست و بهار گوید که ترجمه طاهر است و بالکل و تمام چنانکه گویند پاکش انداز یعنی تمامش انداز و فلانی خانه ما پاک رفت و یا متاع ما پاک برد و یا پاک باخت و پاک سوخت و استعمال این با مصادر فارسی هم بیان می کند **مؤلف** عرض کند که معنی حقیقی این (۵) طاهر و پاکیزه که دران طهارت و پاکیزگی باشد و همین اسم جامد فارسی زبان است ترجمه طاهر عربی و معنی اول مجاز این یعنی بیغش و خالی

از آلودگی و معنی سوم فی الحقیقت بی باقی است نہ باقی کہ داخل معنی دوم است آنانکہ بجایش معنی سوم یعنی باقی قائم کردہ اند سکندری خوردہ اند و انچہ خان آرزو معنی چہارم پیدا کردہ معلوم میشود کہ بہ معنی اوّل غور نکردہ و ما ضرورت معنی چہارم نداریم و سند شیخ را متعلق بمعنی اوّل پنداریم یعنی آنرا کہ حساب او بی غش است از مواخذہ باکی نیست (اُردو) (۱) پاک - بقول آصفیہ - صاف - بے غش (۲) تمام - کامل (۳) باقی (۴) معاملہ کا انفصال - مذکر (۵) پاکیزہ - بقول آصفیہ - پاک - ستھرا -

پاک آمدن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مولف عرض کند کہ بمعنی طاہر پیدا شدن است متعلق بمعنی پنجم پاک (فغانی شیرازی سہ) دلا بگوشۂ آن چشم خوابناک نگر ؛ تو پاک آمدہ پاک باش و پاک نگر ؛ (اُردو) پاک اور طاہر پیدا ہونا -

پاکابوی اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بی غش مولف عرض کند کہ مرکب از پاک و بوی و میان ہر دو لفظ الف زائد اصل این (پاک بوی) بود کہ بمعنی بی غش است فارسیان پاک را با الف زائد پاکا کردند و ما این را بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم و ظاہرا متعلق بہ معنی اوّل پاک است (اُردو) بے غل و غش - صاف و پاک -

پاکار اصطلاح - بقول برہان بروزن ناچار (۱) کسی را گویند کہ تحصیل داری چون بجای بیاید او زر از مردم تحصیل کند و بہ تحصیل وا رہد بود (۲) شخصی را نیز گویند کہ مستراج وا و بخانہ را جاروب کند و پاکیزہ سازد کہ بعربی ترجمۂ آن کناس است و (۳) مطلق خدمتگار - صاحب جہانگیری ذکر ہر دو معنی اوّل کردہ می فرماید کہ بمعنی دوم

پای کار هم آمده صاحب رشیدی ذکر هر سه
معنی کرده گوید که به همین هر سه معنی پایکار هم
صاحب سروری هم زبانش. صاحب ناصری
بر معنی اول و دوم قانع و می فرماید که شخصی که
از مردم زر تحصیل کند در پی آن دوند از ینجاست
که آنرا پاکار گفته اند. وارسته نسبت معنی
اول میفرماید که شخصی که در شهرها و قریات محصلان
دیوانی را جای مردم نشان دهد ذکر معنی
دوم هم کرده گوید که ترجمهٔ کنّاس است
صاحب بحر بذکر هر سه معنی بالا می فرماید که (۴)
جائی که مزدوران مصالح را فراهم آورده
انبار کنند. و نسبت معنی اول متفق با تعریف
وارسته. صاحب مؤید بر معنی اول و دوم
قانع و صاحب جامع متفق با برهان بهر سه
معنی. خان آرزو و سراج می فرماید که معنی
اول خانه نماست و بذکر معنی دوم گوید که مصحّف
خانه نمائی مردم ده هم به کنّاس تعلّق دارد

و می فرماید که این و پای کار مرادف یکدیگر. بهار
هم به معنی اول و دوم قانع و به تعریف معنی دوم
متفق با وارسته و از حکیم شفائی سند دهد (شعر)
چگویم از پدر و نسبش که بود دوروزه بکوچه
ز محلات کازران پاکاره (مولّف عرض
کند که معنی لفظی این کسی که از پای کار گیرد
کنایه از کسی که در وصول تحصیل دیوانی سعی
کند و کنّاس را بدین وجه نام است که کار او
هم به معنی پای تعلّق دارد و متعلق خدمتگار
چهارم معنی اول و نسبت معنی چهارم عرض شود که
صاحب بحر به خلاف این گوید یعنی پاکار
کسی است که از موضع دیگر آید و کار زراعت
کند و باز بخانه خود رود. اگر سند استعمال معنی
چهارم بیان کرده صاحب بحر بدست آید
با معنی آخر الذکر را معنی (۵) گوئیم (اردو)
(۱) وه شخص جو وصولی زر مالگزاری میں مدد
کرے (۲) خاک روب. بقول آصفیه.

فارسی۔ اسم مذکر۔ جاروب کش۔ مہتر۔ کنّاس۔
حلال خور (۳) خدمتگار (۴) وہ جگہ جہاں
مزدور مال مسالا کسی کام کا جمع کریں۔ مونث
(۵) پاہکار۔ دکن میں اس شخص کو کہتے ہیں
جو کسی دوسرے موضع سے آکر زراعت کرے
اور مقام مزروعہ میں مستقل سکونت نہ رکھے۔

پاک اصل اصطلاح۔ بقول بہار و انند
معروف مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس ع
بمعنی چیزی کہ بنیاد او پاک و طاہر است
اسم فاعل ترکیبی (سلمان ؎) از آب گوہری
کہ شامش پدید شد ٭ این دین پاک اصل کہ
با ملک توام است ٭ (اُردو) پاک اصل
اس چیز کو کہہ سکتے ہیں جس کی بنیاد پاکیزہ ہو۔

پاکان اصطلاح۔ بالف و نون جمع مراد
از زاہدان و پرہیزگاران مؤلف عرض
کند کہ معنی لفظی این آنانکہ پاکیزہ باشند و کنایہ
از معنی بالا (ظہوری ؎) از ہمت پاکان آ

کہ در عہدہ گزشت ٭ پاکان شرم شستند
دامان ترم را ٭ (ولہ ؎) خستہ ام نیسیار
پاکان کمتر اند ٭ ہست بحکم تو اہل
است ٭ (اُردو) پاکان اون لوگون
کو کہہ سکتے ہیں جو پاک یا نہ ہوں جیسے زاہد
اور پرہیزگار۔

(الف) پاکان حصہ اوّل اصطلاحات
(ب) پاکان خطہ اوّل الف و ب
بقول انند کنایہ از ملائکہ و کرّوبیان و حاملان عرش
عرش معلّی صاحب برہان بر (ب) ذکر کند
معنی کردہ و صاحبان رشیدی و (جہانگیری
در ملحقات) و بحر ہم زبانش (خاقانی ؎)
بدان خدای کہ پاکان خطہ اوّل ٭ ز شوق
حضرت او والہ اند چون عشّاق ٭ مؤلف
عرض کند کہ حصہ اوّل در (الف) و خطہ دوم
در (ب) بمعنی آسمان است و موافق قیاس
و معنی این سبیل کنایہ فرشتگان باشد

حاملان عرش که عرش فلک نهم را نام است

در بعیت افلاک نهم بلحاظ شمار از بالا فلک اوّل است

(اردو) فرشتے جو حاملان عرش ہیں۔ مذکر

پاک انداختن مصدر اصطلاحی بحث

ابھی ابھی (پاکش انداز) می آید (اردو)

دیکھو پاکش انداز۔

پاک انداختن کیسه مصدر اصطلاحی۔

بقول آصفی خالی کردن کیسه تمام از انچه درو است

مؤلف عرض کند که موافق قیاس است

وصاحب انشا ہم ذکر این کرده و بہار بذیل

انداختن این را آورده (اردو) تھیلی کو

بالکل خالی کردینا۔ جو چیز اس میں ہے وہ

تمام اس سے باہر ڈالدینا۔

(الف) پاک باختن متاع و غیر آن

(ب) پاکباز مصدر اصطلاحی۔ صاحب

آصفی ذکر (الف) کرده گوید که پاک درین مصدر

مرکب بمعنی تمام و پاکل است و (ب) بقول

برہان بروزن خاکسار (۱) کسی را گویند که ورز

بازی کردن و غلی نکند و (۲) شخصیکه اسباب

خود را تمام بباز دو (۳) زاہد و مجرّد و (۴) و

عاشقی که معشوق را بنظر پاک بنگرد و صاحب بحر

ہمزبانش۔ بہار بذکر معنی دوم و سوم قانع صاحب

مؤید ذکر معنی دوم و سوم و چہارم کرده (ظہوری

ص۔) پاکبازان که بروی تو نظر باخته اند ؎ ہر چه

غیر تو باقبال تو در باخته اند ؎ (سعدی ص۔)

جوانی پاکباز و پاک رو بود ؎ که با پاکیزه روئی

در گرو بود ؎ مؤلف عرض کند که پاک بمعنی

تمام و باختن بمعنی حقیقیش پس معنی (الف)

موافق قیاس است یعنی متاع و امثال آنرا

تمام در باختن و (ب) اسم فاعل ترکیبی است

در معنی دوم حقیقی است و پاک در دیگر معانی بمعنی

طاہر و پاکیزه و باز امر حاضر بازیدن که بمعنی

بازی کردن است پس معنی لفظی این بازی

کننده به پاکی و پاکیزگی کنایه باشد بمعنی اوّل

ومعنی سوم وچہارم مجاز آن (اُردو) (الف) تمام متاع کا ہار دینا (ب) (۱) وہ شخص جو بغیر دغا اور فریب کے بازی کرے (۲) وہ شخص جو اپنی تمام متاع ہار دے (۳) زاہد (۴) وہ عاشق جو معشوق کو پاک نگاہ سے دیکھے۔ صاحب آصفیہ نے پاکباز پر فرمایا ہے وہ شخص جو کھیل میں چھیند نکرے۔ ایماندار۔ زاہد۔ عاشق بے غرض وہ عاشق جو پاک محبّت سے معشوق کو دیکھے (ذوق ؒ) اس بت پہ گر خدا بھی ہو عاشق تو آئے رشک ؎ ہر چند جانتا ہوں کہ وہ پاکباز ہے۔

پاکبازان | استعمال۔ جمع پاکباز است بجملہ معانیش کہ گذشت (ظہوری ؒ) آخری ہست پاکبازان را ؎ پردل از ما ست باختن بہ گشت ؎ (اُردو) پاکباز لوگ دیکھو پاکباز کے تیسرے معنی جن کی یہہ جمع ہے۔

پاکباز چرخ | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ کنایہ از ماہ است مولّف عرض کند کہ طالب سند استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم ومحقّقین زباندان ذکر این نکردہ اند اگرچہ من وجہ موافق قیاس است (اُردو) چاند۔ مذکر۔

پاکبازی داشتن | استعمال بمعنی پاکباز بودن است شامل برہمہ معانی پاکباز (ظہوری ؒ) نداری پاکبازی در قمار دوستی چون من ؎ نیایم دا دگر با دشمنان از من دغا آید ؎ مولّف گوید کہ در پاکبازی یاے مصدری است (اُردو) پاکباز ہونا۔ پاکبازی اختیار کرنا۔

پاکبیر | اصطلاح۔ بقول بہار وانند از اسمای محبوبا است مولّف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی بہ پاکیزہ دارندہ وبمعنی محبوب کنایہ باشد (میرمعزی ؒ) نازگری خوش زبان پاک بری شوخ چشم ؎

عشوہ دہی و لفریب ہو آبھی استادی (اردو) پاک بہ فارسیون نے محبوب کو کہا ہے اردو مین بقاعدۂ فارسی اس کا استعمال کر سکتے ہین - مذکر۔

پاک بردن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ گوید پاک درین مصدر بمعنی تمام و بالکل است مولف عرض کند کہ بمعنی بردن چیزی بتمامہ و چیزی ازان نگذاشتن موافق قیاس (اردو) سب لیجانا - کوئی حصہ نہ چھوڑنا

پاک بوم | استعمال - بقول اننددو بہار بمعنی پاکیزہ بوم مولف عرض کند کہ بمعنی باشندۂ زمین پاکیزہ و مقام پاکیزہ متعلق بمعنی سوم بوم کہ بجایش گذشت - اسم فاعل ترکیبی (اردو) پاکیزہ مقام - وہ شخص جو مقام پاکیزہ پر رہنے والا ہو۔

پاک بین | اصطلاح - بہار بر معروف قانع و صاحب انند از معنی ساکت صاحب آصفی گوید کہ مرادف پاک نظر و پاک دیدہ مولف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی پاکیزہ نظر دارندہ و عاشقی کہ معشوق خود را بہ نظر پاک مشاہدہ کند مرادف پاکباز (ظہوری سہ)

بان ظہوری بگریہ کار انشا دہ پو پاک بینان نگاہ شستہ باشند (اردو) پاک بین - اس شخص کو بقاعدۂ فارسی کہہ سکتے ہین جو پاکباز ہو یعنی اس کی نگاہ بے لوث ہو - وہ عاشق جو پاک نظر سے معشوق کو دیکھے - پاک محبت رکھنے والا

پاکباش | اصطلاح - بقول بحر آنکہ ہرچہ داشتہ باشد بباد دہد مولف عرض کند کہ اگرچہ موافق قیاس است ولیکن مشتاق سند استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم برزبان ندارند و محققین فارسی زبان و اہل زبان ازین ساکت (اردو) وہ شخص جو اپنی متاع کو تمام برباد کرے۔

پاکت | بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی (۱) کیسہ و (۲) جیب۔ صاحب
بول چال ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ صاحب رہنما (پاکتِ لاک زدہ) را بمعنی
لفافۂ یا کیسۂ لاک زدہ می گوید پس پاکت مفرّس پاکٹ انگلیسی زبان است کہ کیسہ و امثال
آن را گویند چیزی نیست کہ تای ہندی را بہ فوقانی بدل کردہ اند (اردو) بٹوا۔ بقول
آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ چھوٹی سی وہ پلٹری تھیلی جس میں پان الائچی اور نقدی وغیرہ رکھتے ہیں

پاکج گذاشتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر
کنایہ از ناہمواری و گستاخی کردن (صائب ـه)
ہر کہ پا کج می گذارد با دل خود می خورد ہم چو شیشہ
ناموس عالم در بغل دارد بہ پا ؛ **مؤلف** عرض
کند کہ کج رفتاری۔ کنایہ از شرارت است و
دیدہ روشنی ہم ہمین باشد و صاحب بحر کہ
گستاخی کردن حاصل آن باشد (اردو)
گستاخی کرنا۔ بقول آصفیہ۔ بے ادبی کرنا۔ شوخی
کرنا۔ شرارت کرنا اور ہمارے معنوں کے لحاظ
سے کج رفتار رہنا۔ صاحب آصفیہ نے کج رفتار
کا ذکر کیا ہے۔

پاک داشتن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ داشتن چیزی بحالت پاکیزگی و
طہارت است (عالی شیرازی ـه) عالی
دل دوست و لب خود پاک توان داشت چو
تہمت زدن مدعیان را چہ کند کس چو
(اردو) کسی چیز کو پاک و صاف رکھنا۔

(الف) **پاکدامانی** | اصطلاح۔ (ب)
(ب) **پاکدامن** | بقول بہار و آنند کنایہ
از عفیف و پارسا **مؤلف** عرض کند کہ
کسی کہ دامن خود از مناہی پاک دارد۔ اسم
فاعل ترکیبی است و (الف) بمعنی بیگناہی
و پاکبازی۔ پس پاکدامنی بزیادت یای

مصدری پر (ب) بمعنی مصدری یعنی سیاہ
که دامن و داماں ہر دو یکی است که تعریفش
بجای خویش می آید (حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ) حافظا
بخود نپوشید این خرقۂ می آلود ہ ای شیخ پاکدامن
معذور دار ما را (ظہوری رحمۃ اللہ علیہ) ورز خمار زہد
خشکم ساقی تردستی که با خرقۂ آلودہ سازم
پاکدامانی لبس است (اُردو) (الف)
پاکدامنی بمعنی پارسائی۔ پرہیزگاری۔ بیگناہی
کہہ سکتے ہیں جیسے "یہ ان کی پاکدامنی تھی کہ
آگ میں کودنے کے لئے آمادہ ہو گئیں" (ب)
پاکدامن بقول آصفیہ۔ پارسا۔

پاک دہان اصطلاح۔ بقول بہار و
اننداز معروف مولف عرض کند که اسم
فاعل ترکیبی است بمعنی کسی که دہان او پاک
و صاف است و عفونت ندارد (صائب
رحمۃ اللہ علیہ) از لبش جای سخن عقدۂ ابرو ریزد و
ہر که صائب بہ صحبت پاک دہان افتاد است

(اُردو) پاک دہن اس شخص کو کہہ سکتے ہیں
جس کا منہ صاف پاک ہو اور جس کے منہ سے
بدبو نہ آتی ہو۔

(۱) پاک دیدن مصدر اصطلاحی بمعنا
صفائی نظر این کردہ از معنی ساکت مولف
عرض کند که (پاک بین) اسم فاعل ترکیبی از
ہمین مصدر است که بجایش گذشت و معنی
این دیدن بہ پاک نظری۔ بہار ہم۔ ۔ ۔ ۔

(۲) پاک دیدہ گویند که بمعنی پاک بین است
(صائب رحمۃ اللہ علیہ) بی حسن نیست خلوت آئینہ
مشربان کز معشوق در کنار بود پاک دیدہ را
ہر دو موافق قیاس (اُردو) (۱) پاکیزہ نگاہ
سے دیکھنا (۲) دیکھو پاک بینا۔

پاک رائی استعمال۔ بقول بہار و بحر
و اننداز آنکه عقل صحیح و فکر رسا داشتہ باشد
(شیخ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ) شنیدستم که گفتم ای خسرو پاک
رائی کو توان گشت حق پیش مرد خدای

مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است وموافق قیاس (اُردو) پاک راے کہہ سکتے ہیں اور صائب الراے بھی یعنی وہ شخص جسکی راے صائب اور اچھی ہو۔ نیک راے۔

(الف) پاک رفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت وگوید کہ پاک درینجا بمعنی تمام وکمال است گویند "فلانی خانۂ ما را پاک رفت" مؤلف عرض کند کہ بدینمعنی بضمّ رای مہملہ باشد واز رُفتن کہ بزبان معاصرین عجم است ------

(ب) پاک رفتن خانہ کنایہ باشد از بردن ہمہ اسباب خانہ ------

(ج) پاک رو بفتح رای مہملہ (۱) بمعنی کسی کہ روش ورفتار تام وکامل داشتہ باشد صاحب بحر وبہار ہم این آوردہ (۲) بضمّ رای مہملہ بمعنی چہرۂ پاکیزہ دارندہ وچہرہ دو معنی اسم فاعل ترکیبی است (سعدی ؒ) جوانی پاکباز وپاک رو بود چو کہ با پاکیزہ روئی در گرو بود ؎ (اُردو) (الف) جھاڑو دینا۔ ایسا صاف کرنا کہ کچھ کوڑا نہ رہے (ب) گھر کا تمام سامان لیجانا۔ صاحب آصفیہ نے (جھاڑو پھیرنا) پر فرمایا ہے۔ لوٹ لینا۔ تنکا نہ رکھنا مؤلف عرض کرتا ہے کہ (گھر میں جھاڑو پھیر دینا) (ب) کا ترجمہ ہے (ج) (۱) نیک روش۔ وہ شخص جس کی روش نیک ہے (۲) پاکیزہ رو۔ خوبصورت۔

پاک زاد اصطلاح۔ بقول بہار وانند مرادف (پاک سرشت) کہ می آید مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد از شریف شخصیکہ نسب وحسب پاکیزہ دارندہ کہ فطرتاً پاک باشد (سعدی ؒ) چہ خوش گفت فردوسی پاک زاد ؎ کہ رحمت بران تربت پاک باد ؎ میازار موری کہ دانہ

کش است ؛ که جان دارد و جان شیرین
خوش است ؛ (اُردو) شریف نجیب۔
جس کا حسب و نسب صحیح ہو۔ نیک نہاد۔
نیک طینت۔

پاک ساختن | استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مولّف
عرض کند که صاف و پاک کردن است
(حیاتی تجاری ؎) خاک رہت اشکم اگر
باخون نیامیزد مرنج ؛ گر گریم بچشم خوشتن
تا پاک سازو راه را ؛ (میر حاج مهرست)
پاک ساز و ره سیاره ز خاشاک ہلال ؛ (اُردو)
صاف و پاک کرنا۔

پاک سرشت | اصطلاح۔ بقول بہار
و انند مرادف ہمان پاک زاد که بجایش گذشت
مولّف عرض کند که بمعنی مرد نیک نیّت و
نیک طینت باشد و فرقِ نازک است درمیان
این و پاک زاد که از تعریف ہر دو ظاہر ہے معنی

عجم پر زبان دارند (اُردو) نیک نہاد نیک
آصفیه پاک طینت۔ پاک سیرت۔ پاک باطن۔

پاک سوختن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده گوید که پاک درینجا بمعنی تمام
است چنانکه گویند متاع ما را پاک سوختند
مولّف عرض کند که موافق قیاس است
(از قبیل پاک رُفتن خانه) که گذشت (اُردو)
بالکل جلا دینا۔ کوئی چیز باقی نہ رکھنا۔

پاکش | اصطلاح۔ بقول سفرنگ بشرح
نهی قصره (نامه خسرو رنگلشاه) بمعنی تقدّس
و تنزّه مولّف عرض کند که بکسر کاف عربی
لغت ژند و پاژند است بمعنی پاکیزگی بزیادت
شین مجمه بر لفظ پاک که افاده معنی نسبت کند
چنانکه بالش و پلش که منسوب به بال و پل
است (اُردو) پاکی۔ بقول آصفیه صفائی
ستھرائی۔ طہارت۔ پرہیزگاری۔

پاک گشادن | مصدر اصطلاحی۔ بقول

انند (۱) کنایہ از باز آمدن یعنی اینکہ قبل ازین نمی آمد۔ حالا می آید و فرماید کہ (۲) کنایہ از طلاق دادن و (۳) گریختن **مولف** عرض کند کہ بمعنی سوم موافق قیاس است و برای معنی اوّل و دوم بدون سند استعمال تسلیمش نکنیم معاصرین عجم بزبان ندارند و محققین از یاددان ہم ازین ساکت (اردو) (۱) پھرانا (۲) طلاق دینا (۳) بھاگنا۔

پاکشادہ رواق اصطلاح۔ بقول انند کنایہ از آسمان **مولف** عرض کند کہ بلحاظ معنی سوم (پاکشادن) کہ بجایش گذشت معنی لفظی این رواق گریزندہ و کنایہ از آسمان می توان گرفت کہ موافق قیاس است نظر بر قول حکمای قدیم کہ آسمان را دوّار گفتہ اند ولیکن دیگر محققین ازین ساکت و معاصرین عجم ہم بزبان ندارند۔ طالب سند استعمال می باشیم (اردو) دیکھو آسمان۔

پاکش انداز اصطلاح۔ صاحبان بہار عجم و انند گویند کہ چون کشتی گیر حریف را از دو پا افگندن رساند کہنہ سوار گوید پاکش انداز بمعنی تماشش بیند از (میر نجات ع) [illegible] را بکش و برسر خاکش انداز گویند از ان [illegible] مخالف کش و پاکش انداز **مولف** عرض کند کہ صاحبان بہار و وارستہ باستناد ہمین یک شعر میر نجات (پاکش بیند از) قائم کردہ [illegible] تسامح ہر دو باشد کہ عوض مصدر (پاکش انداختن) این مقولہ را قائم کردہ اند و حق آنست کہ (پاکش انداختن) مصدریست مرکب بمعنی بر زمین انداختن کسی را چنانکہ پشت بر زمین شود و [illegible] ہمعنی از معنی حقیقی (انداختن بتامہ) پیدا [illegible] و عادت کشتی گیران است کہ حریف خود را چون بر زمین می زنند پشت او را برابر زمین می کنند و این تعریف غالب است در کشتی (اردو) اس کو چت گرانا اور اس کا مصدر

(پٹ پٹ کرانا) بقول آصفیہ پھڑپھڑانا، پھڑپھڑانا سے
پلپلا کرانا، ہرانا۔

پاک شدن استعمال۔ صاحب آصفی
[illegible] (۱) از عذاب نارسیدہ و
[illegible] شدن است مؤلف عرض کند
که (۲) بمعنی پاکیزہ و صاف و پاک شدن که
معنی حقیقی است (اسدی طوسی [illegible]) جہان
[illegible] فرمان ضحاک شد و زہر [illegible] ہم پاک
شد و (نجات اصفہانی [illegible]) چہ بہشتی است
که آن شوخ غضبناک شود و از نگاہی بگشتہ کی
ما پاک شود و (فغانی [illegible]) آئینۂ دل پاک
شد و یار درآمد و صد شکر که کار ہمہ بر وجہ
حسن شد و مخفی مباد که معنی اول مجازی معنی
دوم باشد که نجات یافتن است و صراحت
کامل این در [illegible] می آید (اردو) (۱)
نجات پانا، چھوٹنا (۲) صاف و پاک ہونا۔

پاک شدن از عذاب و عقاب مصدر اصطلاحی۔ بقول انند فارغ و رستگار
شدن است مؤلف عرض کند که نجات یافتن
بخصوصیت عذاب درینجا درست نیست بلکہ
(پاک شدن از چیزی) بہتر است و این مصدر
خاص ہم داخل ہمان تعمیم باشد چنانکہ سند
این از کلام اسدی طوسی و نجات اصفہانی
بر معنی اول (پاک شدن) گذشت (اردو)
عذاب سے نجات پانا۔

پاک شدن کشتی مصدر اصطلاحی۔ خان
آرزو در چراغ ہدایت گوید که بضم کاف دوم
عمل معروف و تمام شدن معرکہ کشتی است
و سندش ہمان که از [illegible] نجات بہ (پاک شدن)
گذشت صاحب بحر ہم [illegible] مؤلف عرض
کند که معنی مجازی ختم شدن کشتی است
یعنی نجات یافتن از کشتی (اردو) کشتی سے
فارغ ہونا، نجات پانا، کشتی ختم ہونا۔

پاکشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ

(۱) بمعنی آہستہ رفتن (طالب آملی سه) زملک
معصیت سامان غربت کردہ ام اکنون ٭ بصد
افتادگی در راہ جانان می کشم پائے ٭ و فرماید
کہ چون بصلۂ آمد ارند بمعنی (۲) باز رفتن است
(سلیم سه) بلبلان پای کشیدند ز اطراف چمن ٭
میرود ہر کہ درین باغ سراسر پا است ٭
بہار ذکر ہر دو معنی کردہ (میرزا جلال اسیر
سه) لنگ لنگان در رکاب چشم تر پا می کشم ٭
تا نفس دارم سر زنجیر در پا می کشم ٭ کام میگیرد
اسیر آخر ز دریا ہمچو موج ٭ گرچہ گریان در رکاب
چشم تر پا می کشم ٭ (صائب سه) تا بسیر گلشن
آن سرو خرامان پا کشید ٭ شد نسیم صبح را
ہر غنچہ زانوی دگر ٭ (ملا طغرا سه) سبو ہر
سر خود کلاہی ندید ٭ خجل گشتہ از رنگ پا کشید ٭
(محمد قلی سلیم سه) فغان من ز رکاب ہلال پای
کشید ٭ کہ از ستارہ رہش در میان گلہ شدہ است ٭
(مولانا ثنائی سه) دست از حیات خود من
بیمار نشستہ ام ٭ تا آن طبیب از سر من پا کشیدہ است ٭
صاحب بحر ہم ذکر ہر دو معنی کردہ مولف
عرض کند کہ (از چیزی پا کشیدن) بمعنی کنارہ
کردن از ان بجایش گذشت و بیان ازست
معنی دوم این (اردو) (۱) آہستہ چلنا ۔
دکن میں پاؤں کھینچکر چلنا کہتے ہیں (۲) دیکھو
از چیزی پای کشیدن

پاک طینت استعمال بہار و انند ذکر این
کردہ از معنی ساکت مولف عرض کند کہ
مرادف پاک سرشت است کہ بجایش گذشت
(میرزا رضی دانش سه) پاک طینت را
بدنیا میل آمیزش کجاست ٭ گوشۂ تنگی گہر
با وسعت دریا گزیدست ٭ (اردو) دیکھو پاک سرشت

پاک عیار اصطلاح بقول بہار و بحر و
انند زر خالص را گویند مولف عرض کند کہ
معاصرین عجم بہ زبان دارند و موافق قیاس است
(اردو) زر خالص ۔ وہ طلا جو بےغش اور خالص ہو ۔ ملک

(الف) **پاک فروختن** مصدر اصطلاحی۔ (اردو) (الف)(۱) دکان کی تمام متاع بیچ ڈالنا
(ب) **پاک فروش** صاحب آصفی ذکر (۲) اپنی متاع کو برباد کرنا (ب)(۱) کل متاع
(الف) کرده از معنی ساکت و نه ذکر (ب) کو بیچ دینے والا (۲) اپنی متاع کو برباد کرنیوالا
گوید که آنکه هرچه داشته باشد به باده بدهد و فروشد (۳) کل متاع کو فروخت کر دے اور برباد کر دے
که بدین معنی است پاکباز۔ وارسته ذکر (ب) **پاک کردن** استعمال۔ بقول صاحب
کرده در نفس معنی متفق با آصفی (سالک یزدی آصفی (۱) چیدن و صاف کردن و (۲) تمام
ـه) سالک رند که اسباب ورع داشت کردن (نوعی خبوشانی ـه) تا روی تو دیدم
بسی ٭ رفته در میکده و پاک فروش آمده است هر دم پاک کن از اشک ٭ که گریه نگاهم به نقش
٭ صاحبان گهر و اند هنر بان وارسته (صائب ورنه آب است ٭ (اسدی طوسی ـه) که
ـه) از هر دو جهان حاصل من ناوک آه است دیده کبود م از و پاک کرده گرد ٭ که باغ سبز و
٭ مانند کمان پاک فروشم زه و خانه ٭ ریخته گل گرد او صبا ٭ (صائب ـه) میکند زود
بهار عجم با اتفاق آصفی این را از اعزاز فروش پاکباز حساب من ... را پاک ٭ ز هیچ صبح این نفس باز
گوید مؤلف عرض کند که (الف) (۱) بمعنی کم است ٭ مؤلف عرض کند که بار لفظ
همه سامان دکان فروختن و دکان را خالی پاک از جمله معانی آن بحث کرده ایم و این مصدر
کردن است و (۲) مجازاً بمعنی برباد دادن شامل است بر همه معانیش (اردو) (۱)
متاع و (ب) بهر دو معنی اسم فاعل ترکیبی پاک کرنا (۲) تمام کرنا۔ دیکھو پاک جس کے تمام
از همین مصدر (الف) و (۳) امر حاضرش معنون پر یہ مصدر شامل ہے۔

پاک گردیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مولف عرض کند که مرادف پاک شدن است که گذشت (طالب آملی ؎) خرقهٔ زاہد نگردد پاک از میل ریا ٭ جہد نیلش گر آب زمزم و کوثر کشد ٭ (ناظم ہروی ؎) سراپا شستہ شد چون موج کوثر ٭ ز کلفت پاک گشت آن حور پیکر ٭ مخفی مباد که شد و وہم متعلق از پاک گشتن است که مرادف ہمین است حیف است که محققین فارسی در ہر دو لفظاً فرق نکرده اند از ینکه (گردد) را مضارع ہر دو دانند و بجایش صراحت کنیم که گردد مضارع گردیدن باشد که کامل التصریف است و گشتن مضارع ندارد که سالم التصریف باشد (اردو) دیکھو پاک شدن۔

پاک گریختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مولف عرض کند که بمعنی بیک لخت گریختن و گریختن بعجلت و خیال بہتری نکردن (اسدی طوسی ؎) سپہ و خیل نجوم از که باشند که پاک ٭ نگریزند چو خورشید من افراخت علم ٭ (اردو) جلد بھاگنا۔ رفوچکر ہونا۔

پاک گشتن استعمال۔ مرادف پاک گردیدن که بجایش گذشت و شد این ہم ہمدرا نیجا مذکور (اردو) دیکھو پاک گردیدن۔

پاک گوہر اصطلاح۔ بقول بہار و انند معروف مولف عرض کند که مرادف پاک اصل است که بجایش گذشت (صائب ؎) سرچشمۂ نشاط دل پاک گوہر است ٭ تا دل شگفتہ است سخن تازہ و تر است ٭ (اردو) دیکھو پاک اصل۔

پاک ماندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مولف عرض کند که مرادف پاک بودن است که بجایش گذشت (محتشم کاشی ؎) مجنون چو افشا

آتشی بر وصل تا روز جزا او دامان لیلی پاک
ماند از تہمت آلودگی بو (اردو) پاک رہنا
دیکھو پاک بودن۔

پاک مغز | اصطلاح۔ بقول بہار و انند آنکہ
عقل صحیح و فکر رسا داشتہ باشد (خواجہ نظامی
ﷺ) چو ہشد و پاک دید آن پاک مغز بداد وش
بدین کار در پای لشکر پناہ صاحب بحر گوید کہ مرادف
(پاک رای) باشد۔ مولف عرض کند کہ ہر کہ
پاک مغزی باشد رای او ہم پاک می باشد پس
پاک رای مرادف پاک مغز نباشد۔ این معنی
روشن دماغ باشد و بس (اردو) روشن
دماغ۔ دیکھو آئینہ ہوش۔

پاکند | اصطلاح۔ بقول برہان و جامع
بر وزن پارند مطلق یاقوت را گویند خصوصاً سرخ
باشد یا زرد و سفید و بمعنی بجای حرف اول بای
تحتانی ہم آمدہ۔ صاحب سروری این را مخصوص
کند بیاقوت سرخ (بخاری ﷺ) کجا از بای
گردد نی شتر بان و چست را چہ شطر ہر گجا
برد پاکند از صاحب ناصری این را با تحتانی
اول اصح می داند صاحب موید ہم ذکر این
بکاف فارسی کردہ با تعمیم برہان متفق مولف
عرض کند کہ مایہ پاکند کہ بہ موحدہ اول گذشت
ہمراست این بمعنی اولش کردہ ایم خیال ما
این است کہ (پاکند) بہ تحتانی اول اصل است
و اسم جامد فارسی زبان و فارسیان تبدیل
تحتانی بموحدہ پاکند کردند چنانکہ توپ و توپا
و پس از آن موحدہ بہ بای فارسی بدل شد چنانکہ
تب و تپ۔ آنانکہ بکاف فارسی نوشتہ اند حق
حروف نکردہ اند غلطی کتابت باشد (اردو)
دیکھو پاکند کے پہلے معنے۔

پاک نظر | اصطلاح۔ بقول بہار و انند
معروف۔ مولف گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است
کنایہ از کسی کہ نظر او پاک باشد یعنی بنگاہ پاک
بنگرد مقابل بد نظر (اردو) پاک نظر۔ پاک

بقاعدۂ فارسی کہہ سکتے ہین ۔ صاحب آصفیہ نے پاکباز پر فرمایا ہے کہ "وہ عاشق جو پاک نظر سے معشوق کو دیکھے" اگرچہ آپ نے (پاک نظر) کو اپنے لغت مین قائم نہین فرمایا ہے لیکن زبان اُردو مین اس کا استعمال موجود ہے (اسم فاعل ترکیبی)

پاک نگریستن | مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مولف عرض کند کہ دیدن کسی را بنظر پاک باشد (فغانی شیرازی ے) ولا بگویند آن شیخ مرا بنا پاک نگرید تو پاک آمدہ پاک باش و پاک نگر (اُردو) پاک نگہ سے دیکھنا ۔

پاک نمودن | استعمال ۔ مرادف پاک کردن است مولف عرض کند کہ موافق قیاس (ظہوری ے) افتادہ است خرقہ شیخان چہ عجب گیر لب پاک نمودہ ابر گوشہ اند (اُردو) دیکھو پاک کردن ۔

(الف) پاکوب | **(ب) پاکوبی** | **(ج) پاکوبیدن** | **(د) پاکوفتن** | اصطلاح ۔ الف بقول اننر بحوالۂ فرہنگ فرہنگ رقاص را گویند وہم او بحوالۂ غیاثی فرماید کہ (ب) پاکوبی بمعنی رقص است و (د) پاکوفتن (۱) بمعنی رقص کردن (لاادری ے) زبہم افشردہ خوشا وقت قدح پیمائی کہ شود مست و زند دست و بگوید پائی (ظہوری ے) گر از دستک زنی ہای شمش آہ پشیمانی بپاکوبی چہ می کرد صاحب بہار بر ذکر (د) بمعنی بالاتفاق ۔ صاحب بحر بذکر معنی اول می فرماید کہ (۲) شرہ یک شدن بہ رفتن و (۳) مردن و صاحب ناصری ہم ذکر معنی اول (د) فرمودہ و نقل شد (لاادری) کردہ صاحب جہانگیری در ملحقات بذکر معنی اول (د) سند (پاہی کو فتن) نہ ہمین ندارد کہ پا و پاہی ہم یکی است خان آرزو در سراج ذکر معنی اول

اردو۔ مؤلف عرض کند کہ (کوب) در فارسی
زبان بمعنی ضرب و آسیب باشد کہ از چوب یا
سنگ و مشت و مثال آن بکسی رسد کہ آنرا در
عربی صدمہ گویند (کذا فی البرہان) و مصدر
(کوبیدن) از ہمین اسم مصدر است بزیادت
یای معروف و علامت مصدر دن کہ می آید
و کوفت مبدل ہمین کوب است چنانکہ زبان
و زفان و مصدر کوفتن از اسم مصدر کوفت
وضع شد پس (الف) اسم فاعل ترکیبی است
از مصدر مرکب (ج) کہ کنایہ از رقص کردن
است و (ب) حاصل بالمصدرش بزیادت
یای مصدری۔ و ہر دو اسنا و بالا متعلق است
از (ج) نہ بہ (د) چنانکہ محققین بالا خیال
فرمودہ اند و معنی دوم و سوم مجاز معنی اوّل
ولیکن بدون سند استعمال تسلیمش نہ کنیم کہ غیر
از صاحب بحر دیگری از محققین ذکرش نکردہ و
سند استعمال آن ہم پیش نہ شد (اردو)

(الف) ناچنے والا (ب) ناچ۔ مذکر (ج
و د) (۱) ناچنا (۲) جانے کا ارادہ کرنا (۳) فرار
استعمال۔

پاکی بقول برہان بروزن خاکی
(۱) استرۂ سرتراشی را گویند و (۲) تمام شدن
و (۳) صفا و طہارت صاحب ناصری بذکر معنی
اوّل نسبت معنی سوم می فرماید کہ غسل و طہارت
باشد و ارستہ بذکر معنی اوّل و بترک معنی دوم
نسبت معنی سوم بر معروف قانع (طغرا)
چون نکردم لالہ رویش از پاکی اصلاح داغ تو
گر خط نوخیز او گلدستہ بہند لوبش شد ز بہار
در ہر دو معنی متفق با ناصری و نسبت معنی دوم
گوید کہ بمعنی سرشار از صفات او ست
خان آرزو در سراج بذکر معنی طہارت نسبت
معنی اوّل می فرماید کہ بنا بر رعایت معنی
حقیقی است صاحب جامع بذکر معنی اوّل
نسبت معنی دوم گوید کہ بمعنی تمامی (ظہوری
سنہ) بصارت نو سوادا این ستم رواداردی

جناب پاکی چشم ترجمہ کیا دارد ۔ مؤلف عرض
کند که برای معنی دوم و سوم یای مصدری بر لفظ
پاک زیاده کرده اند و نسبت معنی اول خیال ما
آنست که (پاکی اصلاح) بمعنی استره سرتراشی
است نه مجرد پاکی ۔ و سند ظهوری هم تائید خیال ما
میکند و باعتبار صاحبان جامع و ناصری که محققین
اهل زبان اند این را بمعنی اول مخفف (پاکی اصلاح)
دانیم و ازین مرکب هم معنی استره بسبیل مجاز
پیدا کنیم که معنی حقیقی تقاضای آن نمی کند و جا دارد
که (پاکی) را بمعنی [illegible] به پاک گیریم و کنایه از
استره دانیم واللّٰه اعلم بحقیقة الحال (اردو) (۱) استره
بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم ۔ مذکر ۔ بال مونڈنے
کا اوزار ۔ پاچھنا (۲) تمامی ۔ بقوله ۔ فارسی ۔
اسم مونث ۔ آخر ۔ انجام (۳) پاکی ۔ دیکھو پاکش ۔

پاکیز اصطلاح ۔ بقول آنند بحوالہ غیاث
نام داؤ از کشتی که بیک دست پای حریف گرفته
بدست دیگر زور بر گردن آوردن است

مؤلف عرض کند که دیگر همه محققین فارسی
زبان ازین اصطلاح کشتی گیران ساکت اند
اگر سند استعمال این پیش شود ما نیز قیاس کنیم
که این مرکب است از پا بمعنی خود وش و گیز
بمعنی نمد و لیکن معنی لفظی این [illegible] پا و کنایه از همان
داو کشتی که نتیجه آن گردن را برای غلبه
بر زمین رسانیدن است و جا دارد که این را
مخفف پاکیزه گیریم که می آید و کنایه از همان
داو ۔ نظیر پاکیزگیش (اردو) کشتی گیرون
کے ایک داؤ کو فارسیوں نے پاکیز کہا ہے
جس میں حریف کا پاؤں ایک ہاتھ سے
پکڑ کر دوسرے ہاتھ سے گردن پر زور ڈالتے ہیں
تاکہ وہ زمین پر آ رہے ۔ مذکر ۔

پاکیزه بقول بهار و آنند منسوب به پاک
زیرا که مرکب است از لفظ پاک و (یزه)
که کلمه نسبت است) و نظیر انیست آلتیزه
[illegible] شب تاب و دوشیزه بمعنی دختر بکر و

فرماید که چون کلمۂ نسبت زائده نیز می آید میتواند
که پاکیزه مزید علیه پاک بود و می تواند مرکب از
پاکی و زه بود بمعنی چیزی که زاده و آفریده شدن
آن از پاکی باشد **مولف** عرض کند که ماخذ
آخر بهتر است و میدانیم که همین است حقیقت
پاکیزه که زه بمعنی زائیدگی و پیدائیش بجای
خود می آید و به معنی بفتح زای هوز هم آمده
و بمعنی نطفه و بچه هم (کذا فی البرهان) پس معنی
لفظی این پاکی پیدائیش و استعمال این بمعنی
پاک هم - هر دو ماخذ بیان کرده محققین بالا ایچ
است و بزه اصلا کلمۂ نسبت نیست و حقیقت
آتشیزه هم بهمین ماخذ است بعض محققین
در آتشیزه هم - بزه را کلمۂ نسبت دانسته اند
چنانکه بجایش گذشت و ما آنرا درست ندانیم
و حقیقت دوشیزه بجایش عرض کنیم که می آید
(اُردو) پاکیزه - دیکھو پاک کے پہلے معنے -

پاکیزه اعتقاد | استعمال - بهار از معنی

ساکت **مولف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی
است و موافق قیاس مراد از کسی که اعتقاد
او پاک باشد (اُردو) پاکیزه اعتقاد مقابل
ہے بد اعتقاد کا -

پاکیزه اعتماد | استعمال - صاحب انند
بذکر این از معنی ساکت **مولف** عرض کند
که موافق قیاس و اسم فاعل ترکیبی است
مراد از کسی که اعتماد او پاک و پاکیزه باشد
(اُردو) پاکیزه اعتماد کہہ سکتے ہیں -

پاکیزه بوم | اصطلاح - بقول بهار و انند
معروف **مولف** عرض کند که بمعنی وطن
پاکیزه دارنده و پیدا شده در زمین پاکیزه
اسم فاعل ترکیبی است (شیخ سعدی ع)
شنیدم که مردیست پاکیزه بوم * شناسا و
رهرو در اقصای روم * (اُردو) پاکیزه بوم
اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جسکا وطن مقدس ہے جیسے
مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ وغیرہ کا رہنے والا -

پاکیزہ پیکر استعمال - بقول بہار وانند از اسمای محبوب است **مولف** عرض کند کہ معنی لفظی این پاکیزہ رو و خوبصورت و خوشرو موافق قیاس است و اسم فاعل ترکیبی (سعدی ے) دو پاکیزہ پیکر چو حور و پری ؛ چو خورشید و مہ از نکو اختری ؛ (اُردو) پاکیزہ پیکر خوبصورت کو کہہ سکتے ہین - بقاعدۂ فارسی اسم فاعل ترکیبی -

پاکیزہ دامن استعمال - بقول بہار وانند کنایہ از عفیف و پارسا **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است مرادف پاکدامن یعنی کسی کہ دامن او از گناہ پاک است (صائب ے) از حدیث دلگشا صائب دہن را دوختن ؛ یوسف پاکیزہ دامن را بزندان کردن است ؛ (اُردو) پاکیزہ دامن - پاکدامن - پارسا کو کہہ سکتے ہین اسم فاعل ترکیبی - بقاعدۂ فارسی -

پاکیزہ دل استعمال - بقول انند - معروف **مولف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی پاک دل و زاہد کہ دل او از گناہ پاک باشد (فردوسی ے) کنون ای خردمند پاکیزہ دل ؛ مشو بدگمان پای برکش ز دل ؛ (اُردو) پاک دل اور پاکیزہ دل اس شخص کو کہہ سکتے ہین جس کا دل گناہون سے پاک و صاف ہو -

پاکیزہ روی استعمال - بقول بہار و انند از اسمای محبوب **مولف** عرض کند کہ معنی لفظی این خوشرو و خوبصورت و مجازاً بمعنی محبوب (شیخ شیراز ے) خاتون خوب سیرت و پاکیزہ روی) را ؛ نقش و نگار خاتم فیروزہ گو مباش ؛ (اُردو) پاکیزہ رو - خوبصورت اور خوش رو کو کہہ سکتے ہین بقاعدۂ فارسی - اسم فاعل ترکیبی - معشوق نگر

(الف) **پاکیزہ سرشت** استعمال - الف

(ب) پاکیزه طینت بقول بهار معروف وصاحب انند ذکر (ب) کرده و بهار هم این را بدون تعریف آورده مولف عرض کند که هر دو مرادف پاک سرشت که بجایش گذشت (خواجه حافظ شیراز سه) عیب رندان مکن ای زاهد پاکیزه سرشت ؛ که گناه دگران بر تو نخواهند نوشت ؛ (اُردو) دیکھو پاک سرشت

پاکیزه قول استعمال - بقول بهار و انند معروف مولف عرض کند که کنایه باشد از راست گو که قولش پاک وصاف باشد (سعدی سه) پدر بارها گفته بودش به هول ؛ که شایسته رو باش و پاکیزه قول ؛ مخفی مباد که این اسم فاعل ترکیبی است و موافق قیاس (اُردو) پاکیزه قول - بقاعدهٔ فارسی - راست گو کو کہہ سکتے ہیں -

پاکیزه نظر استعمال - بقول بهار و انند معروف مولف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی بمعنی کسی که نظر او پاک باشد یعنی معشوق خود را بنظر پاک ببیند (ناصر خسرو سه) یک عاشق پاکیزه نظر نیست چو محمود ؛ ورنه همه اطراف جهان پر ز ایاز است ؛ (اُردو) پاکیزه نظر - پاک بین - اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو اپنے معشوق کو پاک نگاه سے دیکھے -

پاکیزه نفس استعمال - بهار و انند ذکر این کرده از معنی ساکت مولف عرض کند که مرادف پاک طینت باشد که بجایش گذشت (سعدی سه) چه پاکیزه نفسان صاحب دلان ؛ در آمیخته جمله با جاهلان ؛ (اُردو) پاک نفس دیکھو پاک طینت -

پاکی گرفتن مصدر اصطلاحی - بقول جهانگیر بمعنی موی زهار تراشیدن مولف عرض کند که دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مشتاق سند استعمال می باشیم حیف است که سند هم پیش نه شد موافق قیاس است

(اُردو) پاکی لینا ۔ بقول آصفیہ ۔ موے زہار مونڈنا ۔ زیر ناف کے بال مونڈنا ۔ جھانٹیں لینا ۔ دکن میں تورے کے استعمال کو بھی کہتے ہیں ۔

پاگاہ | اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بکاف عجمی (۱) جای طہارت را گویند و (۲) بمعنی زینہ و نردبان باشد ۔ صاحب رشیدی گوید کہ (۳) بمعنی طویلہ این را (پایگاہ) ہم نامند ۔ مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این مقام پا و ہر سہ معنی موافق بنیا است امّا برای معنی اوّل طالب سند استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین اہل زبان ہم ازین ساکت و بمعنی سوم مجاز باشد (ظہوری سے) پاگاہ تماشای تو از دور ضرور است ؛ می بود بہ بینائی من کاش کسی چند ؛

(اُردو) (۱) طہارت خانہ ۔ پاخانہ ۔ مذکّر (۲) زینہ ۔ مذکّر (۳) طویلہ ۔ مذکّر ۔ دکن میں اس علاقہ کا نام ہے جس کے تفویض منجانب سرکار سواروں کی فوج ہو اور اس کے مصارف کے لئے جاگیر عطا ہوئی ہو ۔

پاگرفتن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول انند و بہار (۱) بمعنی بند شدن پا و (۲) مردن و فرماید کہ بر بنیاس است پاگیر (میرزا عبد الغنی قبول سے) اغیار را راہ آمدن ما گرفتہ اند ؛ تا ہمچو سنگ دران سر کو پا گرفتہ اند ؛ و (۳) بمعنی قیام و استقامت گرفتن (محمد جعفر بیدل تخلص سے) تا چشم نیم مست تو ما را نہ پا گرفت ؛ از بیخودی دلم نتوانست پا گرفت ؛ (تاثیر سے) فارغ ز سوختن نیست تا شمع پا گرفتہ ؛ بر شوق بیقراری گویا نہ پا گرفتہ ؛ (ابو طالب کلیم سے) صد برق تا امیدی کردہ کمین ز ہر سو ؛ نخل امیدواری ہر جا کہ پا گرفتہ ؛ صاحب بحر بمعنی سوم قانع ۔ و آرستہ ہم بہ ذکر معنی سوم قناعت کردہ ۔ مؤلف عرض کند کہ فضول بہار است کہ معنی اوّل و دوم را قائم کردہ و سند عبد الغنی قبول ہم برای معنی سوم است ۔ غور بر معنی شعر نکردہ و محققین اہل زبان و معاصرین عجم ہم از

معنی اول و دوم سکوت ورزیده اند بدون سند استعمال تسلیم نکنیم (اردو) (۱) پاؤں بند ہونا (۲) مرنا (۳) قیام اختیار کرنا۔ قائم ہونا۔

پاگرفتن طفل مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و آنند قوت رفتار بہم رسانیدن طفل و بپا آمدن و از محسن تاثیر سند دہد که بر (پاگرفتن) گذشت ؛ مولف عرض کند که معنی لفظی این قائم و استاده شدن طفل است و این آغاز رفتار اوست که اول استاده می شود پس بمعنی حقیقی باشد (اردو) لڑکے کا کھڑا ہونا (چلنے کا آغاز)

پاگرم کردن مصدر اصطلاحی۔ صاحبان بہار عجم و آنند ذکر این کرده از معنی ساکت و از علی خراسانی استناد کرده اند (ــــه) پیش ما قطع بیابان طلب آسان است ؛ آنقدر نیست ره شوق که پاگرم کنم ؛ مولف عرض کنند که کنایه باشد از آماده رفتار شدن که در وقت رفتار پاتابه و موزه می پوشند و پای را گرم کنند (اردو) دیکھو آماده رفتار ہونا۔

پاگستاخ شدن استعمال۔ غالباً اضافت گستاخ شدن پاست بمعنی حقیقی (ظہوری ــــه) شد براهش قدم ما گستاخ ؛ بیم سر هست که شد پاگستاخ ؛ مولف عرض کند که گستاخ شدن چیزی و کسی بجای خودش می آید که از ضبطهٔ ادب بیرون شدن و گستاخی کردن است و این مصدر خاص است از همان تعمیم (اردو) پاؤں کا گستاخ ہونا۔ بے ادب بننا۔ گستاخی کرنا۔

پاگیر اصطلاح۔ بقول آنند بمعنی زمین خوش آینده۔ صاحب موئید بحوالهٔ لسان الشعرا ذکر این کرده دیگر همه محققین فارسی زبان ازین لغت ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند ؛ مولف عرض کند که اگر سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد که کنایه باشد که زمین خوش آینده

وخوش آب وهوا ساکنین آنرا نمی گذارد که نقل مقام کنند (اردو) خوش آب وہوا زمین۔ مؤنث۔

پال بقول ناصری (۱) نام دہی از گرم سیرات فارس قریب بانسیر وهر دو از توابع قصبه کله دار است و به بندر کنگان دو وسه منزل و معرّب این فال و ازینجا بود قطب الدّین فالی مولّف تقریب وغیر آن صاحب رشیدی می فرماید که (۲) بمعنی ریسمان و ازہمین مرکّب است پالدم که می آید صاحب انند ہمزبان ناصری مولّف عرض کند که بمعنی دوم اسم جامد فارسی قدیم دانیم و وجه تسمیهٔ معنی اوّل ہیچ بوضوح نه پیوست و به تحقیق ما (۳) صاف وپاک که اسم جامد فارسی قدیم واسم مصدر پالائیدن وپالادن وپالودن وپالیدن است که می آید معاصرین عجم تصدیق اینمعنی میکنند و وجود ہر چہار مصادر بالاتائید اینمعنی میکند (اردو) (۱) پال فارس کے موضع کا نام ہے۔ مذکر (۲) رسّی۔ مؤنث (۳) صاف وپاک۔

پالا بقول برہان وجہانگیری وناصری وجامع بروزن کالا (۱) اسپ کوتل (حکیم اسدی ؎) ز دروازه تا درگه شه دو میل پ دو رویه سپه بود پالا وپیل پ صاحب رشیدی گوید که بدین معنی پالاد وپالاده ہم آمده وبقول بعض مطلق اسپ وفرماید که حق ہمین است و اطلاق اسپ کوتل بقرینهٔ مقام خواہد بود۔ خان آرزو در سراج این را متعلق به پالادمی داند و صراحت باخذ بیان کرده اش ہمدرا نجا کنیم وبخیالش اسم کوتل ومطلق اسپ مجاز آن مولّف عرض کند که ما این را مبدّل پالاد انیم که به ہمین معنی در موحّده گذشت و اشارهٔ این ہم ہمدرا نجا کرده ایم ونسبت معنی حقیقی ومجازی ہم باخان آرزو اتّفاق داریم (اردو) کوتل گھوڑا۔ مذکر مطلق گھوڑا۔ مذکر۔

(۲) پالا ـ بقول برہان وجہانگیری وجامع بمعنی صاف کنندہ وفرماید کہ بدون ترکیب گفتہ نمیشود ہمچون ترشی پالا ـ دمی پالا ـ صاحب رشیدی بذکر این گوید کہ مرکب است از پال والف کہ چون لاحق کلمہ شود افادۂ فاعلیت کند واسم آلہ نیز وہر چند بدان مضاف شود افادۂ آن کند مثل ترشی پالا دمی پالا ـ صاحب ناصری بر مجرد صاف کنندہ قانع ـ خان آرزو در سراج ذکر این کردہ مولف عرض کند کہ تسامح ہمہ محققین است کہ این را بدین معنی جا دادند یعنی ذکر مفرد این بدین معنی تحصیل حاصل است زیرا کہ ذکر امر حاضر بمعنی سوم می آید وہمان امر است کہ بحالت ترکیب اسم فاعل ترکیبی میشود (اُردو) ناقابل ترجمہ (دیکھو تیسرے معنے)

(۳) پالا ـ بقول برہان ورشیدی وسراج امر پالودن بمعنی صاف کن ـ صاحب جامع بذکر این گوید کہ مصدر این پالادن است مولف عرض کند کہ این امر حاضر پالادن است چنانکہ صاحب جامع گفتہ واو از ناکت ہر چہار مصدر کار نگرفتہ کہ بجایش می آید ومصدر (پالودن) را از بن ہیچ تعلق نیست کہ آن سالم التصریف است کہ غیر ماضی ومستقبل واسم مفعول دیگر مشتقات از سالم التصریف نمی آید وصراحت کامل بر پالادن می آید وشامل است بر ہمہ معانی پالادن (اُردو) پالودن کا امر حاضر ـ صاف کر ـ نیز ان تمام معنون میں امر حاضر ہے جو مصدر پالادن پر بیان ہون گے ـ

(۴) پالا ـ بقول برہان وجہانگیری ورشیدی وجامع وسراج بمعنی آویختہ مولف عرض کند کہ ہمہ محققین ہمچون معنی دوم درین معنی ہم سکندری خوردہ اند وانہمعنی را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم وقول مجرد محقق الزبان

یعنی صاحب جامع را ہم کافی ندانیم کہ اہلزبان
در قواعد فارسی اکثر غلط می کنند۔ حق آنست کہ
امر حاضر چون با ہای مرکب می شود افادہ معنی اسم
فاعل و اسم مفعول می کند و ہمان است اسم
فاعل ترکیبی و اسم مفعول ترکیبی پس لفظ غیر مرکب
را چنانکہ ایشان بمعنی اسم فاعل بر نشان ودم
قائم کردہ اند و کار را از تحقیق قواعد زبان نگرفتہ اند
ہمچنان و رینجا ہم بمعنی اسم مفعول آوردہ اند دیگر
ہیچ۔ مخفی مباد کہ معنی آویختن تعلق دارد از صاف
و پاک کردن کہ چیزی رقیق را کہ صاف و پاک
می کنند اکثر آنرا می آویزند پس اینمعنی من وجہ
از پالودہ پیدا میشود کہ صراحت آن بر مصدر
پالودن می آید و درینجا ہمین قدر کافی است
کہ اگر سند استعمال این بمعنی آویختہ پیش شود
ما این را مخفف و مبدل پالودہ دانیم بحذف
دال مہملہ و ہای ہوز و تبدیل واو بہ الف یا بنا بر
توغ و تابع (اردو) لٹکا ہوا۔ اٹکایا ہوا۔

(۵) پالا۔ بقول برہان و جہانگیری و جامع
و سراج بلغت زند و پازند بمعنی فریاد و فغان
مولف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان
است و حالا بر زبان معاصرین عجم نیست
(اردو) فریاد۔ فارسی۔ بقول آصفیہ۔
مونث۔ واویلا۔ دہائی۔ مظلوموں کی آہ و
زاری۔ آہ و نالہ (رندے) تیرا ہینگے اچرخ
فرشتے ترے سنکر جو تا عرش جو پہنچی کبھی فریاد ہماری

پالا پال اصطلاح۔ بقول برہان و جامع
بر وزن مالامال (۱) چیزی سخت را گویند
کہ بسیار بپالانند و (۲) فالودۂ سخت شدہ را
نیز۔ صاحب جہانگیری بر معنی اوّل قانع (دقیقی
سلہ) بقدر ہیبت شمشیر تو قرار گرفت ؎ زمانہ
کہ پر آشوب بود و پالا پال ؎ صاحب سروری
ذکر ہر دو معنی کردہ برای معنی دوم حوالۂ تحفہ
کند۔ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید کہ این
در فرہنگ ہای معتبرہ نیامدہ ظن غالب آنست

که مالا مال بود به میم و آنرا پالا پال خوانند
نیز فرماید که از شعر دقیقی معنی بسیار پیدا نمی شود
بمعنی چیزی سخت صاحب رشیدی همزبان
ناصری ـ صاحب (موید مطبوعهٔ نولکشور) بذکر
معنی دوم فرماید که (۳) حربه باشد که زنگیان
دارند و دیگر نسخ قلمی این لغت نیست خان آرزو
در سراج با صاحب رشیدی اتفاق کرده
مولف عرض کند که جز این نیست که درین سخن
تکرار پال است بزیادت الف الصاق چنانکه
مالا مال و دمادم پس معنی لفظی این بلحاظ معنی
سوم پال بسیار صاف و پاک به جا دارد که پالوده
را نام نهیم و تخصیص معنی با او نا اهنه ماخذ و
باعتبار صاحب جامع که از اهل زبان است
میگوییم که فالوده سخت را باین اسم مخصوص
کردن باختیار اهل زبان است و این قدر
متحقق که فالوده را پالا پال گفتن مرادف فیلسا
است و معنی اول بلحاظ معنی دوم بلحاظ سختی
فالوده وجهی نیست که در شعر دقیقی تصرف لفظی
کنیم که معاصرین عجم هم درین شعر پالا پال را بر
زبان دارند و لفظ مالا مال بلحاظ معنی مصرع
اول درین شعر هیچ لطف ندارد تا آنکه اصلاح
در شعر استادی پسند کرده اند ذوق سخن ندارند
و آنانکه در رای این تصرف این لغت زبان فرس
را غلط دانند فضولی می کنند و معنی سوم تصحیف
مطبع نولکشوری نماید والله اعلم (اردو)
(۱) بہت سخت چیز ـ مونث (۲) سخت فالودہ
مذکر (۳) ایک ہتیار کا نام ـ مذکر ـ

پالاد اصطلاح ـ بقول برہان بر وزن آباد
اسپ جنیبت را گویند که مرادف پالا باشد
صاحب جہانگیری ہم ذکر این کردہ (شمس
فخری سـ۵) شہنشہی که کشد سخت در مواکب
او چو چنبر نشره خنگ سمند فلک دو صد پالاد
صاحب رشیدی گوید که پالاد پالاد و پالاده
هر سه لغت به همین معنی است و بعضی گفته اند

که بمعنی مطلق اسپ و حق همین است و بمعنی مطلق
مرکوب نوشته اند لیکن از اسنا خصوص اسپ
مفهوم می شود۔ خان آرزو در سراج می فرماید
که مرکب است از پال که مبدل پار است
برای جهاد بمعنی پشبان و رستن و آخر کاف نسبت
است و مجازاً بمعنی مطلق اسپ چراکه بمعنی مطلق مرکوب
آمده و می فرماید که صاحب رشیدی از این غافل
مانده مولف عرض کند که صراحت ماخذ
بر پالا کرده ایم و در ینجا جزین نیست که دال
مهمله آخر زائد است چنانکه پیدا و پیداد
اشاره این بر پالاد گذشت که به بای موحده
بجایش مذکور شد (اردو) دیکھو بالاد۔

پالادن | بقول برهان بر وزن ولادن
بمعنی پالودن و پالایش و صاف کردن جنا
بحر همزبانش و فرماید که سالم التصریف است
که غیر ماضی مستقبل و اسم مفعول نمی آید مولف
عرض کند که اسم مصدر این همان پال است
که بمعنی ستورش گذشت و پالا امر حاضر این
که بجایش مذکور شد و حاصل بالمصدر این پالا
که می آید و صراحت کامل معنی بر پالودن کنیم
(اردو) دیکھو پالودن۔

پالاده | اصطلاح۔ بقول برهان بر وزن
آماده (۱) اسپ جنیبت و (۲) مفسد و اهل
جنیبت صاحب جهانگیری همزبانش صاحب
سروری بذکر معنی اول نسبت معنی دوم حواله
رساله حسین وفائی دهد (حکیم عنصری مثله)
ابلق ایام را تا بر نشیند مهر و تو سبز خنگ
چرخ پیش قدر را و پالاده تو صاحب رشیدی
این را بمعنی اول مرادف پالاد و پالاو گفته
و ذکر معنی دوم هم کرده صاحب جامع همزبان
برهان۔ خان آرزو در سراج نسبت معنی
اول گوید که پالاد و پالاده بدین معنی از تخییل
خان و جهانه و (۳) بمعنی کشنده اسپ کوتل
مولف عرض کند که همه محققین اهل زبان

از معنی سوم ساکت که پیدا کردهٔ خان آرزو است یعنی های هوز را های نسبت قرار داده این معنی پیدا کرده ما های هوز زائد دانیم و مزید علیه پالاد که آنهم مزید علیه پالا است و صراحت ماخذ پالا سی جا بیش گذشت و جا دارد که در معنی دوم های هوز را های نسبت گیریم که معنی لفظی این منسوب به اسپ کوتل و کنایه از مفسد و شریر است که اسپان کوتل همیشه در تندی و تیزی می باشند و همچون اسپی که زیر سواری است مطیع نمی باشند و از همین عادت معنی دوم پیدا شد یکی از معاصرین عجم گوید که اسپان کوتل را دائماً از سواری و محنت محفوظ می دارند تا در فائت تازگی و خوشنمائی باشند و وجود ایشان در جلوی پادشاه محض رونق را است (اردو) (۱) دیکھو پالا (۲) شریر شخص (۳) کوتل گھوڑے کا مالک جس کے ساتھ کوتل گھوڑا ہوتا ہے۔

پالار اصطلاح - بقول برهان بروزن سالار (۱) درخت و (۲) ستون بزرگ را گویند - صاحب سروری این را مرادف بالار گوید که بموحده اوّل گذشت صاحبان ناصری و جامع همزبان برهان **مولف** عرض کند که مبدّل بالار است و صراحت ماخذ هم در آنجا کرده ایم و معنی حقیقی این شهتیر باشد و معنی ستون مجاز آن و معنی درخت مجاز مجاز پس درینجا هر دو معنی مجاز معنی اوّل (بالار) است که به موحده مذکور شد (اردو) (۱) پہاڑ - مذکر (۲) ستون دیکھو بالار کے دوسرے معنے -

پالارنگ اصطلاح - بقول انندبحواله برهان بفتح رای مهمله آهن و فولاد هندی را گویند **مولف** عرض کند که ما این لغت غریب را در برهان نیافتیم و دیگر همه محققین فارسی زبان هم ازین ساکت و ماخذ این هم

ہیچ بفہم نمی آید و نظر بمعانی پالا ترکیب این بالفظ رنگ ہم متقاضی معنی آہن و فولاد ہندی نمی شود بدون سند استعمال این را تسلیم نکنیم اگر این را بہ رای مہملہ گیریم البتہ فولاد و آہن را درست می شود کہ زنگ بالای آن زود می آید (اُردو) لوہا۔ فولاد۔ مذکر۔

پالاری بقول آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر رای مہملہ (۱) شہتیر و (۲) ستون بزرگ **مولف** عرض کند کہ پالار بموحدہ بہمین معنی گذشت و پالار بہای فارسی مبدلش و صراحت ماخذ بہ پالار مذکور پس جزین نباشد کہ صاحب فرہنگ فرنگ استعمال این بایای وحدت دیدہ باشد و غور بر معنی نکردہ۔ اگر سند استعمال پیش شد تصفیۂ آن می کردیم حالا چارہ جزین نیست کہ این را تصحیف دانیم کہ دیگر ہمہ محققین ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند اگر سند استعمال پیش شود این را مزید علیہ و مبدل پالار دانیم کہ تحتانی زائد در آخر و وسط الفاظ می آید چنانکہ پا و پای و بست و بیست و انگشتر و انگشتری (اُردو) دیکھو پالار بہای موحدہ کے پہلے اور دوسرے معنے۔

پالاش اصطلاح۔ بقول برہان بروزن شاباش آلودہ شدن پا بگل و لای۔ صاحبان ناصری و انند و رشیدی و جامع و سراج ذکر این کردہ اند (خسرو سہ) چو پا لغزد و پالاش دارد گلت ؎ ز مرجان ولی تا نریزد دلت ؎ **مولف** عرض کند کہ معنی این آلودگی پا باشد کہ حاصل بالمصدر است و اصل این (پا آلایش) بود بحذف ممدودہ و تحتانی ششم (پالاش) باقی ماند و این غالب اضافت باشد بمعنی آلودگی پا بگل و لای و استعمال این در سند خسرو بمعنی فاعلی است یعنی شاعر گوید کہ چون گِل تو کہ خمیر تو از انست صفت آلودہ کردن پا دارد۔ دل را رنجیدہ مکن تا

دل تو نرنجد پس پالاش حاصل بالمصدر
آلوده شدن وکردن هر دو باشد (اُردو)
کیچڑ مین پاؤن کی آلودگی اور آلوده سازی
فاعلی اور مفعولی دونون معنون مین۔ مونث۔

پالاگر اصطلاح۔ بقول اننه بفتح کاف
فارسی بمعنی ستون **مولّف** عرض کند که
اصل این (بالاگر) بموحدهٔ اوّل باشد که
اشارهٔ آن در ماخذ بالار کرده ایم معنی لفظی
این بلند کننده وکنایه از ستون که بلند کنندهٔ
خانه است (اُردو) دیکهو بالار کے دوسرے معنے

پالان اصطلاح۔ بقول اننه بحوالهٔ غیاث
بروزن کاشان پلاسی که بر پشت خر اندازند
بهار ذکر این کرده از معنی ساکت وی فرماید
که با لفظ کشیدن بمعنی برداشتن مستعمل (نظامی)
ع) خر از زین زربه که پالان کشد ٭ که تا رخت
خربنده آسان کشد **مولّف** عرض کند که
تخصیص یک مصدر کشیدن درست نباشد
که استعمال این با مصادر متعدده و ملحقات
می آید و این اسم حالی است از مصدر
بالادن و پالیدن که بمعنی بزرگ گردانیدن
و افزودن می آید پس معنی لفظی این افزودن
و بزرگ کننده در زمانهٔ حال وکنایه از پلاس
پشت خر که افزون کنندهٔ اوست من حیث
البدن و دیگر هیچ حیف است دیگر محققین فارسی
زبان ازین لغت سکوت ورزیده اند (اُردو)
پالان۔ بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مذکّر۔ وه
گدڑی یا کپڑا جو گدہے یا اونٹ کی پیٹه کے
بچاو کے واسطے اس کی پشت پر ڈالدیتے
ہین۔ گدّی۔ خوگیر۔ **مولّف** عرض کرتا ہے
که بلحاظ معنی بیان کردهٔ محققین فارسی نیز حق
مونث۔ دیکهو انیز غنج۔

پالان دوختن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مولّف** عرض
کند که بمعنی درست کردن پالان است

بوسیله دوخت از قبیل کفش و دوختن (عالی شیرازی ؎) یکی بگفت که پالان بدوز ای ظالم؛ چپیر شکافتم این است چوب کاه رسید؛ (اُردو) خوگیر سینا۔

پالان دوز اصطلاح - بقول بہار وانند مرادف پالان گر و ہیچ صراحت معنی نه شد مولف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی که پالان را دوزد و درست کند از ہمان (پالان دوختن) که گذشت (اُردو) خوگیر بنانے والا۔ خوگیر سینے والا۔

پالان کشیدن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مولف عرض کند که کنایه از بار کشیدن است (نظامی ؎) خر از زین زر به که پالان کشد؛ که تا رخت خربنده آسان کشد (اُردو) بوجھ اٹھانا۔ بارکش ہونا۔

پالان گر اصطلاح - بقول بہار وانند مرادف پالان دوز که بجایش گذشت (نظامی ؎) شبی نعلبندی و پالانگری؛ حق خویش می خواستند از خری؛ (میرزا طاہر وحید ؎) خورش گرچه باشد فلاطون شعار؛ کشیده است پالان گرش زیر بار؛ مولف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است و موافق قیاس (اُردو) دیکھو پالان دوز۔

پالانه اصطلاح - بقول - جہانگیری و برہان (۱) مخارجه که در بالاخانه سازند صاحبان جامع وانند ہم ذکر این کرده - خان آرزو در سراج می فرماید که این مرکب است از پال که بمعنی رسن است و آنه که کلمهٔ نسبت است و چون بمکان مذکور به رسن می توان رسید پالانه گفتند و بقول ناصری که بذیل (پالادان) آورده (۲) مرادف پالادان (حکیم سنائی ؎) بسیار ہمه رنگ بپالانهٔ آہن؛ بگذار ہمه رنگ بپالوده بازار؛ مولف

عرض کند که اصل این معنی اوّل همان بالاخانه
که بموحده گذشت و این مبدّل آن بهبانکه بَ
و تپّ و اثر این تبدیل در معنی همین که به آمده
بالاخانه را نام نهادند - خان آرزو در ماخذ
سکندری خورد که رسن را متعلّق باین کرد
و صراحت ماخذ بمعنی دوم - بر (پالاوان) کنیم
(اُردو) (۱) دیکھو بر آمده (۲) دیکھو پالاوان

پالانی | اصطلاح - بقول رشیدی مرادف
(پلانی) که (۱) اسپ کُندرو باشد که لائق
پالان بود - صاحب موید بر (۲) اسپ بارگیر
قانع - خان آرزو در سراج گوید که اسپ
زیر پالان و مجازاً اسپ کُندرفتار را هم گویند
و فرماید که صاحب رشیدی خطا کرده که این را
حقیقت دانست مولّف عرض کند که
یای نسبت بر پالان زیاده کرده اند و دیگر
هیچ معنی لفظی این منسوب بپالان و کنایه از
اسپ یا خری که بر پشت او پالان بندند
برای بارکشی و معنی دوم مجاز معنی اوّل باشد
(اُردو) (۱) سُست گھوڑا - جو جلد نہیں چلتا
مذکّر (۲) بارکش ٹٹّو - صاحب آصفیہ نے
(بھاڑے کا ٹٹّو) پر فرمایا ہے - اسم مذکر کرایہ
پر چلنے والا ٹٹّو - دکن میں اُس ٹٹّو کو کہتے
ہیں جس پر بوجھ لادا جا... -

پالانیدن | بقول انندیه (نون پنجم) صاف
و روشن کردن از کدورت باصاحب شمس بذکر
معنی پالا گوید که بمعنی خلاص شدن هم مولّف
عرض کند که همین معنی بر پالائیدن می آید که
عوض نون پنجم تحتانی است و نظر بر اسم مصدر
این که پال است همان صحیح معلوم می شود
و نون پنجم درین بلحاظ معنی غلط می نماید اگر
پالان را اسم مصدر این دانیم خلاف معنی
است و محقّق مصادر اعنی صاحب بحر
این را ترک کرده و صاحبان موارد و نوادر
هم ساکت پس عجزین نیست که این را تصحیف

دانیم و بدون سند استعمال بہ مجرد قول صاحبان
شمس کہ محقق بی تحقیق است این را تسلیم نکنیم
و صاحب انند نقل نگارش چنانکہ عادت آن است
معاصرین عجم ہم بہ زبان ندارند (اُردو) دیکھو
پالائیدن۔

(الف) پالاوان | اصطلاح بقول برہان ہر دو

(ب) پالاون | بمعنی ظرفی است مانند کفگیر
کہ چیزہا دران صاف کنند و آن را (ترشی پالا)
گویند صاحب جہانگیری اینقدر صراحت مزید
کند کہ طبقی است کہ دران سوراخہای بسیار
باشد مثل کفگیر کہ طباخان و حلوائیان آن را
بر سر دیگ نہادہ روغن و شیر و ترشی ہا و امثال
آن را بدان صاف کنند۔ صاحب رشیدی
بذکر ہر دو گوید کہ پالاییش و پالونہ ہم مرادف
این است کہ می آید و فرماید کہ این چہار لغت
اسم آلہ است از پالودن صاحب سروری
بر (ب) سندی پیش کردہ (ابوشعیب ؎)

افشرہ خون دل از چشم او ؎ ریختہ پالاون
مژگان او ؎ صاحب مؤید بہ الف قانع و
دگوید کہ این را بہندی ہانکہ گویند صاحب
ناصری بذکر الف ضمناً ذکر ب ہم کردہ گوید
کہ در کلام خود استعمال (پالاونا) ہم بہمین
معنی کردہ ام و (پالاوند) نیز گفتہ اند و
(پاپونہ) و (پالانہ) و (پالوانہ) ہمہ بدین معنی است
خان آرزو در سراج می فرماید کہ پالایش
حاصل بالمصدر است کہ مجازاً بمعنی ترشی
پالا می آید و پالاوان و پالادن مرکب اند
از پالا بمعنی پالائیدہ و وان و دون کلمۂ نسبت
است یعنی چیزی کہ بہ پالائیدہ نسبت
دارد مؤلف عرض کند کہ درینجا نسبت
این ہر دو لغت زیر تعریف عرض کنیم کہ
پال بمعنی صاف و پاک بہ معنی سوزش گند
و وان مبدل بان است چنانکہ آب و آو
کہ افادۂ معنی فاعلی کند چنانکہ باغبان نگہبان

پس معنی لفظی (پالوان) صاف کننده وکنایه
از آنکه ذکرش بالا گذشت و پالون بحذف
الف مخفف این و (پالاون) قلب بعض که
تقدیم وتاخیر در واو والف شده پالوانه که
می آید مزید علیه نیز یا وث یای هوز در آخر
(پالوان) و پالانه که بهمین معنی گذشت مخفف
(پالوانه) بحذف واو وصراحت ماخذ بوانی
بجایش می آید (اُردو) چھلنی مونث (دیکھو آردبیز)

پالاونا اصطلاح - بقول ناصری بذیل
پالاوان مرادفش (از ناصری سه) زخون
بیرزرم همچو پالاونا نه که پالای از آن می ورزیدنا
مولف عرض کند که مزید علیه پالاون است
الف آخر این زائد باشد دیگر هیچ (اُردو)
دیکھو پالاون -

پالاوند اصطلاح - بقول ناصری که
بذیل (پالاون) آورده مرادف همان مولف
عرض کند که مزید علیه آن است که دال مهمله
ودرآخرش زیاده کرده اند چنانکه شفتالو وشفتالود
دیگر هیچ مخفی مباد که صراحت ماخذ پالاون
بجایش کرده ایم واین لغت را باعتبار ناصری
که صاحب زبان است جا داده ایم (اُردو)
دیکھو پالاون -

پالاهنگ اصطلاح - بقول برهان بفتح
های هوز بروزن بالاهنگ (۱) کهکشان را
گویند وآن سفیدی است که شبها در آسمان
نماید - فرماید که این لغت در اصل (پالاآهنگ)
بوده یعنی جنیبت کش چه پالا اسپ جنیبت است
که اسپ کوتل باشد وآهنگ بمعنی کشیدن و
چون در میان علمای فرس مقرر است که
هرگاه خواهند دو کلمه را باهم ترکیب کنند اگر
حرف آخر کلمهٔ اول با حرف اول کلمهٔ آخر از یک
جنس باشد یک حرف را اسقاط کنند بنابران
یک الف را حذف کرده پالاهنگ خواندند
صاحب سروری گوید که پالهنگ هم بهمین

معنی می آید۔ صاحب مؤیّد ہم ذکر این معنی کردہ مؤلف
عرض کند کہ این معنی دوم اصل است و معنی
کہکشان مجاز ازین کہ صورت کہکشان ہم از
طولانی سفیدی با رسن مشابہت دارد
(اُردو) کہکشان۔ مذکّر (دیکھو اژدہائے فلک) کے
دوسرے معنے۔

(۲) پالاہنگ۔ بقول برہان کمندی را
گویند کہ بر یک جانب لجام اسپ بندند و
اسپ را بدان بکشند۔ صاحب جہانگیری
ذکر این کردہ ہمان صراحت ماخذ کند کہ
صاحب برہان نقلش کرد کہ ذکرش بذیل معنی
اوّل کردہ ایم (حکیم سنائی ؎) در کہ خسروان
ہمہ دریاست ؏ یک گہری و صد ہزار نہنگ ؏
در پناہ خرد نشین کہ خرد ؏ گردن آز راست
پالاہنگ ؏ صاحب سروری گوید کہ دوالی
است کہ بر گناہ لگام بستہ باشند (استاد معزی
؎) کشتی زرو ہم بجوار زم بت پرستان را ؏

فسار در سر و در دست نیز پالاہنگ ؏
صاحبان رشیدی و ناصری و مؤیّد ذکر
این کردہ اند۔ خان آرزو در سراج گوید
کہ این مرکّب است از پال بمعنی ریسمانی
و آہنگ بمعنی کشندہ مؤلف عرض کند کہ
آہنگ بمعنی کشندہ نیست بلکہ بمعنی بکش امر
حاضر آہنگیدن و (پالاہنگ) اسم فاعل
ترکیبی بمعنی رسنی کہ کشندہ باشد و کنایہ
از رسن اسپ۔ خان آرزو بر قواعد فارسی
غور نکرد (اُردو) باگ ڈور۔ مذکر۔ دیکھو افسار

(۳) پالاہنگ۔ بقول برہان کمندی
کہ گناہگار را بدان محکم بر بندند۔ خان آرزو
در سراج ذکر این کردہ۔ مؤلف عرض
کند کہ مجاز معنی دوم است دیگر ہیچ (اُردو)
وہ رسی جس سے مجرموں کے ہاتھ پاؤں
باندھتے ہیں۔ مؤنث۔

(۴) پالاہنگ۔ بقول برہان نزد مجرمین

آنچه باعث تعلّق باشد **مولّف** عرض کند که طالب سند استعمال می باشیم و مجاز معنی دوم دانیم که سلسلۂ تعلّق هم رسنی را مانند معنیؔ (**اُردو**) تعلّق کا سلسلہ۔ مذکر۔

(۵) پالاهنگ۔ بقول مویّد بحوالۂ دستور کمندی دو شاخه و چوبی که بر گردن سگ نهند **مولّف** عرض کند که مجاز معنی دوم است مخفی مباد که تعریف موید از تصرّف کاتبین مطبع چوب را داخل این کرده و مقصود صاحب دستور از کمندی است دو شاخه که دران چوب کوچکے هم باشد و هیچ تخصیص سگ ندارد واین چوب کوچک دربینی یا بر گردن چارپایان قائم شود و هر دو شاخ رسنش بدست کسی واین را اکثر برای شتران استعمال کنند (**اُردو**) دو شاخہ کمند یا رسّی جو چارپایوں کے گلے میں باندھتے ہیں اور اونٹ کی ناک میں بھی جس میں ایک نازک لکڑی ہوتی ہے جس کے دونوں سروں پر دو رسّیاں مثل لگام اسپ۔ مونث۔

پالای اصطلاح۔ بقول برہان بسکون یای حطّی (۱) صاف کننده و پالاینده را نیز گویند و (۲) امر به صاف کردن هم هست و (۳) اسپ جنیبت را هم گفته اند صاحب سروری هم ذکر هر سه معنی کرده (شیخ نظّار ساله)
گهی از زرگسسته خوناب پالای ؛ گهی بیخواب کرده مهتاب پیمای ؛ (انوری ۵۲) زانکه پالود سر کو نیست ؛ امتحانش کن و فرو پالای ؛
صاحبان موید و انند همزبانش **مولّف** عرض کند که (۴) این حاصل بالمصدر (پالائیدن) است که بمعنی صاف شدن و صاف کردن لازم و متعدی هر دو است وحق آنست که پال اسم جامد است بمعنی صاف و روشن و برای هر چهار مصدر که درین باب می آید و هر یکی را حاصل بالمصدر خاص است

یعنی (پالای) حاصل بالمصدر (پالادن) کہ گذشت
و پالش حاصل بالمصدر (پالیدن) و پالائش
حاصل بالمصدر (پالائیدن) و پالودگی حاصل
بالمصدر (پالودن) حیف است کہ محققین مصادر
درین نزاکت فرقی نکردہ اند و ما صراحت این
بر ہر یک مصدر می کنیم بالجملہ درینجا ہمین قدر
کافی است کہ این بمعنی اوّل بدون ترکیب
نمی آید و بمعنی دوم امر حاضر است از پالائیدن
و بمعنی چہارم حاصل بالمصدر است از پالادن
و بمعنی [illegible] مزید علیہ پالا کہ بمعنی اوّلش گذشت
تسامح محققین [illegible] ست کہ مجرد این را بمعنی اسم
فاعل گفتند و در سند شان (خوناب پالای)
اسم فاعل ترکیبی است (اُردو) (۱) صاف
کرنے والا (۲) صاف کر (۳) دیکھو پالا کے
پہلے معنے (۴) صفائی۔ مونث۔ واضح ہو کہ
معنی اوّل و دوم و چہارم میں یہ مصدر پالائیدن
اور پالادن کے کل معنوں پر شامل ہوگا۔

پالایش اصطلاح ۔ بقول سروری
(۱) ظرفی کہ در آن سوراخہا کنند بجہت صاف
کردن چیزہای مائع (سراج الدین راجی
[illegible]) زدہ جوش دریای درد از درون
نہ پالایش دیدہ پالود خون ۔ صاحب رشیدی
بذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) بمعنی مصدری
ہم آمدہ ۔ خان آرزو بذکر معنی اوّل نسبت
معنی دوم صراحت مزید کند کہ حاصل بالمصدر
است کہ مجازاً بمعنی اوّل مستعمل شد مؤلف
عرض کند کہ چرا نمی گوید کہ بمعنی دوم مخصوص
است از (پالائیدن) چنانکہ بر پالای
صراحت کردہ ایم و حق آنست کہ ازین نزاکت
خبر ندارد (اُردو) (۱) دیکھو پالاوان
(۲) صفائی وغیرہ ۔ مصدر پالائیدن کا
حاصل بالمصدر اور اُس کے تمام معنوں پر
شامل ۔ مونث ۔

پالائیدن بقول برہان بروزن سالکیدن

(۱) زیاده کردن و زیاده شدن و (۲) صاف
نمودن صاحب سروری بر معنی دوم قانع و
صاحب مؤید متفق با برهان صاحب بحر بذکر
معنی اول بذکر معنی دوم گوید که صافی ورزیدن
از کدورت پاک کردن و (۳) خلاص شدن
هم و فرماید که (پالاید) مضارع این (کامل)
و صاحب موارد بذکر معنی اول نسبت معنی دوم
بر لازم اکتفا کرده که صاف و پاک گردیدن
است و فرماید که بمعنی زیاده کردن هم - و
پالایش و پالش هر دو را حاصل بالمصدر
این گوید - صاحب نوادر گوید که بمعنی دوم
صاف و متعدی هر دو و سراج الدین خان آرزو
می فرماید که در کلام شیخ نظامی بسیار است که اکثر
مصادر متعدی بمعنی لازم استعمال کرده اند
و کتب لغت بران مساعدت نمی کنند چنانکه
در همین لفظ (پالاینده) بقول مؤید بمعنی
افزاینده مؤلف عرض کند که این مصدر

که مرکب شد از اسم مصدر پال که بمعنی گذشت
و بقاعدهٔ فارسیان متعدی پالیدن است
که می آید و ما پالیدن را لازم گوییم و تصرف
فارسیان است که در مصادر لازم و متعدی
فرق نکرده هر دو را یعنی لازم و متعدی استعمال
می کنند معنی اول بلحاظ ماخذ اصلی است
و معانی اول و سوم را چاره نیست که مجاز
معنی دوم دانیم و لیکن هیچ تعلق مجازی ظاهر
نمی نماید و قیاس می خواهد که بمعنی پالانیدن
بنون پنجم صحیح باشد که اسم مصدرش پالان
را گیریم - عجب آنست که پالانیدن بمعنی
نیامده و آنچه صاحب موارد پالش را حاصل
بالمصدر این نوشته بر تراکت بیان کرده
ما که بر پالای گذشت قادر نشده و همانا پالایش
حاصل بالمصدر است و پالاید و پالاینده
شامل باشد بر همه معانی این مصدر (نظامی
[illegible]) چو پیدا آمد از چشمهٔ سیم رنگ [illegible] که

پالاید از ناف سنگ ؎ (ظہوری ۵) ساقی ما
چو بادہ پالاید ز دوش زہّادی ردا باشد ؎ (اُردو)

(۱) زیادہ کرنا۔ زیادہ ہونا (۲) صاف کرنا۔ صاف ہونا (۳) خلاص ہونا۔ رہا ہونا۔ چھوٹنا۔

پالٹو صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ (۱) بمعنی چرم پشم دار است کہ از آن پوستین سازند و صاحب بول چال (۲) بر پوستین قانع و فرماید کہ مفرس است از لغت انگلیسی پیلیٹ کہ بہ بای فارسی و تحتانی و لام و تای ہندی و الف و تای آخرہ ہم ہندیست **مولف** عرض کند کہ جا دارد کہ بہ تبدیل و تخفیف بعض مفرس شدہ و نسبت معنی این قول صاحب رہنما را معتبر دانیم کہ معاصرین عجم ہم تصدیق آن می کنند (۱) پشم دار چمڑا۔ مذکر (۲) پوستین۔ مونث۔ دیکھو پرفان۔

پالدم اصطلاح۔ بقول برہان بضمّ دال مہملہ بر وزن و معنی پاردم است و آنرا ترکان قوسقون می گویند۔ صاحبان جہانگیری و رشیدی دانند ہم ذکر این کردہ اند **مولف** عرض کند کہ ما ہمدرانجا اشارۂ این کردہ ایم کہ این اصل است و آن مبدل این چنانکہ الوند و اروند (مولوی معنوی ۵) ابروان چون پالدم زیر آمدہ ؎ چشم را کمر آمدہ تازی شدہ ؎ (اُردو) دیکھو پاردم۔

پالش اصطلاح۔ بقول برہان بر وزن بینش بالش بمعنی افزون شدن و بالیدن و افزا صاحب سروری این را بحوالۂ نسخۂ میرزا بمعنی افزایش گفتہ می فرماید کہ بدین معنی بہای تازی باید و بمعنی صاف کردن بہای فارسی و بمعنی تفحّص و تجسّس نیز۔ صاحب مؤیّد بر افزونی قانع **مولف** عرض کند کہ ما بر پالای اشارۂ این کردہ ایم کہ حاصل بالمصدر پالیدن است و شامل بہ ہمہ معنی پالیدن تحقیق

بالا برین نزاکت غور نکردہ اند از ینجاست
کہ در معانی بعض را بموحّدہ درست دانسند
و بعض معانی را بہ بای فارسی و بخیال ماہمہ
معانی این بہ بای فارسی باشد (اُردو)
افزایش۔ تلاش۔ خلاصی۔ زیادتی۔ مونث
مشاہدہ۔ مذکر۔ یہہ سب معانی بلحاظ مصدر
پالیدن ہین جو آیندہ آئیگا یہ اسی کا حاصل بالمصدر ہے

پالغ اصطلاح۔ بقول برہان بضمّ
ثالث و سکون غین معجمہ (۱) پیمانۂ شرابی
را گویند کہ از شاخ کرگدن و گاو و استخوان
فیل و چوب سازند۔ صاحب جہانگیری
ہم ذکر این کردہ (حکیم اسدی سہ) بدیدش
ہمانجا ی بر تخت خویش ؛؛ یکی پالغ و کالہ
می بہ پیش۔ صاحب ناصری ہمزبان برہان
صاحب رشیدی می فرماید کہ ہمین لغت
بموحّدہ گذشت ولیکن ہمین صحیح است
نیز می فرماید کہ تخصیص در معنی با چوب وغیرہ
درست نیست بلکہ مطلق پیمانہ باشد چنانکہ از اشعار
مفہوم می شود (عمارہ سہ) با چنگ سغدیانہ
و با پالغ شراب ؛؛ آمد بخان چاکر خود خواجہ
با صواب ؛؛ صاحب موید گوید کہ اینہمی یکسر
و بفتح است و بفتح لام (۲) نام ولایت
شمال۔ خان آرزو در سراج می فرماید
کہ ہمان بالغ است کہ بضمّ لام در موحّدہ
گذشت مولف عرض کند کہ ما در موحّدہ
صراحت ماخذ کردہ ایم و این را اصل و
آن را مبدّل این قرار دادہ ایم و تخصیص
در ساخت پیالہ متفق علیہ محققین است
و این را با اشعار سند ہیچ تعلق نیست کہ
شعرا در استعمال الفاظ ذکر حقیقت معنی
نمی کنند و معنی دوم ہم در موحّدہ گذشت
(اُردو) دیکھو بالغ کی معنی اوّل و دوم۔

پالغز اصطلاح۔ بقول برہان بفتح ثالث و سکون
غین و زای نقطہ دار (۱) خطا و جرم و زلت

باشد که بعربی عثر خوانند۔ صاحب رشیدی
بذکر معنی اوّل گوید که (۲) زمینی که پادران لغزد
(نظامی ؎) شد از پند آن پیر پالوده مغز ٭
هراسان شد از کار آن پای لغز ٭ صاحب
جهانگیری در ملحقات بذکر معنی اوّل قانع۔ صاحب
ناصری نسبت معنی اوّل گوید که بمعنی خطا و جرم
و زلت و لغزش و افتادن و از معنی دوم ساکت
مولف عرض کند که معنی اوّل لغزش پاست
که حقیقی است و خطا و جرم و زلت مجاز آن
متعلق از آنست و معنی دوم بدون سند استعمال
تسلیم نه کنیم که استعمال این بدین معنی از نظر ما نگذشت
بهار بذکر معنی اوّل گوید که با لفظ خوردن و دادن
و رسیدن مستعمل ما می گوئیم که صراحتش در ملحقات
می آید (اردو) (۱) پاؤں کی لغزش۔ مونث
صاحب آصفیہ نے صرف (لغزش) پر فرمایا ہے
(مونث) خطا۔ سہو۔ بھول چوک۔ غلطی۔ گمراہی
ضلالت (۲) وہ زمین جس میں پاؤں پھسلے۔ مونث۔

پالغز خوردن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مولف عرض
کند که لغزش واقع شدن از کسی شامل به
معنی اوّل و دوم پالغز (طغرای مشهدی
؎) که ولی اگر خورده پالغز عقل ٭ زباده
پرستش و بد مغز عقل ٭ (اردو) لغزش
واقع ہونا۔

پالغز دادن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مولف
عرض کند که باعث لغزش کسی شدن است
ضعیف است که سند استعمال این پیش نه شد
و ما از زبان معاصرین عجم (پالغزی دادن)
شنیده ایم معلوم می شود که صاحب آصفی
نظر بر صراحت بهار که بر (پالغز) کرده اینجا
را قایم کرد باقی حال مشتاق سند استعمال
می باشیم (اردو) کسی سے لغزش کرانا۔
مبتلا سے لغزش کرنا۔

پالغز رسیدن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مولف** عرض کند که لغزش واقع شدن (نظامی ـ) مبادا که شه را رسد پای لغز ¦ که گردد سر ملک شوریده مغز (**اردو**) لغزش واقع ہونا۔

پالک | اصطلاح - بقول انند بحوالۀ فرہنگ فرنگ بفتح لام وسکون کاف تازی بمعنی کفش باشد **مولف** عرض کند که ہمه محققین غیر ازین ہر دو ساکت معاصرین عجم بر زبان ندارند ولیکن موافق قیاس است که پا بمعنی خود است ولک بقول برہان بمعنی جامه ولتۀ کہنه پاره پاره شده ولباسی که رؤسا پوشند خواه نو باشد خواه کہنه پس معنی لفظی این لباس پا و کنایه باشد از کفش وجا دارد که برای پاتابه وموزه ہم استعمال این شود ولیکن تخصیص کفش را محاوره دانیم بجائی که سند استعمال این بیت آید (**اردو**) دیکھو پا افزار۔

پالکی | اصطلاح - بقول بہار مرکبی است مخصوص ہند که امرا و اغنیا بران سوار شوند ونالکی بنون ودر رتبه افزون تر از انست ومخصوص بسواری پادشاه زادگان صاحب انند نقل نگارش **مولف** عرض کند که این مرکب را اقلاً چہار کس بر دوش خود بردارند وسیر کنند - یکی از معاصرین عجم گفت که جا دارد که ہندیان فارسی دانان این اسم وضع کرده باشند ودر فارسی زبان معنی لفظی این الہی در پاست یعنی از پای خود کار نگرفته بر انسانان سوار شدن خالی از حماقت نیست - پا بمعنی اوست ولک بمعنی ابله واحمق ویای آخر مصدریست ودیگر ہیچ - بخیال ما شک نیست که این لغت ہندیست مرکب از پال وکی معنی این مرکب از خیمه خورد که پال خیمه خورد را گویند مثلاً

ولایت این را بہمین نام خوانند کہ علم است
واستعمال این در فارسی زبان درست
باشد کہ ترجمۂ فارسی ندارد (اُردو) پالکی ۔
بقول آصفیہ ۔ اسم مونث ۔ ایک قسم کی خمدار
ڈنڈون کی ڈولی ۔ پینس ۔ نمنس ۔ محافہ (ناسخ
۵) ایسے گرے ہین ہم کہ نہ اٹھین گے حشر تک
تابوت ہی سنچا ہیے ہم کو نہ پالکی ۱۲

پالگانہ | اصطلاح ۔ بقول برہان با کاف
فارسی بروزن آشیانہ (۱) بام بلند و (۲) دریچہ
خانہ و (۳) شروع در نظم در کردن و (۴)
پاسنگ ترازو ۔ صاحب جہانگیری بمعنی دوم
فایق (کمال اسمعیل ؒ) ترسم ز پالگانۂ دیدہ
برون جہد ۱۲ این چند قطرۂ خون کہ محتّل وفای
تست ۱۲ (خواجہ شمس الدین محمد درکانی ؒ)
مشبکات رواق سپہر پیروزہ ۱۲ ز پالگانۂ
ایوان تست پنجرۂ ۱۲ صاحب رشیدی ہم
ذکر معنی اوّل کردہ گوید کہ غرفہ باشد نہ دریچہ
صاحب ناصری گوید ہمین لغت در موئدہ
گذشت وبحوالۂ برہان ذکر معنی سوم کردہ
گوید کہ اصل این لغت (بالاخانہ) بودہ
تبدیل وتصحیف شدہ وذکر معنی چہارم
ہم کنند و فرماید کہ خاقانی این بہ المعنی
غرفہ وبالاخانہ آوردہ ۔ صاحب جامع ہمزبان
برہان در ہر چہار معنی ۔ صاحب موئید بحوالۂ
زفانگویا تصدیق معنی اوّل کنندہ بحوالۂ
شرفنامہ تصدیق معنی دوم ۔ خان آرزو
در سراج بذکر ہر چہار معنی بیان کردہ بہ بیان
بذکر قول رشیدی گوید کہ معنی دوم غرفہ
درست است نہ دریچہ و فرماید کہ پالانہ
محققت آنست موئلّف عرض کند کہ ما
حقیقت این را بہ پالکانہ بیان کردہ ایم
کہ موئدہ و کاف عربی گذشت و این را
مبدّل آن دانیم چنانکہ نسبت و استعمال
کنند و گفت عجب آنست کہ ہمین سند کمال

را که بالا مذکور شد بعض محققین فارسی پرای
پالکانه هم آورده اند که بموحده گذشت و
درانجا پالکانه را بموحده نقل کرده اند و
درینجا به یای فارسی بالجمله این بمعنی اوّل مبدل
است از (بالاخانه) که الف چهارم حذف
شد و موحده به یای فارسی و خای معجمه به کاف
فارسی بدل گردید چنانکه اسپ و اسپ
و فرسنج و فرسنگ و بمعنی دوم مجاز آن که
غرفه هم بالای خانه می باشد و بارشیدی
و خان آرزو اتفاق داریم که بمعنی دوم
غرفه است نه دریچه که غرفه غیر از دریچه
و پنجره های آهنی پنجره را مانند که برای روشنی
و هوا اکثر بالای دریچه و در دیوار قائم
کنند. صاحب منتخب غرفه را پروارهٔ فارسی
زبان گوید و همین را فارسیان پرواره هم نامند
و جا دارد که این را مبدل پادگانه گیریم که
دال مهمله بدل شد به لام چنانکه دغ و لغ

و معنی لفظی این لائق پا دو کنایه از غرفه که باد
ازان داخل خانه می آید و پادگانه بجایش
گذشت و بمعنی سوم مرکب است از پال که
بمعنی صاف و پاک گذشت و گانه افادهٔ معنی
لیاقت و قابلیت کند پس معنی لفظی این لیاقت
صاف و پاک دارنده و کنایه از وقتی و موسمی که
آغاز درو کردن غلّه در آن شود و بمعنی سوم
مجاز معنی اوّل باشد که پاسنگ ترازو هم
بلند باشد از زمین مثل بالاخانه و برای
معنی سوم و چهارم مشتاق سند استعمال
می باشیم و باعتبار صاحب جامع که محقق
اہل زبان است این را جا داده ایم و بدون
سند ہم انہی معنی را تسلیم کنیم (اُردو) (۱) دیکھو
بالاخانہ (۲) دیکھو بادگانہ۔ صاحب آصفیہ
نے غرفہ پر دریچہ اور جھروکا فرمایا ہے اور
ہماری راے میں صحیح ترجمہ جھروکا ہے
نہ دریچہ (۳) فصل کاٹنے کا آغاز۔ وقت۔

بذکر (۴) دیکھو پاسنگ ۔

پالنگ اصطلاح ۔ بقول برہان بروزن شالنگ (۱) کفش و پا افزار چرمی و (۲) دریچۂ کوچکی کہ بیک چشم از ان نگاہ کنند ۔ صاحب جہانگیری بذکر معنی اوّل گوید کہ در فرہنگ ہندو شاہ پالیک بکسر لام و بہ تحتانی عوض نون و کاف تازی عوض کاف فارسی آمدہ ۔ صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل ذکر فرہنگ ہندو شاہ ہم کند و فرماید کہ در سروری بفتح لام و سکون نون و کاف فارسی آوردہ و اکثری بہ تحتانی ہم گفتہ اند و نسبت معنی فرماید کہ پا افزار و (۳) پاتابہ سر دور اگویند و جہانگیری فرماید کہ صحیح بضم لام و نون ساکن است بمعنی سوم چنانکہ در فرہنگ سامانی نوشتہ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید کہ اصل این پاہنگ است یعنی پاکش چہ ہنگ بمعنی کشیدن آمدہ و فرماید کہ از ہندو شاہ سہو شدہ کہ بہ تحتانی آوردہ و ذکر معنی دوم کردہ گوید کہ (۴) بمعنی پای لنگ نیز

(رودکی ــه) از خر پالنگ آنجای رسیدم
کہ ہمی بموزۂ چینی می خواہم و اسپ تازی ہم

و بحوالۂ رشیدی ذکر معنی سوم ہم کردہ صاحب موید می فرماید کہ ہمان پاچنگ کہ مسطور شد (بمعنی اوّل و دوم) صاحب جامع بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم گوید کہ سوراخ دریچہ باشد خان آرزو در سراج گوید کہ ظاہر آنست کہ بضم لام بمعنی پاتابہ باشد و بمجاز کفش را نیز گفتہ باشند و بمعنی دریچہ پالیک بہ تحتانی عوض نون باشد کہ بیک چشم از ان نظر توان کرد **مولف** عرض کند کہ نسبت معنی اوّل و سوم با خان آرزو اتفاق داریم کہ کفش یا ہمان پاتابہ باشد و بمجاز کفش پاہم لنگی را مانند و بمعنی دوم مبدل پاشنگ بمعنی ہوش کہ گذشت چنانکہ اشکوش و اسپغول و پاشنگ مبدل ۔ پاژنگ کہ اسم جاعداست چہ بمعنی معنی و اشارۂ این بہ پاچنگ کردہ ایم

بمعنی حقیقی است یعنی لنگ در پا وارنده اسم فاعل ترکیبی (اُردو) (۱) دیکھو پا افزا (۲) دیکھو پالکانہ کے دوسرے معنے (۳) دیکھو پا بیتابہ (۴) لنگڑا۔

پالو اصطلاح ۔ بقول برہان بروزن خالو دانہای سخت مانند عدس کہ از اعضای آدمی برمی آید و بعربی ثولول می گویند صاحب جہانگیری گوید کہ این دانہ با درد نہ کنند و پختہ شود و ہمین را آژخ و ژخ نیز گویند و در بعضی ولایات فارس عراق عجم گوک ہم خوانند و بترکی کوینک و بزبان تبریز سگیل و بہندی مسّا (شمس فخری سہ) بہ وبیت ہر کہ روشن نیست چشمش زا بود مقلہ بخشش در چو پالو زا صاحبان سروری و رشیدی دانند و ناصری ذکر این کردہ اند ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بہ بای تازی ہم گذشت و بعضی گویند کہ صحیح بہ بای فارسی است **مولف** عرض کند کہ ما بر بالو کہ بہ بای موحدہ گذشت صراحت ماخذ این کردہ ایم وہمان اصل است و این مبدل آن ہمچون اسب و اسپ (اُردو) دیکھو بالو ۔ آزخ ۔

پالواسہ اصطلاح ۔ بقول برہان بروزن شاہ کاسہ غم و اندوہ و تاسہ و تلواسہ ۔ صاحب سروری بحوالہ تحفہ بذکر معنی بالا گوید کہ در اکثر نسخ بتای قرشت آمدہ **مولف** عرض کند کہ بعض معاصرین عجم گویند کہ ہمین اصل است و آنچہ بہ فوقانی اوّل می آید مبدل این چنانکہ تخم و تخم واللہ اعلم بحقیقۃ الحال و درین شک نیست کہ درینہا ہر دو یکی اصل است و دیگری مبدلش پس خیال معاصرین عجم درست می نماید (اُردو) غم ۔ اندوہ ۔ فکر ۔ دیکھو بند کے آٹھوین معنے ۔

پالوانہ اصطلاح ۔ بقول برہان با نون بروزن کارخانہ (۱) مرغی است سیاہ و

کوچک که پیوسته در پرواز باشد و چون به نشیند نتوانست برخاست و آنرا (بادخورک) هم میگویند و بعضی گویند ابابیل همان است و (۲) ترشی پالا را هم گفته اند. صاحب جهانگیری می فرماید که مرادف پالوانست که مرقوم شد. صاحب سروری بذکر معنی اوّل گوید که در تحفه پالوایه به یای حطّی ششم آمده و گفته که اورا پیلوایه هم گویند امّا شمس فخری بازانه قافیه کرده و در رساله میرزا بنون و یای حطّی هردو آمده و در فرهنگ به بای تازی. صاحب رشیدی گوید که مرادف پلوایه و فرماید که ببای موحّده هم. صاحب ناصری هم ذکر این کرده و صاحب موئید (مطبوعهٔ نولکشور) گوید که مرادف پالوانه و همان پالاون که گذشت و قبل (۳) شراب و بحوالهٔ ادات با پای فارسی ذکر معنی اوّل کند و در دیگر نسخ قلمی ذکر معنی سوم نیست. خان آرزو در سراج بذکر معنی دوم گوید که این در اصل پالاوانه بود که الف آن حذف نمودند از جهت تخفیف و بذکر معنی اوّل گوید که این تصحیف پالوایه باشد که به تحتانی عوض نون است می آید و آنکه شمس فخری بنون قافیه کرده قابل اعتنا و کلّی نیست تصحیفات بسیار دارد. **مولف** عرض کند که ما حقیقت این معنی اوّل به (پالوانه) بیان کرده ایم که بموحّده گذشت و این مبدّل آنست چنانکه تیت و تپ و پالوایه را که به تحتانی می آید مبدّل این دانیم چنانکه بالوایه به موحّده و تحتانی هم مبدّل بالوانه بموحّده و نون است و اشاره اش بر بالوانه کرده ایم و نسبت معنی دوم صراحت کامل بر پالاوان کرده ایم و معنی سوم بیان کرده موئید تصرّف مطبع نولکشوری نماید که در نسخ قلمی یافته نمی شود (اُردو) (۱) دیکهو بالوانه (۲) دیکهو پالاون.

پالوایه اصطلاح - بقول برهان با یای

حطّی بروزن چارخانه پرستوک باشد صاحب
رشیدی ذکر این کرده گوید که بنون عوض تحتانی هم
آمده - خان آرزو در سراج همین را صحیح
داند و پالوانه را تصحیف می شمارد و آنچه بر
پالوایه بموحده اوّل گذشت آنرا صحیح می پندارد
مولّف عرض کند که ماخذ این را بر پالوانه
بیان کرده ایم که بموحده و نون گذشت و
پالوایه را که بموحده و تحتانی گذشت مبدّل
آن قرار داده ایم و درینجا همین قدر کافی است
که این مبدّل پالوانه است که نون به تحتانی
بدل شد چنانکه آونج و آویج و آنچه صاحب
موّید پالوایه به تحتانی عوض نون را صحیح داند
تحقیقی بران ندارد و ماخذ بیان کردهٔ ما که
بر (بالوانه) به موحدهٔ اوّل و نون ششم گذشت
تائید خیال ما و تردید خان آرزو می کند
(اُردو) دیکھو پالوانہ اور بالوانہ -

(الف) پالود (الف) بقول برہان بروزن
آسود ماضی پالودن است

(ب) پالودن بمعنی صاف کرد و از غل و غش پاک ساخت صاحب
سروری از ناصر خسرو سند آورده (س) اگر
نخواهی گاهی بحشر آلوده ؛ ز جهل جان و زدل
بدبا بیت پالوده ؛ (ب) بقول برهان
بروزن آسودن بمعنی (۱) صاف و پاک کردن
و روشن گردیدن و صاف گردیدن از کدورتها
و (۲) خلاص شدن و نجات دادن و (۳)
افزون و زیاده گشتن و بزرگ شدن و بزرگ
گردانیدن - صاحبان سروری و رشیدی
بر صاف کردن قانع - صاحب ناصری بذکر
پاک و صاف کردن گوید که مصدر این پالایش
است که ضد آلایش باشد - صاحب موّید
گوید که صافی و روشن شدن از کدورتها و
صاف کردن و خلاصه شدن و کردن صاحب
بحکم که محقّق مصادر است بذکر معنی اوّل و
سوم - معنی دوم را داخل معنی اوّل کند و گوید

ازکدورتها خلاص شدن و نجاست دادن باشد
و صراحت مزید کند که کاهل التّصریف است
و مضارع این پالاید. صاحب موارد و بیشتر
معنی متّفق با برهان و پالایش و پالش را حاصل
بالمصدر گرفته. مؤلف عرض می‌کند که اسم مصدر
اینهم همان پالای است که بجایش مذکور شد فارسیان
آنرا بزیادت واو بعد اسم مصدر پالا است
مصدر دان مرکب کردند - دیگر هیچ و در سیاق
دو کار انقسیم نه باو فی ما کنند چنانکه بر و شنید
و شنودند. مضارع این پالود است به فتح
لام و فتح دال مهمله. صاحب بحر تسامح کرده که
پالاید را مضارع نوشت و خیال نکرد که آن
مضارع پالائیدن است و صاحب موارد
غلط کرده که پالایش و پالش را حاصل بالمصدر
این دانست و ما بر پالای صراحت کرده‌ایم
که حاصل المصدر این پالودگی است و پالایش
حاصل بالمصدر پالائیدن و پالش حاصل بالمصدر.

پالیدن باشد. صاحب ناصری بی خبر است
از قواعد فارسی که پالایش را مصدر پالودن
می‌داند. تحقیق ما آنکه این در اصل مصدر
لازم است فارسیان در محاورهٔ خود بمعنی
متعدّی هم استعمال کردند و معنی اوّل این
اصل است و حقیقی و معنی دوم هم من وجه
مجاز آن که خلاص شدن از کدورت است
و نتیجهٔ آن همان پاک و پاک شدن و لیکن
معنی سوم را هیچ تعلّق قیاسی ازین مصدر
نیست بلکه با پالائیدن تعلّق دارد که اسم
مصدرش پالا ان گیریم نمیدانیم که فارسیان
چگونه انقسیم تصرّف کرده‌اند اگر سند استعمال
پیش می‌شد تصفیهٔ آن می‌کردیم بعض معاصرین
همگویند که (۴۴) بمعنی آونختن هم. مؤلف
عرض کند که چیزی را که پاک و صاف کنند
آنرا اکثر می‌آویزند و ازین خیال معنی
آونختن پیدا کرده باشند و ما اشارهٔ این

به معنی چهارم پالا کرده ایم و از معنی سوم
پالوده که می آید تصدیق آنمعنی می شود۔
(اُردو) (۱) صاف و پاک ہونا۔ صاف
و پاک کرنا (۲) خلاص ہونا۔ نجات پانا۔
نجات دینا (۳) زیادہ ہونا۔ بزرگ ہونا۔
زیادہ کرنا۔ بزرگ قرار دینا (۴) لٹکانا۔

پالوده اصطلاح۔ بقول برہان بروزن
آلوده (۱) معروفست و آن چیزی باشد که
از نشاسته پزند و با شربت قند خورند و معرب
آن فالوذج و (۲) پاک و صاف کرده شده
از غش و (۳) بمعنی کفته تراز و هم آمده و صاحب
جهانگیری همزبان برہان و صاحب رشیدی
بذکر معنی اوّل و دوم گوید که (۴) بمعنی خلاصه
و برگزیده هم آمده لیکن رابع بمعنی صاف
کردن۔ صاحب سروری برای معنی اوّل
از انوری سند آورده (سلہ) زانکه پالوده
سرکو لیست ؎ امتحانش کن و فرو بالای ؎
و برای معنی دوم از (شمس فخری) ز پالوده
زجاجیش را وقت عصر ؎ جهابست تو بنیروی
تیغ پالوده ؎ (حکیم سنائی) زر آلوده کم
عیار بود ؎ زر پالوده پایدار بود ؎ صاحب
رشیدی برای معنی چهارم از مولوی معنوی
سند داده (ع) از شهنشاهان مه پالوده است ؎
بهار به معنی اوّل و دوم قانع۔ صاحب مؤید
ذکر معنی اوّل و سوم کرده۔ صاحب جامع همزبان
برہان۔ مؤلّف عرض کند که اسم مفعول است
از مصدر پالودن و همه معانی بالا از معانی
مصدر پالودن تعلّق دارد و مخفی مباد که آنچه
صاحب رشیدی مصرع مولوی معنوی را
برای معنی چهارم سند آورده ما آنرا متعلق
بمعنی دوم گنیم که (مه پالوده) دران بمعنی
روشن کرده ماه است و با معنی اوّل مصدر
پالودن تعلّق دارد و از مجرد پالوده درین
مصرع معنی خلاصه و برگزیده پیدا نیست و

ضرورت ندارد که معنی چہارم قائم کنیم (اُردو) (۱) فالوده (دیکھو برگ پالوده) (۲) پاک وصاف کیا ہوا۔ مصدر پالودن کے تمام معانی مفعولی پر شامل (۳) پلڑا۔ بقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔ پلہ ترازو۔ کفّہ (۴) خلاصہ۔ برگزیدہ۔

پالوده بند | اصطلاح۔ بقول انند و بہار بفتح موحّدہ مرادف پالوده پز و پالوده فروش (طاہر وحید ے) چو خون شہد پالوده گردد ز قند ؎ در قلخ ببندد چو پالوده بند ؎ مولّف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است و موافق قیاس (اُردو) فالوده بنانے والا۔ فالوده پکانے والا۔

پالوده پز | اصطلاح۔ بقول بحر ذیل۔ پالوده پز معروف مولّف عرض کند که آنکه پالوده می پزد و درست کند۔ اسم فاعل ترکیبی است (ظہوری ے) شہد را از رہ بال کردم در طلب ؎ و نگہی پالوده پز پیدا نشد ؎ (اُردو) دیکھو پالوده بند۔

پالوده فروش | استعمال۔ بقول انند معروف مولّف عرض کند که آنکه پالوده را بفروش می دہد۔ اسم فاعل ترکیبی است (اُردو) فالوده بیچنے والا۔

پالوده گشت | اصطلاح۔ بقول انند و مؤیّد یعنی از بدی گم گشت و پاک شد مولّف عرض کند که ماضی مطلق پالوده گشتن یعنی صاف و پاک شدن از غش ولیکن استعمال این مصدر مرکّب از نظر ما نگذشت مشتاق سند استعمال می باشیم که معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر محققین ساکت (اُردو) کدورتوں سے صاف و پاک ہوا۔

پالوده مغز | اصطلاح۔ بقول بہار و انند مرادف پاک مغز (خواجہ نظامی ے) شد از پند آن پیر پالوده مغز ؎ ہراسان شد از کار آن پای لغز ؎ مولّف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است و موافق

قیاس (اردو) دیکھو پاک مغز۔

پالودی بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر دال بی نقطہ جامہ کہ از پوست گوسپند سازند مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان باشد و من وجہ موافق قیاس یعنی منسوب بہ صاف و پاک وگنایہ از پوستین کہ چرم را صاف و پاک کردہ درست می کنند ولیکن بدون سند استعمال این را تسلیم نہ کنیم کہ دیگر ہمہ محققین ازین ساکت و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو برفان۔

پالوزہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بضم لام و فتح زای ہوز و سکون ہا ہمان پالوست کہ بجایش گذشت مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال این بدست آید اسم جامد فارسی زبان دانیم۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت (اردو) دیکھو پالو۔

پالوس اصطلاح۔ بقول مؤید برہان پالوس است کہ در موحدہ یعنی کافور مغشوش گذشت و قیل با شین معجمہ مؤلف عرض کند کہ مبدل (بالوس) کہ در موحدہ گذشتہ ہمچو ان اسپ و اسپ و صر [illegible] انجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بالوس۔

پالوسہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بضم لام و فتح سین مہملہ ہم و اندرہ و معرضا و فرماید کہ آنرا پالواسہ ہم گویند مؤلف عرض کند کہ پالواسہ بجایش گذشت و پالواسہ را مبدلش قرار دادہ ایم کہ بجایش می آید ولیکن درینجا ہمین قدر کافی است کہ این مخفف آنست چنانکہ راہ و رہ (اردو) دیکھو پالواسہ۔

پالوش اصطلاح۔ بقول برہان بروزن آغوش کافور مغشوش را گویند و با سین بی نقطہ ہم۔ صاحب سروری ہم ذکر این کردہ (شمس فخری ۵) حسود ار بنود با تو خالص اندر مہر

عجب مدار کہ ویژہ نیاید از پالوش ٭ صاحب مؤید گوید کہ ہمان پالوش است کہ بموحدۂ اوّل بجایش گذشت مؤلف عرض کند کہ ہمین لغت در موحدہ بہ سین مہملہ عوض شین معجمہ بہ ہمین معنی گذشت درینجا ہمین قدر کافی است کہ این مبدّل آنست چنانکہ تب و تپ دکتی و کفتی (اُردو) دیکھو پالوس اور پالوش۔

پالونہ اصطلاح۔ بقول برہان بروزن داژونہ بمعنی پالوانہ است کہ ترشی پالا باشد جہانگیری و رشیدی و سروری و مؤید و بہار ٭ صاحب جہانگیری ہم ذکر این کردہ (حکیم خاقانی ؎) ہرمی کہ ریخت سخت بہ پالونۂ مژہ ٭ یاد گرگانی ؎) نہ از زر ساختم استام وتنگ ٭ خیال انس رسان تو می خورم ٭ (ولہ ؎) گر نہ جانم آہنین بودی ز آہ آتشین ٭ دیدہ چون پالونۂ آہن فرو پالودمی ٭ صاحب رشیدی این را مرادف پالادان و پالاون گفتہ صاحب سروری ہم ذکر این کردہ (جمال الدین عبدالرزاق ؎) دیدہ پالونہ سرشک ال ٭ طبع پیمانۂ عذاب شدہ است ٭ صاحب ناصری ہم این را مرادف پالاون گوید مؤلف عرض کند کہ خان آرزو در سراج انچہ نوشتہ بانقلش بر پالاون کردہ ایم و اشارۂ پالوانہ ہم و این مخفف پالوانہ باشد کہ بجایش گذشت (اُردو) دیکھو پالوانہ۔

پالہنگ اصطلاح۔ بقول برہان بمعنی پالاہنگ است کہ بجایش گذشت صاحبان جہانگیری و رشیدی و سروری و مؤید و بہار و انند و سراج ہم ذکر این کردہ اند (فخری ؎) نہ از زر ساختم استام و تنگت ٭ ز ابریشم فشار و پالہنگت ٭ (حکیم اسدی ؎) بہر جای از اسپ نگذار چنگ ٭ ہمیشہ عنان دار با پالہنگ ٭ مؤلف عرض کند کہ ما حقیقت این بر پالاہنگ بیان کردہ ایم و صراحت ماخذش ہم و درینجا ہمین قدر کافی است کہ این مخفف آنست

(اردو) دیکھو پالاہنگ ۔

(الف) پالید | صاحب رشیدی بر (الف)

(ب) پالیدن | گوید که بر قیاس پالیدن

و صاحب موید فرماید که بمعنی صافی شده و کرده

و افزون شده و کرده (ب) بقول برہان بمعنی

(۱) جستجو و تفحص نمودن و (۲) صاف و پاک

کردن صاحب جہانگیری بذکر معنی اوّل گوید

که (۳) ویدن ہم صاحب رشیدی بر معنی

اوّل قانع صاحب ناصری ذکر ہر سہ معنی

کرده و صاحب سروری و بہار بر معنی اوّل

قناعت کرده و صاحب موید بذکر صاف کردن

گوید که (۴) بمعنی افزون شدن و (۵) برزگ

شدن و کردن ہم۔ خان آرزو در سراج

بذکر معنی اوّل گوید که بمعنی دوم پالودن و

پالائیدن است نه پالیدن و صاحب

جامع ذکر معنی اوّل و دوم و سوم فرموده

صاحب بحر که محقق مصادر است می فرماید

کامل التصریف باشد۔ و پالد مضارع این

بمعنی ویدن و جستجو کردن و صاف و پاک کردن

و شدن و خلاص شدن از کد و رنہا۔ صاحب

موارد بذکر معنی اوّل و دوم پالائش و پالش

را حاصل بالمصدر این گوید صاحب نوادر

بذکر معنی اوّل می فرماید که صاحب برہان معنی

سوم ہم نوشته و (۶) بمعنی پروردن ہم مولّف

عرض کند که اسم مصدر این ہمان پال بمعنی

سومش که بجای خود گذشت فارسیان بقاعدهٔ

خود شحتانی معروف بروز زیاده کرده با علامت

مصدر ردن مرکب کردند و مصدر می ساختند

که معنی حقیقی آن صاف و پاک شدن است

و معنی متعدی یعنی صاف و پاک کردن۔ تصرف

شان که بعض مصادر لازم را ہم بمعنی متعدی

استعمال کرده اند و دیگر معانی بیان کرده

محققین را بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم

و معنی دوم و سوم را باعتبار ناصری که صاحب

زبان است مجاز معنی اوّل توانیم گفت
ولیکن ہیچ تعلّق مجازی با معنی اوّل ندارد
وتسامح صاحب ناصری می نماید که اکثر نقل
قول برہان می کند و نسبت معنی ششم عرض
میشود که از اسم مصدر ہندی وضع شده
و بیدون سند استعمال مجرّد بر قول بہار مفرّس
تسلیم نه کنیم و نسبت حاصل بالمصدر این عرض
میشود که ما بر پالای صراحت کرده ایم که پالش
است صاحب موارد سکندری خورده که
فرق در حاصل بالمصدر پالیدن و پالائیدن
نکرده (اردو) (۱) جستجو کرنا (۲) صاف و
پاک ہونا۔ کرنا (۳) دیکھنا (۴) زیاده ہونا (۵)
بزرگ ہونا۔ بزرگ کرنا (۶) پالنا۔

پالیده | اصطلاح ۔ بقول برہان (۱) صاف
کرده وصاف شده و (۲) خلاصه و (۳) افزوده
و (۴) جستجو کرده و تفحص نموده صاحب سروری
بمعنی چہارم قانع (سراج الدین راجی ؎)
جهان را سراپای پالیده ام ٭ بقفل چو منشور
چون توکم دیده ام ٭ صاحب موئید ذکر معنی
اوّل و دوم و سوم کرده مولف عرض
کند که شک نیست که این اسم مفعول است
به ہمه معانی متعدی پالیدن و به پاو ششا
بای مختفی ماضی مطلقش ہم و در شعر سراج الدین
بہمین معنی مستعمل است نه بمعنی مفعولی۔ صاحب
سروری سکندری خورد که این را بمعنی
(تفحص کرده شده) نوشت و برای آن معنی
سند بالا پیش کرد و حق آنست که بر معنی شعر
غور نکرد و مخفی مباد که معنی دوم مجاز معنی اوّل
است اگرچه پالیدن بمعنی خلاصه کردن نیامده
(اردو) (۱) صاف و پاک اور صاف و
پاک کیا ہوا (۲) خلاصه۔ دیکھو اردو نمبر (۴)
زیاده کیا ہوا۔ بڑھایا ہوا (۴) ڈھونڈا ہوا۔

پالیز | اصطلاح ۔ بقول برہان بروزن
کاریز (۱) بمعنی باغ و بوستان و کشت زار

باشد عموماً و (۲) خربزه زار و خیار زار و هند
دانه زار را گویند خصوصاً صاحب جہانگیری
بذکر هردو معنی برای معنی اوّل استاد ذیل
پیش می کند (فردوسی ؒ) یکی دختری دارد
آن نامدار ٭ به بالا چو سرو و برخ چون نگار
شهنشاه ببیند پسند آیدش ٭ به پالیز سرو بلند
آیدش ٭ (وله ؒ) بگستر و کافور بر جای مشک
گل ارغوان شد به پالیز خشک ٭ صاحب
سروری بذکر هردو معنی برای معنی دوم از حکیم
لامعی بعیه جانی سند آورده (ؒ) بازار زرنگ
او چون کلابه تبار ٭ پالیز روی او چون خانه
عطار ٭ (ادیب صابر ؒ) پالیز میان های
او را ٭ پیوسته غبار گشته دیدم ٭ صاحبان
رشیدی و ناصری و مؤید و جامع هم ذکر این
کرده صاحب جامع گوید که درین روزها
تنها بستان را گویند بهار بذکر این گوید که فالیز
تبدیل است و در عرف حال بر خربزه زار
وخیار زار و امثال آن اطلاق کنند۔ خان آرزو
در سراج بحواله قوسی می فرماید که دراصل معنی
مطلق کشت زار چنانکه بوستان است و
کشت زار خربزه و خیار خصوصاً مولف
عرض کند که مرکب است از پا بمعنی خورش
ولیز امر حاضر لیزیدن که بمعنی لغزیدن و آمیختن
می آید پس این اسم مفعول ترکیبی است
بمعنی (پالغزیده) و کنایه از زمینی که از نرمی
آن پا بلغزد و کنایه باشد از بستان و کشت زار
خربزه و امثال آن که زمینش بغایت نرم
می باشد (اردو) (۱) باغ۔ مذکر۔ کھیتی
مؤنث (۲) خربزون یا کھیرون وغیرہ
کا کھیت۔ مذکر۔ صاحب آصفیہ نے
فالیز پر فرمایا ہے (فارسی) اسم مؤنث
(۱) لغوی معنے کشت زار۔ باغ و بستان
(۲) خربزون کا کھیت۔ ککڑی۔ کھیرے
تربوز کا کھیت۔

(الف) **پالیزبان** اصطلاح (الف) بقول
(ب) **پالیزوان** برهان (۱) باغبان و بستان‌بان
و دهقان و نگاهدارندهٔ فالیز (۲) نام صوتی
است از موسیقی۔ صاحب جهانگیری الف و ب
را بهر دو معنی بالا گفته (منوچهری ۔ه) این زند
بر چنگهای سغدیان پالیزبان // وان زند بر
نایهای لوریان آزادوار // صاحب رشیدی
بذکر هر دو لغت بمعنی دوم قانع و فرماید که از الحان
این نوا ساخته پالیزبانی بوده۔ صاحب سروری
بذکر (الف) برای هر دو معنی از شاعر سند
دهد (۵) رونق پالیز رفت اکنون که بلبل
نیم‌شب // بر سر پالیزبان کمتر زند پالیزبان //
صاحب ناصری همزبانش۔ بهار ذکر (الف)
بهر دو معنی و بذیل آن ذکر (ب) هم فرموده
خان آرزو بذکر هر دو لغت می‌فرماید که بعضی
(۳) بمعنی بلبل هم آورده اند۔ صاحب جامع
بذکر هر دو لغت بر معنی دوم قانع **مؤلف**
عرض کند که از قبیل باغبان است که کلمهٔ بان
افادهٔ معنی فاعلیت و محافظ کند و در (ب)
موحده بدل شده به واو چنانکه آب و آو معنی
اول اصل است و معنی دوم مجاز آن۔ یکی از معاصرین
عجم گوید که این نوا مخصوص است برای
باغبانان که وقت صبح چون آب از چاه میکشند
در آن وقت این نوا می‌زنند و نسبت معنی
سوم عرض می‌شود که مجاز معنی دوم باشد
(**اردو**) الف و ب (۱) باغبان۔ مالی۔ دہقان
فالیز کا محافظ (۲) ایک راگنی کا نام فارسی
میں پالیزبان ہے جس کو مزارع صبح میں اس وقت
گاتے ہیں جب کہ وہ موٹ چلاتے ہیں (۳) دیکھو بلبل

پالیک اصطلاح۔ بقول برہان بروزن
باریک (۱) پاتابه و پاپیچ را گویند و لفافه را
نیز (۲) پای افزار چرمین هم۔ صاحب جهانگیری
بذکر معنی اول فرماید که پاپای تازی یعنی پا افزار
صاحب سروری بذکر معنی سوم بحوالهٔ تحفه گوید

که بمعنی پامی ناب هم که آنرا الفافه نیز گویند **مولف** عرض کند که همین لغت اصل است بمعنی دوم و آنچه بموحده گذشت مبدّل این چنانکه اشارهٔ این همدرانجا کرده ایم و معنی اوّل مجاز این مخصوص با این (**اُردو**) (۱) پاتابہ (۲) دیکھو پالیک۔

پالیه | اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاه قاچار (۱) درخت خرما (۲) خرما۔ صاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم بر درخت خرما قانع **مولف** عرض کند کاینکه لغت جدید وضع کردهٔ معاصرین عجم از مصدر پالودن می نماید که معنی چهارمش آویختن است و معنی لفظی این آویخته شده و کنایه از خوشهٔ خرما و بمجاز برای درخت خرما هم استعمال کرده اند مخفی مباد که ظاهرا این مخفف پالیده می نماید که اسم مفعول پالیدن است۔ دال مهمله حذف شده پالیه باقی ماند ولیکن پالیدن بمعنی آویختن نیامده بلکه معنی چهارم پالودن آویختن است معلوم می شود که معاصرین عجم پالیدن را هم مثل پالودن بمعنی آویختن گرفته اند والله اعلم بحقیقة الحال (**اُردو**) (۱) کھجور کا درخت۔ مذکّر (۲) کھجور۔ خرما۔ مذکّر۔

پام | بقول برہان (۱) بروزن و معنی وام است که قرض باشد و (۲) بمعنی شبیه و مانند و (۳) رنگ و لون هم۔ صاحب ناصری صراحت مزید کند که بمعنی دوم و سوم فام هم می آید **مولف** عرض کند که معاصرین عجم گویند که بمعنی اوّل اصل است و این مبدّلش مقفّین فارسی همین را سند این تبدیل قرار داده اند و بمعنی سوم فام است و این مبدّل آن چنانکه اسفهان و اسپهان و معنی دوم مجاز معنی اوّل مخفی مباد که فام هم بمعنی وام آمده هانهم مبدّل وام است و بام بموحّده هم بمعنی اوّل بر معنی سومش گذشت و وام و فام اسم جامد فارسی زبان باشد (**اُردو**) (۱) دیکھو بام کے تیسرے معنے (۲) شبیہ۔ بقول آصفیہ

عربی - اسم مونث - نظیر - مشابہ - مانند - مثال - ہمشکل (۳) رنگ - دیکھو اوام -

پامال | اصطلاح - بقول انند بحوالہ غیاث
مرادف پائمال بمعنی خراب وخوار **مولف**
عرض کند کہ اسم مفعول ترکیبی است بمعنی مالیدہ شدہ
در پای وکنایہ از چیزی ضائع وخراب شدہ
(ظہوری سہ) اعدا بچشم کم مبین پامال حسرت
اینچنین ٭ برشاہد کام آستین افشاند دست ناز
ما ٭ (اُردو) پامال - بقول آصفیہ - فارسی -
برباد شدہ - تباہ شدہ - خراب شدہ -

(الف) **پامال شدن** | استعمال - الف
(ب) **پامال کردن** | خراب وضائع شدن
است از ہمان پامال کہ گذشت و (ب) متعدی
آن یعنی خراب وضائع کردن **مولف** عرض
کند کہ موافق قیاس است (ظہوری الف)
از پای مردی بخت اینچنین شدم پامال ٭ فلک
اگر نشود دستیار مفت منست ٭ (ولہ ب) پامال
کند عشوہ رنگین نگہا سرا ٭ آن سرکہ نگاہ تو بہ تیر
بر آورد ٭ (اُردو) الف - پامال ہونا ب
پامال کرنا -

(الف) **پامحکم داشتن** | مصدر اصطلاحی
(ب) **پامحکم کردن** | ہر دو بمعنی (۱) ایستادن
باستقلال است و (۲) ارادہ مستقل کردن
در کاری (ظہوری الف) رفت بی ہنجار باد آہ
از خاطر غبار ٭ درزمین سینہ نخل صبر پامحکم
نداشت ٭ (ولہ ب) کردہ پامحکم ظہوری بر
سرکوی کسی ٭ کز سر میدان او ہر روز سرہا
رفتہ اند ٭ **مولف** عرض کند کہ بمعنی اول
حقیقی است وبمعنی دوم مجاز آن (اُردو)
(الف وب) پاؤں جمانا - بقول آصفیہ (۱)
استقلال اور مضبوطی کے ساتھہ قیام کرنا
(۲) ثابت قدمی کے ساتھہ رہنا -

(الف) **پامرد** | استعمال - بقول بہار و آنند
(ب) **پامردی** | مرادف پای گذار وبر (پای گذار)

گوید که کنایه از مددگار است و صاحب انند
بر (ب) می فرماید که بمعنی قوّت پا و دستگیری
مولف عرض کند که (الف) اسم فاعل ترکیبی
است بمعنی دستگیر و مدد دهنده و (ب) به یای
مصدری بمعنی اعانت باشد (ظهوری سه)
شاه ما پامرو شب گردیده اند ؎ هیچ صبحی دستیاز
روز نیست ؎ (واله سه) دستگیریش بپامردی
گردون نتوان ؎ هرکه افتاده که طاق دل دیرینشیان
است ؎ (**اردو**) الف پامرد۔ بمعنی مددگار
اور (ب) پامردی۔ بمعنی اعانت اردو میں استعمال
کرسکتے ہیں۔

پامزد | اصطلاح۔ بقول بہار مرادف پای مزد
و پارنج مقابل دست مزد۔ صاحبان سراج
و انند دیگر ہم ذکر این کرده اند **مولف**
عرض کند که قلب اضافت مزد پاست صراحت
معنی بر پارنج گذشت (**اردو**) دیکھو پارنج۔

پامژه | اصطلاح۔ بقول انند ہمان که در
پاژند گذشت۔ صاحب ناصری گوید که مرادف
پاژند و ہمان پاچنگ و پاچه باشد **مولف**
عرض کند که پاژند بچہار معنی گذشت (۱) دریچه
کوچکی که ترجمهٔ آن در اردو جھروکه باشد و (۲)
کفش و پا افزار و (۳) آتشگیر و (۴) نام تفسیر ژند
و این مرکب می نماید از پا بمعنی خودش و مژه
بمعنی خودش که واحد مژگان است و معنی ترکیبی
این مژه پای یا مژه پر پای وارنده و ازین
معنی ترکیبی ہر چہار معنی بالا ہیچ تعلّق مجازی
ندارد جز این که کفش و پا افزار را من وجه مژهٔ پا
توان گفت معاصرین عجم ازین لغت نابلد اند
و دیگر محققین فارسی زبان و اہل زبان ہم ازین
ساکت نظر بر اعتبار صاحب ناصری که محقق
اہل زبان است این را اسم جامد دانیم (**اردو**)
دیکھو پاژند۔

پامس | اصطلاح۔ بقول برہان و جامع
بفتح میم بر وزن ناکس بمعنی پای بند باشد یعنی

یعنی شخصی که در شهر خود یا جای دیگر بسبب امری گرفتار باشد و نتواند بطرف دیگر رفت و درانجا نیز نتواند بود۔ صاحب ناصری ذکر این بحوالهٔ برهان کرده گوید که در فرهنگ ها نیافتیم و برهان نیز برهانی ندارد **مولف** عرض کند که همین لغت در موحده به همین معنی گذشت و صراحتاً ماخذ همه برانجا کرده ایم و درینجا همین قدر کافی است که این اصل می نماید و آن مبدل این (اُردو) دیکهو باس ۔

پان بقول برهان بروزن جان برگی باشد که در هندوستان باآهک و فوفل خورند تالب ها راسرخ گردانند والله اعلم۔ صاحب ناصری گوید که معلوم است که این لغت هندی است ۔ بهار گوید که چون آن را در برگی دیگر برسم معهود بپیچند بیره بروزن خیره خوانند و هردو لفظ در اشعار میرخسرو و بعض متاخرین آمده (صائب)

لب پان خورده می بوسد دهان شمشیر را گوئی **مولف** عرض کند که لغت هندی است و مستعمل در فارسی۔ مفرس توان گفت (اُردو) پان ۔ بقول آصفیه ۔ هندی ۔ اسم مذکر ۔ ایک قسم کا خوشبودار پتّا جس کو هندوستان میں روزمرّه یا بیاه شادی وغیره میں کہاتے ہیں ۔ برگ تنبول ۔ ناگربیل کا پتّا جسکے کہانے سے منہه سرخ ہوتا ہے ۔

پان رخصت اصطلاح ۔ صاحب بحر گوید که در بعض بلاد هند رسم است که بوقت رخصت کردن پان به شخص رونده می دهند صاحب غیاث هم ذکر این کرده و صاحب انند هم نقلش برداشته **مولف** عرض کند که فارسیان برزبان ندارند البتّه پان که لغت هندی است در فارسی زبان صورت تفریس گرفته که فارسیان استعمالش کرده اند و بدین لحاظ اگر (پان رخصت) را که مرکّب

اضافی است بلنگ اضافت استعمال کنند
عیبی ندارد (اُردو) رخصتی پان۔ مذکر۔

پانزده اصطلاح۔ اسم عدد است کہ
صراحت ماخذ این بر (اسم عدد) کرده ایم
(اُردو) پندرا۔ دیکھو (اسم عدد)

پان زہر اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ
فرہنگ فرنگ ہمان پازہر است مولف
عرض کند کہ دیگر محققین ازین ساکت و معاصرین
عجم بر زبان ندارند اگر سند استعمال این بدست
آید توانیم عرض کرد کہ مبدل ہمان (پازہر)
است کہ گذشت دال مہملہ بدل شد بنون
چنانکہ نموده و نمونہ (اُردو) دیکھو پازہر۔

پانسند اصطلاح۔ بقول برہان و جامع
بفتح نون و سین بی نقطہ بروزن بالوند بمعنی
پرسیده و احوال گرفتہ۔ صاحبان موید و انند
ہم ذکر این کرده اند۔ خان آرزو در سراج
بر نقل قول محققین قانع مولف عرض کند
کہ چاره نیست جز این کہ اسم جامد فارسی زبان
دانیم و ازینکہ صاحب جامع ہم این را نوشتہ
بدون سند استعمال تسلیم کنیم کہ او محقق اہل زبان
است (اُردو) پوچھا ہوا شخص۔

پانصد ذات اصطلاح۔ صاحبان
انند و غیاث گویند کہ بدانکہ صاحب منصب
پانصدی ذات را ہشت لک دام مقرر باشد
چون چہل دام را یک روپیہ میشود بدین حساب
ہشت لک دام را بیست ہزار روپیہ شد مولف
عرض کند بیان این خالی از فضولی نباشد
و این اصطلاح محاورۂ عجم نیست بلکہ ۔۔۔۔۔۔۔

پانصدی کسی را نامند کہ مشاہرۂ او در
سرکار پانصد روپیہ مقرر باشد البتہ این
محاورۂ زبان است مغولان پانصدی
را ما از ہم معزز دانند و ذکر پانصدیان اکثر
از زبان شان شنیده ایم و پان در این اصطلاح
مبدل پنج است کہ نون بالف بدل شد

چنانکہ تغل و اغل و جیم عربی بدل شد بنون
چنانکہ بوتجیدر و بلغندر (اردو) پانصدی
اس معزز ملازم کو کہتے ہین جس کی تنخواہ مہینہ
پانسو روپیہ ہو۔

(الف) **پانگرفتن** | مصدر اصطلاحی۔ الف
(ب) **پانگیرد** | بقول بحر بنون نفی (۱) قوت
و استقامت نگرفتن و (۲) زود مردن (ضنا
۱؎) سر تنبیہ شوخ من دارد ؛ یارب استاد
اونگیرد پا ؛ بہار بدکر (ب) گوید کہ نفی نیست
یعنی قوت و استقامت نگیرد و زود بمیرد (میرنجات
۲؎) ہر کرا قوت بازوت زہم می پاشد ؛ پانگیرد
بہجان گر ہمہ رستم باشد ؛ **مولف** عرض
کند کہ این لغزش پای تحقیق بہار است کہ
مصدری را بشکل مضارع قائم کردہ ازینکہ
در سند شعرا استعمال مضارع آنست معاصرین
عجم تصدیق این می کنند کہ این مصدر نیست
اصطلاحی و معنی اول حقیقی است و معنی دوم
مجاز آن (اردو) الف (۱) قوت اور استقامت
پیدا کرنا (۲) جلد مرنا (ب) الف کا مضارع

پانوراما | اصطلاح۔ بقول صاحب رہنما
بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار نقشۂ
شہر یا عمارت در کوچکی بطریقی کہ از (ذرہ بین)
ہیئت اصلیش بملاحظہ رسد۔ صاحب بول
چال صراحت مزید کند کہ در انگلیسی زبان
(پینورامہ) بمعنی دور رہنما نقشۂ را نامند کہ
در قد کوچک درست کردہ باشد **مولف**
عرض کند کہ مفرس است کہ فارسیان تختانی
را بالف بدل کردہ اند چنانکہ یرمغان
را ارمغان (اردو) چھوٹے اسکیل کا نقشہ
جس کو خوردبین مین دیکھنے سے اصلی قد
نظر آئے۔ مذکر۔

پانہ | اصطلاح۔ بقول برہان و جامع
بروزن شانہ (۱) چوبکے تنکی باشد کہ در
زیر در خانہ نہند تا روی در بستہ کشودہ نگردد

و (۲) درودگران بشگاف چوبی دارند تا
در بریدنش سهولت دست دهد و (۳) کفش
دوزان در فاصلهٔ کفش و قالب گذارند۔
صاحب جهانگیری بذکر هر سه معنی بالا گوید
که (۴) در زیر ستون بگذارند تا راست
بایستد و آنرا فانه و پهانه و فهانه نیز گویند حکیم
ناصر خسرو ـــه) ترا خانهٔ دین است و دانش
درون شو بدین خانه بشتاب کن در به پانهٔ
صاحب رشیدی بذکر هر چهار معنی بالا میفرماید
که (۵) بمعنی انتظار باشد بلغت دری و
بصراحت معنی اوّل می فرماید که چوبکی است
بر یک طرف آن سوراخی باشد و میخی بار یک
دران کنند چنانچه آن چوب بآسانی حرکت
کند و آن طرف که سوراخ دارد در دیوار
کنند و چون خواهند که در خانه بسته شود آن
را به پشت در باز افگنند و آنرا چلمرد هم
خوانند ازانرو که قوّت چهل مرد بآن دفع
نمیکند۔ صاحب سروری بر معنی اوّل و دوم
و سوم قانع۔ صاحب ناصری بذکر هر سه
معنی مذکور نقل صراحت قول رشیدی نسبت
معنی اوّل کند۔ صاحب موئید بر معنی اوّل
قانع۔ خان آرزو در سراج بذکر هر سه معنی
بیان کرده بر هان و صراحت مزید رشیدی
بترک معنی پنجم گوید که فالب آنست که صراحت
مزید رشیدی در معنی اوّل یکی است و آنچه
صاحب برهان نوشته به تحقیق نرسیده **مولف**
عرض کند که اسم مفعول ترکیبی است بمعنی نهاده
شده و در پا و کنایه از چوب کوچکی که در آستانهٔ در
یا در دیوار قائم کنند بغرضی که بالا مذکور شد
و معنی دوم و سوم مجاز آن و از معنی چهارم
پارهٔ چوبی مراد است که در زیر ستون نهند
و در عمارات زمانهٔ حال عوض این پارهٔ
چوب سنگ مسطح و صاف قائم کنند و بمعنی پنجم
اگر سند استعمال پیش شود اسم جامد دانیم

وبدون سند تسلیمش نکنیم کہ دیگر ہمہ محققین اہلزبان
ازان ساکت اند انچہ کسرۂ نون را بہ فتح بدل
کردہ اند تصرّف محاورۂ زبان باشد دیگر ہیچ (اُردو)
(۱) بلّی۔ بقول آصفیہ۔ مونّث۔ وہ لکڑی جو کواڑ
کے اندر کُنڈی کی بجاے لگاتے ہین مولّف
عرض کرتا ہے کہ یہی ترجمہ بسکلہ پر بھی گزرا ہے
یہان وہ لکڑی کا دراز ٹکڑا مراد ہے جس کو دروازے
کی نیچے کی چوکھٹ یا دیوار مین اسکرو کے
ذریعہ سے قائم کرتے ہین اور دونون پٹون
کے بند کرنے کے بعد اندر سے اس کو پٹون
پر چڑھا دیتے ہین جس کی وجہ سے پٹ کُھل نہین
سکتے اس کو دکن مین ریٹیان کہتے ہین اور بسکلہ کا نام
دکن مین اڑونڈا ہے۔ اڑونڈا ہمیشہ دونون
پٹون کے بیچ مین قائم ہوتا ہے اور ریٹیان نیچے
دونون کا مقصد ایک ہے (۲) وہ لکڑی کا
ٹکڑا جو نجّار رندہ لگاتے وقت سامنے رکھتے ہین تاکہ ارہ
چلانے مین آسانی ہو۔ مذکّر (۳) وہ لکڑی
کا ٹکڑا جو موچی جوتی مین سانچے کے ساتھ رکھتے
ہین تاکہ سانچے کو نکالنے مین آسانی ہو۔ مذکّر
(۴) وہ لکڑی کا ٹکڑا یا صاف اور مسطّح پتھر
(مذکّر) جو تھم کے نیچے قائم کرتے ہین جس کو
دکن مین گدرائی کہتے ہین (۵) انتظار
دیکھو انتظار۔

(الف) پا نہادن بچیزی	مصادر اصطلاحی
(ب) پا نہادن بر چیزی	(ب) بقول
(ج) پا نہادن در چیزی	بحر ترک کردن

آن و (ج) بذیل (ب) بقولش در آمدن
و داخل شدن دران مولّف عرض کند
کہ ہر دو موافق قیاس است و (الف) مرادف
(ج) (ظہوری اللہ) آن بہ کہ خرابی نہ نہد
پا بسراے گر رخنہ توان از گل تعمیر آورد
(ولہ) دل گشائی کہ بہ بستان شہان پا
نہ نہد و دست پرورد ہ سر منزل ورد و لیلیٰ ناں
است دیگر محققین ذکر این نکردہ اند

پاؤن رکھنا۔ داخل ہونا (ب) ترک کرنا (ج) دیکھو الف۔	ندارد کہ معاصرین عجم بر زبان دارند (اُردو) الف

پانی صاحب رشیدی گوید کہ بمعنی آب اگرچہ لغت ہندی است ولیکن چون سنائی در کلام خود آوردہ بنابران قائم کردہ شد (ص) نہ دران معدہ خدرۂ میدہ ۂ نہ دران دیدہ قطرۂ پانی ۂ خان آرزو در سراج گوید کہ صاحب جہانگیری این را بکسر نون و یای معروف بمعنی آب نوشتہ و ہیچ معلوم نشد کہ این لغت مخصوص ہندی است یا در زبان فارسی نیز آمدہ ولیکن حکیم سنائی استعمال این فرمودہ و صاحب رشیدی بجزم ہندی بودن این کردہ تحقیق آنست کہ آوردن کلمۂ ہندی در شعر فارسی بچند وجہہ بنظر آمدہ یکی آنکہ اشعار ریختہ کنند دوم آنکہ التزام آوردن الفاظ ہندی در اکثر اشعار یا اشعار معہودۂ خود کردہ باشند سوم آنکہ لفظی کہ آرند علم باشد و سوای این آوردن لفظ ہندی در شعر صحیح و درست نباشد درین صورت شعر سنائی درست نیست ولیکن حق آنست کہ این لفظ مشترک است در ہر دو زبان از عالم توافق اللسانین پس صاحب رشیدی خطا کردہ و صاحب جہانگیری غافل است از تحقیق (تم کلامہ) **مولف** عرض کند کہ ما این لغت را در جہانگیری نیافتیم نسخۂ کہ پیش ماست معتبرترین نسخہ ہاست پس چارہ جز این خیال نباشد کہ یا اینکہ در نسخۂ ما ترک شد یا در نسخۂ خان آرزو تحریف است و انچہ صاحب رشیدی این را ہندی داند درست است و انچہ خان آرزو این را مشترک در بحر اللسانین می پندارد و باستثنا و استعمال سنائی درست باشد و معاصرین عجم ہم تصدیق این می کنند کہ در کلام قدما استعمال این بگوش خوردہ خان آرزو فضولی می کند کہ رشیدی را خطادار داند و جہانگیری را غافل از تحقیق می پندارد

وخود راثنی داندکه غیر از سخن آرائی درین لغت کاری نکرد (اُردو) پانی - بقول آصفیه ہندی - مذکر - دیکھو آب کے پہلے معنے -

پانی پت | اصطلاح - بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ بکسر نون وفتح بای فارسی وسکون فوقانی نام شہری است در ہند که از دہلی بفاصلهٔ پنجاه میل واقع است **مؤلف** عرض کند که مرکب از ہر دو لغت ہندی است (اُردو) پانی پت - ایک شہر کا نام ہے جو دلی کے مضافات میں واقع ہے - مذکر -

پانید | بقول جہانگیری با نون مکسور و یای معروف نوعی از حلوا پانست مانند شکر لیکن از شکر فروتر و غلیظ باشد و معرب آن فانید و آنرا بتازی کعب الغزال خوانند - صاحب رشیدی ہم این را آورده گوید که سخت تر باشد صاحب موید گوید که شکریست مثل شکر برگ و شکر قلم و فرماید که با ذال معجمه عوض دال مہمله ہم آمده و از روی قاعده نحو ذال فانید تعریب این است کذا فی الشرفنامه و در قنیه مذکور است که پانید شکر برگ و آن شکریست که در کہسار برگ شکل راست کنند و شکر قلم ہمان برگ شکر را گویند و آن حلوا از ان قند یعنی عصاره چون منجمد شود پانید از وسازند (کذا فی زفانگویا) **مؤلف** عرض کند که شیرینی که سخت می باشد روزہا و ماہا خراب نشود و جا دارد که اصل این پاینده به تحتانی سوم باشد ہای ہوز آخره حذف شده پاینده شده به قلب بعض پانید معاصرین عجم این را قرین قیاس دانند - صراحت کامل ماخذ این بر پانیذ به ذال معجمه می آید (اُردو) ایک مٹھائی کا نام فارسی میں پانید ہے اور شکر پارے کے قریب قریب ہے جو سخت ہوتی ہے - مذکر -

پانیذ | بقول برہان و جامع (۱) قند سفید باشد

و (۲) بقول بعض شکر برگ و فانیذ معرّب آن صاحب سروری ذکر معنی اوّل کرده (بستان ۵) ز بنگاه حاتم یکی پیر مرد طلب ده درم سنگ پانیذ کرد ز رادی چنین یاد دارم خبر که پیشش فرستاد تنگ شکر و بذکر معنی دوم فرمایند که نوعی از حلوا که کعب الغزال گویند صاحب ناصری بذکر هر دو معنی بالا گوید که منسوب بدان را پانیذی گویند و از نیجاست علی پانیذی از شعرای آل خاقان که در چهار مقالهٔ نظامی عروضی مرقوم است خان آرزو در سراج بذکر هر دو معنی بالا گوید که تحقیق آنست که همان شکر برگ است پس این را از حلوا نوع دیگر قرار دادن درست نباشد مولّف عرض کند که شکر برگ بجای خود می آید که شکر پاره ها بصورت برگ می سازند و (پانید) بدال مهمله اصل این است که بشکل پان ساخته می شود مرکب از پان و یای نسبت و دال زائد همچون شفتالو و شفتالود هرگاه تعریب این فانیذ قرار یافت عجمان عربی دان پانیذ را هم بذال معجمه استعمال کردند و ما با خان آرزو اتفاق داریم که معنی حقیقی است و استعمال این بمعنی اوّل بر اعتماد محققین زباندان بر سبیل مجاز (اُردو) (۱) قند سفید مونّث (۲) دیکھو پانیذ

پانیر اصطلاح بقول اننددموید (۱) زمین پست (۲) لتاب بلند و هموار را نیز گویند مولّف عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است و ما این را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم که هر دو محققین بالا هندنژاد اند و محققین اهل زبان خصوصاً و دیگر همه محققین عموماً ازین ساکت و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند (اُردو) (۱) پست زمین مونّث (۲) بلند اور همموار رتی ـ مونّث ـ

پاکو بقول برهان و جهانگیری بسکون واو (۱) بمعنی شستن و پاکیزه کردن ـ صاحب شیدگیا

بذکر این گوید کہ از ہمین ماخوذ است پازہر کہ بجاپش گذشت کہ در اصل (پاد زہر) بودکہ کی آیا صاحب ناصری ہم فکر این کردہ مولف عرض کند کہ با تعریف بالا را پسند نکنیم بلکہ شو یدگی و پاکیزگی باشد و باینمعنی اسم جامد دانیم۔ صاحب دلیل ساطع کہ محقق سنسکرت است می گوید کہ بزبان سنسکرت ربع را گویند و (۲) بفارسی ہم بہمین معنی مستعمل ، ما ہم این را بزبان محاورۂ عجم یافتہ ایم کہ یک و ربع را ایک و (پا و بالا) گویند و چہار یک را (پا و) ہم استعمال این با خوشہ کاتبین آن عجمی الاصل بودند و از زبان سنجر طہرانی ہم این را شنیدہ ایم (اُردو) (۱) پاکیزگی شو یدگی۔ موئنث (۲) چوتہائی۔ موئنث۔

(۱) پاو اشدن مصدر اصطلاحی (۱) بقول بہار و آنند

(۲) پاو اکردن (۲) یعنی تو بر رفتار آمدن طفل

وفرماید کہ حالا در محاورہ خصوصیتی نماندہ (سعید اشرف ﷺ) زاہد آخر بدر سیکدہ پالیش واشد دختر آتشرت آخر پسر دنیا شد ؎ (بیانا ﷺ) پا کہ بودی شب کجا رفتی حنایت را کہ بست ؎ بیوفا گو با بزم غیر پا وا کردہ ؎ دارستہ ہم ذکر این کردہ۔ صاحب بحر گوید کہ مرادف (پا باز شدن) است کہ گذشت مولف عرض کند کہ ماصر کامل بمصدر انجا کردہ ایم (اُردو) دیکھو پا باز شدن

پاو اکشیدن از چیزی مصدر اصطلاحی

کنارہ کردن از ان مولف عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ﷺ) پا چرا واکشید از رہ جنگ ؎ پا ظہوری نہ باز دار از سر صلح ؎ (اُردو) پاؤن کہینچنا۔ بقول آصفیہ ترک کوچہ گردی کرنا۔ چلنے پہرنے سے ہاتہہ اٹہانا۔ مولف کی رائے مین اس فارسی مصدر کا ترجمہ کنارہ کرنا۔ باز آنا۔ دکن مین (پاؤن کہینچنا) ہی عام معنون مین مستعمل ہے جیسے ہم نے اس کام سے پاؤن کہینچ لیا۔ یعنی

ہم نے کنارہ کیا۔

(الف) پاوپر اصطلاح۔ بقول برہان بفتح بای فارسی بروزن داوگر بمعنی قدرت و توانائی و تاب و طاقت۔ صاحب ناصری ذکر این کردہ از فردوسی سند دہد (س) ستودان ہمی خواہش زال زر ٭ ندارد ہمی جنگ را پاوپر ٭ صاحب مؤید ہم ذکر این کردہ و خان آرزو در سراج

(ب) پاوپرداشتن را بمعنی تاب و طاقت داشتن آوردہ مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این خصوصیت دارد با پہلو ولیکن در محاورۂ زبان مستعمل است بطور عام و موافق قیاس (اردو) (الف) طاقت۔ قدرت۔ مؤنث۔
(ب) طاقت رکھنا۔ قدرت رکھنا۔

پاوچک اصطلاح۔ بقول برہان و جامع بفتح جیم فارسی بروزن چاریک سرگین گاو خشک شدہ را گویند اعم از انکہ خود خشک شدہ باشد یا بدست پہن ساختہ خشک کردہ باشند صاحبان مؤید و جہانگیری گویند کہ بمعنی پاچک است کہ بجایش گذشت۔ صاحب ناصری بحوالہ برہان ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ صراحت ماخذ بر (پاچک) کردہ ایم و این مزید علیہ آنست بزیادت واو میان دو کلمہ چنانکہ بردمند و برومند (اردو) دیکھو پاچک کے دونوں معنی۔

پاورق اصطلاح۔ بقول بہار کلمۂ کہ پائین صفحۂ کتاب نویسند مطابق سر صفحۂ آیندہ و آنرا در عرف رکابک گویند (ملا طغرا س) گوشہ گیر اوراق گردون را بود چون پاورق ٭ پاورق سازد درست اوراق را اگر ابتر است ٭ صاحب بحر ہم ذکر این کرد و خان آرزو در چراغ ہدایت ہم این را آوردہ مؤلف عرض کند کہ مخفف (پائین ورق) کہ فارسی دانان ہند آنرا ترک گویند (اردو) ترک۔ بقول آصفیہ۔ اردو مؤنث۔ وہ کلمہ یا لفظ جو صفحہ تمام ہو جانے کے بعد جدول سے باہر صفحے کے اخیر کونے پر

صفحۂ آیندہ کے شروع کی عبارت مین سے لکھے ہیئے ہین یہہ ہندسہ کی جگہ کام دیتا ہے۔ پادرق۔ خارجہ (اسیر ۵) پھر نشانین دیکھتا ہون بحرین عیب مین کتاب ٭ نزک ایک اک جزو کی دو دو پھر ملتی نہین ٭

پاورنجن اصطلاح۔ بقول برہان بفتح ثالث و رای قرشت و سکون نون و جیم مفتوح بہ نون دیگر زدہ۔ خلخال را گویند و آن حلقہ ایست از طلا و نقرہ و امثال آن کہ زنان در پای کنند۔ صاحبان جہانگیری و رشیدی و بحر و سروری و ناصری ذکر این کردہ اند **مولف** عرض کند کہ مخفف (پااورنجن) کہ گذشت (اردو) دیکھو پااورنجن۔

پاوزہر اصطلاح۔ این ہمان است کہ اشارۂ این بر (پادزہر) بہ دال مہملہ سوم گذشت (اردو) دیکھو پادزہر

پاوقدم ازجا بریدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند ترک آمد و شد کردن (سلیم ۵) پایم ز کوی او چہ عجب گر بریدہ شد ٭ تا کی بروی شیشہ زد لہا توان گذشت ٭ (قدسی ۵) بریدہ شد قدمش ساعتی از ان در و بام ٭ بآفتاب گرفتن خوشم برای ہمین ٭ **مولف** عرض کند کہ (پا ازجای بریدن) بجایش گذشت و (قدم ازجای بریدن) بجایش خواہد آمد ضرورت نداشت کہ این را بموقع جا دہند (اردو) دیکھو (پا ازجای بریدن)

پاولون اصطلاح۔ بقول صاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم بمعنی کلاہ عمارت و سقف عمارت و خانہ۔ ہم او فرماید کہ این مفرس (پیویلین) لغت انگلیسی است بمعنی بعض خروفہا مفرس۔ ہم او گوید کہ فارسیان (پاویلون) ہم گویند۔ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاجار (پاپوی لین) را ہم بمعنی مطلق خانہ آوردہ کہ بجایش می آید و آن ہم ضرب علیحدہ (قالب بعض) مفرس آ

کلاہ عمارت وسقف خانہ را در معنی این داخل کردن ضرورت ندارد و در انگلیسی زبان پیویلین خیمہ یا شامیانہ یا مکانی را گویند کہ سقف فراخش ہمچون خیمہ باشد (اُردو) بنگلہ۔ مذکر۔

پاوند اصطلاح۔ بقول برہان بروزن پایان (۱) بندی باشد کہ در پای گنہگاران ومجرمان گذارند۔ صاحبان جہانگیری وجامع ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب رشیدی صراحت مزید کند کہ پابند مغیر آنست نہ لغتی دران صاحب ناصری گوید کہ (۲) بند ستوران ہم و (۳) کنایہ از گرفتاری کسی باشد کہ نتواند از معشوق بخود شکیبا شود۔ خان آرزو در سراج گوید کہ مبدل پابند است بمعنی مطلق بند پا و تخصیص پای گنہگاران از خصوصیت مقام ناشی شدہ چنانکہ ذات کلمہ دلالت بران دارد مؤلف عرض کند کہ صراحت کامل بر پابند گذشت درینجا ہمین قدر کافی است کہ این مبدل آنست چنانکہ آبہ و آوہ دیگر ہیچ والاین را در کل معانی مرادف آن دانیم (اُردو) دیکھو پابند

پاویلون اصطلاح۔ ہمان پاولون کہ اشارہ این ہمدرا انجا کردہ ایم (اُردو) دیکھو پاولون۔

پاہ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بروزن باہ در فارسی زبان بمعنی طعام وغذا باشد مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر محققین اہل زبان ہم ازین ساکت فارسی قدیم باشد (اُردو) غذا۔ مؤنث۔

پاہک بقول برہان بروزن آہک بمعنی کنجہ باشد و آن آوازی است کہ دزدان را کنند صاحبان جہانگیری و رشیدی و ناصری وجامع و سراج ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ باہک بہ ہمین معنی بجایش گذشت کہ مبدل این است و صراحت ما خذ این ہمدرا انجا کردہ ایم (اُردو) دیکھو باہک۔

پاہکیدن بقول برہان بروزن وارسیدن

بمعنی شکنجہ کردن صاحبان رشیدی و سروری ذکر این کردہ اند۔ صاحب بحر این را سالم اللفظ گوید کہ غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نمی آید **مولف** عرض کند کہ از اسم مصدر پاہک کہ گذشت این مصدر را وضع کردہ اند و آنچہ بموحدہ گذشت مبدل ہمین باشد چنانکہ تپ و تب (اردو) دیکھو باہکیدن ۔

پاہنگ اصطلاح۔ بقول برہان بروزن و معنی پاشنگ است و فرماید کہ پاچنگ و پاشنگ مرادف این و بمعنی خلخال ہم مرادف پا اورنجن و بمعنی دریچہ کوچک ہم۔ صاحب جہانگیری بر مرادف پاچنگ و پاشنگ قانع۔ صاحب ناصری صراحت کند کہ بمعنی پاسنگ ترازو و بمعنی خلخال و بمعنی کفش و موزہ و فرماید کہ پاہنگہ مرادف این کہ می آید صاحب جامع گوید کہ مرادف پاچنگ و پاشنگ کما مرّ و بمعنی پارسنگ ترازو۔ خان آرزو در سراج گوید کہ مرادف پاشنگ و فرماید کہ بعضی گفتہ اند کہ مخفف پا و آہنگ مرکب از پا و بمعنی پائیدن و آہنگ بمعنی قصد یعنی چیزی کہ قصد پائیدن آن کردہ باشند **مولف** عرض کند کہ پاچنگ (۱) بمعنی دریچۂ کوچک و (۲) بمعنی کفش گذشت و پاشنگ بمعنی (۳) خوشۂ کوچک انگور و (۴) خیار و خربزہ وغیرہ کہ برای تخم نگاہ دارند و بلحاظ معانی بالا (۵) بمعنی خلخال و (۶) بمعنی پاسنگ ترازو و ظاہر این مبدل پاچنگ و پاسنگ و پاشنگ است۔ مخفی مباد کہ برای تبدیل جیم فارسی بہ ہای ہوز ہمین یک مثال اوّل است و تبدیل سین مہملہ بہ ہای ہوز چنانکہ خروس و خروہ و ہمچنین تبدیل شین معجمہ با ہای ہوز چنانکہ گذارش و گذارہ و برای معنی پنجم این را لغت مستقل دانیم کہ مرکب است از پا و آہنگ (اردو) ۱ و ۲ دیکھو پاچنگ (۳) و (۴) دیکھو پاشنگ (۵) دیکھو پا اورنجن (۶) دیکھو پاسنگ ۔

پاہنگہ اصطلاح ۔ بقول برہان بفتح کاف فارسی بروزن آہندہ (۱) کفش و پای افزار را گویند و (۲) بمعنی پابرنجن و خلاف صاحب جہانگیری بر کفش قانع (نظامی لہ) برون کن پا ازین پاہنگہ تنگ ؛ کہ کفش تنگ وارد پای را لنگ ؛ (فردوسی لہ) بدستان دستینہ و درراز شد ؛ بآہنگ پاہنگہ دمساز شد ؛ صاحب جامع ہمزبانش ۔ صاحب رشیدی بذکر ہر دو معنی گوید کہ در اکثر فرہنگہا بجای پاہنگہ پاچیلہ مرقوم است ۔ صاحب ناصری این را مرادف پاہنگ داند بہ ہمہ معانیش و خان آرزو در سراج گوید کہ بزیادت ہا بر پاہنگ بمعنی چیزی کہ در پا کنند پس این مخفف پا آہنگہ بود یعنی چیزی کہ پا آہنگ او کنند ازین جہت بر کفش و پابرنجن و پاچیلہ اطلاق یافتہ ہذا ہو التحقیق ۔ مؤلف عرض کند کہ پاچیلہ بمعنی کفش گذشت و معنی دوم (۳) آلہ برف کوبی کہ بر پای بندند پس بقول خان آرزو استعمال پاہنگہ بسہ معنی آمدہ نسبت ماخذ بیانکردہ او مارا اتفاق است ولیکن برای معنی سوم طالب سند استعمال می باشیم کہ محققین زباندان ازان ساکت اند (اردو) (۱) دیکھو پاافزار (۲) دیکھو پابرنجن (۳) دیکھو پاچیلہ کے دوسرے معنے ۔

پای بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و سروری و ناصری و جامع و سراج بسکون تحتانی بروزن جای (۱) ہمان پا کہ گذشت و بعربی آنرا رجل خوانند ۔ بہار گوید کہ پی مخفف این است یا پای مشبع پی و فرماید کہ آبلہ پرور [۱] ۔ آبلہ پروردہ [۲] ۔ آبلہ ریز [۳] ۔ آبلہ فرسا [۴] ۔ آبلہ فرسود [۵] ۔ بخواب رفتہ [۶] ۔ پر آبلہ [۷] ۔ خفتہ [۸] ۔ خواب آلود [۹] ۔ خواب گزین [۱۰] ۔ خوابیدہ [۱۱] از صفات و قلم [۱۲] و مقراض [۱۳] از تشبیہات اوست (اسیر لہ) کی می شود شکنجہ کش دامن وطن ؛ پای طلب کہ آبلہ پروردہ

غیر نسیت ؎ (صائب ؎) بپای آبلہ ریز آنقدر
تراجستم ؎ کہ غوطہ زد بگہر رشتہ ہای موج سراب ؎
(ولہ ؎) صائب چہ کنی پای طلب آبلہ فرسود ؎
ہر کس بمقامی کہ رسید است رسید است ؎ (نعمت خان
عالی ؎) جادہ خط نقطہ زہر قطرہ کہ خونست مرا ؎
قلم پا قلم مشق جنونست مرا ؎ (حکیم زلالی ؎)
پریدی گر نگہ پیش از جنابش ؎ بریدی راہ را
مقراض پایش ؎ **مولف** عرض کند کہ پا کہ بدون
تحتانی زائدہ گذشت اصل است و این مزید علیہ
آن ہمچون جا و جای - اسم جامد فارسی زبان برای
رجل و ہمہ مرکبات آن ہا برین صادق می آید وہمہ
ملحقات این بران تسامح محققین است کہ ہردو
را بدو جای جا دادہ اند (اُردو) دیکھو پا کے
پہلے معنے -
(۲) پای - بقول برہان و جہانگیری و ناصری و
جامع بمعنی تاب و طاقت و قدرت (مولوی معنوی
؎) ما درین فن صد ندیم و پہلوان ؎ کس ندارد
پای ما اندر جہان ؎ خان آرزو در سراج ذکر
این کردہ (طاہر غنی ؎) نی جای ورون رفتن
ونی پای برون شد ؎ درماندہ این دائرہ ام
ہمچو جلاجل ؎ بہار گوید کہ پا بمعنی مجاز است -
مولف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل باشد
(اُردو) دیکھو پا کے دوسرے معنے -
(۳) پای - بقول برہان و ناصری بمعنی صبر
کردن **مولف** عرض کند کہ بمعنی تحمّل باشد
و نظر بر اعتبار صاحب ناصری کہ اہل لسانست
انہمعنی را جای دادہ ایم و استعمال این از نظر ما
نگذشت مشتاق سند استعمال می باشیم (اُردو)
صبر تحمّل - مذکر -
(۴) پای - بقول برہان و سروری و ناصری
بمعنی مقاومت چنانکہ گویند با فلان پای
نداری (نظامی ؎) بر آنجم میاور کہ چنیم ز جای ؎
ندارد پر پشہ با پیل پای ؎ صاحب جامع گوید
کہ بمعنی ثبات است - خان آرزو در سراج ذکر

این گروه گوید که حق آنست که این معنی مجازی
است نه حقیقت ـ بهار گوید که بدین معنی استعارهٔ
باشد ـ (وله ـــ) بشرطے کنم جان خود جای او
که هرگز نتابم سر از پای او ۔ **مولّف** عرض کند
که مجاز معنی اوّل و متعلّق به معنی دوم است که از
سند دوم نظامی معنی مقابله و مقاومت پیدا است
(اُردو) مقابله ـ مذکّر ـ مقاومت ـ مونّث ـ
(۵) پای ـ بقول برہان بمعنی پایندگی و باقی و
همیشه بودن ـ صاحب جامع گوید که بمعنی بقا و
دوام است ـ بهار گوید که بمعنی تمکّن و استقرار
باشد **مولّف** عرض کند که مجاز معنی اوّل است
که از پا ـ پایندگی مراد گرفته اند و همین باشد اسم
مصدر پائیدن که بمعنی جاوید بودن می آید
(اُردو) پایندگی ـ دیر پائی کہہ سکتے ہیں ـ مونّث ـ
(۶) پای ـ بقول برہان و رشیدی و سروری
امر بمعنی پایندگی و همیشه بودن یعنی پاینده باش
(سعدی ـــ) ز ملک خویش بتاز و ز عدل
شو و بر خور ؎ بکام دولت پای د بعز و حشمت
مان ؎ **مولّف** عرض کند که چرا نمی گویند که امر
حاضر پائیدن است که بجایش می آید شامل بر
همه معانی او (اُردو) همیشه قائم ره پائیدن
کا امر حاضر اس کے تمام معنوں پر شامل (دیکھو
پائیدن ـ
(۷) پای ـ بقول برہان بمعنی فرود هر چیز چون
پای کوه و پای حصار و پای دیوار ـ صاحب
جامع گوید که کنایه از پائین کوه و حصار و غیره ـ بهار
گوید که بمعنی بیخ و بنیاد است و بمعنی تحت مجاز باشد
چون پای دیوار و پای مسند و امثال آن ـ
(مولانا لسانی ـــ) لسانی از سر کویش مکن هوای
بهشت ؎ که رشک باغ بهشت است پای دیوارش
(حکیم زلالی ـــ) بپای مسندش عاشق بر دوخت
کند اقبال را هم خدمت بخت ؎ **مولّف**
عرض کند که مجاز معنی اوّل و موافق قیاس
است چنانکه سر را هم مجاز ابرای آغاز هر چیز

استعمال می کنند (اُردو) ہر چیز کی انتہا۔ مونّث
حصۂ زیرین جیسے دیوار کا پایہ۔ بیخ و بنیاد۔ مونّث
(۸) پای۔ بقول رشیدی بمعنی پاینده و ہمپائی
کننده و مقاومت نماینده۔ ازینجاست که گویند
فلان پای ندارد یعنی برابری با او نمی تواند کرد
و برابر او قائم نیارد کرد۔ صاحب سروری ہم ذکر
این کرده (نظامی ؎) کیست درین دستگه دیرپای
کو لمن الملک زند جز خدای ۛ خان آرزو در سراج
بذکر ہمعنی سند (دیرپا) دہد مولّف عرض کند
که ہمہ محقّقین بالا سکندری خورده اند که معنی فاعلی
اصلاً از پای پیدا نیست و سند بالا متعلّق به اسم
فاعل ترکیبی است که بدون ترکیب بالفظی دیگر
اینمعنی حاصل نمی شود و ما صراحت کاملش بر (اسم
فاعل ترکیبی) کرده ایم (اُردو) ناقابل ترجمہ۔
(۹) پای۔ بقول بہار در بعض مواضع استعاره
است (ظہوری ؎) به پروانه پای شمع و چراغ
به نگینی لاله با سنگ داغ ۛ سر ہوش در پای مینا
اوست ۛ ردای ورع لای در پای اوست ۛ
مولّف عرض کند پای شمع شمع باشد و پای
مینا مینا که نظر به شباہت شمع و مینا به پای بترکیب
اضافی و تشبیہی کار گرفتند و شمع و مینا را پای قرار داده اند
چنانکه خار مژگان و امثال آن و صراحت اینقسم
مرکبات در ملحقات می آید ضرورت نداشت که بذیل
معانی پای ذکرش کنیم و رینجا پای حقیقةً بمعنی اوّل است
دیگر ہیچ (اُردو) دیکھو پاے کے پہلے معنے۔

پای آدم بند شدن

مصدر اصطلاحی

صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاه
قاچار (پای آدم بند نمیشد) را بمعنی (پای
قائم نه شد) آورده مولّف عرض کند که
بمعنی پابند شدن کسی باشد۔ موافق قیاس
است و لیکن استعمال این در کلام قدما بنظر
نیامد۔ (اُردو) پاؤں جمنا۔ پابند ہونا۔

پای آمدن

استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت و سندی که از

صائب پیش کند متعلق به (پای برسنگ آمدن)
است **مولف** عرض کند که سکندری خورد
ومجرد (پا آمدن) چیزی نیست (اردو)
ناقابل ترجمه۔

پای آن پیچید مقوله۔ بقول صاحب
انند یعنی (۱) قوت سر بیافت و گریخت و قبیل
(۲) ترک کردن و عزلت گرفتن **مولف** عرض
کند که می بایست که (پای پیچیدن) قائم کند
ماضی مطلق را برنگ مقوله قائم کردن و تبدیل
آن بمعنی مصدری آوردن فضولی است صراحت
کامل بر (پای پیچیدن) می آید و درینجا ہیچ (اردو)
دیکھو پای پیچیدن۔

پای آن ندارد مقوله۔ بقول بہار عجم
و مؤید و انند۔ ای مقدور و امکان آن ندارد
مولف عرض کند که پای بمعنی طاقت و قدرت
گذشت و (پای داشتن) بجای خودش می آید
پس ضرورت نداشت که این را بطور مقوله قائم

کنند (اردو) دیکھو پای داشتن۔ یہ اس
کا مضارع ہے۔

پای آور اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ
فرہنگ فرنگ بمعنی قادر و توانا **مولف**
عرض کند که موافق قیاس است و اسم فاعل
ترکیبی (اردو) توانا۔ قادر۔ قوتمند کہہ سکتے ہیں

پای آوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بہار قیام و استقامت گرفتن (انوری سه)
باکفش ابر می نیارد پای تو با دلش بحر می نگیرد
نام تو صاحب بحر (پای آوردن بر چیزی)
را بہمین معنی آورده **مولف** عرض کند که
نظر بر معانی پای موافق قیاس است
(اردو) قیام اور استقامت اختیار کرنا۔ قائم ہونا

پاپا بقول برہان با تحتانی بالف کشیده (۱)
بمعنی قائم باشد ہمچنانکه گویند عرض پاپا بجسم
است یعنی قائم بجسم است۔ صاحب ناصری
بذکر معنی بالا گوید که (۲) بمعنی ثابت قدم باشد

(منه ۵) هوس کنند بسی پویه در طریق سلوک ؎ ولی بباید دوید پویه مردره پایا ؎ صاحب مؤید هم ذکر این کرده. صاحب سفرنگ بشرح چهل وششم فقرهٔ (نامهٔ حی شت افرام) ذکر این بمعنی پاینده ویرقرار کرده **مؤلف** عرض کند که از مصدر پائیدن پای امر حاضرش و بزیادت الف در آخرش افادهٔ معنی فاعلی کند چنانکه از گوی. گویا وازجوی جویا (**اُردو**) (۱) قائم (۲) ثابت قدم.

پایاب | اصطلاح. بقول برهان وجهانگیری وسروری وناصری ومؤید وجامع وبحر بروزن شاداب (۱) آبی را گویند که پای بزمین آن رسد وازانجا پیاده توان گذشت برخلاف غرقاب. (حکیم سنائی ۵) ای زجود دست سحاب بحر محیط ؎ دل راو تو بحری پایاب ؎ (خاقانی ۵) بحری پایاب دارم پیش ومیدانم که پاست ؎ در جزیره بازمانم زآنشین پل نگذرم ؎ صاحب سروری گوید که دربیت حکیم سنائی هم پایاب بمعنی قعر آب معلوم میشود

که بر معنی ششم می آید. خان آرزو بذکر معنی بالا گوید که قوسی می فرماید که آبی که عمیق نباشد و شناورزدران نتوان کرد و در چراغ ہدایت هم این راآورده **مؤلف** عرض کند که صاحب سفرنگ بشرح سی وششمی فقره (نامهٔ شت اخی افرام) ذکر ایمعنی کرده. ظاهر اقلب اضافت آب پای باشد یعنی آبی که بوسیلهٔ پای آن راعبور توان کرد وما با سروری اتفاق داریم که در کلام سنائی که بالا مذکور شد پایاب بمعنی قعر آب است (**اُردو**) پایاب. بقول آصفیه. اتار و پانی. کم گهرا. دریا کی وه جگه جهان سے آدمی اپنے پیرون سے اتر جاسے. گهاٹ.

(۲) پایاب. بقول برهان وجهانگیری ورشیدی وناصری ومؤید وجامع وبحر بمعنی پایندگی وهمیشگی وباقی بودن (فردوسی ۵) امیدمن آنست کاندر بهشت ؎ دل پاک من بدرود هرچه کِشت ؎ مراسخت از آنست کان باب من ؎ زهنگی نمی خواست

پاپاب من ۶ خان آرزو در سراج ذکر این بحوالۂ
جہانگیری کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ایں معنی را
با لفظ ہیچ تعلق نیست و چارہ جز این نیست کہ این
را مزید علیہ (پای) بمعنی پنجم او دانیم کہ الف و موحدہ
دران زائد است و جا دارد کہ این را بمعنی
مجاز پاپا دانیم و موحدہ را زائد چنانکہ ناشتا و
ناشتاب (اُردو) ہمیشگی۔ بقا۔ مؤنث۔ دیکھو
پا کے پانچوین معنے۔
(۳) پاپاب۔ بقول برہان و جہانگیری و سروری
و مؤید و جامع و بحر و بہار تاب و طاقت و توانائی
(سعدی ؎) بافراغت چند سازم ترک
تنہائیم نیست ۶ دستگاہ صبر و پاپاب شکیبائیم
نیست ۶ (حکیم اسدی ؎) زایران جز او نیست
ہم تاب من ۶ ندارد ہم او نیز پاپاب من ۶ قضا
رشیدی بذکر این گوید کہ ایں معنی نیز راجع بہ پایاب است
(فردوسی ؎) کہ این راہ را نیست پاپاب او ۶
درنگی کند چرخ را تاب او ۶ خان آرزو در سراج

ذکر این بحوالۂ جہانگیری کردہ **مؤلف** عرض کند
کہ ما این را مجاز معنی دوم دانیم دیگر ہیچ (اُردو)
دیکھو پا کے دوسرے معنے۔
(۴) پاپاب۔ بقول برہان و مؤید و بحر بمعنی مفاد منت
بہار بذکر این گوید کہ از عہدۂ حریف برآمدن
است و حق آنست کہ بایں معنی مزید علیہ پای است
خان آرزو در سراج ذکر این کردہ **مؤلف**
عرض کند کہ اینہم تعلق ... دوم و مجاز معنی
سوم باشد (اُردو) دیکھو پا کے دوسرے معنی۔
(۵) پاپاب۔ بقول برہان و جہانگیری و رشیدی
و مؤید و جامع و بحر بمعنی چاہی و آب انباری
کہ زینہ پایہا بران ساختہ باشند تا مردم باسانی
آب ازان بردارند (حکیم نزاری قہستانی ؎)
می حیات منست و ممکن نیست ۶ زو بہ یک سر بہ ہیچ
و سایم ۶ ای دریغا گر آب زر بودی ۶ واخریدی
ز آب پاپایم ۶ صاحب رشیدی صراحت مزید
کند کہ پاپاب دیر آب باشد و آن راہی است

که از ان بچاه در توان شد بجهت آب برداشتن۔
خان آرزو در سراج ذکر این بحواله جهانگیری کرده
و بقول بعض راهی که از ان بچاه توان شد بجهت
برداشتن آب **مولف** عرض کند که مرکب اضافی است
بمعنی پایه پای آب و از آب چاه و امثال آن مراد
باشد و خود انقسم چاه را پایاب گفتن که زینه دران
باشد بمجاز باشد (اردو) وه باولی جس مین
سیڑهیان بنی هون۔ موٴنث۔ یا باولی مین اترنیکا
راسته۔ مذکر۔

(۶) پایاب۔ بقول برهان و سروری و موٴید و بحر
و بهار بمعنی ته حوض و دریا را نیز گویند که بعربی
قعر خوانند (خاقانی ـه) جاهل نرسد در سخن ژرف
تو آری ٭ کف بر سر بحر آید و پیرایه پایاب ٭ (خفاف
ـه) گل کبود که بر تافت آفتاب بران ٭ ز چشم
و دیده نهان گشت در بن پایاب ٭ (طغرا ـه)
سبک روان طریقت چو بگذرند از آب ٭ حباب
وار شود رد‌ی آب شان پایاب ٭ (علی خراسانی
شود خصم او غرق دریای غیرت ٭ نه بیند در ین
بحر پر شور پایاب ٭ خان آرزو در سراج این را
بمعنی قعر دریا و رود گوید و حوضی که در زیر زمین
او سردابه سازند و غالبًا دو جا بمعنی پایان آب است
یعنی خود آب که در پایان است یا جای که پایان
آب است و در چراغ هدایت هم ذکر این کرده
بذکر سند طغرا گوید که درینجا باندک تکلف معنی
اوّل هم راست می آید **مولف** عرض کند که
پای بمعنی ششمش گذشت پس اینهم مرکب اضافی
است بمعنی ته آب (اردو) تهاه۔ بقول آصفیه
دریا۔ سمندر۔ کنوے کی ته کی زمین۔ موٴنث۔

(۷) پایاب۔ بقول رشیدی بمعنی گذرگاه آب
مولف عرض کند معاصرین عجم و محققین اهل زبان
ازینمعنی ساکت۔ پای آب را گذرگاه آب
گفتن من وجه موافق قیاس است بسبیل مجاز
و این فک اضافت باشد به تبدیل ممدوده
با مقصوره۔ بدون سند استعمال اینمعنی را

تسلیم نہ کنیم (اُردو) پانی کی راہ ۔ مونث ۔ گزرگاہ آب ۔
(۸) پایاب ۔ بقول رشیدی بمعنی مخلص از مہالک
و بسند این ہمان سند فردوسی آوردہ کہ بمعنی دوم
گذشت ۔ خان آرزو در سراج بحوالۂ رشیدی ذکر
این کردہ گوید کہ این محلّ تعجب است چراکہ بدین معنی
در فرہنگ ہای معتبرہ نیست ۔ **مولّف** را با خان
آرزو اتّفاق است و سند محوّلہ متعلّق بدین معنی نباشد
و معنی ترکیبی ہم ہیچ تعلّق از این ندارد ۔ طالب بسند
دیگری باشیم و سکوت معاصرین عجم و محقّقین اہل زبان
ہم تقاضای این می کند (اُردو) تھلکون سے
بچنے کا ذریعہ ۔ مذکر ۔

پای ابرنجن
اصطلاح ۔ بقول رشیدی و (سہ)
مانند مرادف پا برنجن کہ گذشت **مولّف** عرض
کند کہ صراحت این برا و رنجن گذشت و حقیقت
ماخذ برا برنجن آن عام است برای دست و پا و
این مخصوص برای پا (اُردو) دیکھو پا و رنجن ۔

پای از پیش بدر رفتن
مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ **مولّف** عرض کند کہ
(پا از پیش بدر رفتن) بجایش گذشت ۔ صراحت کامل
و سند این ہم ہمدر انجا مذکور (اُردو) دیکھو پا از
پیش بدر رفتن ۔

پای از پیش رفتن
مصدر اصطلاحی ۔ صاحبان
آصفی و انند ذکر این کردہ اند **مولّف** عرض
کند کہ ہمان (پا از پیش رفتن) کہ گذشت و سند این ہم
ہمدر انجا مذکور (اُردو) دیکھو پا از پیش رفتن ۔

پای از جا بردن
مصدر اصطلاحی ۔ بقول
بہار کنایہ از بیجا کردن پای **مولّف** عرض کند
کہ قائم نبودن پای بر جای خودش (خواجہ شیراز
وش) دوش دست طربم سلسلۂ عشق نوبست از
پای خیل خرد م لشکر غم از جا بردہ صاحب انند
نقل نگار بہار (اُردو) پاؤن اس کی جگہ پر
قائم نہ رہنا ۔ لغزش ہونا ۔

پای از جا بریدن
مصدر اصطلاحی ۔
بقول بہار و انند ہمان (پا از جای بریدن) کہ

گذشت مولّف عرض کند که درینجا تحتانی زائده برلفظ پا زیاده کرده اند دیگر هیچ سند استعمال این مصدر اینجا نه دیدیم (اُردو) دیکھو پا ازجاے بریدن

پای از خطِ حکم بیرون کردن

مصدر اصطلاحی بقول بهار و آنند کنایه از عدم امتثال و اطاعت نکردن (میر معزی سه) بس خصم که پای از خط حکم تو برون کرد ٭ گز تیغ سرتیغ تو از پای درافتاد ٭ مولّف عرض کند که موافق قیاس است و برون و بیرون هردو یکی است (اُردو) اطاعت نکرنا۔ امتثال حکم نکرنا۔

پای از دائره بیرون نهادن

مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده مولّف عرض کند که همان که بدون تحتانی زائده با لفظ پا گذشت (اُردو) دیکھو (پا از دائره بیرون نهادن)

پای از دیده کردن

مصدر اصطلاحی۔ مرادف (پا از سر ساختن) است که در مقام احترام استعمال این می کنند مولّف عرض کند که این کنایه باشد (ظهوری سه) نیز شونان بره کعبه پی راحت خود ٭ پای از دیده کنند و بمغیلان بخشند ٭ (اُردو) دیکھو پا از سر ساختن

پای از شادی بزمین نرسیدن

مصدر اصطلاحی۔ صاحبان رشیدی و آنند و (جهانگیری در خاتمه) و بهار عجم و خان آرزو در چراغ هدایت ذکر این کرده اند و این مزید علیه همان (پا از شادی بزمین نرسیدن) است که گذشت (تاثیر سه) زدیده تر من آب خورده پنداری ٭ که پای ابر ز شادی نمیرسد بزمین ٭ مولّف عرض کند که مصدر اصلی (پا بزمین نرسیدن) است و استعمال این در محل شادی و امثال آن میشود (از شادی) را در اصطلاح داخل کردن ضرورت ندارد و محققین بالا نظر بسند تاثیر اینچنین کرده اند و غور بر موضوع نکرده اند (صائب سه) پا ئم نمیرسد بزمین از شگفتگی ٭ تا سوده ام بپای تو همچون رکاب چشم ٭ گفتی مباد که

بعض محققین ہندوستان ہمین مصدر اصطلاحی را (پا از شادی برزمین نرسیدن) قائم کردہ اند و این تصرف ہندیان است کہ (از شادی) را داخل اصطلاح کردہ اند (اُردو) دیکھو (پا از شادی برزمین نرسیدن)۔

پای ازمیان کشیدن مصدر اصطلاحی صاحب آنند ذکر این کردہ مولف عرض کند کہ ہمان (پا از میان کشیدن) است کہ گذشت و تحتانی بر پای درین زائد است (اُردو) دیکھو پا ازمیان کشیدن۔

پاپازی اصطلاح۔ بقول برہان وانند بہ وزن ناسازی بمعنی سوزش و درد باشد و آنرا بعربی حَوَی گویند مولف عرض کند کہ درین مرکب پا بمعنی خود است و پازی کہ بزیادت یای مصدری از پاز است و پاز بمعنی نمو پیدائش می آید و پازی بمعنی بالیدگی و ہمین است اسم مصدر پازیدن کہ بمعنی بالیدن و نمو کردن بجالیش می آید پس (پالیدگی پا) علامت مرض پا و درد پا است معنی حقیقی این بخصوص با پا ولیکن فارسیان بسبیل مجاز برای مطلق سوزش و درد استعمال این کردہ اند (اُردو) درد۔ مذکر۔ سوزش۔ مونث۔

پای استدلالیان چوبین بود
پای چوبین سخت بی تمکین بود مثل۔ صاحبان خزینہ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ اند و از معنی و محل استعمال ساکت مولف عرض کند کہ فارسیان این مثل را بتعریف غیر استحکام وبی دلیلی تقریر کسی می زنند یعنی آنکہ در تقریر خود استحکام ندارد و از دیگری استدلال کند تقریرش مستند نباشد (اُردو) دکن مین کہتے ہین کہ بے دلیل بات دلائل کی تلاش۔

پای افزار اصطلاح۔ صاحبان آنند و برہان و سروری ذکر این کردہ بذکر معنی (۱) کفش پای فرمایند کہ (۲) چوبی را نیز گویند کہ باندام

نعلین که جولاہگان را بسبب تکان بوقت بافندگی
پای بران گذارند و بردارند۔ صاحب جہانگیری
بمعنی اوّل قانع (امیر خسرو ره) طرب زانگونه
بر شده اشتلم کرد چو که پای افزار جست و پای گم کرد
مولّف عرض کند که بمعنی دوم مرادف پا افشار
بمعنی اوّلش و معنی اوّل این بر (پا افزار) گذشت
و معنی دوم را باعتبار سروری تسلیم کنیم صاحب ناصر
عجم ہم بدین معنی بر زبان دارند توانیم گفت که یای
معنی اوّل باشد و تحتانی بر پا زائد است و با
(اُردو) (۱) دیکھو پا افزار (۲) پا افشار کے
پہلے معنے۔

پای افزاه | اصطلاح۔ بقول مؤیّد الفضلا
ای افزاینده مرتبه **مولّف** عرض کند که این
لغت برای تائید فضلا می نماید که صاحب مؤیّد
پیش کرد پای بمعنی مرتبه و افزا امر حاضر از افزایدن
مجرّد (پای افزا) بدون های ہوّز در آخر اسم
فاعل ترکیبی است بمعنی مرتبه افزاینده و لیکن
های ہوّز از کجا پیدا شد تا آنکه سند استعمال این
پیش نشود ما این را مزید علیه (پا افزا) نگوییم
که محققین اہل زبان و معاصرین عجم ازین ساکت
اند (اُردو) مرتبه بڑھانے والا۔

پای افشار | اصطلاح۔ بقول انند بحواله
فرہنگ فرنگ ہمان معنی اوّل که بر (پا افشار) گذشت
مولّف عرض کند که مزید علیه آنست بزیادت
تحتانی بر لفظ پا (اُردو) دیکھو پا افشار کے
پہلے معنے۔

پای افشردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
آصفی ہمان افشردن پا که بجایش گذشت و به
(پا افشردن) ہم مذکور (ظہوری ره) ہراسیم
بر سینه افشرده پای که بده آن شراب شور
فزای که **مولّف** عرض کند که موافق قیاس
است و (پای فشردن) ہم ہمین که می آید
بہار ذکر (پای افشردن در چیزی) کرده۔
(اُردو) دیکھو (افشردن پا)

پاپایان بقول برہان وسروری ورشیدی وناصری وجامع بروزن مایان (۱) آخر وانتہا ونہایت وکرانہ ہر چیز (مسعود سعد ع) نیست پاپان شغل من پیدا ؛؛ ہست یک شغل کش نہ پاپانست ؛؛ (سعدی ع) بپاپان آمد این دفتر حکایت ہمچنان باقی ؛؛ **مولف** عرض کند کہ مرکب است از پای والف ونون کہ افادۂ معنی نسبت کند ودو کرش بر (ان) گذشت پس معنی لفظی این منسوب بہ پا وکنایہ از آخر ہر چیز کہ پای ہم آخر جسم انسانست (اُردو) پاپان - بقول آصفیہ فارسی - اسم مذکر - آخر - انتہا - انجام -

(۲) پاپان - بقول برہان وجامع پایین مجلس وصاحب موید این را بمعنی آخر مجلس گفتہ **مولف** عرض کند کہ مجرد پاپان بدینمعنی نیست بلکہ بمعنی حقیقی خود کہ بمعنی اول گذشت وچون این را مضاف کنند بسوی مجلس اینمعنی پیدا می شود زیباست کہ غیر از برہان وجامع دیگری از محققین ذکر این نکردہ وظاہراً ہر دو سکندری خوردہ اند - صاحب جامع از اہل زبانست اگر باعتبارش اینمعنی را از مجرد لفظ پاپان تسلیم کنیم مخفف (پاپان مجلس) دانیم بسبیل مجاز ولیکن معاصرین عجم بدینمعنی بیز پاپان ندانند (اُردو) مجلس کی آخری صف - نشست مجلس کا آخر - مذکر -

(۳) پاپان - بقول برہان وجامع صف نعال وکفش کن **مولف** عرض کند کہ اینہم متعلق معنی اول است ومعنی صف نعال از پاپان مجلس پیدا میشود اگر باعتبار جامع کہ از اہل زبانست مجرد پاپان را بدینمعنی گیریم مخفف پاپان مجلس باشد کہ صف نعال در پاپان مجلس می باشد (اُردو) جوتیوں کی صف - جوتیوں کی جگہ - مؤنث -

(۴) پاپان - بقول برہان وموید - سرحد ملک **مولف** عرض کند کہ متعلق بمعنی اول وبدون سند استعمال از مجرد لفظ پاپان اینمعنی را تسلیم نتوانیم کرد واگر سند استعمال پیش شود مخفف (پاپان ملک

دانیم (اُردو) ملک کی سرحد۔ مونث۔

(۵) پایان۔ بقول برہان و موئید۔ آخر کار۔ **مولف** عرض کند کہ از مجرّد پایان خصوصیت کار پیدا نیست ہمان پایان است کہ بمعنی اولش گذشت کہ برای انجام ہر چیزی و ہر کاری استعمال این می شود و از مجرّد پایان معنی پایان کار پیدا نیست بدون سند استعمال این را تسلیم نہ کنیم معاصرین بزبان ندارند و تا آنکہ قرینہ بیان نباشد اینمعنی پیدا نمی شود (اُردو) ہر کام کا آخر۔ مذکر۔

(۶) پایان۔ بقول برہان بمعنی پائین کہ نقیض بالا باشد **مولف** عرض کند کہ مجاز معنی اول است و موافق قیاس دعویٰ آنست کہ یا و نون ہم در آخر کلمات افادۂ معنی نسبت کند پس این مرکّب ہم از لفظ پای وضع شد و بمعنی تحت مستعمل گردید (اُردو) نیچے۔ تحت۔ مذکر۔

(۷) پایان۔ بقول برہان۔ نزد واصلان پیوستن نقطۂ آخرین دائرۂ سیر است بنقطۂ اول در اتحاد قوسین **مولف** عرض کند کہ مجاز معنی اول است دیگر ہیچ (اُردو) دائرے کے پہلے نقطہ کا نقطۂ آخر سے الحاق۔ مذکر۔

پایان پذیرفتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولف** گوید کہ بمعنی ختم شدن و باختتام رسیدن است (نظامی ـہ) چو پایان پذیرد حد کائنات ٭ نماند در اندیشہ دیگر جہات ٭ (اُردو) ختم ہونا۔

پایان خوردن | مصدر اصطلاحی۔ بر (پایان روزی بخوردن) می آید (اُردو) دیکھو (پایان روزی خوردن)

پای انداز | اصطلاح۔ ہمان پا انداز است بجایش گذشت۔ بہار ذکر این کردہ (والہ ہروی ـہ) شکوہ حسن و محبت بپای مرد نیاز ٭ براہ ز ابلہ افگندہ اند پای انداز ٭ (صائب ـہ) دران محفل کہ نبود روی گرمی پای نگذارم ٭ سپندم از حریر شعلہ پای انداز میخواہم ٭ **مولف**

عرض کند که مزید علیه (پا انداز) است (اردو) دیکھو پا انداز۔

پایان داشتن | اصطلاح - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی انتها داشتن است (سالک یزدی سه) ره سپر گشتگان پایان ندارد ٭ که باشد گرد بادش میل و فرسنگ ٭ (اردو) انتہا رکھنا - انتہا ہونا جیسے "ان کے ظلم کی کوئی انتہا نہیں رہی - ان کی مہربانی کی کوئی انتہا نہیں ہے"

پایان دیدن | مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی انتہا بودن است و موافق قیاس (باقر کاشی سه) بپایان محنت راندیدم ہیچ پایانی ٭ خبر نشنیدم از مجنون بصحرائیکه من بودم ٭ (اردو) انتہا ہونا۔

پایان روزی بخوردن | مصدر اصطلاحی بقول بحر انقطاع حیات و بآخر رسیدن روزی **مؤلف** عرض کند که دیگر همه محققین از این ساکت معاصرین عجم بر زبان ندارند مخفی مباد که (پایان خوردن) مصدر اصطلاحی است که گذشت و این بمعنی بپایان رسیدن است (اردو) ختم ہونا

پایانگاه پای | اصطلاح - بقول بہار و انند (۱) کنایه از خاک و فرماید که اگر مراد از پای مجموع قدم و ساق در آن باشد (۲) مراد از پایانگاه پای - قدم خواهد بود (خواجه نظامی سه) نه پیچید کسی گردن از رای تو ٭ سر ما و پایانگه پای تو ٭ **مؤلف** عرض کند که گاه و گه هر دو یکی است و معنی دوم حقیقی است و معنی اول مجاز آن (اردو) (۱) خاک - مؤنث (۲) پاؤں کا انتہائی مقام - مذکر۔

پای اورنجن | اصطلاح - صاحب رشیدی ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که همان پا اورنجن است که گذشت (اردو) دیکھو پا اورنجن۔

پای اوژاره اصطلاح - بقول برہان بفتح ہمزہ وسکون واو وزای فارسی بالف کشیدہ ورای بی نقطہ مفتوح بمعنی دوم (پای افزار) آمدست کہ گذشت صاحب بحر برمرادفت پا افشار قائل - صاحب جہانگیری متفق با برہان **مولف** عرض کند کہ این مبدل ومزید علیہ آنست کہ فا بدل شد بواو چنانکہ فام ووام وہای ہوز درآخر زائد یا برای نسبت (اُردو) دیکھو پای افزار کے دوسرے معنے

پای باختن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی گوید کہ پای باز کہ بمعنی رقاص می آید ازہمین مصدر **مولف** عرض کند کہ موافق نیست چرا کہ (پای باز) از مصدر پای بازیدن است کنایہ از رقص کردن کہ بازی پای کردن ہمان رقص است (اُردو) ناچنا -

پای باخود نہادن مصدر اصطلاحی - بقول بہار کنایہ از بی راہنما راہ رفتن (خواجہ شیراز سہ) پا منہ بی خود کہ مقصد گم کنی کو پا منہ پا اندرین رہ بی دلیل و صاحبان بحر وانند ہمزبان بہار **مولف** عرض کند معنی لفظی این تنہا رفتن وخود سرانہ رفتن است وکنایہ از بی رہنما رفتن (اُردو) بے رہنما - راستہ چلنا - بے رہنما جانا -

پای باز اصطلاح - بقول بہار وانند وبحر رشیدی وسراج بمعنی رقاص **مولف** عرض کند کہ (پای بازی) کہ بمعنی رقص می آید سند ش برای این ہمہ میتوان قیاس کرد و (پاے بازیدن) بمعنی رقص کردن - این اسم فاعل ترکیبی است (اُردو) رقاص - ناچنے والا -

(۱) **پای بازی** اصطلاح - صاحبان

(۲) **پای بازیدن** بحر وبہار عجم وانند ورشیدی ذکر (پای باز) بمعنی رقاص کردہ اند **مولف** عرض کند کہ پای بازی بمعنی رقص ہم آمدہ کہ حاصل بالمصدر (پای بازیدن) است بمعنی رقص کردن (فخر گرگانی سہ) گروہی بانشاط اسپ تازی گروہی با سماع و پای بازی کو

(اُردو) (۱) رقص۔ ناچ۔ مذکر (۲) ناچنا۔ رقص کرنا

پای باف اصطلاح۔ بقول برہان بابای
ابجد بالف کشیدہ وبفای زدہ جولاہہ وبافندہ
را گویند وبعربی حائک خوانند۔ صاحبان جہانگیری
ورشیدی وناصری وسروری وبحر وسراج وجامع
ہم بہمین معنی آوردہ (استاد عنصری سہ) گفتم از
جود او غنا برگیست ٭ گفت بر پای باف وبر
ضرّاب ٭ (حکیم آذری سہ) وراند خرد کہ پای بنیاد
بروز رزم ٭ با حملۂ رکاب گرانجملہ پای باف ٭
(ابوشکور سہ) کشاورز وآہنگر وپای باف ٭
چو بیکار باشند وسرشان بکاف ٭ **مؤلف**
عرض کند کہ موافق قیاس است واسم فاعل
ترکیبی بمعنی بافندہ از پای (اُردو) جلاہا۔
دیکھو آہنوعشی۔

پای بافتن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ بسندش ہمان شعر ابوشکور بلخی
آوردہ کہ بہ پای باف گذشت **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی بافتن از پای وجاوارد
کہ این را بمعنی مجرد بافتن ہم گیریم واین دراصل
مخفف از پای بافتن است کہ کلمۂ آن در محاورہ
حذف شد (اُردو) بُننا۔

پای باقی اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ
فرہنگ فرنگ فرد حساب باقی **مؤلف** عرض
کند کہ ہر دو محققین سکندری خوردہ اند فارسیان
پای باقی تعدا وبقایا را گویند کہ در فرد حساب
بعد وضع خرچ از جمع باقی ماند کہ در اصطلاح
سیاق آنرا سلک ہم نامند (اُردو) سلک۔
وہ رقم جو فرد حساب کے آخر پر آمدنی سے خرچ
کو وضع کرنے کے بعد باقی نکلے۔ مونث۔

پای بداماں پیچیدن مصدر اصطلاحی
بقول آصفی ترک آمد وشد کردن (قاسم مشہدی
سہ) محبت پای صبری گر بداماں یک نفس پیچد ٭
ورد در پنجۂ یوسف گریبان زلیخا را ٭ **مؤلف**
عرض کند کہ موافق قیاس است (اُردو)

ترک آمد ورفت کرنا ۔ آنا جانا بند کرنا ۔

(الف) **پای بدامن افشردن** مصادر
(ب) **پای بدامن پیچیدن** اصطلاحی
(ج) **پای بدامن کشیدن** بقول

انند ہر سہ بمعنی ترک آمد وشد کردن (طالب آملی الف) طالب توفیق گیر ز وصل بتان کہ باز پای طلب بدامن حرمان فشردہ ایم ۔ و برای (ب) ہمان شعر قاسم مشہدی آوردہ کہ بر (پای بدامان پیچیدن) گذشت **مولف** عرض کند کہ ہر سہ مصادر موافق قیاس است و در سند آملی استغنا مصدر فشردن است عیبی ندارد کہ فشردن و افشردن ہر دو یکی است و ہمین است پا بدامن افشردن و پیچیدن و کشیدن کہ بجایش گذشت واین مزید علیہ آنست کہ تحتانی بر پا زیادہ کردہ اند و سندی از طالب آملی بر (پا بدامن افشردن) ہم گذشت کہ مشتق آن با الف است (**اردو**) دیکھو پای بدامان پیچیدن ۔

پای بر پای نہادن مصدر اصطلاحی

بقول بحر متابعت و پیروی کردن ۔ بہار و انند ہمین را (پای بر پای کسی نہادن) نوشتہ **مولف** عرض کند عیبی ندارد کہ ہر دو یکی است (**اردو**) پیروی کرنا ۔ قدم پر قدم رکھنا ۔ بقول آصفیہ کسی کی پیروی کرنا ۔ کسی کے ڈھنگوں پر چلنا ۔

(الف) **پای بر پشت اسپ درآوردن**
(ب) **پای بر پشت اسپ نہادن**

مصادر اصطلاحی ۔ بہار بذکر (الف) گوید بمعنی سوار شدن بر اسپ (عبید اللہ بانقی س) بہ پشت تنگاور در آوردہ پای بر آوردہ واز روی آئینہ نای ۔ صاحب بحر (ب) را آوردہ **مولف** عرض کند کہ ہر دو موافق قیاس است و برای (ب) مشتاق سند استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم بہ زبان ندارند (**اردو**) گھوڑے پر سوار ہونا ۔

(الف) **پای بر پی رسیدن** مصادر

(ب) **پای برپی نہادن** | اصطلاحی۔ بقول بحر ہر دو بمعنی متابعت و پیروی کردن صاحب رشیدی و (صاحب جہانگیری در لحقات) (ب) را آوردہ۔ خان آرزو در سراج ذکر الف کردہ **مولف** عرض کند کہ ہر دو مرادف (پا بر پای نہادن) است کہ گذشت و ہمین است (پا برپی نہادن و رسیدن) کہ بجایش مذکور شد (اُردو) الف و ب دیکھو (پای بر پای نہادن)

پای برجا | اصطلاح۔ صاحبان برہان و موئید گویند کہ بمعنی ثابت قدم بودن است **مولف** عرض کند کہ ہمان (پا برجا) کہ بجایش گذشت معیف است کہ برہان معنی اوّلش را برای این ترک کردہ بخیال ما اینہم بر ہر دو معنیش شامل و مزید علیہ آنست بزیادت تحتانی بر پا معنی مباد کہ معنی این ثابت قدم است و بودن را در معنی داخل کردن درست نباشد (اُردو) دیکھو پا برجا

پای برچیدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و انند (۱) بمعنی گریختن (نورالدین ظہوری ؎) بافشاندن دست بچیند گوش ؛ بر چیدن پای وزدند ہوش ؛ **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است۔ صاحب بحر نیز گو معنی بالا گوید کہ (۲) بمعنی شتاب رفتن ہم کہ مجاز معنی اوّل است (اُردو) (۱) دوڑنا (۲) جلد چلنا۔

پای برداشتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول آنند و آصفی مرادف (پا برداشتن) کہ گذشت **مولف** عرض کند کہ مزید علیہ آن و سند این از سالک قزوینی ہمدرانجا گذشت (ظہوری ؎) در بیابان حرص رنج نگردد ضائع ؛ پای بردار کہ مزد قدمی می باشد ؛ (اُردو) دیکھو پا برداشتن۔

پای بردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است (جمال اصفہانی ؎) شعر فرستادنت با تو چنان است راست ؛ مور کہ

(۴۷۴۵)

پای ملخ نزد سلیمان برد ؎ (اُردو) پاؤں لیجانا جیسے "چیونٹی سلیمان کے پاس ٹڈی کا پاؤں لے گئی"

پای بر زمین نرسیدن مصدر اصطلاحی بحر گوید که کمال شادمانی و غایت خوشی نمودن صاحب رہنما ہم بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کرده و خان آرزو در سراج ہم ذکر این فرموده مولّف عرض کند که موافق قیاس است و (پا از شادی بر زمین نرسیدن) ہم بہمین معنی گذشت (اُردو) دیکھو پا از شادی بر زمین نرسیدن۔

پای بر سر حرف کسی گذاشتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مولّف عرض کند که ہمان که بر (پا بر سر حرف کسی گذاشتن) گذشت این مزید علیه آنست بزیادت تحتانی بر پا (اُردو) دیکھو پا بر سر حرف کسی گذاشتن۔

پای بر سر زدن مصدر اصطلاحی۔ کنایه باشد از ترک کردن مولّف عرض کند که موافق قیاس است (عرفی ہ) طرب را پای بر سر زن که جنّت را خجل یابی ؎ ہوس را دست بر دل نه که دوزخ را تپان بینی ؎ (اُردو) ترک کرنا۔

پای بر سنگ آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان (۱) کنایه از پیش آمدن مخاطره صاحبان رشیدی و بہار و (جہانگیری در ملحقات) ذکر این کرده اند (صائب ہ) اگر سیل سبک رفتار در دنبال من باشد ؎ ہمان از خواب سنگین پای من بر سنگ می آید ؎ (ظہوری رباعی) از درد نمانده در دلم جای دوا ؎ تا چند خورم غوطه بدریای فنا ؎ در کوزه زحرف سخت ناہموارم ؎ بر سنگ آید ہزار جا پای صدا ؎ صاحب بحر بذکر معنی بالا گوید که (۲) بمعنی مشہور ردیف مرادف (پای بر سنگ خوردن)

است مولف عرض کند که همین مصدر بر (زینگا آمدن پا) که گذشت بمعنی سکندری خوردن هم وهمین است معنی مشهور که ذکرش صاحب بحر کرده وهمین است اصل معنی ومعنی اوّل مجاز این وسند ظهوری که بالا مذکور شد معنی دوم را می توان گرفت (اُردو) دیکهو برسنگ آمدن پا۔

پای برسنگ خوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف (پای برسنگ آمدن) مولف عرض کند که همان (پا برسنگ خوردن) که گذشت واین مزید علیه آنست بزیادت تحتانی برپا (اُردو) دیکهو پا برسنگ خوردن۔

پای برکاب اصطلاح۔ صاحب آصفی ذکر این کرده مولف عرض کند که همان (پا برکاب) که گذشت واین مزید علیه آنست بزیادت تحتانی برپا (اُردو) دیکهو پا برکاب۔

پای برکاب است مقوله۔ صاحب اسند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ گوید که آماده سفر است مولف عرض کند که اصلا این مقوله نیست (پا برکاب بودن) هم توان گفت وحقیقت این پا برکاب گذشت (اُردو) پا برکاب ہے یعنی آمادہ سفر ہے۔

پای برکاب ماندن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مولف عرض کند که بمعنی آماده سفر بودن است (صائب) ازحیاتم نفسی پا برکابی مانده است کو می رود وقت گر از من خبری می گیری یا مخفی مباد که این سند (پا برکاب ماندن) است ومحاورهٔ زبان هم همین اگرچه بزیادت تحتانی برپای خلاف قواعد نیست ولیکن درین مصدر تحتانی از زبان معاصرین عجم نشنیدیم (اُردو) پا برکاب رہنا۔ یعنے آمادہ سفر رہنا۔

پای برکندن مصدر اصطلاحی۔ بقول بهار واننه بمعنی پای بریدن مولف عرض کند که همین به (برکندن پای) گذشت وسند استعمال

هم بمصدر انجا مذکور (اُردو) دیکهو برکندن پای -

پای برگرفتن مصدر اصطلاحی - بهار واننـد ذکر این کرده باین معنی ساکت مؤلف عرض کند که همان که بر (پا برگرفتن) گذشته، و کنایه از فرار شدن هم که مجاز معنی مذکور است (میر خسرو ره) "تا شحنهٔ غم ترا درین راه * سر برنگرفت پای برگیر" (اُردو) دیکهو پا برگرفتن -

پای برلباس نوگذاشتن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی گوید که رسم است که چون خواهند جامهٔ نو پوشند اوّل پا را بران گذارند یعنی در زیر دست و پا کهنه شود و بحوالهٔ بهار گوید که این مرسوم زنانست مؤلف عرض کند که همان است که بدون تحتانی بر (پا بر سر لباس نو گذاشتن) گذشت (اُردو) دیکهو پا بر سر لباس نو گذاشتن -

پای بر مصحف کشیدن مصدر اصطلاحی - بهار واننـد ذکر این کرده مؤلف عرض کند که همان که بر (پا بر مصحف کشیدن) گذشته و سند این هم همدر انجا مذکور (اُردو) دیکهو پا بر مصحف کشیدن -

پای برنجن اصطلاح - صاحب رشیدی و خان آرزو در سراج ذکر این کرده مؤلف عرض کند که همان که بر (پا برنجن) گذشت و اصل این پااورنجن (اُردو) دیکهو پااورنجن -

پای برنهادن مصدر اصطلاحی - بقول صاحب بحر بمعنی متابعت کردن مؤلف عرض کند که (برنهادن) بمعنی واپس کردن وآواره نمودن و دفع کردن گذشت و معنی این مصدر مرکّب موافق قیاس نیست و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند و دیگر محقّقین فارسی زبان هم ذکر این نکرده اند و سند استعمال هم پیش نه شد مجبّر دقول صاحب بحر که بندهٔ نژاد است برای اینمعنی کفایت نمی کند (پای بر پای نهادن) البتّه به همین معنی گذشت که موافق قیاس است عجبی نیست که در کتابت تحریفی راه یافته یک پای حذف شد والله اعلم مشتاق سند استعمال می باشیم (اُردو) دیکهو پای

بر پای نهادن ـ

پای برهنه اصطلاح ـ بهار ذکر این کرده گوید
و صاحب انند بدنبالش می‌گوید که همچنین سر برهنه
و فرماید که با پیش از وی محذوف می‌باشد (محمد قلی
سلیم ـه) پای برهنه گرم سراغم که شعله را ؎ از خار
زحمتی بکف پا نمی‌رسد ؎ مؤلف عرض کند که
حذف کلمهٔ با محاورهٔ زبان است (اُردو)
ننگے پاؤں ـ

پای بریدن استعمال ـ بهار بر معروف
قانع ـ صاحب انند گوید که بمعنی (پای کندن) است
که گذشت مؤلف عرض کند که تعریف این
بر (کندن پای) گذشت (اُردو) دیکھو برکندن پای

پای نز افگندن مصدر اصطلاحی ـ بقول
برهان و ناصری و جامع بضم بای ابجد و سکون زای
هوّز (۱) کنایه از بی طاقتی و بی آرام شدن مانند
نعل در آتش نهادن و (۲) سحر کردن باشد
چه گویند که تفشابان افسون خوانند و به پای نز
بدمند یا چیزی بنویسند و به بندند و آن نز را بصحرا
سر دهند ـ تمام گله گوسپندان و نزها پیش آن نز
آیند و تفشابان هر کدام را که خواهند بگیرند ـ صاحب
رشیدی بذکر هر دو معنی گوید که در نسخهٔ سروری (پای
نز افگندن) بمعنی سحر کردن برای جذب کسی آورده
و در کلام نظامی هم که می‌آید حسب مقصود نخود
افگندن را افگندن نقل کرده (نظامی ـه)
مرا در کوهت ای شمع نکوئی ؎ فلک پای نز افگند است
گوئی ؎ که گر چون گوسپندم می‌بری سر ؎ بپای
خود دوم چون سنگ بر این در ؎ وارسته ذکر
عادت تفشابان کند و از ارادت خان واضح
سند آرد که در تعریف کوه نوشته (فقره) شکار
جویان را در کوه محتبش پای نز افگنده ؎ (صاحب
جهانگیری در ملحقات) این را آورده ـ صاحبان
بحر و مؤید ذکر هر دو معنی کرده اند ـ خان آرزو در
سراج بذکر معنی اوّل گوید که بمعنی بی آرام کردن
است و فوات کلمه هم دلالت دارد و برای معنی

دوم نقل قول برہان و رشیدی کند **مولف** عرض کند کہ (۳) سحر کردن قصابان بر پای بز و معنی دوم مجازاً صورت تعمیم گرفتہ و معنی اوّل مجاز مجاز است و ما در معنی اوّل با خان آرزو اتفاق داریم (**اردو**) (۱) پریشان کرنا (۲) جادو کرنا (۳) بکرے کے پاؤں کے ذریعہ سے بکروں پر سحر کرنا۔

(۲۲۷۲) **پای بزمین کشیدن** مصدر اصطلاحی۔ بناتوانی و ضعف قدم نہادن **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس کہ قدم ناتوان در رفتار بلند نمی شود (ظہوری ۔۔) نالہ پای بزمین گر کشد از ضعف چہ غم ؏ نیست توان دست فغانم کہ بجائی نرسد ؏ (**اردو**) ناتوانی سے پاؤں زمین پر کھینچتے چلنا۔

پای بزمین نرسیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحبان برہان و انند ذکر این کردہ اند **مولف** عرض کند کہ ہمان است کہ بدون تحتانی با مجرّد پا بجایش گذشت و این مزید علیہ آنست (**اردو**) دیکھو پا بزمین نرسیدن۔

پای بست اصطلاح۔ بقول برہان (۱) کنایہ از بی کارہ۔ صاحب بحر این را بہمین معنی مرادف پای بستہ گوید **مولف** عرض کند کہ شک نیست کہ اصل این پای بستہ اسم مفعول مصدر (پای بستن) است کہ می آید و بحذف ہای ہوز آخر پابست شد و برای معنی کہ بالا مذکور شد طالب سندی باشیم کہ معاصرین عجم بہ زبان ندارند و محققین اہل زبان ہم ذکر این نکردہ اند و با معنی حقیقی ہم نسبتی ندارد (**اردو**) بے کار۔

(۲) پای بست۔ بقول برہان و سروری و موید و بہار بمعنی گرفتار و مقید۔ صاحب بحر این را بہمین معنی مرادف پای بستہ گوید (از بہار لا ادری ۔۔) کہ بدخواہ را چون در آرد شکست ؏ بد چرخ را چون کند پای بست ؏ (خواجہ آصفی ۔۔) چہ حاجت بند آہن ہمچو من آشفتہ

حالی را ؎ که از دست دل خود پای بست بند
سودایم ؏ **مولّف** عرض کند که حقیقت ماخذ
این بر معنی اوّل گذشته و گرفتار و مقیّد هم پابسته
می باشد یعنی زنجیر در پایش و فارسیان بند در دوستان
را هم پای بست گفته اند یعنی مقصود شان مجرّد
از گرفتار است بر سبیل مجاز و پابست که بهمین معنی
گذشت اصل این است (**اُردو**) گرفتار مقیّد -
دیکھو پابست کے تیسرے معنے -

(۳) پای بست - بقول برهان و موٴیّد بمعنی
ایستاده صاحب بحر این را بهمین معنی مرادف
پای بسته گوید **مولّف** عرض کند که مجاز معنی
دوم است که شخص ایستاده هم سیر نمی کند و
پابند قیام است - معاصرین عجم بدینمعنی استعمال
این نمی کنند و دیگر محققین اہل زبان هم این را
ترک کرده اند - مشتاق سند استعمال می باشیم
(**اُردو**) کھڑا ہوا - ایستادہ -

(۴) پای بست - بقول برهان و موٴیّد بمعنی عاشق گرفتار - عاشق -

منتظر - صاحب بحر این را بهمین معنی مرادف
پای بسته گوید **مولّف** عرض کند که مجاز معنی
دوم است که منتظر هم من وجه مقیّد انتظار است
و موافق قیاس معاصرین عجم به زبان ندارند و
دیگر محققین اہل زبان هم ذکر اینها نکرده اند (**اُردو**)
منتظر - انتظار کرتا ہوا -

(۵) پای بست - بقول برهان و موٴیّد بمعنی اسیر
محبّت - صاحب بحر این را بهمین معنی مرادف پای
بسته گوید (محمد سعید اشرف ؎) بصفاهان رسید
اشرف و باز ؏ پای بستهٔ بتان لاهور است ؏
مولّف عرض کند که مجاز معنی دوم است که
گرفتار محبّت هم مجازاً مقیّد است که محبّت آنرا
پابند دارد اگرچه معاصرین عجم بدینمعنی بر زبان ندارند
و دیگر محققین اہل زبان هم این را ترک کرده اند
ولیکن استعمال سعید اشرف اعتبار را نشاید که
کنایه از عاشق باشد (**اُردو**) اسیر محبّت محبّت
کا گرفتار - عاشق -

(۶) پای بست - بقول سروری و بهار بمعنی بن دیوار (سعدی ﷺ) خواجه در بند نقش ایوانست ؏ خانه از پای بسته ویران است ؏ صاحب بحر بمعنی بنیاد عمارت گفته مرادف پای بسته **مولف** عرض کند که مخفف پای بسته و این کنایه ایست برای پایهٔ دیوار که ازیهم مقید است بمجاز بمعنی دوم و پابسته بمعنی اولش اصل است و این مزید علیهٔ آن (اُردو) دیکھو پابست کے پہلے معنے -

(۷) پای بست - بقول بحر و بهار مرادف پای بسته بمعنی دوم **مولف** عرض کند که موافق قیاس است اسم فاعل ترکیبی بمعنی گرفتار کننده پا - کنایه از دام - معاصرین عجم بزبان ندارند (اُردو) دام - بقول آصفیه - مذکر - جال - پھندا (مومن ﷺ) ہاں جوش تپش پھندے سے نکل جا ستم پر تو کہ پھر جائینگے فرسودہ اگر دام نہ ہوگا ؏

(۸) پای بسته - بقول بحر و بهار مرادف پای بسته بمعنی استوار (ظهوری ﷺ) نخواهی بنای فقارا خراب ؏ بکن پای بستش زلای شراب ؏ (دوله ﷺ) بنای طلب کرده ام پای بست ؏ که دانی درین کار دستیم هست ؏ **مولف** عرض کند که مجاز معنی ششم است که پایه هم مستحکم می باشد (اُردو) استوار - مضبوط - پائدار - مذکر -

(۹) پای بست - بقول بحر مرادف پای بسته بمعنی زنی که او را شوهر طلاق نداده بگذارد و خود برود **مولف** عرض کند که قرین قیاس است لیکن مشتاق سند استعمال این می باشیم که دیگر همه محققین ازین ساکت و معاصرین عجم هم استعمال این نمی کنند (اُردو) وہ عورت جس کو مرد نے چھوڑ دیا ہو لیکن طلاق نہ دی ہو - مونث -

(۱۰) پای بست - بقول بهار بمعنی زنجیر و مانند آن که بر پای بندیان نهند **مولف** عرض کند که متعلق بمعنی هفتم است و خصوصیت زنجیر ندارد وخصوصیت دام هم نباشد مراد از چیزی است که بوسیلهٔ آن کسی را مقید و گرفتار کنند - اسم فاعل

ترکیبی است و دیگر همه محققین فارسی زبان و محاصرینا هم ازین معنی ساکت مشتاق سند استعمال می باشیم (اُردو) شکنجہ یا اور کوئی چیز جس کے ذریعہ سے ملزم کو مقید کریں۔

(۱۱) پای بست۔ بہ تحقیق ما پابند کاری ظہوری سه) یکی در حرم پای بست نماز یکی در خرابات مست نیاز ہ مولف عرض کند کہ مجاز معنی دوم است کہ پابندی در کاری ہم قیدی است (اُردو) دیکھو پابند۔

(۱۲) پای بست۔ بہ تحقیق ما استحکام ظہوری سه) پای بستن زعقل با بذکرد کہ چار دیوار عقل محکم نیست ہ مولف عرض کند کہ من وجہ متعلق بمعنی ہشتم است و بلحاظ معنی حقیقی پای بست این کنایہ ایست کہ پای بستن ہم استحکام چیزی کردن است (اُردو) استحکام بقول آصفیہ۔ مذکر مضبوطی پائداری۔

پای بستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ صاحب بحر نسبت (پابستن) ہر دو معنی محبوس شدن و منتظر شدن قائم مولف عرض کند کہ معنی حقیقی این بستن پای کسی است و بس و ہر دو معنی بالا بلکہ جملہ معانی پابست در مصدر بنا شد و آنکہ از مفعولش یعنی (پای بستہ و پای بست) معانی کثیرہ پیدا شدند نتیجہ محاورہ باشد دیگر ہیچ (اُردو) پاؤں باندھنا۔

پای بستہ اصطلاح۔ بقول برہان و بحر مرادف پای بست۔ صاحب جہانگیری در ملحقات بر معنی پای کار و گرفتار قائم مولف عرض کند کہ (پابستہ) بجایش گذشت بمعنی گرفتار و اسیر محبت و حق آنست کہ بر ہمہ معانی (پای بست) شامل است و اینہ اصل آن است (اُردو) دیکھو پای بست۔

پای بستہ مادر اصطلاح۔ بقول انند اسیر محبت مادر مولف عرض کند کہ ہیچ خصوصیت با مادر ندارد۔ بخیال سلطنی صاحب انند است کہ این را در اصطلاحات جا داد کہ (پای بست و پای بستہ) بمعنی اسیر محبت گذشت و این مرکب

اضافی است ومیتوان اضافت (پای بست و پای بسته) بسوی غیر با درہم کنند (اُردو) ماں کا محبت۔ ماں سے زیادہ محبت رکھنے والا۔

پای بسر بردن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب بمعنی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولف** عرض کند که کنایه از بی ادبی کردن (جامی سے) پای دعوی سر او بسرای خواجه مباد ؛ که ازین بی ادبی دین و بر باد رود ؛ (اُردو) بے ادبی کرنا۔

پای بسنگ آمدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول خان آرزو و سراج بمعنی آفت رسیدن (شاعر سے) من کیستم از خویش بتنگ آمده ؛ دیوانه با خرد بتنگ آمده ؛ دوشینه بگوی دوست از رشکم گذشت ؛ نالیدن پای دل بسنگ آمده ؛ **مولف** عرض کند که (پا بسنگ آمدن) که جا بیش گذشت - اصل است و این مزید علیه آن به بهمه معانیش (اُردو) دیکھو پا بسنگ آمدن۔

(الف) پای بسنگ خوردن | مصدر اصطلاحی

(ب) پای بسنگ در آمدن | بقول بحر هر دو مرادف پای بسنگ بر آمدن است که گذشت و مرادف (پای بسنگ آمدن) بهار بهم ذکر هر دو کرده (طاهر وحید سے) پایش بسنگ تا نخورد در ره طلب ؛ کی نقد سوی کیسه صراف می رود ؛ (خواجه شیراز سے) وانگه ترا بسنگدلی کرد ننمودن ؛ ای کاشکی که پایش بسنگی در آمدی ؛ **مولف** عرض کند که (پا بسنگ خوردن و در آمدن) بیش ازینجا گذشت و این مزید علیه آنست (اُردو) دیکھو (پا بسنگ خوردن و در آمدن)

پای بکلات کردن | مصدر اصطلاحی صاحب آصفی گوید که فنی است از کشتی **مولف** عرض کند که حقیقت این بر (پا بکلات کردن) بیان کرده ایم (اُردو) دیکھو پا بکلات کردن

پای بند | اصطلاح - بهار گوید که بمعانی (پای بست) است که گذشت - صاحب سروری می فرماید که بمعنی دام باشد - صاحب

رشیدی گوید که مرادف (پابند) و (پای وند)
صاحب موید می فرماید که همان پابند مولّف
عرض کند که پابند و پابست و پای بست همه
بجایش گذشت قیاس هم متقاضی همین است
که این را مزید علیه پابند و انیم و مرادف پای بست
(خواجه شیراز سه) دل من بدور رویت ز چمن فراغ
دارد ۶ که چو سرو پای بند است و چو لاله داغ
دارد ۶ (شیخ شیراز سه) ای گرفتار پای بند عیال
دگر آسودگی مبند خیال ۶ (وله سه) چو کرکس بره
دانه آمد فراز ۶ گره شد بره پای بند دراز ۶ ز لطائف
سه) بفرمود کز زر یکی پای بند ۶ نهادند بر پای
آن پیل بند ۶ (اردو) دیکھو پابند۔ پابست۔ پای بست

(الف) پای بوس | اصطلاح۔ بہار ذکر
(ب) پای بوسی | این کرده و صاحب
انند نقلش بر داشته مولّف گوید که همان
(پابوس و پابوسی) است که بجایش گذشت
(ملا باباغانی الغفه) بپای بوس تو دست از جهانشه
خودشستم ۶ نثار تو چه هر جان است ساقی ضرور ۶
(علی خراسانی الغفه) هر که بر یراق سعادت شود
سوار ۶ آید بپای بوس تو از خاور آفتاب ۶
(مفید بلخی سه) جز اشک خود مفید زکس رفتگی
ندید ۶ هر چند پای بوسی اہل زمانه کرد ۶ (اردو)
دیکھو پابوس و پابوسی۔

پای بوسیدن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده بسند این از زبان اسناد کار می گیرد
که به پای بوس گذشت مولّف عرض کند که
بوسه بر پای دادن بمعنی حقیقی است (اردو)
پاؤں کو بوسہ دینا۔ پابوسی کرنا۔

پای بیرون نهادن از خود | مصدر
اصطلاحی۔ بی خود شدن باشد مولّف عرض
کند که موافق قیاس است (ظہوری سه) ای دل
زخود بیرون نه نهادی هنوز پای ۶ شرمی که
سالکان به ازین جستجو کنند ۶ مخفی مباد بیرون و
برون هر دو یکی است (اردو) بے خود ہونا۔

پای بیش ازگلیم کشیدن مصدر اصطلاحی
صاحب آصفی ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که
همان (پا بیش ازگلیم کشیدن) است که گذشت و در بجا
مشتاق سند بودیم ؛ درینجا سندش بدست آمد و این مزید علیه
آنست بزیادت تحتانی بر پا (حافظ شیرازی ـه) آن
سرزنش که کرد ترا دوست حافظا ؛ بیش ازگلیم
خویش مگر پا کشیده ؛ (اردو) دیکھو (پا بیش
ازگلیم کشیدن)

پای بی کفش دویدن مصدر اصطلاحی -
بقول آنند کنایه از بسیاری شوق و تعجیل در کار داشتن
(حکیم سنائی ـه) شاه کین مژده بر سریر شنید ؛ پای
بی کفش سوی خانه دوید ؛ **مؤلف** عرض کند که
اصل این (با پای بی کفش دویدن) است کلمهٔ با
در استعمال حذف شد صاحب ناصری هم در ملحقات
ذکر این کرده (اردو) کسی کام کی عجلت یا شوق
مین ننگے پاؤن بھاگنا -

پای پاچان اصطلاح - صاحب آنند بحواله

کشف گوید که رسمی است درویشان را که چون
کسی از ایشان گناهی کند او را بصفت نعال که
مقام غرامت است بیک پا می ایستاده کنند و
گوش او هم بدست او بگیرانند **مؤلف** عرض
کند که پاچان از مصدر پاچیدن اسم حالیه است
بمعنی پاشان پس پای پاچان بمعنی پای پاشان
است و کنایه از استادگی که از تعب آن عرق
از جسم ریزد و همین اصطلاح به نیم عوض بای فارسی
چهارم می آید (اردو) ایک پاؤن پر استادگی -
مونث - جو سزاً یا ریاضةً معمول ہے -

پای پس آمدن مصدر اصطلاحی - بقول
بحر مرادف (پای پس شدن) بمعنی گریختن و هزیمت
نمودن و کم آمدن از حریف خود - صاحبان مؤید
و آنند هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند
کنایه باشد از مغلوب شدن و همین مصدر بدون
تحتانی بر (پا پس آمدن) گذشت (اردو)
بھاگنا - مغلوب ہونا - پیچھے ہٹنا -

پای پس آوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول آصفی کنایہ از ترک کردن وگذاشتن **مولف** عرض کند کہ ہمان کہ بر (پاپس آوردن) گذشت این مزید علیہ آن (اُردو) دیکھو پاپس آوردن۔

پای پس شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر گریختن و ہزیمت نمودن مرادف پای پس آمدن صاحبان موید وانند ہم ذکر این کردہ اند **مولف** عرض کند کہ معاصرین عجم (پسپا شدن) را برزبان دارند ومعنی این ہزیمت یافتن است و پس گریختن را ازین تعلق نیست (اُردو) پسپا ہونا۔ بقول آصفیہ پیچھے ہٹنا۔ پیٹھ دکھانا۔ شکست کھانا۔ بھاگ جانا۔

(الف) **پای پلہ** اصطلاح۔ صاحب رہنما
(ب) **پای پلہ کشتی** بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر الف کردہ گوید کہ بمعنی زیر نردبان یا زیر زینہ باشد وصاحب روزنامہ ہم بحوالۂ سفرنامہ مذکور (ب) را آوردہ گوید کہ زیر نردبان کشتی باشد **مولف** عرض کند کہ پای بمعنی زیر است و پلہ بمعنی نردبان بجایش می آید۔ مرکب اضافی است وکشتی در (ب) چیزی نباشد کہ برای غیر کشتی ہم استعمال این میتوان کرد (اُردو) سیڑھی کے نیچے یا زینے کے نیچے۔

پای پوزان اصطلاح۔ بقول برہان با زای تازی بروزن پای کوبان آواز مہیب سہمناک را گویند صاحب سروری بحوالۂ نسخۂ وفائی ذکر این کردہ گوید کہ این لغت جای دیگر بنظر نرسید خان آرزو در سراج بہ نقل قول برہان گوید کہ معلوم نیست کہ این لفظ مجاز است یا حقیقت **مولف** عرض کند کہ فوزان بہ فا وزای فارسی بروزن سوزان بمعنی فریاد وصدا و بانگ عظیم می آید و پای بمعنی خود است پس معنی لفظی این آواز مہیب پای و فارسیان مجازاً برای مطلق آواز مہیب استعمال کردہ اند پس ازین صراحت معلوم شد کہ مجاز است (اُردو) ڈراونی آواز۔

سبب آواز۔ مونث۔

پای پوش اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ کفش باشد **مولف** عرض کند که زیرعلیه ہمان پاپوش که گذشت وصراحت ماخذ بدرانجاکرده ایم (**اُردو**) دیکھو پاپوش۔

پای پوش به نبه زده اصطلاح۔ بقول ذیلیجوالۂ رسالۂ علمی بازاری که در ہند آنرا پنہی گو بند دورنسخۂ دیگر (پاپوس بنبه زده) به سین مہملہ عوض شین معجمه نوشته **مولف** عرض کند از نسخ متعدد مویدصحت علیه لفظ می شود وظاہراً بحسب کتابت معلوم میشود که این بازاری را نام است که درانجا پاپوش بفروش می دہند۔ بنه به موحدۂ مضموم و نون مفتوح و ہای ساکن بمعنی دکان گذشت ومعنی لفظی این (پاپوش به دکان نہاده) باشد و کنایه ازجائی که در دکانہا پاپوش بغرض فروخت نہاده باشند معاصرین عجم بزبان ندارند (**اُردو**) جوتیون کا بازار۔ جہان جوتیان فروخت کیجاتی ہیں۔

(الف) **پای پیچید** صاحب موید نسبت

(ب) **پای پیچیدن** الف گوید که بمعنی سرتافتن

(ج) **پای پیچیدن ازچیزی** و (ب) بقول جامع وبرہان وبحر کنایه از (۱) سرتافتن و (۲) رفتن و (۳) گریختن و (۴) جان کندن صاحبان رشیدی و (صاحب جہانگیری درملحقات) به معنی دوم وسوم قانع (سعدی ۹۳) الا تا نپیچی سر از عدل ورای ٭ که مردم ز دستت نپیچند پای ٭ صاحب موید بر معنی اول وسوم قانع۔ خان آرزو درسراج بر نقل قول برہان قانع بہار بذکر (ج) گوید که سرتافتن است وکنایه از گریختن وجان کندن ونقل سندسعدی کند که بالا مذکور شد **مولف** عرض کند که الف ماضی مطلق است از مصدر (ب) و (ب) بمعنی حقیقیش پیچ دادن یک پای به پای دیگر وکنایه باشد به معنی اول ودوم وسوم وچہارم صاحب بحر به (جان کندن) می فرماید که سکرات الموت را گویند

ما می گوئیم کہ غلط کردہ در تعریف کہ آن جانکندنی است و جانکندن واقع شدن سکرات الموت باشد و چون در سکرات الموت از تعب آن پای می پیچد فارسیان (پای پیچیدن) را بمعنی جانکندن استعمال کروند (اُردو) (۱) سرکشی کرنا نافرمانی کرنا (۲) جانا (۳) بھاگنا (۴) سکرات الموت مین مبتلا ہونا -

پای پیش آمداست و پس دیوار | مثل

صاحبان مخزنیۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت ۔ مولف عرض کند کہ چون کسی کار بہ اصول کند فارسیان این مثل را بحق او زنند یعنی انسان را باید اوّل بنیاد کاری قائم کند و پس از ان تکمیل آن مثلاً اگر خواہند کہ بہ بالاخانہ روند باید کہ اوّل نردبان سازند و پس از ان بہ بالا روند ۔ بہ دو (؟) ارادہ بالاخانہ کردن ابلہی است (اُردو) وکتا مین کہتے ہین کہ راستہ بنالو تو آسکے ۔۔۔ سیڑہی پانو تو کھر پہ چڑھو ۔ اس سے مراد یہی ہے کہ ہر کام کو اصول سے کرو اور اُس کا سامان مہیا کرو ایسا نکرنا حماقت کی دلیل ہے -

پای پیش از گلیم کشیدن | مصدر اصطلاحی

بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت و از سند و چہ وصاحب انند نقل نگارش ۔۔۔ مولف عرض کند کہ این ہمان سند است کہ بر (پای پیش از گلیم کشیدن) گذشت ۔ ذوق زبان تقاضای آن می کند کہ درین مصدر پیش را بہ پہلو وبیشتر ازپیش بپای فاکیا دانیم (اُردو) دیکھو (پای بیش از گلیم کشیدن)

(الف) پای پیش کسی داشتن | مصادر اصطلاحی

(ب) پای پیش کسی نہادن | بقول بہار

ونیز وانند مقرر بپای ... کردن دقت کشتی گرفتن با ہم یک پای را پیش پای نہادن و این کنایہ از تمکین و استقرار در قدم گرفتن بود (حسین ثنائی المشہدی) چون کوہ ... بر داشت پا کہ کی ... بجانب تو پیشت شود دوستان کو (نظامی)

بیتہ) ہنگام سرپنجہ روباہ لنگ ٭ چو چنگ شہ نہد پای
پیش پلنگ ٭ مؤلف عرض کند کہ در سند سنائی
استعمال پاست بدون تحتانی عیبی ندارد کہ پا و
پای ہر دو یکی است معنی تحقیقی این ایستادن برای
مقابلہ مقابل دیگری ہیچ (اُردو) کسی کے روبرو
مقابلہ کے لیے کھڑا ہونا۔

پای پیل اصطلاح۔ بقول برہان بر وزن
نارجیل (۱) حربہ باشد کہ اکثر و اغلب زنگیان
دارند و (۲) نوعی از قدح و پیالہ شراب خوری
صاحبان بحر و جہانگیری و سروری و رشیدی و ناصری
ذکر ہر دو معنی کردہ اند۔ صاحب مؤید و خان آرزو
در سراج بر ذکر معنی دوم قانع (خاقانی لہ)
من صید آنکہ کعبہ جانہا ست منظرش ٭ پامن
بہ پای پیل کند جنگ ہا چو جرمش ٭ (ولہ لہ) تا پای
پیل می بہ کعبہ عقل آمدہ است ٭ پیل پایان فتنہ
جان بہ تو ہجرش افشاندہ اند ٭ مؤلف
عرض کند حربہ کہ بالا مذکور شد از قسم گرز است
کہ از سر تا پا کلفت می باشد بشکل پای پیل و پیالہ
مخصوص ہم گاؤ دم نباشد بلکہ از سر تا پا یکسان
از ینجا ست کہ استعارۃً این ہر دو را پای پیل
گفتند (اُردو) (۱) ایک حربہ آہنی۔ مذکر (۲)
ایک گلاس یا ساغر جو مثل ہاتھی کے پاؤں کے
یکسان ہو اور گاؤ دم نہ ہو۔ مذکر۔

پاپتابہ اصطلاح۔ بقول بہار و انند ہمان
پاتابہ کہ بجایش گذشت مؤلف عرض کند کہ این
ضرب علیہ آنست بزیادت تحتانی بہ پا دیگر ہیچ
و صراحت ماخذ این بر پاتابہ کردہ ایم و ہمین را
پیتاوہ ہم گویند کہ بجایش می آید (میرزا عبد الغنی
قبول لہ) ز بازگشت کسی آگہ است چون طاؤس
کہ منزوی نبودش پای تابہ سفری ٭ (اُردو)
پاپتابہ۔ بقول آصفیہ۔ چمڑے کا موزہ اور وہ
چمڑا جو جوتے کے اندر خاک یا گرمی سے بچاؤ
کے واسطے رکھ لیتے ہیں۔ دیکھو پاتابہ۔

پای تابہ کشادن مصدر اصطلاحی۔

بقول بحر و (پا نگیری در لغات) دو بیت و بر پا کسی که بیچو پهر پای آبرو دارد چو (محسن تاثیر سه) متمکن
از ... پا برجا ماندن و اقامت کردن - صاحب قند داغ ناگیر و نخراش ... ردی که عشق را در پای
رشید می گوید که بر جای خود نشانده است و خان تخت سینه والی می کند صاحب بحر گوید که ترجمه
آرزو در سراج بر ترک کردن سفر قائم مولف این در عربی دار السلطنت است مولف گوید
عرض کند که این همان است که به (پا نگشادن) که بمعنی جائی که تخت شاهان در آنجا باشد و مقام و
گذشت (اُردو) دیکھو پا نگشادن . مستقر پادشاهان مخفی مباد که از سند صاحب

پای تا سر | اصطلاح - بقول بهار و آنندراج کنایه از استعمال .....

از تمام و مجموع تحفه ... از پای تا سر (ابوطالب **(۲) پای تخت ساختن** | پیدا است که
کلیم سه) گفتم من پای تا سر تیره از زلف او چو تیره بمعنی پای تخت قرار دادن است (اُردو) (۱)
از زمین ... [illegible] ... مولف پای تخت - بقول آصفیه - اسم مذکر - بادشاہ کے
عرض کند که موافق قیاس است (اُردو) سر تا پا رہنے کی جگہ - دار الخلافه - دار السلطنت - راجدھانی
بقول آصفیه - سر تا پا - سر سے پاؤں تک . (۲) پای تخت قرار دینا -

(۱) پای تخت | اصطلاح - بقول بهار و آنندراج **پای تراب** | اصطلاح - بهار گوید که منبر غیره
مکان بودن سلاطین چنانچه حضرت دهلی ماوای بفتح بای فارسی و سکون تحتانی و نون مفتوحه و فتح شناه
سلاطین هند و شاهان ماوای اکثر سلاطین صفویه فوقانی و رای مهمله و با در آخر و این غلط عوام فارسی
استنبول که از دهلی پای تخت سلاطین بوده است گویان هند است در کلام استادان چه نظم و چه نثر
[illegible] پا و ... پای تخت ... ساز ... یافته نشده ... نقل مکان که عبارت از جای خود